ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ والمنة کہ کتاب نایاب تاریخ راجستان المسمیٰ

وقائع راجپوتانہ

جلد اول

۱۲۹۵ھ

۱۸۷۸ء

از تصنیف جناب محقق کامل بابو جوالا سہائے صاحب عدالتی راج بھرتپور

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

فہرست مضامین جلد اول وقایع راجپوتانہ

منتو [illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب معتبر و مستند تاریخ راجستان ملقب بہ [illegible]

وقائع راجپوتانہ
حصہ اول

از تالیفات جناب سرآمد اہل ... محقق با علم و ہنر بابو جوالا سہائے صاحب عدالتی ریاست بھرتپور

در مطبع عام مفید آگرہ مطبوع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کون شخص ہے کہ بنظر دوربین اجرامِ سماوی کے عجائبات اور اونکی
گردش و حرکات اور تبدل و تغیرات پر نظر کرے اور وہ تعلق و مناسبت
جو زمین کو اجرامِ فلکی سے حاصل ہے اور عجیب و غریب تاثیرین و حالتین
جو کرۂ ارضی مین اختلافِ اوضاعِ فلکی سے پیدا ہوتی ہین دہیان مین لاوے
اور خداوند عالم کی حکمت و قدرت پر شیفتہ نہو۔ وہ کون آدمی ہے کہ
دنیا کی قدرتی نمایش گاہ جو ہر وقت تمام جہان کی آنکھون کے سامنے
کھلی ہوئی ہے بچشم عبرت دیکھے اور نگارستان عالم کی صنعت پردازی
اور کارخانۂ جہان کی نقش طرازی بغور و تامل ملاحظہ کرے اور خالق

یکتا کی شان کبریائی اور جود و رحمت پر دلدادہ و فریفتہ ہو شعر
آفرینش ہمہ تنبیہ خداوند دل است * دل ندارد کہ ندارد بخداوند اقرار
یہہ سطح زمین کا جو ہر طرف بحر محیط سے گھرا ہوا ہے اور بڑے بڑے قطعات
خشکی و تری پر منقسم اور حیوانات بحری و بری کا نشیمن اور آدمی زاد کا
مسکن ہے خداوند کی حکمت اور صناعی کا ظاہر نمونہ ہے - ہر ایک بر اعظم
کا کنارہ بڑے پہاڑونکی اونچی چوٹی تک ہموار میدانون اور پست و بلند
گھاٹیون اور عمدہ فضا اور مقامات دلکشا سے آراستہ اور نفائیس
معدنی و نباتی اور عجائب قدرتی سے مالا مال ہونا اور خاصیت سرزمین
اور تاثیر آب و ہوا سے ہر ایک خطہ مین جداگانہ قسم کے نباتات و حیوانات
کی پیدایش و پرورش ہر ملک کے آدمیون کی صورت و سیرت اور خیالات
و طبیعت کا اختلاف ہر قوم کا طرز معاشرت اور طریقہ تمدن علیحدہ ہونا
خداوند مطلق کی الوہیت و ربوبیت پر روشن دلیل ہے سارے جہان
کا جغرافیہ تمام عالم کے مختلف اقوام اور سلطنتون کی تواریخ خدای برحق
کے احکام حکمت اور افعال قدرت کی ایک ادنے تفصیل ہے کسکی
طاقت ہے کہ اسرار ربوبیت اور قوانین قدرت پر جس سے مجموعہ

موجودات کا منتظم ہے پوری آگہی حاصل کرے کسکی مجال ہے کہ ہنوز
آفرینش اور اسوا حکمت جو کسی اوسنے مخلوق کی پیدایش و ایجاد
مین صرف ہوئے ہین دریافت کر سکے - اس طلسم قدرتی کے حل کرنے
مین بڑے بڑے فلسفی یکتا زمانہ طفل مکتب کی مانند ابجد خوان ہین
بڑے بڑے حکمار فرزانہ و ریاضی و طبیعات کے ماہر ادراک قدرت
مین ششدر و حیران ہین ؏

شعر

تو ان در بلاغت بہ سحبان رسید ؏ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید
جو شخص نسل انسانی کے حالات پر غور کرے گا کہ ابتدا مین کیا تھی اور
کیونکر دنیا مین پہیلی اور متواتر حادثات اور مسلسل واقعات جو ابتدا
آفرینش عالم سے بنی آدم پر گذرے خوض کرکے ہر ایک قوم کے علم ہنر
عادت و خصلت اخلاق و اوصاف کو اون کے اقبال و ادبار دولت
و عزت ترقی و تنزل وغیرہ حالتون سے مقابلہ کرے گا اور جہانگی
عظیم الشان سلطنتین جو بڑے کر و فر اور تزک و احتشام اور ظاہرا
نہایت استقلال و استحکام سے قایم ہوئین اور بعد تہوڑی ہی مدتون کے
نیست و نابود ہو گئین اور جنکے حالات ابتک علم تاریخ ہمکو بصراحت

بتا رہا ہے بچشم عبرت دیکھے گا تو اوسپر خالق یکتا کا عظمت و جلال پوشیدہ نہ رہیگا اور یقین کریگا کہ دنیا مین جو حوادث و انقلاب پیش آتے ہین اور جو واقعات گذرتے ہین حسن اتفاق و خاصیت زمانہ سے نہین بلکہ خداوند عالم کی مرضی اور حکم سے ظہور پاتے ہین اور تمام مخلوقات اور اوسکے طبایع اور افعال حکم خداوندی کے پابند اور مطیع ہین **اشعار**

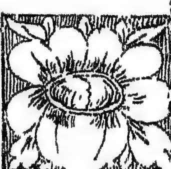
گرو ہے بہ آتش برد ز آب نیل	گلستان کند آتشے بر خلیل
کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست	کند ہرچہ خواہد بر و حکم نیست

یہہ بہی خدای ذو الجلال کی بردو رحمت کا اقتضا ہے کہ انسان کو لطف شمایل اور حسن خصایل سے آراستہ اور خوبی صفات اور قابلیت کسب کمالات سے پیراستہ کر کے اپنے کاروبار مین خود مختار اور اپنے اعمال کا ذمہ ور قرار دیا اور اپنے کمالات کی ترقی اور حالت حیات کو اچہی طرح سے بسر کرنا اوسکی خواہش اور حسن تدبیر پر چہوڑا اور تکمیل انسان کے تمام قدرتی لوازم و سامان از قسم ذکاوت و ذہانت فہم و فراست بلندی خیال رسائی ادراک جودت جو اس سب مخلوقات سے بیشتر و بہتر عنایت فرما کر عطا ر خلعت فاخرۂ نطق سے

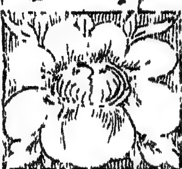
معزز و سربلند فرمایا تاکہ مشعلِ خرد کی روشنی مین حقائق اشیار کو دیکھ
بھال کر اور شاہراہ توسط و اعتدال پر چلکر سرمنزل کمال تک پہونچے
اور ذاتی کوشش و حسن عمل سے جسقدر معاش و معاد مین ترقی
اور اپنی حالتِ زندگی اور طرزِ معاشرت کو بہتر کرسکے کرے لیکن
انسان کا حالتِ ابتدائی یعنی ظلمتِ جہالت سے نکلکر شایستگی پیدا
کرنا اور درجۂ انسانیت مین داخل ہونا مشارکت و معاونت
بنی نوع یعنی اجتماع و تمدن پر موقوف ہے - اور تمدن کی خوبی اور
قوانین ریاست کی خوش اسلوبی انتظامِ حکومت اور قیامِ سلطنت
پر منحصر ہے کیونکہ قدرت کی فیاضی نے قوائے شہوی و غضبی اور خواہشِ
ظاہری و باطنی اور مختلف جذبات اور جو قوتین قیامِ حیات اور
دفعِ حاجات اور درکِ لذات اور جذبِ ملایم اور رفعِ مزاحم کیواسطے
ضرور تھین انسان مین سب جمع کردی ہین اسلیے آدمی بالطبع اپنی
ضروریات اور لذات کے حاصل کرنے مین از حد حریص و طماع ہے اور
ہمیشہ اوسکی شہوت کا اقتضار اور طبیعت کا میلان حصولِ مرغوبات
مین حد سے تجاوز کرنے پر رہتا ہے اور جب دوسری جانب سے

جذب لذات اور حصولِ مطلوبات مین شرکت یا مزاحمت پیش آتی
ہے تو قوت فکریہ انواعِ تدابیر وحیل سے کام لیکر دفع مزاحم چاہتی ہی
یا قوت غضبیہ متحرک و مشتعل ہوکر اپنے قہر و استیلا سے نوبت مجادلہ و
مقابلہ پہونچاتی ہے اور اسی طور سے انواع جور وستم اور جنگ و جدال
اور خونریزی وقتال اور اقسام فریب و دغا اور عداوت و عناد
اور شرارت و فتنہ و فساد دنیا مین ظاہر ہوتے ہین اور یہہ سب
امور حسنِ معاشرت کے نہایت مضر اور مقاصدِ اجتماع و تمدن کے برخلاف
اور ترقی انسان کے بغایت مزاحم ہین نظر بحالات مذکور تمدن مین کوئی
ایسی قوت موجود ہونی ضرور ہے کہ ان مفاسد کی اصلاح اور حد سے
گذرنے والون کی روک تھام کرے اور وہ قوت سلطنت ہے۔
اور واقع مین سلطنت ہی ایسی طاقت ہے کہ اپنے سایۂ عاطفت اور
ظلِ حمایت مین طوائف انام اور مختلف مذاہب اور اقوام کو مفاسد اندرونی
اور دشمنان بیرونی سے محفوظ اور مامون رکھکر اور تاریکی وحشت و
جہالت سے نکالکر علوم و فنون اور حرفت و صناعت اور وسائل معاش
اور سامان عیش وعشرت کی ترقی روزافزون سے انسان کو تہذیب

وشایستگی اسکے نئی دنیا مین داخل کر سکتی ہے قانون قدرت کی رو سے
ضرور ہے کہ ہر گروہ اور ہر طبقے اور ملک کے آدمی کسی نہ کسی سلطنت
کے خواہ وہ شخصی یا جمہوری ہو یا حکومت قومی مطیع و ماتحت رہین
چنانچہ اسی قاعدہ قدرت نے موافق نسل اور اقوام اور ممالک عالم
کے اہل ہند ہمیشہ کسی نہ کسی سلطنت کے مطیع و محکوم چلے آئے ہین



ذکر سلطنت انگریزی و مدح حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند



اس زمانہ مین ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی اور اسکی دولت
اقبال کا ستارہ عروج پر ہے کہ تخت سلطنت برطانیہ کا تابع
و منقاد ہے۔ ظالم حکومتون کے تشدد اور جابر حاکمون کے جور و ستم
سے آزاد ہے۔ اس عالیشان سلطنت مین رعایاے ہند کی بہبود
اور امن و آسایش کا عمدہ سامان مہیا ہے کیون نہو کہ ایک دانشمند
اور فیاض گورنمنٹ اوسپر حکمران ہے۔ ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ
ہو قدیم زمانہ کے مہاراجگان عالی تبار کی کیفیت حکمرانی اور خاندان
غلامی اور غوری سے لیکر چغتائی بادشاہون تک طرز حکومت

وجہا نبانی ومہمات سلطنت کی بدنظمی و پریشانی رعایا کی ناکامی اور
بے سروسامانی بغور دیکھو اور تحقیق کرو کہ اوس زمانہ مین ملکی
اور جنگی انتظام کن اصول پر قایم تہا زراعت و تجارت کی کیا صورت
آبادی ملک کی کیا حالت داد رسی رعایا کی کیا کیفیت تھی ڈکیت
اور ٹھگ اور رہزنون کا کیا عالم تہا آرام و آسایش رعایا کو کون سے
وسایل مہیا تہے عامۂ خلایق کا طریقۂ گذران اور طرز معاشرت او
اون کے پاس عیش و عشرت کا سامان کیا تہا جب گذشتہ عملداریون
کے انتظام کو حضرت ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان قیصر ہند
خلد اللہ ملکہا کے عہد سلطنت سے مقابلہ کروگے تو خود ظاہر ہوجاویگا
کہ اس دولت عظمیٰ کی سرپرستی اور اس سلطنت کبریٰ کی حمایت
و حکومت مین ہندوستان نے کیسی کیسی بیش بہا نعمتین اور
بے انتہا فایدے اور بے شمار برکتین حاصل کی ہین جسکی نظیر
بلکہ عشر عشیر بہی کسی ایشیائی سلطنت مین موجود نہین *

ترویج علوم تعلیم ہنر و فنون تہذیب و شایستگی کا پہیلانا اشاعت
علوم مغربی سے ہندوستان کے تیرہ و تاریک خیالات مین روشنی

پیدا کرنا بندوبست مالگذاری کے اچھے انتظام اور تشخیص محاصل کے عمدہ اہتمام نہرون کے اجرا و سایل آبپاشی کی اصلاح سے ملک کی سرسبزی زراعت کی افزایش و ترقی خشکی وتری مین راہون کی امن و آسایش اور تار برقی اور اجرار ریلوے اور مرکب دخانی سے تجارت بری وبحری کی آزادی وسایل سفر کی آسانی دور دست ممالک کے مصنوعات اور مختلف ولایتون کے اسباب و آلات ظروف و ادوات اور تمام سامان عیش و آرام کی افراط و ارزانی مظلومون کی دادرسی مستغیثون کی سماعت خلایق کی فارغ البالی ہندوستان کی غریب اور خاموش رعایا کے حقوق کی حفاظت ظالم اور سرکشون کی گوشمالی ہر ایک سررشتہ مین کام کی صفائی انتظام کی خوبی ہر کارخانۂ سلطنت مین حسن کفایت او نظم و ترتیب کی خوش اسلوبی - غرض ہندوستان نے تمام خوبیان جو خواب مین ندیکھی اور حاشیۂ خیال مین نگذری تہین عہد شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مین حاصل کین *

اس عالیجاہ سلطنت کے اصول حکمرانی اور قواعد جہانبانی سراسر

عقل وحکمت اور عدل وانصاف پر مبنی ہین اوسکا قانون سیاست
اور نظم ونسق ممالکت ایشیا اور یورپ کی سب سلطنتون سے اسوجہہ
سے فایق اور کامل ہے کہ قواعد حکومت شخصی اور اصول سلطنت
جمہوری سے مرکب وشامل ہے اس مُدبّر گورنمنٹ کی جسکی طاقت
بحروبر مین ازروے جرأت وتدبیر سب سلطنتون سے بڑھ کر
اور مالی قوت اور تخازن دولت کی کثرت سلاطین عالم سے برتر
اور بیشتر ہے باوجودیکہ اوسکی فوج ظفر موج ہنرمندی اور فنون
جنگی جرأت وبہادری شجاعت ودلیری مین روے زمین
کی جنگی طاقتون پر غالب ہے لیکن اپنی فیاضی اور رفاہ جوئی
سے ہر ایک سلطنت سے امن وصلح کی طالب ہے - یہہ ہی سبب
ہے کہ علاوہ ممالک مقبوضۂ یورپ وامریکہ وغیرہ کے صرف برٹش
انڈیا مین اس سلطنت عظمیٰ کا ۹۰۹۸۳۴ مربع میل پر تسلط و
اقتدار اور ۱۹۱۰۰۰۰۰۰ - آدمی اوسکے مطیع وفرمان بردار
ہین زاید از چار صد ہندوستانی ریاستون کے روسار
عالیمقدار اور مہاراجگان والا تبار کو شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ

قیصرہ ہندوستان کا بصدقِ دل اعتقاد و اقرار اس سلطنت کے
کے مراحم شاہانہ اور نوازش خسروانہ کے شکر گذار ہین +
دولتِ انگلشیہ کی فیض بخشی اور نفع رسانی نہ صرف برٹش انڈیا پر
محدود و محصور ہے بلکہ ممالک مقبوضہ روسا وعظام بہی فوائد
سلطنت برطانیہ اور برکاتِ شاہنشاہی حضرتِ قدسیہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
سے مالامال و معمور ہین علاوہ فوائد تار برقی اور ریلوے اور
ترقی تجارت اور اون کے مفید نتایج کے جنمین باشندگان ممالک
راجستان رعایاے برٹش انڈیا کے برابر شریک ہین ایک اور بہت
بڑی خوبی جو سرسبزیِ ملک اور بہبودیِ رعایا کی اصل اصول
ہے ہندوستانی ریاستون کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہہ ہے
کہ انڈیا گورنمنٹ کے انتظامِ حکومت اور نظم و نسقِ سلطنت نے بوجہہ
اپنی عمدگی کے ہندوستانی عملداریون پر کامل تاثیر پہونچائی ہے
یعنی ہر ایک ریاست مین حکمرانی کے قدیمی دستورات اور مروجہ
طریقون مین اصلاح و ترمیم اور طرزِ حکومت انگریزی کی تقلید کیجاتی
ہے اس سبب سے ہندوستانی ریاستون کی رعایا بہی تعلیم و تربیت

اور خوش انتظامی کے فواید سے علی قدر مراتب مستفید و بہرہ مند ہوتی جاتی ہے ۞

راج بہرتپور واوصاف حمیدہ جناب فیض مآب سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

پس جو ریاست آئین و ضوابط اور طرز انتظام اور افادۂ رفاہ عام مین گورنمنٹ ہند کی زیادہ پیرو ہے خوش انتظامی و خوبی نظم و نسق مین دیگر ریاستون سے فایق اور اعلےٰ تر متصور ہے علی الخصوص راج بہرت پور کے ملکی انتظام اور ضوابط و احکام مین اصول سلطنت انگریزی کی مطابقت اور قوانین دولت انگلشیہ کی موافقت اظہر و آشکارا ہے اسی سبب سے یہہ راج رونق و سرسبزی ملک اور حسن انتظام اور بہبودی رعایا مین سب ریاستون سے بہتر و برتر ہے مگر اوسکی عظمت و فضیلت کا صرف یہی ایک سبب نہیں ہے بلکہ انواع خوبیون سے اسکو ہندوستان کی اکثر ریاستون

پر فوق و افتخار حاصل ہے ✽

یہی خطہ ہے جو بوجہہ ظہورِ انوارِ نامتناہی و شہودِ لمعاتِ آلہی یعنی ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بہومی نام سے مشہور ہے اور کل ہندوستان مین قابلِ پرستش اور واجب التعظیم سمجہا جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایانِ عالی گہر والا تبار مہاراجہ برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہِ ہمالہ سے راس کماری تک اور حدود افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے باعتقاد باطن و صدق ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت کیواسطے آکر سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاکِ پاک کو موجبِ مغفرت و باعثِ نجات سمجہتے ہین کہ اسکی شہادت سری مت بہاگوت وغیرہ معتبر شاسترون سے پیدا ہے ✽

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سر سبزی زمین و رونق و آبادی بلاد و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا عمدگی ملک کیواسطے مجسم دفتر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

اس ملک سے زمین وآسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان وحیوانات کے ہوش جاتے ہین خلائق
دنیا کی نعمتون وعیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض ناآشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صدہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوؤن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بھرنیکے واسطے جمع
ہون درخت وروئیدگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھہ باجرہ
کے کوئی جنس پیدا نہو شتر کے سواے کسی سواری کا گذر نہین ریت
کے ٹیلے ہوا کے زور سے ہر روزہ ایک مقام سے دوسرے مقام
کو حرکت کرکے آبادی وراستہ کا نشان مٹادین وہان کی باشندون
کو جو تکلیف ومصیبت ہوتی ہوگی صریح ظاہر ہے اوسکے مقابلہ مین
اس آباد ان ومالامال وسرسبز ملک کو بہشت کہا جاوے تو بیجا
نہین علاوہ شمال ومغربی ممالک واقع باگرو مارواڑ کے جو قدرتی موجبات
سے معذور ہین جنوب ومشرق کے اکثر ممالک مین بھی باوجودیکہ
پانی کی کثرت اور زمین عمدہ ہے آبادی وپیداوار کی یہی صورت ہے

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی بیشی
پیداوار اور کثرت وقلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ
اراضی اور تعداد آمدنی وآبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے بہتر
اور کسی ذریعہ سے دریافت نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کل ریاستون
کے کوایف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کیے جاتے ہین ۀ

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	حساب جمع آبادی آدمی
بھرت پور	۱۹۷۴	۳۲۹	السالعہ	۱۶۶۰
دھولپور	۱۶۲۶	۳۲۲	سمارعہ	سمالعہ
الور	۳۵۷۲	۲۷۹	صمالعہ	۹۳۸
ٹونک	۱۸۶۳	۱۲۱	سماللعہ	۷۶۵
جہالاواڑ	۲۵۰۰	۹۰	سما	۶۹۰
کوٹہ	۵۰۰۰	۸۶	صماعہ	۵۹۶
کشن گڈھ	۷۲۴	۱۳۸	ساعہ	۴۴۸
جےپور	۱۵۲۵۰	۱۲۴	مالعہ	۴۱۲
اودےپور	۱۱۶۱۴	۱۰۰	مالعہ	۳۲۹

بوندی	۲۲۹۱	۹۷	[illegible]	۳۱۵
قرولی	۱۸۷۸	۱۰۰	[illegible]	۲۸۶
پرتابگڈھ	۱۴۵۷	۱۰۰	[illegible]	۲۷۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	[illegible]	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	[illegible]	۱۸۷
جودہپور	۳۵۶۷۲	۵۰	[illegible]	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	[illegible]	۹۱
بیکانیر	۱۷۶۷۶	۳۰	[illegible]	۷۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	[illegible]	۱۴

اُس سے ظاہر ہے کہ بھرت پور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون
سے زیادہ آبادان اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی
ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے منسوب ہے اوسیقدر
حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری
وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اُس کثرت آبادی اور
افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

دیگر ریاستون کے ہرگانوین صدہا بلکہ ہزارہا بیگھہ زمین قابل زراعت غیر مزروعہ و بے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ جہان مدنظر مین آبادان قصبے و دیہا حایل نہون ٭

اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ و تربیت یافتہ ہی کہ مغربی ریاستون کے خواندہ و ذی حوصلہ لوگ بہی یہان کے عام باشندون سے طرز و طور اشت وضع داری اور مکالمت و ہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کرسکتے باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار ابدپایدار انگریزی سے ہر ریاست کی لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہوگئی ہے الّا چند متعدد آدمیون کے پردیسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز و وقوف حاصل کرنیمین اور کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی و آگرہ و متہرا وغیرہ بلاد مصدر صلاح و منبع تہذیب کے شبانہ روزی ربط و ضبط آمد رفت وراہ و رسم سے ترقی پانیمین بہت فرق ہے ما ورای اسکے انتظام تعلیم خلایق و تربیت عوام بہی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین نہین ہے بلاشبہہ اکثر رئیسون نے اپنی دار الریاست مین مدارس

مقرر کرکے اشاعتِ علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرسجات
مین متواتر چند طالبعلم بہت مستعد تیار ہوکر اعلے درجہ کا امتحان دیتے ہین
مگر مفصلات کا حال دیکہا جاوے تو بالکل نوعدیگر ہے اور اونہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بہی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شاید
وتدریس وتعلیم کا کبہی خیال بہی نگذرا ہوگا مگر برعکس اوسکے بہت پورپیز
دارالحکومت سے لیکر حدود راج تک ہر قصبہ وگانو مین سامان تعلیم یکسان
موجود ہین اور ہر نگلہ کے اطفال حساب وکتاب وتحریر وتقریر مین
فواید علم سے بہرہ مند ہین ؀
اس راج کے اکثر مقامات یادگار واقعات تاریخی اور موقع معرکہ ہای
عظیم اور مظہر صنعت صناعان ذوفنون ہونے کی وجہ سے بہت مشہور
ونامور ہین قصبہ کامہ معبد ہنود کے خوشنما ومتبرک مقامات کی جو تعریف
شاستر مین لکہی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ بیانہ کہ سابقا
زبردست وعظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تہا غوری و
وغزنوی وتیموری بادشاہون کی بے شمار فوج کے مقابلہ ومعرکون
سے صفحات تاریخ عالم مین بہت شہرت وعظمت سے نمایان ہے اور

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ دیگر عمارات بالاے کوہ و نواح آبادی کے
ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسمین ابتدائی
شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاع سلطنت ہند مت
فیمابین ہنود و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور
کمہیر جو ابتدا مین مہاراجگان ذیشان کا دارالحکومت تہا مہاراجہ
ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے خلف کہنڈو راؤ کے عندالمحاصرہ
کام آنے سے نامور ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بہرت پور جہان علاوہ
سابقہ معرکون کی افواج سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا
مقابلہ ہوا کہ تاریخ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین +
ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مصالحہ کی خوبی و وضع و قطع کی خوش ساختی و
مکانات کی رنگینی و وسعت فوارون کی صنعت و کثرت تالابون کی طراوت
و سیرابی مجوزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضہ تاجگنج آگرہ
و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے
ہین کہ سیاحان عالم شوق ملاحظہ مین مقامات دور و دراز سے آتے
ہین اور مناظرہ محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت بلیغ

حاصل کر کے عمدگی مکانات کے مداح اور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکرگذار جاتے ہین ﴿
اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت و جوانمردی مین
یکتای روزگار اور حاکم باوقار ہوئے ہین خصوص ابتدا از زمانہ
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسر اور
بے منت کسی شاہنشاہ برتر کے صرف اپنی قوت بازو و ذاتی ہمت
اور علو حوصلگی سے ممالک مختلفہ کو بہ تحت و تصرف مین لاکر عظیم الشان
راج قایم کیا اور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ ہنوز اونکی حکومت
کو استحکام و استواری کامل نہوئی تھی افواج شاہی محکوم افراد
زبردست کو اپنے ممالک سے بس پا و خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر مستدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسدخان وزیر سلطنت کو
کہ فوج ہزار سے حملہ آور ہوا تھا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
کو میدان جنگ مین تہ تیغ کیا۔ ایسا ہی بخلاف اکبر مہاراجہ سوائی جی سنگہ

صاحب والی آمیر کی حمایت مین بمقابلہ اونکے بہائی بادہو سنگہ کی افواج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودے پور اور ملہار راؤ ہلکر پر غالب آکر ایسرسنگہ
کو جے پور پر قابض کرادیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت سید ان جنگ مین محروس کرکے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان و رستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو سفرور کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کرکے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی و مقابلہ آرائی سے نجات دی اور باغیون کو ایسا
متفرق و منتشر کیا کہ بار دیگر تاب اجتماع و سرتابی نہ لاسکے رئیس کہاسہیرہ
کو کہ اپنی دولت مندی اور زور آوری کے زعم سے کسیکو ہمسر و ہمتر
نہین سمجہتا تہا مغلوب کرکے ایسا پاداش اعمال کو پہونچایا کہ اوسکی ریاست
کا نام و نشان نرہا جب غازی الدین احسان فراموش کی غمازی سے
فرخ سیر پادشاہ نے نگراہ ہوکر منصور علی خان صفدر جنگ کی بیخکنی و سخرا
کی اوسکی اعانت مین دار السلطنت پر حملہ کرکے عساکر شاہی کو تباہ
و برباد اور شہر دہلی کو تاخت و تاراج کیا فرخ نگر و بہادر گڈہ کے بلوچ
رئیسون کو کہ ارکان سلطنت مین بہت قوی اور صاحب شوکت تہے پست کرکے

اون کے ممالک پر قبض و تصرف کیا اور دہلی کا از سر نو محاصرہ کرکے
خزانۂ بے شمار اور دولتِ لا انتہا حاصل کی کہ قلعہ دہلی کے ہشت دہاتی
کواڑ قلعہ بھرت پور شمالی دروازہ پر چڑہے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمیٰ کی شہادت دیتے ہین اور ماہی مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوے
خدماتِ عطیہ شاہی ملا ہے اس راج مین بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے ہر مرہٹہ سے دگو بہا اہلکاران جیپور کی بیوجہہ پرخاش پر کہ
براہ کوتہ اندیشی لشکر جاترا سے واپس آئے مین سد راہ ہوئے تھے
لشکرِ عظیم سے میدان مانوڈہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنۂ انگریزان
بدکردار کو کہ موجبِ نفاق و باعثِ فساد ہوئے تھے سزاے اعمال کو
پہونچایا - اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راو ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالارِ افواجِ انگریزی کے تعاقب سے
خایف پہرتا تہا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حق مہمان نوازی ظل عاطفت
مین لیکر حملہ آورون سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کی صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قلیل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن وڈ و پلی صاحب

فرانسیس نواب چندا صاحب کی متعلق فوج کو خارج کرکے قلعہ ارکاٹ فتح کیا تہا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ کی بے شمار فوج کو مغلوب کرکے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل کی تہی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹہہ ہزار فوج کو صرف آٹہہ ہزار آدمیون سے متفرق و منتشر کیا تہا نواب حیدر علی والی میسور کو متواتر لڑائیون مین بیدم و جان بلب کرکے آخرکار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان کو نیست و نابود کیا تہا۔ قلعہ گوالیار کو کہ ناممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا اس آسانی سے لیا تہا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تہا۔ احمد آباد مین بہ تحت جنرل گوڈارڈ صاحب مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین دم کیا تہا کہ کل مال و اسباب چہوڑکر بہاگ گئے۔ میدان علی گڈہ میں مہاراجہ سیندہیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب و مطیع کیا تہا۔ اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی تہی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے اوس فوج انگریزی کے قلعہ بہرت پور کی فصیل کے ساتہہ مین آکر ہوش و حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

نہوا پہلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظان قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت وخون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چہوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتھہ
دہاوہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجہا کر
اور غیرت دلا کر پہر حملہ کیا گیا تو اسی اثنار مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہو گئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخرکار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹہا کے اور اپنا بارود وگولہ خرچ کرکے
جرنیل و بہادر افسر شل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز معاودت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی اولاد امجاد
کا نام صفحہ روزگار پر اس شہرت ونیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بہرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پس پا ہو کر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکے سے بہرتپور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوئی کہ اگر دیگر مہمات
عظمی جنکا مجملاً مذکور ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکہی جاوینگی وقوع مین نہ آئی ہوتین تو کل ہندوستان

پر اون کا فخر و فضیلت قایم کرنے کیو اسطے صرف یہی ایک سا کہ
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان والا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی نہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبان حال نے خوش انتظامی
راج پرورش و حقرسی رعایاے آراستگی ملک و بلاد و قدردانی
اصحاب علوم و فنون مین اوس سے زیادہ دادِ معدلت
وجہانبانی بخشی ہے ؛
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹھ باشی خوبی نظم و نسق و عدل گستری
و رعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین روسا ہمسر و فرمانروایان
عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ اونکی گنج بخشی و
داد دہش نے ایک عالم کو مالامال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو کمتر از شغال کیا۔ اس زمانہ مین زمام سیاست
و عنان حکومت سرکار حضور فیض گنجور خداوند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب عالیجناب
سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر

بہادر جنگ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا دام اقبالہ و اجلالہ
کے دستِ اختیار اور قبضۂ اقتدار مین ہے شکوہ جشن جمشیدی تجمل
بزم خسروی صولت و دبدبہ سکندری جسکے دربار مین ہے یہہ خوبی
اقبال ہے شیر ژیان اوسکے قصرِ جلالت کا ایک سگِ دربان
ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگ تیز دندان اوسکے رعیت کے
مویشی کا ایک نگہبان ہے۔ **قطعہ**

شیر با پاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
او نہ شیر است کنون روباہ است	او نہ گرگ است کنون چوپان است

داد دہی وعدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اس
عدل وجود کے مقابلہ مین انصاف نوشیروانی اور سخاوتِ حاتم طائی
عجم وعرب کا پورانا قصہ ہے دادرسی ومظلوم نوازی کا زمانہ
ہے صحراے عدم مین طائر ظلم کا آشیانہ ہے سیر چشمی ودریادلی
بندگان حضور سے عامۂ خلایق آسودہ حال ہے فیض بخشی وعدل
گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجون کو حاجتِ سوال
کیا ہے غریبون کے لئے ہر وقت سدا برت کھلا ہے مدرسون

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ و گانوں کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفا خانون مین عمدہ علاج سے ہزارہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذات والاصفات حضور انور رعاجز نواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نوطرز اور زنگار رنگ
خوشنما وردیون اور سرداران وافسران فوج کے ملون و منقش
اور زرین لباسون اور پتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چھاونی حسن ترتیب لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیاست اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
ومشاق ہے شجاعت و بہادری دریسی و آراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذات فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کرسکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فواید اور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگان حضور

لیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال
کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا
ہے لہذا ویسکے اظہار مدعا ہے اگر حمد غفور سے ابتداء کلام ہے تو مدح
سرکی منصور پر اختتام ہے دیکہو کیا اچھا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فواید لاانتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے
نتایج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن
ہین کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات دیار مختلف سی
وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور
پسندیدۂ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بہی لازمۂ انسانیت ہی
کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور ونوشت وخواند سے بہرہ مند
ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی
مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار
کے چہوڑنا چاہتا ہے خصوص اس زمانہ میں سرکار ذوی الاقتدار

انگریزی کی قدردانی و فیاضی سے ہندوستان مین تصنیف
و تالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ و مفصل کتابین لکھی گئی ہین اور قاعدہ ہے کہ اتفاق
زمانہ اور اقتضاء آب و دانہ سے جو شخص جس ملک مین بود و باش
رکھتا ہے وہین کے حالات سے علم و آگہی حاصل کرکے اونکو
بطور واجب و طرز مناسبت احاطۂ تحریر مین لاسکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہائے خلفِ لالہ کرپاکشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ سہنہ ضلع گورگانوہ قسمتِ دہلی کو بہی
کہ اوایلِ عمر سے ملک راجپوتانہ کی چندریاستو ںمین رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوارِ سرکارِ ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بھرتپور
ہے شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک مین رہا ہے وہان کی حالات
جسقدر تحقیقات محققان ہنرور اور تصنیفاتِ مصنفانِ نامور
کے ذریعہ سے بہم پہونچ سکین جمع کرکے اصحابِ فضل و کرم

وحضرات عالی ہمم کی خدمت مین پیش کش کرے اور یہہ بڑی اسکے نزدیک
مین زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اردو زبان
مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کے کوایف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ
انگریزی زبان مین کرنل ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے
قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان
عالیشان نے بہی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن
ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صدہا مین سے چند
انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو
چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین انمین
صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین
راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل
حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اردو
کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کرکے یہہ معلومات کا ذخیرہ
فراہم کیا ہے اور اون کے مصنفان عالی قدر و الا منزلت کی

حق مین بالعوض اوس فیضان نعمت کے جو وقت تصنیف سے عوام الناس کو پہونچاہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہہ صحیفہ صفحہ عالم پر ظہور پذیر ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و فضال الہی کرتا ہون ❊

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب ❊

گزٹیر ہندوستان مولفہ مسٹر تہارنٹن صاحب ❊

مجموعہ عہدنامجات مولفہ مسٹر ایچیسن صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ممالک غیر ❊

تاریخ جے پور تصنیف کرنل بروک صاحب ❊

تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب ❊

تاریخ راج بہرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج ودج ❊

تاریخ راج بہرت پور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بدایون والہ ❊

تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیگوپال صاحب ❊

ارژنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب ❊

راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹین ابتدا سنہ ۱۸۶۵ء

لغایت سنہ ۱۸۶۶ء کہ بحکم گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و
شایع ہوتے ہین ؛

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی و رقبہ
کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکمجات
ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون
مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلالحاظ خوردی
و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن
مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہ سے کتاب کو تین
حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص
و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ؛

حصۂ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ؛
دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ؛
تیسرا باب ایجنسی میواڑ ؛

حصہ دوم

حصّہ سوم

ازانجاکہ سہو و خطا غلطی و قصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار
کو عبارت آرائی و فصاحتِ کلام و صحتِ مضامین مین کسیطرحکا دعوی

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ وفقرات بے محل
سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پر مبنی ہون گے اسواسطے
ناظرین باتمکین وشایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہے
کہ اگر کوئی غلطی ونقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریادلی و
بندہ نوازی عفو وچشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و
کرم کی قدردانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق
ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ
ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح واضافہ مضامین اور بہتر ترتیب وزیادہ
صفائی وعمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے
یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش ومہربانی اس مرتبہ کی
نقص وغلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات ونامعلوم
کیفیتون سے اطلاع بخشین گے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و
حالات کی بتلاوینگے اونکا راقم ممنونِ منت ومشکورِ احسان ہوگا ۔

تمام شد

وقایع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستہان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی ریاستون کا مجموعی نام ہے ؛

राजस्थान

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے پیشتر کے راجستان کی حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن کوہ تک پہنچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے انہلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیل کھند تک اور شمال مین جنگل مین واقع جنوب دریاے ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ؛

धार
मंडू
अनहलवा ड़ा पट्टन

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع ہین مغربی سندہ تو جسکو قرب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہوکر گذری ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج سی بارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال نرور اور بعد ازآن شمال شرقی سمت مین سرحد بندیل کھنڈ و گوالیار تک روان ہوکر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

सिरोंज
नरवर

ہوئی ہے اس شرقی سندہ سے مشرق کی طرف کے ہندو رئیس غیر قوم اور اس وجہ سے راجستان سے خارج سمجھے جاتے ہین *

مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکھے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وہی رئیس ہین جو فی زمانا بہ تحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہین حالانکہ علاوہ اونکے ہندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بہت ہین اور برعکس اوسکے راجپوتانہ مین سواے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بھی ہین پس راجپوتانہ جسکی تعریف اوپر لکھی گئی ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اور ۳۰ درجہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۶۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑہ تک ۴۶۰ میل اور طول غایت دہولپور سے جیسلمیر تک ۵۳۰ میل ہے *

اوسکے شمال مین بھٹیانہ و ہریانہ و رہتک و گورگانوہ کے اضلاع انگریزی واقع ہین مشرق مین گورگانوہ متہرا و آگرہ کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار۔ جنوب مین علاقجات مہاراجگان سیندہیہ و ہولکر و گایکواڑ و جاورہ و اضلاع انگریزی متعلقہ احاطہ بمبئی مغرب مین سندہ اور بہ مغرب و شمال مین ریاست بہاولپور اور ملک بھٹیانہ *

भठयाना। हरयाना। रोहतक। गुरगांवा। मथुरा। आगरा।

اس وسیع ملک کا رقبہ کہ تفصیل اوسکی ہر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑہ کے بیان مین لکھی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل ہے اور مجموعۂ آمدنی سالانہ تخمیناً ۲۳۸۱۴۲۹۱ روپیہ اور آبادی تخمیناً ۹۷۵۲۰۹۱ باشندون کی ہے اور اس کل ملک مین انگریزی اور ہندوستانی فوج اس تفصیل سے ہے

توپین		سواران	پیادگان
قلعون کی	۱۱۲۹	۱۲۱۱۲	۶۶۴۰۴
میدان کی	۸۹۵		
	۲۳۴		

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر و میرواڑہ کے یہہ ملک اٹھارہ ریاستون مین منقسم ہے اس ملک کا انتظام نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر و میرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہین مفوض ہے ۔ اگرچہ اونکا دار الحکومت اجمیر ہے مگر بوجہہ خوبی آب و ہواے بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکہتے ہین اور با ایام سرما مین ریاستون کا دورہ کرتے ہین اجمیر مین رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت مین محکمہ جات صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و اسسٹنٹ و سپرنٹنڈنٹ ہین اون مین سے بعض مستقل ہین اور بعض بطور عارضی واسطے انتظام اندرونی ریاستون کے یا تو ایام نابالغی رئیس مین یا بوجہہ بدانتظامے رئیسون کے مقرر ہین اور ہر ایک ریاست ایجنسی ہاے ماتحت مین سے کسی سے متعلق ہے سابقًا یہہ انتظام تہا اودے پور و جے پور و جودہ پور و ہاڑوتی کی بڑی ریاستین تو علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مقرر تھے اور بعض ریاستون مین وقتًا فوقتًا بوجہہ خاص کسی مدت کیواسطے ہوجاتے تھے اور باقی ماندہ ریاستین ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق سمجھی جاتی تھین مگر ۱۸۶۹ع مین کرنیل کیٹنگ صاحب نے کل ریاستون کو صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و اسسٹنٹ کے سپرد کرکے اپنے محکمہ مین صرف ہدایت و نگرانی کا کام رکھہ لیا ۔ اب ریاستون کا تعلق حسب تفصیل ذیل ہے ۔

कीटिंग

متعلق ایجنسی میواڑ ۔ میواڑ جسکا دار الریاست اودے پور ہے ۔ ڈونگر پور ۔ بانسواڑہ ۔ پرتاب گڈہ ۔

متعلق ایجنسی جے پور ۔ جے پور جسکا ملک ڈہونڈار کہلاتا ہے ۔ کشنگڈہ ۔

ढूंढार

متعلق ایجنسی مارواڑ ۔ مارواڑ جسکا دار الحکومت جودہ پور ہے ۔ جیسلمیر ۔

मारवाड़

متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی — بھرت پور[9] — الور[10] دھولپور[11] — قرولی[12] —
مگر دریںولا الور و دھولپور میں بوجہہ نا بالغی رئیسوں کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین
متعلق ایجنسی ہاڑوتی — بوندی[13] — کوٹہ[14] — جھالاواڑ[15] — ٹونک[16]
بالفعل کوٹہ و جھالاواڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین
متعلق اسسٹنٹی بیجان گڈہ — بیکانیر[17]
متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی — سروہی[18] — سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چھاونی ایرن پورہ کو
مفوض ہے —
یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سواے چند دیگر ریاستین بطرز خاص
انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچولہ ماتحت
راج میواڑ اور بابت پرگنہ پھولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے
متعلق تھی سنہ ۱۸۶۹ء سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے — ریاست کھیتڑی کہ ماتحت
راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیۂ سرکار انگریزی ایجنسی جے پور سے متعلق ہے
— ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت و خراج گذار ریاست ٹونک تھی سنہ ۱۸۶۸ء سے علیحدہ
ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا
جاتا ہے — راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے —
جاگیرداران ملانی ماتحت مارواڑ بھی زرخراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور
اونپر ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ۔

शाहपुरा
कचोला
फूलिया
खेतड़ी
लावा
नीमराना
मलानी

فصل اول

جغرافیہ راجپوتانہ

ایسے کثیر الرقبہ ملک کی قدرتی ہیئت اور کیفیت کا مختلف ہونا لازمی ہے اور واقعی یہہ حال ہے کہ اوسکی ایک حصہ کا صورت حال دوسرے سے بالکل مطابق نہین مثلاً جس شخص نے جنوب مشرقی ممالک میواڑ وہاڑوتی کی زرخیز وچکنی سیاہ زمین کو دیکھا ہی وہ شمال مغرب کے ویران وحشت انگیز ریگستان کو پسند نہین کرسکتا اوسیطرح جس نے جنوب مغربی کوہستان کی سیر کی ہے وہ مشرقی سیر حاصل وآباد ان اضلاع کو اون سے مشابہ نہین کرسکتا ؛

اگر باعتبار قدرتی اوضاع واطوار کے راجپوتانہ کو علیحدہ قسمتون مین تقسیم کیا جاوے تو کل ممالک جو کوہ ارابلی سے شمال اور شمال مغرب مین واقع ہین اور اونکا رقبہ قریب ستر ہزار مربع میل ہے اور مارواڑ وبیکانیر وجیسلمیر وشیخاواٹی اونمین داخل ہین ایک قسمت مین شمار کیے جاوینگے البتہ اسمین بھی بعض جا پر خطہ جات سیراب ہین مگر علی العموم یہہ کل ملک ویران بیابان ہے کہ جابجا ریت کے ٹیلہ اور کہین کہین جھاڑیان ہین اور جون جون مغرب کی طرف بڑہتے جاوین یہہ ویرانی زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہے ؛

اس ریگستان اور مالوہ وہاڑوتی کی ہموار سرزمین کے درمیان کوہ ارابلی واقع ہے اوسکے اجزای سلسل پہیلکر ریت کو مشرق کیطرف بڑہنے نہین دیتے ہین اور جہانتک یہہ پہاڑ ہے وہ کوہستانی قسمت ہے میواڑ کا جزو اعظم اور بانسواڑہ

ڈونگرپور و پرتابگڈھ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے
مگر قطعات اراضی جو ان پہاڑون کے درمیان واقع ہین چکنی سیاہ مٹی کے ہین اور
اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ؛
ہاڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر
ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد رفت
کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سر درختی بہت ہے اور زمین اوسکی
اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور
کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد ونواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے
مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی
کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے
آبادی سے بہت زیادہ ہے باوینہمہ اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ
مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پر ہین
بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگاریون
سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجھا جاتا ہے
چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایک مین
توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ؛
ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجھے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین
واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھمبور وجالور وگاگرون وشیرگڈھ و
شاہ آباد وسلومر وچیتوڑ ہین اور اب تک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ ولیسی

रणथम्बोर
जालोर
गागरोन
शेर गढ़
शाहाबाद

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس وپیش سے جانے دیتے ہین ؀

پہاڑون کا ذکر

کوہ ارابلی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی و میواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے بیس میل تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور درمیان مغربی بے برگ ریگستان اور مشرقی و جنوبی زرخیز و سیراب سرزمین کی قدرتی حد ہے۔ جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کیطرف پھیلا ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہوکر بندیاچل سے جا ملا ہے۔ اور شمال مین اجمیر سے آگے پست ہوگیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی و راج الور مین متفرق ہوکر لب دریا جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ؀

ارابلی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ قرب و جوار چمپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ؀

चम्पानेर

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اوسمین خونخوار حیوانات مثل شیر بگھیرے و ریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت و خونخواری مین حیوانات سے کم نہین ہین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل و گراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و تاجرین کو بلکہ ویسی فوج کو جو اونکے خلاف جاوے تاخت و تاراج کرتے ہین نواح اودیپور و سروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل اور وحشیانہ خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے اور نہ کسی کو خراج دیتے ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین

टोड

फ़रमान बरदारी करते हैं — इसतरह ओघना का राओत वक़्त ज़रूरत पाँच हज़ार कमान जमा करसकता है और इसीतरह दीगर राओत फ़ौज कसीर फ़राहम करसकते हैं
فرمان برداری کرتے ہین — اسطرح اوگھنا کا راوت وقت ضرورت پانچہزار کمان جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین اونکی جھونپڑیان گھاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ؛

ریاست سروہی مین ارابلی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گرو شکھر سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گرو شکھر کو ہندوستان کا اعلے ترین مقام لکھا ہے اور اوسکی بلندی کوہ ارابلی سے پندرہ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ؛

مگر کوہ آبو ارابلی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور ارابلی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ؛

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکھرون اور دہارون کا سلسلہ تہا مابعد حرکت آب وہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ؛

مغرب کی طرف سے کوہ ارابلی سروہی و اجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے سیواڑ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت کھڑی عمودوار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ؛

ان پہاڑون مین درّے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین بر اور ایڈر کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دیسوری گھاٹے مین ہوکر ایک سڑک ہے

جسپر گاڑیان چل سکتی ہین اور ریچہ بھی اب طیار ہوئی ہے کیونکہ ٹوڈ صاحب نے تو یہہ لکھا
تھا کہ اجمیر سے ایڈر تک گاڑی کا راستہ بالکل نہین ہے اس وجہہ سے کوہ ارابلی اسم بامسمی
ہے جیسا مضبوط توپخانہ ہو اوسکو مغربی اوتار سے بچکر شمال کیطرف پھرنا پڑیگا
ارابلی کی بلندی بہت بڑی ہے جنوب مغرب مین سیلنبل پر پہاڑیان بصورت مسطح
پھیلی ہوئی ہین یہہ میدان تین سو فیٹ بلند ہے اور قرب وجوار کی چوٹیان پانچ سو فیٹ
زیادہ بلند ہین ارابلی اور کوہ آبو کی ساخت قریب قریب ایک وضع کی ہے صرف اتنا فرق
ہے کہ جنوب مشرق ارابلی مین بہر بہت اور روڑہ زیادہ ملتا ہے اور کانکرولی مین سفید
سنگ مرمر ملتا ہے گھانے راو سے پانچ میل پر بہی ایک ناہموار سفید سنگ مرمر
کی کان ہے ٭

سیلنبل سے اودے پور تک سلسلا ارابلی کہین پچیس میل اور کہین تیس میل عریض
ہے اور گھاٹہ بیر قریب بیاور تک یہی عرض چلا گیا ہے مگر ٹوڈ صاحب نے پہاڑ واقع
درمیان کوملمیر اور اجمیر کو کہ بوجہہ آبادی قوم میر کے ملک میرواڑہ کہلاتا ہے چھہ میل
سے پندرہ میل تک عریض لکھا ہے اور یہہ بھی کہ اوسمین ڈیڑہ سو دیہات و نگلہ جات
تالون اور گھاٹون مین آباد ہین پانی وچراگاہ بافراط ہین اور زراعت بہی بقدر ضرورت
ملک کافی مگر محنت سے ہوتی ہے بیاور کے قریب سے کوہ ارابلی دو علیحدہ سلسلون مین
منقسم ہوگیا ہے جنوبی تو مشرق کیطرف پہیلکر مسعودہ و نصیر آباد سے جے پور کو چلا گیا ہے
اور شمالی اجمیر کے شمال مین بشکل متفرق پہاڑیون کے کشنگڈہ وسانبہر کیطرف گیا ہے
ارابلی کے حصہ واقع ضلع میرواڑہ کی بلندی ۲۷۰۰ فیٹ ہے اور تاراگڈہ کی جو شہر
اجمیر کے اوپر واقع ہے ۴۰۰ فیٹ زیادہ ہے ٭

سے چنبل سے فروتر کوہ ارابلی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندیاچل سے کہ ہندوستان و دکن کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ ارابلی کی بلندی شمال کیطرف بہی زیادہ ہے مگر لناواڑہ ڈونگرپور و آئیڈر واقع جنوب سے آمبا بہوانی اور اودے پور تک بہی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر اور پیچ و تاب کہاکر چنبل مین شامل ہوتی ہین ؛

कोह अराबली से जनूब मशरक़ की ज़मीन शमाल मग़रिब की ज़मीन से ज़ियादा सेराब और ज़ियादा

کوہ ارابلی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ ارتفاع کی ہے ۔ اس نواح کے پہاڑ جنمین میواڑ بانسواڑہ ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت ارابلی سے مشابہ ہین جنوب بیندر وار واقع میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دیبر تک راستہ ہے ؛

میدپات یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکہا جاوے تو اوسکی ندیان دامن ارابلی سے نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے سبب سے چنبل مین شامل نہو سکے ہین ؛

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص ارابلی کے مشابہ ہین مگر مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے مشرق سے مغرب کی طرف پہیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمود دار ہین اور نالون سے بکثرت متقاطع ہین یہہ پہاڑ چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندہیہ کے ممالک جاود و نیمچ اور ایک علیحدہ ضلع راج میواڑ اور ہلکر کے پرگنات رام پورہ و بہان پورہ و مکندرہ و گاگرون

विंद्याचल
चंपानेर
लना वाड़ा
अम्बा भवानी
वींदर वार
देबर
मेदपात
बेरस
बनास
पतार
जावद
नीमच
राम पुरा
भान पुरा
मकंदरा

चीतोड
रतन गढ़
सिंगोली

علاقہ کوٹہ مین ہوکر کالی سندہ ندی تک پہیلی ہوئی ہین ٭
چیتوڑ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑہ کر رتن گڈہ وسنگولی وکوٹہ کو کہ صرف وہی ایک
قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چمبل پار کو نظر ڈالنے
پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ٭
تین قطعات مذکور اس تفصیل سے ہین ۔

कोटड़ा
बेरवा

آبو سے کوٹڑہ تک لب دریاے بیٹوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے
چمبل تک اور چمبل سے بیٹوہ تک اونکے وسط مین کوٹڑہ پر بیٹوہ ندی سمندر
سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر وگہاٹہ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے
یہہ خط کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم
اس مختصر عرصہ مین باشندگان وپیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ٭
ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک

दलवाड़ा

رہتا ہے ۱۸۴۸ء مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ دلواڑہ کے مندر کی محرابین شکست
ہوگئیں اور چند مکانات گر گئے پہر دوسری دسمبر ۱۸۴۶ء کو سات بجے شام کے ایسا
زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈ گڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے
پر پہاڑیون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالونکی بہنے کی عجیب
کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور وہ ریتہ جو شمال امابلی
مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا متفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک
پہاڑی زمین ہے اور سنگریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہوتی
ہے کوٹہ وبوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ وسیر حاصل ہے

اب ملک پتار یعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کوہ بندیاچل جنوب
مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین مانڈل گڈہ
سے براستہ چیتوڑ و جاود و دانتولی و رامپورہ و بہانپورہ و گہاٹہ مکندرہ و
گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور میرگو اس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے
اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہو گڈہ و شاہ آباد و
غازی گڈہ و گسوانی و جادو وتی کے دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ
و اندرگڈہ و لاکہیرا سے و رنتہنبور و قرولی و دہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس
ملک کے نشیب و فراز و ناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر
پستی ہے اور چمبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ و تاب و زور شور سے گذرتی ہے
اس ملک کے شمال و مشرق مین لال سوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہو کر بیانہ
و روپباس واقع راج بہرتپور تک سرخ و سفید پٹیون کے پتہر کا پہاڑ ہے اس سے
شمال مین ریتہ کی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ و ہنڈون
سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب و
جوار کی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت بکثرت
ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے

ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی میواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے
پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی الخصوص
شمال کی طرف بہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین
اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

पतार
माडलगढ़
चीतोड़ जावद
दान्तोली रामपुर
भानपुरा मुकंद
गागरोन काली
एकलेरा मेरग
पार्वती राघोग
गसवानी
जादूवती
डुबलाने
इंद्रगढ़
लालसोट
हिन्डोन
बयाना
रूपव
लोनी

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ۰

ارابلی سے مغرب کا ملک تھل کا ٹیبہ ہے ۔ اس ہوت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شے لونی ندی ہے کہ کوہ ارابلی سے مغرب مین گر کر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہ پور کے عمدہ قطعات کی آبپاشی کرتے ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام مارستہل یعنی سرزمین ہوت ہے صاف نظر آتا ہے ۰

(हाशिया: ...का दीवा — मारूस्थल)

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان شروع ہوا ہے ۔ بیکانیر و جودہ پور و جیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑھتے ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک پہاڑ پٹی کے پتھرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ۰

جیسلمیر کے ہرطرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دار الحکومت ہے سیراب ہی وہان بجو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ۰

اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹھور نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ۰

جودہ پور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتھر اکثر مقام پر زینہ کے ہمشکل ہین

بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف وہات و اومرہ سومرہ اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر و عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود داود پوترہ اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچھہ کے رن تک کہ طول مین پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ملتے ہین

(हाशिया: बालोतरा — धात — ओमरा सूमरा — दाऊदपुत्रा — कच्छ)

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چراتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیر، رار، پار — तीर، रार، पार

و ور کہلاتے ہین ۔ اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہ پور و بیکانیر وجیسلمیر مین — ड़र

بجانب شمال حدود دیہاول پور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اونیز
چہوٹی چہوٹی پہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دو سو چار سو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور رہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنالیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ وخشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنون کے پانی سے
کام چلتا ہے ؛

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چار سو فیٹ عمیق کہودا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
کہ ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوئے مین سے نکلی ؛

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص ارابلی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر
جودہ پور شہر آباد ہے ۔ دوم بوندی اور اندر گڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت — मोन्सन

سے نامور ہوا ہے چہارم راج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جے پور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ ڈونگر پور پرتابگڈہ
کی کوہستانی زمین ؛

جہیل وتالاب

سانبهر راجپوتانه مین قدرتی جهیل صرف سانبهر کا هے یهه جهیل جے پور و جودهپور کے
علاقه مین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجه ۵۲ دقیقه و ۲۷ درجه اور خطوط طول بلد شرقی
۷۴ درجه ۴۹ دقیقه و ۷۵ درجه ۱۸ دقیقه کے درمیان واقع هے مشرق مغرب بائیس
میل طول اور چهه میل عرض و رقریب بچاس میل محیط هے - مگر یهه وسعت اوسکے موسم برسات
کی هے جب پانیکی شوریت کم هوجاتی هے موسم گرما مین پانی بهت خشک هوجاتا هے
اور نمک بکثرت جمتا هے نمک دهوپ مین رکهاجاتا هے که خشک و سخت هوجاوے -
ابتدا مین سرخی آمیز هوتا هے اخیر مین بهت صاف اور خوش ذایقه هوجاتا هے اسکے
جنوبی کناره پر شهر سانبهر عرض بلد شمالی ۲۶ درجه ۵۳ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۵ درجه
۱۲ دقیقه پر واقع هے -

تالاب شاید راجپوتانه کی عمده ترین خوبیون مین مصنوعی تالاب هین که اس ملک
مین اکثر مقامات پر ملتی هین سانبهر کی قدرتی جهیل سے دوم درجه پر دیبهر کا تالاب سب سے
وسیع ترین هے مگر باعتبار صنعت کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سب سے عمده هے
اس بند کی دیوار طول مین دو میل سے کم نهین هے بڑے آثار و بلندی اور عمده مصالحه
سے تعمیر هوا هے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشته هے بعض مقام پر اس دیوار کی
بلندی چالیس فیٹ هے اور کناره پر سنگین هے اس تالاب کا رقبه باره میل مربع هے
اور عمق بهی بهت هے الغرض یهه تالاب هندوستان کی عمده چیزون مین سے هے ؛

ندیان

چمبل راجپوتانه مین سب سے بڑی ندی چمبل هے که وسط هند سے قلعه هنگلاج گڈه
कें हेंगलाजगढ़
کے قریب اس ملک مین داخل هوئی هے اس قلعه مین مهاراجه صاحب هلکر اپنے معز -

قبیلہ یون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی جے پور و
ترولی اور دہولپور اور ملک سیندہیہ کے سرحدی خطا بنی ہے ؁

قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سرسبز
و خوشنما بلند پہاڑون کے درمیان ٹہراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری
جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو
دار الریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کہاتا ہے کیونکہ سرخ
پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آ پڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جا کر جگاتا
ہے تو کشتی کے سوار شکاری دریا مین سے بآسانی مار لیتے ہین ؁

چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ
۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹہہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح
سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوئی ہے ؁

کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاوا کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے
لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم
گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر
سڑک مئو و دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹہہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی
بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسّی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی
جسکو چمبیلہ اور چمبیلا کہتے ہین شامل ہوئی ہے اور وہانسے دس میل پر اوس مین واگری
ندی جنوب مغرب سے شامل ہوئی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ نال کے
قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوئی ہے - وہان سے چہہ میل پر اوسمین ایک

मऊ

जनपावा
मालकम

अचाना
मनाना

चंम्बेला
चंम्बला
वागरी
नाल

मोलानी
नामनवाड़ा
सीपरा

بڑی ندی ہولانی شامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس
میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ
خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے

कालीसिंध

آٹھہ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام
سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ سے

n. मारदे

سو اور رسار دے دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر

नीमच

براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچ اور

गजरत घाट

مکندرہ کی سڑک کا گجرات گہاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے
دوسو نو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہو گئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہار ہوکر نکلی ہے کل جہیل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ متواتر
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور وغل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہوگئی ہین کچھ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض مین بڑے زور اور عمق سے بہتی ہے اور چند سو گز بڑہ کر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ

पारानोर

پر پارانور گھاٹ پر اوسمین پایاب اوترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ
بلند ہین اور جابجا نالے کثرت سے ہین - پارانور گھاٹ سے دس میل پر اوس مین

पार्वती

ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور ۳۵ پینتیس میل بڑہ کر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی ہے

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہوگیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس ۴۵ میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن ۵۵ میل پر
دہولپور شہر کے نیچے جنوب مشرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریاے
عظیم ہوگئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دہولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر تر اپریل ۱۸۰۵ء مین فوج انگریزی

खनोरा

تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بھرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کہیڑی

लेक
खेनड़ी

پایاب عبور کیا تہا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فوج کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دہولپور سے پینتالیس ۴۵ میل بڑہ کر جنوب مشرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے تینتالیس ۴۳ میل آیندہ قرب وجوار برگووہ مین راستہ

बिरगोवा

گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر دسمبر مین ہاتہی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین

इटावा

اوس سے جنوب مشرقی سمت مین پینتیس میل روان ہوکر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل بشکل نصف دائرہ ہے اور قطر قریب مئو سے پینتالیس میل
فروتر اٹاوہ تک ۳۳۰ میل کا ہے۔ پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ اتصال جمنا پر
چمبل موسم بارش مین بارہ گھنٹہ کے اندر سات آٹہہ فیٹ چڑہ جاتی ہے اسمین
کشتی رانی کبھی نہین ہوئی سبب یہہ کہ فی میل ڈہائی فیٹ کا ڈہال ہے اس سے پانی بہت
زور سے جاتا ہے اور تہ زمین کی پہاڑی ناہموار ہے سلطنت مغلیہ کے زمانہ مین
وقت دربیشی جنگ وجدل فوج کی آمدرفت کے واسطے چمبل بڑی عمدہ روک سمجھی جاتی

تھی اور بابر نے اوسکا متواتر ذکر لکھا ہے ؂

کالی سندھ یہہ ندی مالوہ مین بندیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض
بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر نکلی ہے نوہ میل
شمال مین بھکرا اوسمین لڈکنڈہ ندی کہ وہ بھی بندیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی
ہے اور ساٹھہ میل آگے بڑھہ کر آہو اور امجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے
قریب اوسمین ملی ہین۔ اور پینتیس میل آگے جانب راست سے بیوج کا اتصال ہوا ہے
اسطرح ۲۲۵ میل طے کر کے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پر جانب راست سے چمبل مین شامل ہوگئی ہے بمقام کنڈ گنگ
اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے ؂

लड कुंराड़ा
आहू अमजार
बेवज
कुंड गंग

آہو یہہ مالوہ مین ایک چہوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور امجار سے
شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ مین شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیر آباد وساگر بلواڑہ
پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ؂

सागर बलवाड़ा

امجار یہی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گھاٹہ سے بارہ میل مغرب مین عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ وطول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل
شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بھکرا و مکندرہ
کے جنوب مغربی گھاٹہ سے گذر کر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل برتر آہو مین
شامل ہوئی ہے ؂

نیوج مور سوکری و مگرده سے نکلی ہے اسکا نام جمنیری بہی ہے ؛
نیج ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۷ دقیقہ پر نکلکر اور مشرقی رخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۵ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے ؛
پاربتی مغربی کہ بمقابلہ پاربتی مشرقی مالوہ مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبہ آشتہ کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳۳ دقیقہ مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسّی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۴ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راستہ اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے کہ پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے - اور شاہراہ کوٹہ وساگر پر بمقام گلواس مخرج سے ڈیڑہ سو میل اوسکا پایاب عبور کرلیتے ہین وہان ڈیڑہ سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل فروتر کلیان پورہ مین سڑک کوٹہ وکالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے - پاربتی کی دو شاخین ایک اکلا کہیڑہ سے اور دوسری دولت پورہ سے نکلکر فرہر مین ملی ہے ؛
بناس مشرقی کوہ اراولی کے سلسلہ واقع میواڑ سے چہاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۸ دقیقہ پر نکلی ہے اس ندی کا وجہ تسمیہ بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید دو سنسکرت

नेवज
मोर सोकरी
मगरदा
जमनीरी
नेज
पार्बती
आश्ता
कल्यानपुरा
कालपी
अकलाखेडा
फ़रहर
सायमर
वन — आस
बनास

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارساگذرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکھہ رہا ہے اس پر امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال مشرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر ندی اور چند نالے علاقہ جے پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ٭

बेरिस

बोटासरी
अजमेर

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا ہے پہر اون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتھمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲۰ میل عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے کرنل مونس صاحب کی فوج ۱۸۰۴ء مین مفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک گذر نہوا ٭

بیرس جسکو بیرج اور بیرحس بہی کہتے ہین سلسلہ اراولی پہاڑ سے ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعدہ جنوب مشرق مین بہتی ہے ٭

बेरस
बेरज
गुगोंदा

اثنار راستہ دو چھوٹی چھوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین شامل ہوتے ہین پہر وہ اودایہ کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

उदाया

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخرکار
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ پر جانب راست
سے بناس مین شامل ہوتی ہے ؛

گمبھیر مالوہ مین قصبہ نیما ہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی
۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور پنتالیس میل
تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ
۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے
قریب چیتوڑ کے نیچے نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل نو محرابون اور طرفین کے
پشتون اور دروازون کا ہے ؛

بان گنگا جسکو اُتنگن بھی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین
ایک مقام نند کنڈ سے قریب قصبہ بیراٹھ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف بطور
برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسّی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور چہ سو گز
عریض ہے یہان سے ساٹھ میل پر اوسمین گمبھیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے
اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۷۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و
گوالیار متقاطع ہے آخرکار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد
مشرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۰۰ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی
صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ
بکثرت ہے ؛

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ اراولی کے مغربی سمت سے عرض

नीमाहेड़ा
उतंगन
नंदकुंड
बैराठ
मानपुर
गम्भीर
लोनी
पोहकर

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۶ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ ارابلی سے متوازی جنوب مغرب کیطرف بہتی ہے اور اثناء راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے ہین اسطرح علاقہ جودہ پور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین روان ہوکر بعد طے تین سو میل کے کچھہ کے رنمین شامل ہوئی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ؂

मेर पुर

سابرمتی یہہ ندی قصبہ میرپور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دوسو میل جنوبی سمت مین طے کرکے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۲۱ دقیقہ پر گری ہے ؂

कैम्बे

سوکری یہہ ندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۴ دقیقہ پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گوڈوار وجودہ پور مین ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرکے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۱۴ دقیقہ پر لونی ندی مین شامل ہوئی ہے ؂

بناس مغربی کوہ ارابلی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گوڑوا علاقہ جودہ پور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۱۵ دقیقہ پر کچھ کے رن مین داخل ہوئی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے ؂

डीसा

انکے سواے کوٹاسری و کہاری و دئی و بانڈی و سابی و کاٹلی وغیرہ چہوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع ہر ریاست کے ساتھہ جہین وے واقع ہین آویگا ❊

कोटासरी
खारी
दई
बांडी
साबी
काटली

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین تعداد مین علی العموم چہتیس مشہور ہین ہر ایک نسل کا گوتراچاریہ یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص وعقاید مذہبی ومسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوتراچاریہ کا استعمال صرف برہمنون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوتراچاریہ پوچہا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب وبعد خاندانکے دریافت کا بہی ذریعہ ہوتا ہے اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا دفعیہ ہوتا ہے ❊

क्षत्रियो
राजकुल
गोत्राचार्य

اکثر کل ساکہا پر منقسم ہوتے ہین اور ساکہا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کل کوئی ساکہا نہین ہوتے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چوراسی اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکہی جاتی ہے کہ اونکے ذریعہ سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین - ابتدائی باشندگان ملک وصحرائی

साखा

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بہی تکمیل مدعا کیواسطے لکہی جاتی ہے ؛
ابتدا مین صرف دو کل ایک سوریہ کل اور دوسرا چندر کل تہے اونمین چار اگنی کل شامل ہوکر سب چہہ کل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛

सूर्य्य कुल
चंद्र कुल
अग्नि कुल

گرہیلوت جنکو گہیلوت بہی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل

شاہی مالک چیتوڑ زیور چہتیس کل راجگان

गृहीलोत
गिहिलोत

حسب اقبال عوام الناس ونیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمشی رام کی خاص اولاد مین سمجہے جاتے ہین - رام سے لیکر سومترا تک جسکا پرانون کے اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛

राम
सुमित्रा

راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم سلطنت کوسلہ کو چہوڑ کر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب ونقل ممالک ہوئے لکہے جاتے ہین ؛

कनकसेन
कौसला
सारष्ट्रा

اوس نے موقع براٹ پر کہ پانڈوون کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان بلبہی راج کا فرمان روا ہوا - اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبہی سمت جاری ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبہی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال بہی کہتے ہین اونکا دوسرا دار الریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو پارتہی حملہ آورون نے چہٹی صدی مین نکالا ؛

विराट
बनवास
विजय
बल्लभी
गजनी
गनाल
सिलादित्य

اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تہا ایدر کی چہوٹی ریاست

गृहदित्य
इडर

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گرہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور نقل دار الریاست سے کہ ایڈر سے انندپور اہار عرف اہار کو ہوا بارہوین صدی تک یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوسوقت مین اہروپ نامی بڑے بہائی نے دعوی مسند چیتوڑ چہوڑ کر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی مہوپ نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونو پر فایق ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گلون مین گہیلوت ہی شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

आनंदपुर अहार

अहरूप

मोरी

महूप

सीसोदिया

۱ اہاریہ	अहारया	ڈونگرپور مین	۷ دہورنیہ	घोरनिया
۲ سنگولیہ	मंगोलिया	جنگل مین	۸ گودہہ	गोधा
۳ سیسودیہ	सीसोदिया	میواڑ مین	۹ مگراسہ	मगरासा
۴ پیپارہ	पीपारा	مارواڑ مین	۱۰ بہیملا	भीमला
۵ کلوم	कलूम	تہوڑی تہوڑی ہین اور	۱۱ کمکوتک	कमकोतक
۶ گہور	गहोर	زیادہ تر غیر معلوم ہین	۱۲ کوٹیچہ	कोटेचा
			۱۳ سورہ	सोरह
			۱۴ اوہر	उहर
			۱۵ اوسیبہ	उसेवा
			۱۶ نیررپ	नीररूप

[illegible]

۱۷ ندوریہ	नदोरया
۱۸ ندہونہ	नधोता
۱۹ اوجکرہ	ओजकरा
۲۰ کوبچرہ	कुलचरा
۲۱ دوساد	दुसाद
۲۲ بیٹورہ	बटेवरा
۲۳ پاہہ	पाहा
۲۴ پوروت	पुरोत

یادو جنکو جادون بہی کہتے ہین

यादु
जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور تہے یودہا کی اولاد کہ قمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ؀

कुरु युधिष्ठिर बलदेव

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتہہ گئے تہے اول دوآبہ

यादू काडांग

پنجاب کے یادو کا ڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

کے زور سے اونکو ملک چھوڑنا پڑا ہوگا *

دریاے سندہ پر واپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کر کے ہندوستان کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تہے خارج کر کے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت دیراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دار الحکومت ہے *

सालवाहनपुर गाढ़ा लांघो जोहया मोहिला तान्नोत देरावल

جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کر لیا مگر راٹہوڑون کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد مین ہین اور بقیہ ہری کلون کے ساتہہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص مغربی کنارہ پر سیوستہان مین سکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا *

जारेजा हरिकुल सेविस्थान

شابمس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالباً ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی مورخون نے سمی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دار الحکومت شیام تہا کرشن کو ہری بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوترہ کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام

साम्बस समई नगर स्याम पुत्र

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندہ کے مسلمانون مین مل گئے ہین کسیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص خاندان کا دعوی چہوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین اور ایرانی جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چہوٹی ریاستین جام راج کرکے مشہور ہین ❊

یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے ہین - انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ❊

برج سرسینی
یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد تیئس تیس میل تک ہے اور اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقاً بیانہ مین تہے جب ہان نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گڈہ واقع مشرق دریاے چبل مین قایم ہوئے - سبل گڈہ کا ملک جسے یادو وتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ
यादुवती
सेंधिया نے چہین لیا ہے - سری متہرا مین خاندان قرولی کی چہوٹی شاخ کی ریاست ہے
श्री मथरा
یادو گل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے رئیس اسی نسل سے ہین - یادو نسل کے آٹھ ساکہا یعنی شاخین ہین ❊

यादु	۱ یادو	رئیس قرولی	मदेचा	۵ مدیچہ
भाटी	۲ بہاٹی	رئیس جیسلمیر	विदमुन	۶ بدمن
जारेजा	۳ جاریجہ	رئیس کچہ بہوج	बुदा	۷ بودا
समनीजा	۴ سمیجہ	مسلمان سندہ	सोहा	۸ سوہا

(۵ تا ۸) غیر معلوم

تنور
तंवर

تنورون کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ چہتیس نسلون کے لکہا ہے اور اونکی شہرت سے واقع مین وے اسکے مستحق ہین ؂

बरदे

تنورون کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس قول پر کہ وے پانڈون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہیئے ؂

विक्रमादित्य

اگر صرف ایک بکرماجیت جسکا سنہ عیسوی سن سے چہپن برس پیشتر شروع ہوا ہے اس خاندان کا فخر ہوتا تو بہی یہہ خاندان اعلیٰ ترین رتبہ کا ہوسکتا تہا مگر اوسکی عظمت کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین — دہلی قدیم اندر پرست جسکو

इंद्रप्रस्थ

یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹہہ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو

अनंगपाल

آننگ پال تنور نے سمت ۸۲۹ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسون کی بیس پشتین ہوئین آخرین رئیس پہر آننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو سند نشین کرکے خود تارک ہوگیا تنورون کی کوئی خود اختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈونکی نسل اور بکرماجیت کی اولاد ہین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ آننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے تہا جسنے اندر پرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسی کی سند پر بیٹہے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ؂

اب تنورون کی صرف دو ریاستین ہین تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

جہان اوسکا جمنا سے اتصال ہوا ہے - پاٹن تو راوائی علاقہ جیپور جسکا رئیس شاہان دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹھوڑ राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسرے خلف کوش की اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہ سے سورج بنسی ہین مگر اونکے بہاٹ اسبات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کُش کی اولاد مین ہین مگر کسیپ نسل شمشی کی اولاد دختر دیت سے سمجہے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے - اونکا اوجمید کی اولاد کشینب نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹھورون کو کوشک نسل مین سے لکہا ہے ؛

कुश। कस्यब दैत्य हिरराय्यकस्य प उजमिद् कुशानव कुसिक गधिपुरा कोसला अयुध्या

راٹھورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین حکمران تہے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کوسلہ یعنی اَیودہیا کے راجون کی نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹھورون نے دہلی کے تنور و چوہان بادشاہان اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتہہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے زور آزمائی کی ہے ؛

बालिका

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور اوسکے مرتے ہی شمال مغربی حد لوٹ گئی -

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ؛

اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پریہارون کی جگہہ مارواڑ مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛ सयोजी

یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ؛

اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی نہین ہے - مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون کی لاکہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد کے پچاس ہزار آدمی ایک دفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا حسب تفصیل ذیل ہین ؛

۱	دہاندل	धांदल
۲	بہدیل	भदेल
۳	چکت	चक्कित
۴	دوہوریہ	दूहरया
۵	کہوکرہ	खोकरा
۶	بدرہ	बद्दरा
۷	چجیرہ	चजीरा
۸	رام دیو	राम देव
۹	کبریا	कबरया
۱۰	ہتوندیا	हतूंदिया
۱۱	ملاوت	मलावत
۱۲	سونڈو	सूंदु
۱۳	کٹیچہ	कटेचा
۱۴	مہولی	महोली
۱۵	گوگا دیو	गोगा देव
۱۶	مہیچہ	महेचा
۱۷	جے سنگا	जेसिंगा
۱۸	مورسیہ	मुरसिया

۱۹ جوبسیہ — जोवसिया

۲۰ جورہ — जोरा

چار دیگر غیر معلوم ہین

راٹھوروں کا گوترا چاریہ ـــ گوتما گوتر ـــ مردوندنی ساکہا ـــ شکراچاریہ گورو گرڑہپت اگنی پنکھنی دیوی ؛

गोतमा गोत्र मर्दुबंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरूड़पत अग्नि पंखनी देवी

کشواہہ جسے کچھواہہ بہی کہتے ہین

कछवाहा — कशवाहा

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس لو کی اولاد مین ہونے سے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؛

کوسلہ سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر روہتاس آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نالون پر بمقام لاہر سکونت اختیار کی کچھہ عرصہ بعد انہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا کہ اوسکی اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی انخیر مین مرہٹون نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؛

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہو کر اور راجور کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڑگوجر راجپوتون کو بیدخل کر کے آمیر کی ریاست قایم کی ؛

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

लव
लवाहा
सोन
रोहतास
कोहारी
लाहर
नरवर
सजोर
आमेर

مین سے تھے مگر اصلی عظمت اونکے مثل دیگر راجگان راجپوتانہ خصوص رانا صاحب والئے میواڑ کے اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جب سے خاندان تیموریہ دہلی مین تخت نشین ہوا ہے ؛

کچھوایون کی شاخین تو صحیح دریافت نہین ہوئین مگر بارہ کوٹھریان کہ پرتھی راج نے اپنے بیٹون کے نام سے مقرر کی تہین کہ بموجب نقشہ ٹوڈ صاحب کے حسب تفصیل ذیل ہین ؛

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خانہ انکی جاگیر	کیفیت
۱	چتربھوج	چتربھوجوت	پینرو بگرو	معــ	معــ	ایک لاکھ	
	चतुरभुज	चतुरभुजोत	वगरू पिनर				
۲	کلیان	کلیانوت	لوتواڑہ و کلور	عــ	مللعــ	دو لاکھ ﺻـ	
	कल्यान	कल्यानोत	लोलवाड़ा किलोर				
۳	ناتہو	ناتہاوت	چومو	ایک لاکھ صعــ	ما صہ	دو لاکھ عــ	
	नाथू	नाथावत	चोमू				
۴	بلبہدر	بلبہدروت	اچرول	لاٰ ـه معــ	معــ	ایک لاکھ ــ	
	वलभद्र	वलभद्रोत	अचरोल				
۵	کنہگار جگمل	کنہگاروت	ڈگی تہودری	صعــ	للعــ	ے لاکھ	
	खंगार जगमल	खंगारोन	ड्डिगी थादरी				

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۶	سلطان	سلطانوت	سوَرت چاندسر				
	सुलतान	सुलतानोत	चांदसर सूरत				
۷	پچائین	پچپانوت	سامبرہ	[illegible]	[illegible]		
	पंचाइ	पच्यानोत	सम्भरा				
۸		گوگاوت	دہونی	[illegible]	[illegible]		
		गूगावत	धूनी				
۹	کیم	کہومبانی	بہانس کہوہ	[illegible]	[illegible]		
	कैम	खुम्वानी	भासरवोह				
۱۰	کہومبو	کہومباوت	مہار	[illegible]	[illegible]		
	खुम्वो	खम्बावत	महार				
۱۱	صورت	شیوبرن پوتہ	نیندر	[illegible]	[illegible]		
	सूरत	श्योवरण पोता	नीदर				
۱۲	بنبیر	بنبیر پوتہ	پاٹکو	[illegible]	[illegible]		
	वनवीर	वनवीर पोता	पाटको				

مگر نقشہ مندرجہ عہدناماجات ایچیسن صاحب مین کوٹھریان مفصلہ ذیل نہین ہین *

گوگاوت — کھومیانی — کہوسباوت — شیوبرن پوتہ — بنبیر پوتہ - اور بجاے انکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ؛

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیردار اول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन म लोत	نمیرہ	नीमेरा	عـــ ہزار	ایک	عـــ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلاے	झिलाय	عـــ	ـــ	[illegible] ایک لکھہ	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیامداس جی	श्यामदा स जी	معدوم					

اگنی کُل

अग्निकुल

चار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کُل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار، پرہار۔ چلوک جسے سولنکی کہتے ہین — چوہان ۔ روسا اگنی کل کے نہایت قدیمی کُتبی پالے حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاتے ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسلین ہین جنہون نے حضرت عیسی مسیح سے دو صدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا - اوسی زمانہ مین پارسوا تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع ہنگل کتاب کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوا مجسم بشکل سانپ اور رہرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؛

प्रमार
परिहार
चलुक
चोहान
सोलंकी
तक्षक
पार्स्वा
पिंगुल
गरुड़

قمری قوم کی ہہلک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالبًا اپنا اقتدار
پہر حاصل کر لیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا ایشور
کو دیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ؛

बाल
ईश्वर

کوہ آبو پر جسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی
ہوئی تہی ۔ پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ مسمی آدناتہہ سے منسوب
کرتے ہین اور برہمن آئیشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ سی
برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ
تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے
پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلایا کرتے ہین ؛

आर्बुद
आदनाथ
ईश्वर
अचलेश

اس پیدایش کا تخمیناً زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند
رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ؛

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلون مین سب سے
زیادہ طاقت ور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ ساکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے
بڑے ملکون پر راج کیا ہے ۔ قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نوکوٹی
مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے
نو راجون مین منقسم تہی ؛

اونکی چودہ دار الحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ؛

مہیشر ۱ ـــ دہار ۲ ـــ منڈو ۳ ـــ اوجین ۴ ـــ چندر بہاگا ۵ ـــ چیتوڑ ۶ ـــ آبو ۷

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जैन मंडू धार महेश्वर

چندراوتی ۹ ـــ سئومیدنہ ۱۰ ـــ پرماوتی ۱۱ ـــ امرکوٹ ۱۲ ـــ بیکہر ۱۳ ـــ لودروہ ۱۴ ـــ پٹن

पट्टन लोद्रवा वेखर अमरकोट परमावती मौ मेदना चंद्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال پاگئی تہی اور پریہارون سے کہ اگنی کل مین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہر صورت فایق تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے *

دہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دارالریاست ہوئی بعد ازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگرا ور منڈو آباد کی اور اوجین کو بہی کہ بکرم راجا کا دار الحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی سے بہی پیشتر کی ثابت ہو *

हिया उज्जैन विक्रम

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہو گیا ہے یعنی ایک کتبہ سمت ... کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ کے پرماون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ پائی جاتی ہے *

भोज

پرمارون کی عملداری کی حد نربداندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکورالصدر کے زمانہ مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا ـ اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روساء کا کہ اوسکے انتقال پر خودسر ہوگئے سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے ازخود ایسا کیا تہا مگر

तिलंगाना चंद

گہیلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ؛

جب تک ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہو سکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونمین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ؛

موری

چندر گپت جسکو سکندر کا مخالف سمجھتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ ہے اوسکا نشانہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی دارالریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ؛

निशाना

शालवाहन

بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تنورون کے سنہ کو موقوف کر دیا - پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی ایک بہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات موجود ہین ؛

धात

ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہو کر گیا پناہ دی اور جسکی دارالریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ حاکمون کے مطیع و دست نگر ہوئے تہے ؛

वहिल
चंद्रावती

پرمارون کی پینتیس ساکہا مین سے وہل مقدم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی

واقع دامن کوہ ارابلی کے حکمران رہے ہین ؁

बिजोली

بجولی کاراو کہ راناصاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سی ہی دہا کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معززقایم مقام رہا ہے ؁

پرمارونکی پینتیس ساکہا

मोरी	मोरी	موری	جسمین چندرگپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے پیشتر تہے ہوئے ہین ؁
सोदा	सोदा	سودا	جسکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے روسا دہات و ہست بند سے تہا ؁
सांकला	सांकला	سانکلہ	روسا پونگل و مارواڑ ؁
खे	खेर	کہیر	دارالریاست کہیرالو ؁
	ऊमरा सूमरा	اومرہ سومرہ	سابقاً جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؁
	विहिल बिहिल	ویہل	جسے بہل بہی کہتے ہین روسا چندراوتی ؁
	मे पावत	مئی پاوت	رئیس حال بجولی واقع میواڑ ؁
	बलहार	بلہار	دشت شمالی ؁
	काबा	کابہ	قدیم زمانہ مین سارشترہ مین مشہور تہے اب سروہی مین ہین ؁
	ओमता	اومتہ	روسا اومت واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سی وہان ہین اب پرمارون کے قبضہ مین سب سے زیادہ

ملک اومت واڑہ کا ہے مگر سنہ ۱۸۱۸ع کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

مالوہ مین چہوٹے گراسیہ دار ہین:
- ریہار — रेहार
- ڈہونڈرہ — ढूंडा
- سرتیہ — सरतिया
- ہریآر — हरिआर

علاوہ انکے دیگر نامعلوم شل

چانونڈرہ चाबंडा	کہیجر खेजर	سگرا सुगरा	برکوٹہ बरकोटा
پونی पूनि	سامپل साम्पल	بہیبہ भीबा	کلپوسر कलपूसर
کلموہ कलमोह	کوہیلا कोहिला	پیا पया	کہوریہ कहोरया
دہند धंद	دیبہ देवा	برہر बरहर	جیپرہ जीपरा
پوسرہ पोसरा	دہونتہ धुन्ता	ریکموہ रिकमवा	تیکہ तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض آنصوب دریاے سندہ ہین۔

چوہان جنکا اصلی نام چھومان ہے चहमान

चोहान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان اون سے بہی سبقت لیگئے ہین۔ ہاڑا وکہیچی و دیورا وسونی گرہ - اور دیگر چوبیس شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے بخوبی عیان ہین۔

हाडा खीची
देवरा सोनिगरा

لفظ چوہان کا مخرج چتربھوجا چتر وبہابیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون نے کہ برہمنون کی اخیر پیدایش ہین شکست نہ کھائی۔

चतुर्भुज चतु
बहावीर

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل ستومیر و کیلاش کے بوبوتاش اچلیش کے پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکھنی واجب ہے۔ آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین اور ایک سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہوجاتا ہے۔

सुमेरु
कैलाश

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تہے اور مادہ گاؤ کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے تہے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ خراب کردیا۔

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون کے مصالحہ کے واسطے غار کہودا اگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کردیا خاک کا بادل بندہ گیا

नैऋत हवन

کنڈ کی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھہ کارآمد نہوئی برہمنون نے پھر ہتر ک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کی گرد
جمع ہو کر دھیان دیے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک صورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا بشرہ نہ تہا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بنا کر بٹھادیا اس سبب سے اوس کا
پرتیہار دوار یعنی دربان جواب پریہار کہلاتا ہے نام رکھا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا
اور چلو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوکہ نام رکھا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول
مارنیوالا نامزد ہوا ان سب نے ملکر دیئتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پھر بسشٹ
نے کنول پر بیٹھہ کر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اوسنے
منتر اوچارن کیے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیہ مو مدور چشم کشادہ
سینہ خروشان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پر از تیر ایک ہاتہہ
مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان
رکہا گیا۔

प्रतिहार द्वार

चालुक

बशिष्ठ

उच्चारण

चतुरंग

جب چوہان دیئتون کے مقابلہ کیواسطے بہیجا گیا بسشٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہو کہ اس سے چوہانون کے کل دیبی آساپورنا ہوئے شکتی
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا
پورنا و کالکانی اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی
وہ دیئتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مار ڈالا باقیماندہ سفر در جہنم واصل ہوئے
انہل نے دیئتون کو مارا تہا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتہوی راج تہا
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتہوی راج تک اونتالیس پشتین لکھی ہین

आसापूर्णा

शक्ति देवी

कालिका

अनहल

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدائش بکرماجیت سے صدہا سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل ہین جو ابتدائی زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پر ہے غالباً اجمیر سے بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دار الحکومت کرکے اپنا آخری عظمت و جلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے بہی دو بڑے مقامات تہے۔

اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے مہمات سے چوہانون کی تاریخ منور ہے۔ اول تو مانک رائے نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا۔ دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ دہرما دہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور بحالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ سے بڑی ذلت اوٹہائی۔

मानकराय

घर्माधिराज वेसलदेव

غالباً مانک رائے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے اختتام پر حملہ آور ہوا تہا۔ اور دوسرا حملہ چوتہی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت راجپوت رئیس جمع کئے۔ اس مقابلہ مین اودے دت پرمار چوہانون کا مددگار تہا۔ چونکہ اوسکی وفات سنہ ۱۰۹۶ عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ اجتماع محمود سے چوتہی بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا۔ اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ کے کتبہ پر ہے۔

چوہانون کی چوبیس شاخین ہوئی ہین اونمین سے منجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ وبوندی کی ریاسین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے قایم رکہاہے ضیعف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اوسکے خلف ناخلف اورنگ زیب کے چہہ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً جان بر ہوگیا ـ

گاگرون اور راگہوگڈہ کی کہیچی اور سروہی کی دیو راجالور کی سوناگرا اور ساپخورا اور ستوئی باہ کے چوہان اور پاواگڈہ کی پوتیچہ راجپوتون کے نام بہادری اورجوانمردی سے زندۂ دوام ہین ـ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسے پرتہی راج کے زمانہ مین تہے ـ

اکثر چوہان سردارون نے زمین نہ دینے کی غرض سے اپنا مذہب کہو دیا ہے قایم خانے وسروانے وکرروالی وبیدوان کہ زیادہ تر انہین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین ـ

کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتقاد کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہئے اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا ـ

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڈا	کہیچی	سونیگرہ	دیورہ	پابیہ
चोहान	हाडा	खीची	सोनीगरा	देवरा	पाबया
گویلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پورییہ	سورہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरवान	मलानी	पुरबया	सुरा

चोगढ़
खीची
देवरा
सोनागरा
चादोर
भूईवाड़
पावागढ़
खीचा

مدرایچہ	سنگرایچہ	بہورایچہ	بلایچہ	تسیرا	چچیرہ
मदरायचा	संगरायचा	मूरायचा	विलायचा	तसीरा	चचेरा
روسپہ	چندو	نکوسپہ	بہاور	بانکیت	ساچورہ
रोसपा	चंद	निकुम्प	भावर	बांकेत	सांचोरा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین

चालुक

اگرچہ اگنی کل کی اس قسم نسل کی تاریخ اوس مدت قدامت تک تحقیق نہین ہے جسکی پیدایش چوہان کی معلوم ہے۔ مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت و شہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے۔ بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹہوڑ قنوج پر قابض ہوئے۔ سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تہے سولنکیون کا گوترا چار یہ ہے۔

सूरू

مادونی ساکہا	بہاردواج گوتر	گدہ لوکوٹ یعنی لاہور نکاس	سرسوتی ندی
माद्नी सारवा	भारद्वाज गोत्र	लवकोट	सरस्वती नदी
شیام بید	کپلیشر دیو	کردومنی رکہیشر	تین پرور ٹنار	کیونج دیوی

शयाम वेद	कपलेश्वर	रुदोमुनि	परवर	कोंत्जदेवी

مئی پال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی

मैपाल पुत्र

ہے تحقیق ہے کہ آٹہوین صدی مین لانگہا اور توگرہ۔ دو قومین ملتان اور قریب ... [illegible] ملک مین رہتی تہین۔ اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود و باش اختیار کی ... اگے کلسان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے اون کی بڑی مخالفت تہین اور ...

लांघा

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت و شوکت اون کی اب تک نمایان ہے ـ سمت ۹۸۷
مین بہوج راج جو چارونمین اخیر تہا معزول ہوا اور بہوراج سولنکی بجاے اوسکی قایم ہوا سولراج نے انہلواڑہ
مین اٹہاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈ راے کے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ـ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیئے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہادعروس بہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ـ مسلمان مورخون
نے دولت مغروقہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد معاودت محمود کے انہلواڑہ مین پہروہی رونق ہوئی اور سدراج
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا ـ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین گئین
مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین متبنے ہو گیا تہا یعنی اوس نے مسند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہو گیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
و عظمت مین تعریف کے لایق ہین ـ

مر पाल

شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
ہوئے اوسکے جانشین بالو مولدیو کے ساتہہ سنہ ۱۲۴۲ مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان بیسلدیو سے پیدا ہوا اتش، دمذہبی

मूलदेव

جو نقصان عاید ہوئے تہے اونکا دفعیہ ہوسکا اور سومناتہ نے تباہی سے
نجات پاکر پہر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پہر رونق پکڑی آخر شہر
چو تہے راجہ گہیل کرن کے زمانہ مین ملک الموت سلطنت علاؤالدین پہر دورہ کیا اور
سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کر دیا گجرات اور سارشترہ کی زرخیز سرزمین وآبادان و
مالامال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ سالارون نے بے باکانہ تاخت وتاراج کیا
مندر آدناتہہ واقع کوہ سترنجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان
درویش مقرر کیا بودہاکی سورتون کو شکست وریخت کر دیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ
کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کی کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد
کہود دی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہر دی گئی —

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہو گئے اور سو برس تک بلا سرپرست
رہے آخر کار عجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے
اگنی کل والے آئے تہے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے —

سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی
نام کو چہپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹہا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے
عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا —

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر برگد کے درخت کیطرح اونکی
کئی شاخین جابجا قایم ومستحکم ہوگئین تہین انمین مشہور ترین باگہیلہ ہے کہ باگہہ راو
خلف سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگہیل کہنڈا اوسکے نام
سے مشہور ہوا اور کئی صدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے —

सोमना
बालिका
गेहलका
सन्नंजय

बांदूगढ़ | पीनापुर | थेराद

علاوہ باندوگڈہ کے باگھیلا نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات مین ہین انمین
مشہور ترین پیتاپور اور تہیراد ہین ۔ میواڑ کے دوم درجہ کے سردارون مین سے
بہی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان مین ہونیکا دعوی
کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہین ۔ اور طبعی موت سے کم مرتے ہین

سولنکیون کی سولہ ساکھا یعنی شاخین ہین

बाघेला	۱	باگھیلہ	راجہ بگھیل کہنڈ والی ریاست باندوگڈہ اور روسا پیتاپور وتہیراد وا داج وغیرہ
पीर बुरा	۲	پیر بورہ	راؤ لنواڑہ
बेह्लिला	۳	بیہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راؤ ماتحت رئیس سلومبر
भूरता	۴	بہورتہ	بارو وٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل مین شہو غار نگہر مین اور مالدوت کہلاتے ہین
कलाचा	۵	کلاچہ	(بارو وٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل مین شہو غار نگہر مین اور مالدوت کہلاتے ہین)
लांघा	۶	لانگہہ	ملتان مین مسلمان ہین
नो गरु	۷	نوگرو	پیجند مین مسلمان ہین
त्रिक्	۸	تریکو	ایضاً
सूरकी	۹	سورکی	دکن مین
सिर वरया	۱۰	سرویہ	گرنار واقع سارشترہ مین
राव का	۱۱	راوکہ	ٹوڈہ علاقہ جیپور مین
रानीकिया	۱۲	رانیکیہ	دلیسوری علاقہ میواڑ مین

(margin: पीनापुर मुदालय)

चांद्भर शाकंभर	नान्नया	۱۳	تانیتیہ	چاندبہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ہین ۱۸۰۰ء مین جہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا ۱۸۰۹ء مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
	ञलमेचा	۱۴	المیچہ	زمین نہین رکہتے ہین
	खारूरा	۱۵	کہارورہ	اتوت وجاورہ واقع مالوہ مین
	कुलमोर	۱۶	کلمور	گجرات مین ہین

प्रतिहार پرتیہار جسے پریہار بہی کہتے ہین पारिहार

اگنی کل کے اس آخرین وکمترین نسل کا حال زیادہ نہین ہے - پریہارون نے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امر کہ ناہرراو نی خوداختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لایق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک کہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے -

मंडावर मंदोदरी منڈاور جسکا قدیم نام مندودری تہا پریہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے پیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہ پور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چند جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پاتے ہین -

قنوج کے مخروج راٹہوڑون کو پریہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون نے

اوسکا بدل دغابازی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل کرکے منڈاور کی فصیل پر راٹھوروں کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر سیواڑ کے رئیسوں نے پریہاروں کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تھی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکر کے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہین کو حاصل تھا آپ اختیار کرلیا تیرہوین صدی سنہ انگریزی مین چیتوڑ کے راول نے منڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تھا۔

کوہاری

پریہار راجپوتانہ مین پھیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکھتے موقع اتصال کوہاری سندہ اور چمبل پر ان لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ تکلہ جات واقع نالون کے چوبیس دیہات مین بستے ہین وے براے نام مہاراجہ سیندھیہ کے تحت حکومت مین تھے وقت اجراے ستر انتظام ٹھیکے بنظر حفظ امن و عافیت ممالک لب دریاے چمبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی مین داخل کئے گئے۔

इंदोह
सिंधिल

پریہارون کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندہیل ہین دونون کے لوگ لونی ندی پر ملتے ہین۔

چورا
चौरा

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تھی اب براے نام رہگئی ہے اور وہ بھی صرف بہاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچھہ حال معلوم نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتھک نسل سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بھی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے آنصوب دریاے سندہ پر جزیرہ نما سارشترہ تک محدود ہے

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر رہے ہونگے کیونکہ
اونکے اکثر اشخاص کے میواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی میواڑ
بلبہی کے مالک تہے رشتہ داری ہوئی ہے۔

چورا قوم کا دار الحکومت دیو بندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور
مندر مع چند دیگر مندرون کے ہال ناتہہ یعنی شمس سے نامزد ہوا تہا اس سے سارا
یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا
نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین۔

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیو کی
رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دار الریاست کو غرق کر دیا چونکہ
یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید
ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنے جہازون
کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکال دیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ
میواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بر اعظم اور جزیرہ نما
سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت ۸۰۲ مین
دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبہی پورہ کے وہ
شہر اس نواح کے ملک مین دار الحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق
ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے
سرگروہ چاتنسی نے والی میواڑ کو بہت مدد دی تہی۔

تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دار الحکومت

देवबंदर
सार.
चातन्सी

انہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بہی خارج کرکے بجاے اوسکے خاندان سابقہ سے کہ قدامت وحسب ونسب مین مشہور تہا وابشلیم نامی رئیس کو مسند نشین کیا اس نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر دابشلیم غلط مشہور ہوگیا ہو تو عجب نہین ہے یا چورا سمہ جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ بتلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چوراسرداروں کی قدیم رشتہ داری سورج بنسیون سے باوصف انقضاء عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجہے جاتے ہین رانا جوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چوراسردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایام گذشتہ کی شہرت اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے۔

تاک جسے تکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوئے علے العموم بنام تکشک مشہور ہین اونسے دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ قوم پیشتر ہوئی ہے۔

اگرچہ یہہ کہنا کہ سیتہک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکادوئپ یعنی سرزمین جیٹ کے نامزد ہوے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس دوانی ہے مگر اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجہنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

ابوالغازی نے لکہا ہے کہ تاتار خلف ترک یافث گیتی وہ تہا جسکو پورانون مین
ترشک لکہا ہے - اور چینی مورخون کا ٹنگ ٹیک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت
کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکہا دیا ہے
اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک
کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقاً ذکر ہوچکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے
کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و
تاک کی اقوام موریے و پرمار وغیرہ کے حالات اونہین پاتے ہین - زبان سنسکرت
مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ بنس
تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے
جنگ و جدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہدنامہ خراج گذاری لکہوانا - جو مہابہارت
مین لکہا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے
جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیروپامسہ پر ترتیک اور تاک
اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قوی قیاس ہے کہ شاہ مقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل
تاکون کا سرگروہ تہا - جیسلمیر کے بہاٹی رئیسون کی قدیم تاریخ مین بعد سفر وری اونکی
زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے تاکون کو بیدخل کیا اور
بجاے اونکے خود قابض ہوئے - اوس زمانہ کا دارالریاست سالباہن پورہ
لکہا ہے اور چونکہ اس واقعہ کی تاریخ یودہشٹر کا شننتا لکہا ہے پس اگر سالباہن
جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹیون نے
بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے -

तानक
तर्क
तरंगोनी
तारिष्क
तकशुक
बैकटरया
ताजक
परीक्षत
जन्मेजय
पेरोपामसा
ग्रीक
टकसैल

तोगरमा
असिघस्व

तکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسرورری شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چھہ یا
سات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتھک قوم کی توگرمہ کے بیٹون نے اسی یا اسوہ
یعنی گھوڑون پر چڑہکر مصر یا سریا پر حملہ کیا - آبو مہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہماچل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتھک نسل کے تھے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹھہ عہد پیشتر پارسناتھ تیئسوین بدہ نے

सारनेत

ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ سارنیت مین بود و باش کی -

تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تکشک موری مدت
سے فرمان روا چیتوڑ تھے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنودین سے جنہون نے چیتوڑ
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجھا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بہی تجمل سے شامل ہوا ہے - چندرا کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرداز لکہا ہے -
یہہ قدیم نسل چنجی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے ختم ہوئی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہوجانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہوگیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین -

تغلق اول کے خلف محمدؒ کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپاکر بنام وجیح الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ظفرخان کو فیروز نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر رکھکر تخت گجرات پر بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دار الحکومت انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کر کے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا تھا کون کے تبدیل مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ باوصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

جٹ

जिट

ہندوستان کی چھتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جٹ بھی درج ہے گو اوسکو کبھی کسی نے راجپوت نہین لکھا ہے اور نہ کہین راجپوتون کی جاتون سے رشتہ داری ہے یہہ نام کل ہندوستان مین بڑی وسعت سے پھیلا ہوا ہے گو فی زمانہ صرف زراعت پیشہ ہین اور باشندگان ملک مین اعلیٰ درجہ پر نہین سمجھے جاتے ہین پنجاب مین اونکا اب بھی قدیمی نام جٹ رائج ہے اور دریاے گنگ وجمن پر جاٹ کہلاتے ہین اونمین سب سے معزز بھرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین دریاے سندہ اور سارشترہ مین وہی جٹ کہلاتے ہین اور آنصوب دریاے سندہ مین اکثر اقوام ہین جو اصل مین جٹ تھین اب مسلمان ہوگئی ہین۔

جیٹ اعظم کی سلطنت کی عظمت اور نام جسکا دار الحکومت جگزارٹیز تھا زمانہ سائرس سے چودہوین صدی تک جب وے بت پرستون سے مسلمان ہوئے بحال رہے ہین۔

गेट
जगजारटीज
सैरस

हेरोडोटस

ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تہے اور روح کے غیر فانی ہونیکا
इगा इंस
اعتقاد رکھتے تہے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ
اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدہ کا مذہب اختیار کر لیا تہا۔

جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندہ پایا جاتا ہے اور یادون
مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادو کے کہ وے زابلستان
سے آئے تہے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوتا ہے
युचि.युति
بلکہ یقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے
اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے اینصوب دریاے سندہ آنیکا کوئی حال تحریری
نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تکشاک کے
ہمزمانہ ہوئے ہون۔

ابہی لکھا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتہک سے
نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ
سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تھے اور اوسی کی نسبت شمس
پرستی کے سیتہک اوصاف بہی لکہے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ اس
جیٹ رئیس کی والدہ یادونسل کی تہی اس سے اونکے چہتیس راج کل اور یادونسل
مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔

سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت
دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی
یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چھٹی صدی مین قایم ہوئی تھی اور جس رئیس کا

سلندراپورا

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دار الحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکہا ہے اور شاید
یہہ سالباہن پور ہے - جہان تاک کے نکالنے پر یادو بہاٹیون نے بود و باش
کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوگئے
کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ء مین وے صاحب اقتدار
ہوگئے تہے -

दाहिया
जुहिया
देरावल

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے دآہیہ اور جوہیہ
راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان دیراول
کو اپنا دار الحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام
جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس
کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے مشرقی کنارہ پر اور پنجاب
مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود و مظفر ہندوستان کو واقعات
سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا
تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ
کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا

जवद

حدود ملتان پر اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ
رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ
ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور باین غرض
سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جاوین ہر کشتی
مین چہ خار لگوائے اور ہر کشتی مین بارہ مجرا مین رکہہ کر بعض مین آتشی گولے رکہے

کہ جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچا وین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ
کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال و اطفال و اسباب کو
سندہ ساگر مین بہیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھہ ہزار کشتیان لیکر
غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہکّے سے جاٹون کی کشتیان
غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے
تہے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنکی شکست پر ریاست بیکانیر قائم ہوئی انہین لوگون کا
بقیہ تہا۔

اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بہی زوال آیا اور اکثر
نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔

ताशतैमूर
केसयाना

۱۳۶۰ء مین توگل طاش تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تہا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست
تہے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنیسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور
ہوا مگر اوسکے بہتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچا لیا اور توگلطاش سے
دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہو گیا۔ ۱۳۶۹ء مین جب جیٹ کا
خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تہا کہ مجمع عام نے خطاب خانی کا تیمور جیٹ سے
تیمور چوغطہ کو دلوایا۔ ۱۳۷۰ء مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی
کرکے کوچند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسوکسانہ مین شامل کیا۔ تب جیٹ
لوگون کی خودسری رفع نہوئی اس ملک مین سے کہ نوع بشر کی پرورش گاہ ہے
فساد و خونریزی موقوف نہوئی اور یہہ بہی ۱۳۸۹ء مین بعد چھہ حملون کے جنمین
اوس نے شہرون کو جلا دیا اونکی دولت کو لوٹ لیا کل قوم کو عنقریب نیست و نابود

کردیا تب اطمینان سے بیٹھا۔

تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تھا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تھے اور جہان یادوجب غزنین سے نکالے گئے بجائے تاکون کے مقیم ہوئے۔

جیٹ سوا اب بہی سیتھک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بہارتہہ مین جو جنگ یادو کرشن کا تھیا تھا اوس سے سلح ہے۔

ہون हुन

چہتیس اقوام راج کل مین ہون بہی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی وتباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹھی وبالہ و ماکواہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے چیتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بہی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تہا۔ अंगतसी

قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام معروف بارولی پر تہی اور سناگر جادوری کا مشہور مندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بہی جہان بہینسرور ہے قابض تہا۔ बारोली सनागरचल भैंसरोर

یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گھر تری ساوئی مین بروده سے भैसावई

تین کوس اور ایک گانو واقع جزیرہ نما نہی مین موجود ہین گو ذلیل ہو کر دیگر اقوام مین شامل ہو گئے ہین۔

کاٹی

काटि

راجپوتانہ اور سارشترہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے کہ اوس نے ملک کا نام سارشترہ سے کاٹیا واڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع واطوار سے اپنی سیتھک اصل کو قایم رکہا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تہی جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی۔

اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین مذکور ہے کہ بہاٹہیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وہ آٹہوین صدی مین اس ملک مین آئے تہے۔

پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹہور کے یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تہے۔

کاٹی اب بہی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح ور پیشون اور محنت کی معاش کو ناپسند کر کے غارتگری وغیرہ کو بہتر سمجہتے ہین بجز اسکے کہ گھوڑہ پر سوار ہو کر اور بہالا ہاتہہ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پہرین اور کسی

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔
کاٹی بے رحمی مین سب سے فایق ہین مگر ہمدران حال بہادری مین بہی ویسے ہی
ہین کہ ان سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ
بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکھین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے
چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی وسنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ
बाला

زمانہ قدیم وحال کے مورخون نے بالا نسل کو راج کل مین لکھا ہے اونکا دعوی ہے
کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلےٰ رام کے پسر کلان لَوْ کی
اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم
زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب وجوار کا ملک فتح کرکے
اوسکا بالا کہیتر نام رکھا اس ملک کا دار الحکومت بلکہی پورہ تہا اور خود بلقب بالا رائے
مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ
امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین
حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی
پرستش کرتے تہے اس سے اونکو بہتک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے
مگر بالا اندر رینس ہین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوتر ہین جو ارور
واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے۔ اب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس ہے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ وے بہارتہہ سیہل نامی رئیس کی اولاد مین سے ہین کہ اونہنے
ارور کو آباد کیا تہا۔

बाला
बापा
लव
ढांक
मागीपट्टम
बालाखेत्र
बालिकउ
रुरोर
भारथ
सेहल

کاٹی بہی بالاون مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان
ملتان و ٹاٹہ ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے - تیرہوین صدی مین بالاون
کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی - اور مشہور رانا ہمیر کی اول مہم یہہ ہوئی کہ اوسنے
چیٹولا کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہانک کا رئیس حال بالا ہے اور یہہ قوم اب بہی
بڑی سمجھی جاتی ہے

हाटा

चीटोला

جہالا मकवाहाना مکواہانہ काला

सारस्वतरा

یہہ قوم بہی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین
سے کسی مین بہی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالباً اصل اونکی شمال سے ہی
مگر اسکا کچہہ ثبوت نہین - ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے
ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آئے ہین اور
اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے -

جب پرتاب رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبالیا اور جہالا سردار نے اوسکی
بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدوے مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی
دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پر نشست دی - مگر یہہ امر کہ یہہ
عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی - نہ بوجہہ چہتیس راج کلون
مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ
جہالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی
بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور رانا دت رائی کے خلف مادہو سنگہ
کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہم مرتبہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کرنے کا منصب حاصل ہوا۔ راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی
سے اسقدر فایق سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگہ عمدہ ترین ریاست کا منتظم
تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچہواہہ رئیس کی دختر سے اپنے نبیرہ
کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجہا۔
اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا واڑ کہلاتا ہے اور
اوسمین بانکانیر و ہلود و درنگ درہ مشہور شہر ہین یہہ امر تو غیر تحقیق ہی
کہ جہالا کس وقت سے یہان مقیم ہوئے ہین مگر جب راتا نے اول مرتبہ
مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا جہالا اوسکے ساتہہ تہے اور پرتہی راج کے مشہور
سفرون مین بہی جہالا کا برابر ذکر آیا ہے جہالا قوم کی شاخین بہت ہین و نیز
مقدم مکواہانہ ہے۔

बांकानेर
हलवद
दरंगदरा

कमरी کمری جیتوہ जेतवा

یہہ قدیم نسل ہے اور اسکو راجپوت کہتے ہین اگرچہ مثل جہالا کے سارشترہ
سے باہر اسکو بہی کم جانتے ہین مگر اوسی کی طرح اسکے نام سے بہی اوس ملک
کا ایک حصہ جیتواڑہ کہلاتا ہے اس قوم کے رئیس کے قبضہ مین جزیرہ نما کا
مغربی ملک ہے رئیس رانا کہلاتا ہے اور اوسکا مسکن پور بندر ہے۔
جیتواڑہ کے بہاٹ کہتے ہین کہ اس نسل کے ایک سو تیئس[۱۲۳] راجہ زمانہ سلف
مین ہوئے ہین اور آٹہوین صدی مین اون مین سے ایک کی شادی دہلی
کے تنور خاندان مین ہوئی تہی۔ اوس زمانہ مین جیتوہ کا نام کمر تہا اور دار الحکومت
گوملی تہا کہتے ہین کہ بارہوین صدی مین سہل کمر رئیس کو گوملی سے شمال کے

जेतवाड़ा
पूर बंदर
कमर
गोमली
सहलकमर

حملہ آوروں نے نکالا تہا او سوقت سے کہ نام جاتا رہا او رجیتوا رکھا گیا یہہ قوم ہنومان دیوتا سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پونچھیرہ یعنی دم دار ہوتے ہین۔

पुंछेरे

گوہل
गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر رواجیت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی بود وباش جونہ کہیر گدہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تہی مگر یہہ معلوم نہین کتنی مدت تک رہی۔

ना खेरगढ़

اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس سے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت تک قابض رہے۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹہوڑون نے اونکو بیدخل کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے پیرم گدہ مین قیام کیا وہ مقام بہی تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند د شہر کی لڑکی سے شادی کی اور اپنے خسر کی جایداد چہین لی۔ اس رئیس سے کسو میال سے نندو کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ سیہور مین مقیم ہوئی۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا مسکن بہون نگر خلیج مہیہی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلواڑہ کہلاتا ہے۔ رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین۔

खेरवा

पेरमगढ़
बगवा
नंदननगर
नंदेर
शामपाल
नरसिंह
सीहोर

भवननगर
गोगो
मेही

سارسپیہ سرویہ
सारसपिया सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ کسی وقت مین مشہور تہی اگرچہ بہاٹون کی فہرست مین درج ہے مگر اصل مین کہتری قوم سے نکلی ہے۔

सलार سلار یا سَلار सिलार

اس نسل کا بہی صرف نام رہگیا ہے اور بوجہ مذہب کے تجارت پیشہ لوگ اب اس نسل مین سے ہین جو چوراسی اقوام تجارت پیشہ مین لکہی گئی ہے کہ اون مین سے اکثر کی اصل راجپوتون سے ہے ؛

दाबि دابے

کسی وقت مین یہہ نسل سارنشترہ مین مشہور تہی بعض لوگ اسکو یادو کی شاخ بتلاتے ہین اگرچہ اکثر مورخون نے اسکو علیحدہ بہی لکہا ہے اب نہ اونکے پاس ملک ہے اور نہ تعداد مین زیادہ ہین ؛

गोड़ گوڑ

یہہ نسل اگرچہ راجپوتانہ مین کبہی ترقی پر نہوئی مگر بزرگ سمجہی جاتی ہے اس نسل سے قدیم راجہ بنگالہ کی فرمان روا تہے اور اونکے نام سے وہان کا دارالحکومت لکہنوتی گوڑ مشہور رہا۔ लकनौती गौ

یقین ہوتا ہے کہ جس ملک پر چوہان قابض تہے وہ اون سے پیشتر گوڑون کے قبضہ مین تہا کیونکہ کل واقعات مین دے اجمیر کے گوڑ لکہے گئے ہین پرتہی راج کے معرکون مین اونکا بطور مشہور سردارون کے ذکر ہے اون مین سے ایک کی ریاست وسط ہند مین تہی سلطنت مغلیہ کی سات صدی مین تو بچ رہی مگر آخر مین جب سرکار انگریزی سلے مرہٹون کو فتح کیا تب تباہ ہوئی یعنی ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے گوڑون کو ہلاک کر کے اونکی دارالحکومت شیوپور پر قبضہ کرلیا اب مرہٹون نے گوڑون کی بارہ لاکہہ کی ریاست مین سے صرف پچاس ہزار

روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چہوٹی سے گوڑون کی پانچ شاخین ہین۔
اونناہر سلہالہ تور دوسینہ بوڈالو

ڈور डोर ڈوڈو डोडा

اگرچہ اس نسل کا نام کل کرسی ناموں مین ہے مگر اوسکی تاریخ سابقہ بالکل مفقود ہوگئی ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ یہ بہی راج بنے اونکو فتح کرنے مین اپنا بڑا فخر سمجہا تہا۔

گہروال घेरवाल

راجستان کے راجپوتون کو گہروال نسل کا حال بالکل معلوم نہین ہے اور اگرچہ بوجہہ بہادری اونکو اپنی صحبت کے لایق سمجہتے ہین مگر اون کی اصل مین اعتراض کرکے رشتہ داری کے لایق نہین سمجہتے ہین گہروال نسل کی قدیم ریاست کاشی یعنی بنارس مین تہی اونکا مورث اعلےٰ کہورتاج دیو تہا اوس سے ساتوین پشت مین جسوندا نے بندوباسنی پر بڑا جگ کرکے اپنی اولاد کو بندیلہ کا لقب دیا اس سے گہروالون کا نام بندیلہ ہوگیا اور جس ملک مین اس نسل کی مختلف شاخین بجاے چندیلون کے مسکن گزین ہوئین وہ بندیل کہنڈ کہلاتا ہے اونکے بڑے شہر کالنجر وکوہنی ومہوبہ پر بہی اونہون نے قبضہ کرلیا تہا۔

چندیلہ चंदेला

چندیلہ جنکو بعض مورخون نے چہتیس نسلون مین سے لکہا ہے بارہوین صدی مین بہت زبردست اور کل سرزمین واقع درمیان جمنا و نربدا جواب بندیلون اور باگہیلون کے قبضہ مین ہے اونکے تحت مین تہی۔ اونکی پرتہی راج سے لڑائی

नताहिर
सल्हाला
तूर
दसैना
बोढ़ालो
काशी
खरताजदेव
जसौंदा
बिंदुबासिनी
यज्ञ
बुंदेला
चंदेला
बुंदेलखंड
कालिंजर
कोहनी
महोबा
बाघेलों

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چندیلے پست
ہوگئے اور گہیروالون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان بیر کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۵۰۰ء
کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکرشاہ نے بیتوہ ندی پر اورچہ
آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون
مین اورچہ سرگروہ ہوا گرا وسکے بانی مدہوکرشاہ نے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ
عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے دوامی ویسا ہی حاصل کی۔
مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔
زمانہ اکبر سے انتہاے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین
ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دیتہ اور اورچہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری
اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے
کسی نے نہ کین اورچہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا
ستوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت
سیدان جاجئو مین مارا گیا اونکی اولاد نے آب بہادری نہین چہوڑی ہے
بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت و جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری
مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے۔
مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین
دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کی
واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری سے لڑائی ہوجاویگی اوس
شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو چیدہ بہالہ بردار سوار لیکر

मानबीर
मधुकरशाह
ओरछा
बीरसिंह
दतया
भगवान
सोपकरन
दलपत
जाजो
माधेजी

یکبارگی حملہ آور دن پر گرا کہ اونکو تباہ کر دیا اور حفظ عزت و قاعدہ پناہ دہی میں
اپنی بہی جان تصدق کرے - مجروح شدید ہوجانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد
قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کرکے اپنی تقدیر
پر صابر و شاکر رہا -
اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی
گہرون مین ہے -

بڈگوجر بड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سوائے گہلوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف
کلان لَو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڈگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈار
کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب
مین ہے - اونکا دار الحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے
کچہوایون نے بڈگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپشہر
لب دریاے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی -

राजपुर
राज गढ़

अनूपशहर

سنگار सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہین پائی اونکی صرف ایک ریاست جگموہن پور
لب دریاے جمن ہے -

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روساء راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے
اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے - اگرچہ اونکے نام سے

کنارہ راست دریاے چمبل پر ضلع جادوونی سے ملحق ایک ضلع سکروار مشہور ہے اور اوسی طرح مہاراجہ صاحب سیندھیہ کے علاقہ مین داخل ہے سکروال اب صرف زراعت پیشہ رہگئے ہین اور بطور خود یا کسی سرغنہ کے تحت مین رہکر غارتگری بہی کرلیتے ہین سکروال قوم کا وجہ تسمیہ قصبہ سیکری قریب فتح پور سے ہے کہ وہان کسی زمانہ مین اونکی خود اختیار ریاست تہی

जादुवती
सिकरवार
सीकरी
फ़तहपुर

بیئس बैस

یہہ قوم چہتیس راج کل مین سے سمجھی جاتی ہے مگر چند کی فہرست مین نہین ہے اور نہ کمار پال چرتر مین اوسکا کچھہ ذکر ہے اس سے سورج بنس کی ایک شاخ معلوم ہوتی ہے اب یہہ لوگ بکثرت ہین اور ایک وسیع ضلع واقع دوآب درمیان گنگا وجمنا کے اون کے نام سے بیئسواڑہ کہلاتا ہے۔

कुमारपालचरित्र
बैसवाड़ा

داہیہ दाहिया

یہہ قدیم قوم ہے اور اوسکی بود و باش لب دریاے سندہ جہان اوسکا ستلج سے اتصال ہوا ہے تہی اگرچہ اس قوم کے لوگ چہتیس کلون مین سمجھی جاتی ہین مگر اب اونکا کچھہ پتہ ونشان نہین ہے جیسلمیر کے بہاٹہیون کی تاریخ مین اونکا ذکر ہے اونکے نام اور مقام سکن سے گمان ہوتا ہے کہ وہی وہی لوگ تہے جنکو سکندر رسلنے داہیہ لکھا ہے۔

جوہیہ जोयह

یہہ قوم اوسی سرزمین مین رہتی تہی جہان داہیہ تہی اور ہمیشہ اوس سے متفق رہی ہے مگر گارہ مین ہوکر ہندوستان کے شمالی جنگل مین پہیلی تہی

गाढ़ा

जंगलदेश
हरयाना
बीकानेर
नागोर

اور قدیم تاریخ مین جنگل دیس یعنی ہریانہ بھٹنیر اور ناگور کے راجا کہلاتے ہین مثل داہیہ کے یہہ قوم بہی اب معدوم ہے۔

मोहिल موہل

इस قوم کا صرف اسی قدر حال معلوم ہے کہ ریاست حال بیکانیر قایم ہونی وقت تک بڑے خطہ ملک پر آباد تہی کہ راٹہوڑون نے اونکو تباہ کرکے نکال دیا۔ باتفاق اقوام مالن و ملانی و مالیہ کے کہ اب سب معدوم ہین قوم موہل مالی کی اولاد مین تہی اور مالی جنکا دارالحکومت ملتان تہا سکندر کی دشمن تہی ملتان اصل مین موہل تہان تہا۔

मालन
मलानी
मालिया
मालि
मोहिलथान

निकुम्प نکومبہ

تاریخ مین تو اس قوم کی بہت شہرت ہے مگر اب صرف اسیقدر دریافت ہوتا ہے کہ گہیلوتون سے پیشتر مانڈل گڑہ کی مالک تہی۔

मांडलगढ़

राजपालि راج پالے

اس قوم کا حال جسکو کل مورخون نے راج پالے یا راج پالیکا یا صرف پالا کرکے لکہا ہی بہت کم دریافت ہوتا ہے مگر البتہ یہہ صحیح ہے کہ سارشترہ مین رہتی تہی۔

राजपालिका
पाला

दाहरया داہریہ

کمرپال چرتر کے بموجب یہہ نسل چہتیس کلون مین سے ہے جن رئیسون نے مسلمانون کی حملہ آوری پر چیتوڑ کی مدد کی داہر دیس پتی نامی دیبل کا راجہ تہا تاریخ چیتوڑ مین اس رئیس کا ذکر اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی عزت کے ساتہہ لکہا ہے کیونکہ یہی داہر ملک سندہ کا کلی مالک تہا اور اوسکی دغا سے مارے جانیکا حال ابوالفضل نے

दाहरदेशपति
देबल

مفصل لکہا ہے سنہ ۹۹ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا
اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا
اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی شجاعت وسخاوت کو بہاٹ بڑے فخر
سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سے صرف
کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست
सरदारों بयाना
سردارون مین سے تہا۔

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور
جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین
نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پوندیر
سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاونڈ جس لڑائی مین پرتہی راج معکل
فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔

केमास
पुन्देर
चावंड
कग्गर

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاونڈ راے کی شجاعت کی داد دی ہے
اوسکا نام کہانڈے راے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے
بمشکل جانبر ہوا تہا۔

चावंडराय
खांडेराय

چوہانون کی سلطنت کے ساتہہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا
بیٹا رینسی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا
چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت

रेनसी
चंद

…नाद हार
…षनाग
…कैलाश
…वात

اسطرح پر لکھی ہے - دورناد ہار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ
دبگیا ہے بیاہہ کا محل الشکل کیلاش واقع ہے - واہمہ کے تین پسر اور دو حسین
دختر تہین خدا کرے اس کلجگ مین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی سیوات
کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتھہ اسکے جہیز مین
آٹھہ حسین عورتین تین سو لونڈیان سو گھوڑے عراقی نسل کے دو ہاتھی دس
ڈہال دولہ کے واسطے ایکسو چوبین پتلیان سنہور تھہ ایک ہزار اشرفیان
دی ہین - بہاٹ نے اخیر مین لکھا ہے کہ واہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم وزر
سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین وآفرین سے بہرا ہے اور واہمی رانی سے
بیش بہا جواہر یعنی رین سے پیدا ہوا ہے -

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگڑی	میر	کابہ	مینہ
बागड़ी	मेर	काबा	मीना
بہیل	سیریہہ	تہوری	کہنگار
भील	सेरिष्ह	थोरी	खंगार
گونڈ	بہر	جنوار	سارد
गोंड	भर	जनवार	सारद

فہرست اقوام زراعت پیشہ وچوپان

اہیر جنکو اہیر کہتے ہین	گولہ	کورمی جسکو کنبی بہی کہتے ہین	
अहीर · अभीर	गोला	कुरमी	कुलम्बी

گوجر	جاٹ
गूजर	जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکھا نہین ہین

جالیہ	پیشانی	سوہاگنی	چاہیرہ
जालया	पेशानी	सोहागनी	चाहिरा
ران	سیمالہ	بوٹیلہ	گوتچیر
रान	सीमाला	बोटीला	गोतचीर
مالن	اوہر	ہتول	باچک
मालन	ओहिर	हूल	बाचक
باتر	کیرچ	کوتک	بیوسہ	بیرگوت
बातर	केरच	कोतक	बुसा	बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال	سری مال	اوسوال	بھگیروال
श्रीश्री माल	श्री माल	ओसवाल	भगेरवाल
ویتیدو	پشکروال	میرتوال	ہرشورہ
दींदू	पुशकर वाल	मेरतवाल	हरसोरा
سوررروال	پلی وال	بہنمبو	کھنڈیل وال
सुररवाल	पल्लीवाल	मम्बू	खंडेलवाल
دوہلوال	کیھیدروال	ڈیساوال	گوجروال

गूजरवाल	डीसावाल	केहेदरवाल	दुहिलवाल
۲۰ مانت وال	۱۹ جائلوال	۱۸ اگروال	۱۷ سوہوروال
मानतवाल	जायलवाल	खगरवाल	सोहोरवाल
۲۴ سونی	۲۳ چھیتروال	۲۲ کورتہ وال	۲۱ کجوتی وال
सोनी	सेचवाल	कोरतावाल	कजोतीवाल
۲۸ جلہیرہ	۲۷ ماد	۲۶ ناگر	۲۵ سوجت وال
जलहेरा	माद	नागर	सुजतवाल
۳۲ بروری	۳۱ کہریتہ	۳۰ کپول	۲۹ لار
बरूरी	खरेता	कपोल	लार
۳۶ کہبیرہ	۳۵ ناگدرہ	۳۴ ببروال	۳۳ دسورہ
करबेरा	नागदरा	बब्बरवाल	दसोरा
۴۰ کہیتروال	۳۹ نرسنگ پورہ	۳۸ میواڑہ	۳۷ بیتوڑہ
खेत्रवाल	निरसिंहपुरा	मेवाड़ा	बेटवड़ा
۴۴ بیس	۴۳ سرکیرہ	۴۲ ہنیروال	۴۱ پنچموال
बैस	सरकेरा	हनेरवाल	पंचमवाल
۴۸ بہلیلوال	۴۷ جیرن وال	۴۶ کمبووال	۴۵ ستوکہی
मगेलवाल	जीरनवाल	कम्बोवाल	स्तूखी
۵۲ ٹھاکروال	۵۱ سری گورو	۵۰ بامن وال	۴۹ اورچیتوال
ठाकुरवाल	श्रीगुरू	बामनवाल	ओरच्चितवाल

بلمی وال [53]	ٹیپوڑہ [54]	ٹیلوٹہ [55]	اتبرگی [56]
बलमी वाल	टीपोड़ा	टीलोटा	अतबरगी
لادی ساکہ [57]	بیدنوڑہ [58]	کہیچو [59]	گسنوڑہ [60]
लादी साका	बेदनोरा	खीचू	गसोरा
بہاؤہر [61]	جیجو [62]	پدموڑا [63]	میہریہ [64]
वहावोहर	जेझो	पदमोरा	मेहरया
ڈہاکروال [65]	منگوڑہ [66]	گوپل وال [67]	موہوروال [68]
ढाकर वाल	मंगोरा	गोपलवाल	मोहोरवाल
چیتوڑہ [69]	کاکلیہ [70]	بہاریجہ [71]	اندوڑہ [72]
चीतोरा	काकलया	भारेजा	खंदोरा
ساچوڑہ [73]	بہونگروال [74]	منڈاہلو [75]	برہمنیہ [76]
साचोरा	भूंगर वाल	मंडाहलू	ब्रह्मनया
باگڑیہ [77]	ڈندوریہ [78]	بوروال [79]	سوریہ [80]
बागड़या	डिंदोरया	बोर वाल	सोरबिया
اوروال [81]	نفاگ [82]	ناگوڑہ [83]	ایک کم ہے
ओर वाल	नफ़ाग	नागोरा	

ٹوڈ صاحب نے چھتیس راج کلون کی پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کر کے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستو نمین حسب شرح ذیل نسلین درج ہین —

टोड सा॰

فہرست اوؔل قدیمی ۳۶ - فہرست دوؔم چند کبیشر کے ۳۰ - فہرست سوؔم مندرجہ کمرپال چرترنبہ بان سنسکرت ۲۷ - فہرست چہاؔرم مندرجہ کمرپال چرتربزبان گجراتی ۳۴ - فہرست پنجم کہیچی کبیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلین حسب تفصیل ذیل ہین اور دیگر فہرستون مین سے بہی جنجین وے لکہے ہین ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہین -

نمبر فہرست ہاے

۱ اکشواک — کاکستھہ — سوریہ — رویہ —— ۳۲۱۶

इक्ष्वाक — काकुस्था — सूर्य — रवीय

۲ انویہ — اندو — سوم — چندر — سہسا —— ۳۲۱۶

अन्वे — इंदु — सोम — चंद्र — सह्सा

۳ گرہیلوت — گہیلوت —— ۵۶

गृहीलोत — गिहीलोत

۴ یادو — جاریجہ — بہاٹی —— ۵۴۳۲۱۶

यादु — जारेजा — भाटी

۵ تنور —— ۵۶

तंवर

۶ کشواہا — کچھواہا —— ۵۶

कुशवाहा — कछवाहा

۷ پریمار سوری کابہ —— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ چہومان چوہان دیورہ نکومپ —— ۵۴۳۲۱۶

चहुमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی —— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھوڑ —— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار —— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چورا —— ۵۴۱۶

चोरा

۱۳ تاک تکشک ناگ بنسی —— ۲۶

ताक तक्षक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ —— ۴،۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون —— ۳،۱،۶

हन हून

۱۶ کاٹی कादि —— ۴،۶

۱۷	بالا				۶ و ۱ و ۳ و ۴ و ۵
	बाला				
۱۸	جھالا	ماکواہانہ			۶ و ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
	झाला	मकवाहाना			
۱۹	جیتوہ	کمرہ			۶ و ۴
	जेतवा	कमरा			
۲۰	گوہل	گوچرگوہل	اونی گوہل		۶ و ۱ و ۲ و ۴
	गोहिल	गोचर गोहिल	उनि गोहिल		
۲۱	ساروبہ				۶ و ۴
	सारविया				
۲۲	سلر	سلار	سلارا	راج تلک	۶ و ۱ و ۳
	सिलर	सलार	सलारा	राजतिलक	
۲۳	دابی				۶ و ۱
	दाबि				
۲۴	گور				۶ و ۲ و ۵
	गौड़				
۲۵	دودہ	دور	دودیہ		۶ و ۱ و ۴ و ۵
	दोदा	दोर	दोदिया		
۶	گہیروال बेरवाल	بندیلہ बुंदेला	چندیلہ चंदेला		۶ و ۵

نمبر	نام (اردو)	नाम (हिन्दी)			صفحہ
۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर			۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार			۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल			۵۶
۳۰	بیش	बैस			۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया			۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया			۵۶
۳۳	موہل	मोहिल			۶
۳۴	نکومپ	निकुम्प			۵۴۳۲۱۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا	राजपालिका	۳۲۱۶
۳۶	داہیمہ	दाहिमा			۵۳۶
۳۷	ہول	हूल			۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया			۵۴۳۶

انکے علاوہ دیگر فہرستوں میں یہہ نسلیں اور لکھی ہیں

نمبر	نام (اردو)	नाम (हिन्दी)	صفحہ
۳۹	نورکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ	असवरया	۵۱
	سارجہ	सारजा	
۴۱	سپیت	सिपत	۱
۴۲	کرجال	किरजाल	۱
۴۳	ہریرہ	हेरा	۳۱

۴۴	دہن پالی	धनपालि	۳۱
۴۵	اگنی پال	अग्निपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپالہ	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	ओहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	تورندلیکہ	तुरंदलीका	۳
۵۱	ہریال	हरयाल	۳
۵۲	موکر	मोकर	۳
۵۳	کیسیر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹہ	बरबेटा	۴
۵۵	باوریہ	बावरया	۴
۵۶	مارو	मारु	۴
۵۷	چوراسیمہ	चोरासिमा	۴
۵۸	کہانت	खान्त	۴
۵۹	کہیرہ	खेरा	۴
۶۰	راولی	रावली	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۶۳	ہالا	हाला	۴
۶۴	باہریہ	बाहरया	۴
۶۵	چاہل	चाहिल	۵
۶۶	مالیہ	मालिया	۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल	۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक	۵
۶۹	ابہیر अभीर ابہیر	अहीर	۵
۷۰	موکارہ	मोकारा	۵
۷۱	دابیہ	दाबया	۵
۷۲	دیوت	देवत	۵
۷۳	کہرور	खरवर	۵
۷۴	بہاگڈول	भागडोल	۱
۷۵	موت وان	मोतदान	۱
۷۶	موہر	मोहर	۱
۷۷	گگیر	कगेर	۱
۷۸	کرجیو	करजेव	۱
۷۹	چاولیہ	चादलया	۱
۸۰	پلوبکارہ	मोकारा	۳۱
۸۱	سلالہ	सलाला	۱

نمبر	نام	हिंदी نام		تعداد
۸۲	چندک	चंदक	————	۳۲
۸۳	چاپوت کٹ	चापोतकट	————	۳۲
۸۴	سیندرو	सिंदू	————	۲
۸۵	انگہ	ःपनंगा	————	۲
۸۶	پاٹک	पाटक	————	۲
۸۷	دایدیوتہ	दैघोना	————	۲
۸۸	کرت پال	किरनपाल	————	۲
۸۹	کوٹ پال	कोट पाल	————	۲
۹۰	کانی	कानि	————	۲
۹۱	کلچارک / کورچرہ	कलचारक / कुरचरा	————	۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کاذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کی اوس ریاست سے سرکار اونرایبل انگلش الیسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد سنہ ۱۷۷۹ء مین ہواتہا۔ راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات سنہ ۱۸۰۳ء سے شروع ہوئی ہین اوس سے بیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تہین جب سنہ مذکور مین بعہد حکومت

नरेबिल ई
ट इंडिया
कम्पनी

لارڈ مارننگٹن صاحب عرف مارکوئیس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل
ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی
ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹون کا
اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن وعافیت قایم کرنیکی غرض سے چند روسا و
راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام
سے روسا مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ٭

लार्ड मारिंग
मारक्केस
वेलिसली
गिराई लेव

نقشہ نمبر اول عہدنامجات ۱۸۰۳ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے عہدنامجات از رپل ایسٹ انڈیا کمپنی منضبط ہوا	نام رئیس جس سے عہد نامہ ہوا	مقام انضباط	تاریخ انضباط	تاریخ تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب بہادر	کیفیت
جے پور	جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار فوج انگریزی	مہاراجہ دہراج راج راجیندر سوائی جگت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ جے پور	سر ہنڈی علاقہ اکبرآباد	۱۲-دسمبر ۱۸۰۳ء ۲۶ شعبان ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۸ سمت ۱۸۶۰	۱۵-جنوری ۱۸۰۴ء	जे एम बारलो
جودھپور	ایضاً	مہاراجہ دہراج راج راجیشر مان سنگھ صاحب بہادر راجہ جودھ پور	ایضاً	۲۲-دسمبر ۱۸۰۳ء ۶ رمضان ۱۲۱۸ھ پوس سدی ۹ سمت ۱۸۶۰	تصدیق ہوا تاریخ نامعلوم	دستخط جی ایم بارلو صاحب و جی اوڈنی صاحب
بھرت پور	ایضاً	مہاراجہ بشونیدر سوائی رنجیت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ بھرت پور	•	۲۹-ستمبر ۱۸۰۳ء ۱۱-جمادی الاول ۱۲۱۸ھ	۲۲ اکتوبر ۱۸۰۳ء	जे इडनी
الور	ایضاً	مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ الور	پوہسر	۱۴-نومبر ۱۸۰۳ء ۲۶-رجب ۱۲۱۸ھ ۱۵-اگہن سمت ۱۸۶۰	۱۹-دسمبر ۱۸۰۳ء	
دہولپور	ایضاً	مہاراجہ سوائی کیرت سنگھ صاحب بہادر لوکیندر والی دہولپور	بیانہ گوالیار	۱۷-جنوری ۱۸۰۴ء-۳-شوال ۱۲۱۸ھ ماہ سدی سمت ۱۸۶۰ دستخط لیک صاحب ۲۹-جنوری ۱۸۰۴ء-۱۵-شوال ۱۲۱۸ھ		
پرتاب گڑھ	کرنل مری صاحب کمانڈنگ فوج انگریزی مقیم اوٹاوسی مالوہ	راجہ ساونت سنگھ والی پرتاب گڑھ	لب دریاے چمبل	۲۵-نومبر ۱۸۰۴ء		

ان عہدنامجات مین شرایط مفصلۂ ذیل درج ہین جس ریاست کی عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکھی ہے اوس شرط کے محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	نمبر قلم عہدنامہ جیپور	نمبر قلم عہدنامہ جودھپور	نمبر قلم عہدنامہ بھرتپور	نمبر قلم عہدنامہ الور	نمبر قلم عہدنامہ دھولپور	نمبر قلم عہدنامہ پرتابگڑھ
۱	درمیان انرابل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث وجانشین جانبین کی دوستی واتفاق مستحکم ہوا ؛	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ازانجا کہ ہر دو سرکارون کے درمیان دوستی مستحکم ہو گئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست ودشمن فریقین کے دوست ودشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؛	۲	۲	۲	۲	۱	۰
۳	انرابل کمپنی ممالک مقبوضۂ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ؛	۳	۳	۳	۳	جو ملک دیا جاتا ہے اوس سے خراج طلب [illegible]	۰
۴	جب کبھی کوئی دشمن انرابل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پچھلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہے حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کمال	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶	۰

	طاقت سے کوشش کرینگے اور دوستی اور اتفاق ثابت کرنیکے موقع پر غفلت نکرینگے ؛			[illegible]			
۵	از آنجاکه اونرایبل کمپنی بلحاظ دوستی قرار یافتہ کے مہاراجہ صاحب کے ملک کو بیرونی دشمنون سے محفوظ رکھنیکے کفیل ہوتی ہے اسلئے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اگر درمیان مہاراجہ صاحب اور کسی دیگر ریاست کے تنازعہ ہوگا تو مہاراجہ صاحب سبب تنازعہ کو سرکار کمپنی کی خدمت مین پیش کرینگے تاکہ سرکار اوسکا فیصلہ برضامندی کرا دے اور اگر فریق مخالف کی شرارت سے فیصلہ نہو تو مہاراجہ صاحب سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کرینگے حسب موقع دیجاویگی اور مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ ایسی کے مصارف اوس شرح سے جو دیگر رؤسا ہندوستان قرار پاویگا ادا کرینگے ؛	۵	۵	۰	۵	۷	۰
۶	اگرچہ مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے مالک ہین مگر میدان جنگ مین جس فوج انگریزی کے شامل ہونگے اوس کے حاکم کی صلاح و راے کے بموجب عمل کرینگے ؛	۶	۶	۰	۰	۸	۰
۷	مہاراجہ صاحب کسی شخص کو رعایا انگریزی یا فرانسیس یا باشندہ دیگر ممالک فرنگستان سے بلامنظوری سرکار انگریزی نوکر نہ رکھینگے اور نہ کسیطرح اپنے ملک مین داخل ہونے دینگے ؛	۷	۷	۰	۰	۹	۰

شرایط مخصوص الریاست

دہولپور- قلم ۲- اونرابل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب کو اونکے سوروثی ممالک گوہد پہ بطور مالک قابض کرے اور اضلاع مفصلہ ذیل بلامنہائی وبکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ وتصرف مین رہین-

گوالیار خاص- انتری ودیگر پنج محالات چمک- لوان- سلباے وچنو- امبہ پور- سمولی- پریہار گڈہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے- تعلقہ چتور- پرگنہ بود مع تعلقات- پہوسپ- تعلقہ امری- بلدوہ- جگنی- دوندری- سرای جولا- انہون- نورآباد- اٹورا- بہادرپور- بلوٹہی- کرواس- حویلی گوہد بہہت- تعلقہ سکلہاری- امان- اندرکی- بہاندری- بہودا- لیہار وغیرہ جسمین ضلع گنج وکاہری- گوجرہ- کٹولی- لاوان کلان- پرگنہ سیوہ- رکوا تعلقہ دیوگڈہ- لبہار- رام پورہ- گکیس- کٹہوندیا- بکٹ- گوپال لوم-

قلم ۳- سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتہہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنؤ یا زرمساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہواریعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زرمذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کرکے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام سی ملک سے وصول کرے قلم ۴- مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

गोहद
ग्वालियर
आन्तरी
चमक
लवान
सलवाय चन्
अम्बापुर
समोली
परिहार गढ़
सरवारी
चितोर
बोद
फोमप
अमरी
बलदोह
जगनी
दूंदरी
सरायजोला
अन्होन
नूराबाद
अटोरा
बहादुरपुर
बलोठी
कुरवास
बोहत
सुकल्हारी
अमान
इंदरकी
भांदरी
बहोदा
लेहार
गंज

قلعه وشهر پر همیشه سرکار کمپنی کا قبضه رهیگا اور یهه بهی سرکار کی مرضی پر منحصر رهیگا که اپنی
فوج مهاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جا یا کسی قلعه مین جهان مناسب
سمجهین مقیم رکهین اور بجز قلعه گوہد جس قلعه ومقام مستحکم واقع ملک مهاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجهین مسمار کردین **پرتاب گڈه** کے راجه صاحب کا
عهدنامه بمضمون درجه کمتر ومختلف ہے اسواسطے علیحده لکها جاتا ہے **قلم اول**
راجه صاحب جسونت راو هلکر کی اطاعت وسرپرستی سے بالکل منکر هوتے هین
دوم راجه صاحب عهد کرتے هین که جو خراج اب تک جسونت راو هلکر کو دیتے
تهے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بهادر مناسب سمجهین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رهین گے **سیوم** سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجه صاحب اپنے ملک مین
نه رهنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجهین گے **چهارم** راجه صاحب کی ملک
مین هوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبه افواج مذکور کی آمد ورفت رهیگی
راجه صاحب اونکی هر طرح سے مدد وحفاظت کرینگے **پنجم** راجه صاحب کی ریاست
پانچهزار من چاول دو هزار من دانه تین هزار من جوار ملهار گڈه پر مهیا کریگی اوسکی
نصف قیمت واجب مال پهونچنے سے چوده روز مین اور باقی مانده اٹهائیس روز
مین ادا کیجاوے گی **ششم** اس اعتبار سے که راجه صاحب شرائط بالا پر
بلا تفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عهد کرتے هین
که کسی طرح کا مطالبه زر نقد یا دواب یا غله کا راجه صاحب سے نکرینگے اور نه اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبه کرنے دینگے **هفتم** جسقدر جانڈی
وسونا صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی بهیج سکین گے راجه صاحب اوسکو دارالضرب

मलारगढ़

پرتابگڈہ مین سکہ ڈلوا دینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ ادا کریگی ہشتم یہہ
عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بہیجا
جاویگا مگر تاصدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا ۔
سنہ ۱۸۰۵ع مین لارڈ کورن ولس صاحب بہادر عہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان

लार्ड कोर्नविलिस

پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامجات
تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کئے گئے اور بعض بلا حکم خاص
باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین
پنڈارہ غارتگرون کے جور و ستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز
بروز ترقی پاتے تہے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی
مین بہی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون
سے ملک کو محفوظ رکہنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو
نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار
انگریزی اور روساء راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تہی
مہاراجہ سیندہیہ کے عہدنامہ سنہ ۱۸۰۵ع سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا
کہ اون سے از سر نو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تہا کہ غارتگری
کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ
سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوسوقت مین یہہ منشا نہ تہا کہ راجپوتانہ کی
ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ
کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت میز

لاوین تاکہ جب روسا مذکور سرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو مہاراجگان
سیندہیہ و ہلکر لیتے تہے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت
مین جو کچہہ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہوکر وصول کیا جاوے اسطرح
عہد حکومت مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین
باہتمام سر چارلس تہوفلس مٹکاف صاحب بہادر روسا مفصلہ ذیل سے
عہدنامجات منضبط ہوئے ؛

मारकेस आफ हेस्टिंस
सर चालस थ्यो फ़लस
मटकाफ

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات سنہ ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ع

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا	نام مختار و معتمد و وکیل ریاست	مقام انفصال عہدنامہ	تاریخ انفصال	مقام تصدیق عہدنامہ از جانب [illegible] گورنر جنرل بہادر	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودے پور	سر چارلس تھافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بھیم سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹہاکر اجیت سنگہ	دہلی	۱۳ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	اوچرہ	۲۲ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جے پور	ایضاً	مہاراج دہیراج سوائی جگت سنگہ صاحب بہادر والی جے پور	ٹہاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ اپریل سنہ ۱۸۱۸ع	تلسی پور	۱۵ اپریل سنہ ۱۸۱۸ع	.
جودہ پور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	مہاراج کنور چہتر سنگہ صاحب بہادر و بیاس ابہی رام و بشن رام و سنگہی [illegible]	ایضاً	۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	روپڑہ	۱۶ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹاڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگہ صاحب بہادر والی بوندی	بوہرہ تلارام	بوندی	۱۰ فروری سنہ ۱۸۱۸ع ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۳ ماہ سدی ۵ سمت ۱۸۷۴	کانپور	یکم مارچ سنہ ۱۸۱۸ع	.

ریاست	نام ایجنٹ	نام رئیس	نام وکیل	مقام معاہدہ	تاریخ معاہدہ	مقام تصدیق	تاریخ تصدیق	دستخط
[illegible]	چارلس مٹکاف صاحب بہادر	مہاراو راجہ امید سنگھ صاحب بہادر والی کوٹہ	راج رانا ظالم سنگھ صاحب بہادر مہاراج شیوداں سنگھ و لالہ ہنوت چند و ساہ جیون رام و لالہ مول چند	دہلی	۲۵ دسمبر ۱۸۱۷ء	اوچار	۶ جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جے آدم صاحب سکرٹری
ٹونک	ایضاً	نواب امیر الدولہ محمد امیر خان صاحب بہادر والی ٹونک	لالہ نرنجن لال	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ء	سالائی	۱۵ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً
قرولی	ایضاً	مہاراجہ جدکل چندر بہال ہربخش پال دیو صاحب بہادر والی قرولی	میر عتیق اللہ	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً	۱۵ نومبر ۱۸۱۷ء	ایضاً
کشن گڑہ	ایضاً	مہاراجہ کلیان سنگھ صاحب بہادر والی کشن گڑہ	قاضی فتح محمد خان	ایضاً	۲۶ مارچ ۱۸۱۸ء	بانس ماریہ	۱۷ اپریل ۱۸۱۸ء	ایضاً
بیکانیر	ایضاً	راج راجیشر مہاراج شرومن مہاراجہ سورت سنگھ صاحب بہادر والی بیکانیر	اوجہا کاشی ناتھ	ایضاً	۹ مارچ ۱۸۱۸ء	براہ گھاٹ ندی گھاگرہ	یکم مارچ ۱۸۱۸ء	ایضاً

جیسلمیر	ایضاً	مہاراج دہراج مہارانی سوراج صاحب والی جیسلمیر	مصر معتی رام	ایضاً	١٢ر ستمبر سنہ ١٨١٩	کلکتہ	٢ر جنوری سنہ ١٨١٩	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب جے آدم سکرٹری
ڈونگرپور	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب برگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ	رای رایان مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بہادر	.	ڈونگرپور	١١ر دسمبر سنہ ١٨١٨ ١٢ر صفر سنہ ١٢٣٤	.	١٣ر فروری سنہ ١٨١٩	سی ٹی مٹکاف صاحب سکرٹری
بانسواڑہ	سر چارلس تهیوفلس مٹکاف صاحب	رائے رایان مہاراول سری امید سنگہ صاحب بہادر	پنڈت رتن چند	دہلی	١٦ر ستمبر سنہ ١٨١٨ع	کلکتہ	١٠ر اکتوبر سنہ ١٨١٨	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم مٹکاف صاحب جے آدم سکرٹری هارڈوپر
	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب برگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ		.	بانسواڑہ	١٥ر دسمبر سنہ ١٨١٨ ١٤ر صفر سنہ ١٢٣٤ پوہ بدی ١٤ سمت ١٨٧٥	.	١٤ر فروری سنہ ١٨١٩	
پرتاب گڑہ دیولیہ	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب برگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ	راجہ ساونت سنگہ صاحب بہادر	رام چندر بہاؤ	نیمچ	١٥ر اکتوبر سنہ ١٨١٨ ١٤ر ذیحجہ سنہ ١٢٣٣ اسوج سدی ١٤ سمت ١٨٧٥	کلکتہ	٧ر نومبر سنہ ١٨١٨	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم ایکٹ صاحب جے آدم صاحب سکرٹری

ان عہدنامجات مین علی العموم شرایط مفصلۂ ذیل درج ہین جس ریاست کے عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکہی ہی اوس شرط کی محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	اودیپور	جیپور	جودہپور	بوندی	کوٹہ	ٹونک	کرولی	کشن گڈہ	بیکانیر	جیسلمیر	ڈونگرپور	بانسواڑہ اول	بانسواڑہ دوم	پرتاب گڈہ
١	درمیان اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب یا راجہ صاحب فلان اور فریقین کے وارث وجانشینون کی دوستی و اتفاق و احدیت فواید رہیگا ؛	١	١	١	١	١	٠	١	١	١	١	١	١	١	٠
٢	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	١	١	١	٠	٢	٠	٠	١	٠	٠	١	١	١	٠
٣	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکہنی کی کفیل ہوتی ہے	٢	٢	٢	٢	٣	١	٢	٢	٢	٣	٢	٢	٢	١
۴	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجھکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچھہ تعلق نہ رکہینگے ؛	٣	٣	٣	٣	۴	٣	٣	٣	٣	۴	٣	٣	٣	١
۵	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد و پیمان نکرینگے مگر اونسی شوقیہ مراسلات دوست و رشتہ داروں سے جاری رہینگے	۴	۴	۴	٣	۵	٠	٠	۴	۴	٠	٦	٦	٦	٠
٦	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہی اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکھا جاویگا تفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ؛	٦	٦	٦	۴ ۵	٧	٠	٣	٠	٠	٠	۸ ۹	۸	۸ ۹ ١٣	٢ ٣ ١٢

۷	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین کسی پر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی تنازع ہوگا تو سرکار انگریزی بین ثالثی و تجویز کیواسطے پیش کرینگے اس شرط مین ریاستونکی باہمی تنازعون سے مراد ہے ۔	۵	۵	۵	۳	۶	۳	۳	۵	۵	۰	۷	۷	۷	۰
۸	عند الضرورت و مطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حسب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بھیجین گے ۔	۸	۷	[illegible]	۶	۹	۵	۵	۶	۶	۰	۱۰	۹	۱۰	۰
۹	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کو تابعین کے حاکم ذی اختیار رہین گے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سے راج مین مداخلت نکریگی	۹	۸	۹	۳	۱۰	۰	۰	۷	۰	۰	۴	۴	۴	۵
۱۰	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بہتری و فائدہ پر لحاظ رہیگا ۔	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	کوئی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کریگی تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ۔	۶	۰	۷	۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	ریاست کے کاروبار حسب مرضی و رائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھے گی ۔	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۵	۵	۰

عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور- قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ان تین آٹھویں یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکھینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کرنیکا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور ناواجب داب لیا ہے اور ان کی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کر سکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مد نظر رکھیگی اور بعد تحقیقات ہر خاص مقدمہ کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اسطرح بامداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین از سر نو شامل ہو اوسکا خراج بہی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا-

جے پور- قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا- سال اول بوجہہ زیر باری معاف- سال دوم چار لاکہہ سکہ دہلی- سال سوم پانچ لاکہہ- سال چہارم چھہ لاکہہ- سال پنجم سات لاکہہ- سال ششم آٹھہ لاکہہ- بعد ازان بعد آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکہہ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکہہ مزروفی

آمدنی پر فی روپیہ پانچ آنہ براے دوام۔

جودھپور۔ قلم ۶ خراج جواب تک راج جودھپور سے مہاراجہ سیندہیہ کو
دیاجاتاتہا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہے گا تعہد خراج فیمابین
جودھپور و مہاراجہ سیندہیہ فسخ ہوا۔

قلم ۸ عندالطلب سرکار انگریزی راج جودھپور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری
کیواسطے بہیجے جایا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودھپور بجز اوسکے جو ملک کے
اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی۔

بوندی۔ قلم ۲ سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور اونکی اولاد
کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیاجاتاتہا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی
کو منتقل کر دیا ہے معاف کرتی ہے۔ اور سرکار اوس ملک سے بہی جس پر ریاست
بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تہا بحق ریاست بوندی دست بردار
ہوتی ہے۔

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بہمن گنگ۔ پرگنہ لاکہاریہ۔ پرگنہ دیہہ۔
نصف پرگنہ کرور۔ نصف پرگنہ بروندن۔ نصف پرگنہ پاٹن۔ چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہیں کہ جو خراج و مالگذاری حسب

बहमनगंग
लाखारया
देह
करवर
बरोंदन
पाटन

تفصیل ذیل اب تک مہاراجہ سیندہیہ کو دیتے تہے سرکار انگریزی مین داخل کرینگے

لـــــ سکہ دہلی

سوریلا

دو ثلث حصہ پرگنہ پاٹن و پرگنات اوریلہ و سامیدی و نصف پرگنہ کرور و یک ثلث پرگنہ برونددن للعـــ	چہارم بوندی و دیگر مقامات للعـــ

سامیدی

کوٹہ ۔ قلم ۷ خراج جواب تک ریاست کوٹہ سے مرہٹہ رئیسون یعنی پیشوا و سیندہیہ و ہلکر و پوار کو دیا جاتا ہے بموجب نقشہ مشمولہ کے سرکار انگریزی کے خزانہ دہلی مین ہمیشہ داخل ہوتا رہے گا۔

تفصیل خراج

کوٹہ

روپے

لاکھہ

الفقد مال

دو لاکھہ یک لکھہ

منہا

مال

باقی سکہ چندیری اجین اندور

دو لاکھہ لـــ

منہا

بٹہ سکہ جات

فیصدی ــ

دو لاکھہ سکہ کلداشاہی

خراج سات کوٹہری

سکہ بوندی

منہا بٹہ

فیصدی

الـــ

سکہ کلداشاہی

سکہ دہلی

دو لاکھہ للعــ سکہ دہلی

बलोान	अन्त हदा		
بلون	انتہدا	حصہ بلکسپما	حصہ سیندھیہ
الــ	سکہ لونڈی	یک لاکھ	یک لاکھ
منہا	منہا	نقد مال	نقد مال
صہ	فیصدی صر	منہا	منہا
ماصہ	العہ	نقصان مال	نقصان مال
		معہ	معہ
بلکر پلوار	سیندھیہ حصہ بلکر حصہ سیندھیہ	سکہ چندیری اوجین اندور	سکہ چندیری اوجین اندور
اما ماصہ	اما الـ	یک لکھ معہ	یک لکھ معہ
		منہا	منہا
		فیصدی	فیصدی
		معہ	معہ
		للعہ	للعہ
इंदरगढ़ खोटोली	करवार गढ़या पीलदा		
اندر گڑہ کہوٹولی وغیرہ دس گانو بقیہ ٹھاکران	موضع کروار و گڑھیا و پیلدا		حصہ پوار
بلکر و سیندھیہ	سہ		لعہ
سکہ لونڈی	منہا		نقد مال
منہا	فیصدی صر		منہا
فیصدی صر	سہ		للعہ
سالعہ	سہ		منہا
	بلکر سیندھیہ		فیصدی
	الحاعہ الحاعہ		صہ
	پلوار		لعہ
	ساعہ		

سیوم شاہ آباد جو اب تک پیشوا کو دیا جاتا تھا حسب تخمینا

ٹونک — قلم ۱ جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میر خان صاحب کے
قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان
رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے
قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میر خان
صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میر خان صاحب کسی ملک
مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کرکے اونکی
بیخ کنی اور سزادہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار
کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میر خان صاحب اپنا کل توپخانہ
اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے
ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی۔
قرولی — قلم ۵ جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور
پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف
کر دیا ہے۔

بیکانیر — قلم ۶ از آنجا کہ بعض اشخاص سکنا علاقہ بیکانیر نے غارتگری
و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور رفیقین متعہد کی رعیت رعایا پر ظلم کرکے
اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ
انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی
ریاست مین رہزنان و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ
صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد ملیگی

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقد ادا نکر سکین تو اپنے ملک کا
ایک جزو سرکار کو سپرد کردینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔
قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹہاکر و دیگر باشندگان
علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکہا ہے اور اونکی حکومت اوٹہا دی ہے
سطیع کریگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرین گے اگر نقد ادا نکر سکین
تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا
قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بہٹنیر کی سڑکین ممالک
کابل و خراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہوجاوین مہاراجہ صاحب
عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر
بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا
جیسلمیر۔ قلم ۲ مہاراول مولراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث
ہوگی قلم ۳ جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست
کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا نہوا ہو سرکار
انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔
ڈونگرپور۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار
یا کسی دیگر سرکار کا خراج جو اب بذمہ ریاست ڈونگرپور ہے بذریعہ اقساط کے
جو سرکار انگریزی بنظر گنجائش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے
قلم ۹ مہاراول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے
ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہارا ول صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل عرب و مکرانہ و شیدیون کو موقوف کر دینگے اور باشندگان ملک کے سواے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکھین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مہارا ول صاحب کے سرکش رشتہ دارون اکی مدونکر یگی بلکہ اونکے مطیع کرنے مین مہارا ول صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین قلم مین مہارا ول صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے بطور طمانیت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکر سکین تو یہہ بھی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر شہر ڈونگرپور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ — عہدنامہ اوّل — قلم ۸ مہارا ول صاحب اور اونکے وارث وجانشین سرکار انگریزی کو خراج بقدار تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم — قلم ۸ مہارا ول صاحب اور اونکے وارث وجانشین اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہار یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہی بذریعہ اقساط کے جو حسب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے **قلم ۹** مہارا ول صاحب اونکے وارث وجانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا ہے گا

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین کہ عرب و مکرانہ وسندی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے **قلم ۱۲** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد نہ دیگی بلکہ اونکو مطیع کرنیمین مہاراول صاحب کی دستگیری کریگی **قلم ۱۳** مہاراول صاحب نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف سے کسیکو مختار مقرر کر کے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چبوترہ و ناکہ ہائے متعلقہ سے خراج وصول کرتا رہے۔

پرتاب گڈھ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج واجب الطلب مہاراجہ ملہار راو ہلکر کہ بقدر ایک لاکھ [illegible] ہے بموجب تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول سنہ ۱۸۱۷	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

مقرر ہوکر محصول شہر پرتاب گڈھ سے وصول کرے **قلم ۳** راجہ صاحب والی ویہ
و پرتاب گڈھ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرتے ہین کہ بالعوض
حفاظت خراج و نذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تھے آیندہ
سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول ۱۸۱۸ء	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم

خراج دو قسطون ششماہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بھی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانی کو نہین رکھین گے مگر صرف پچاس سوار اور دو سو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈھ کی فوج رکھین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب و جوار پرتاب گڈھ مین ضرورت پڑے حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی **قلم ۵** راجہ صاحب پرتابگڈھ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بجز انتظام اقوام بدپیشہ اور امن و عافیت ریاست قایم کرنیکی کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کار بند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا **قلم ۶** سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈھ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرنے مین راجہ صاحب کی مدد کریگی **قلم ۷** بینہ و بہیل لوگون کی سزا دہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے **قلم ۸** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کہ رواج ملک کے بموجب واجب ہوگا کرین گے

تو سرکار انگریزی اوسمین کچھہ مزاحمت نکریگی **قلم ۹** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب پرتاب گڈھہ اپنی رعایا سے کوئی مطالبہ واجب وصول نہ کرسکین گے تو سرکار اوسکے ایصال مین اونکو مدد دیگی **قلم ۱۰** اگر راجہ صاحب پرتاب گڈھہ کا قرب وجوار کی کسی ریاست یا گردنواح کے کسی ٹہاکر پر کوئی واجب دعوی ہوگا تو سرکار انگریزی اوسکو اپنے حکم سے دلانے اور فیصلہ کرنیکا اقرار کرتی ہے اور اگر درمیان راجہ صاحب اور اون رئیسون کی نااتفاقی یا نزاع ہوجاوے تو سرکار ثالثی بہی کرے گی **قلم ۱۱** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مواجب خیرات کی تقسیم مین مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب و باشندگان ملک کے رسمیات وعقائد مذہبی موقع پر ملحوظ رہین گے **قلم ۱۲** تیسری قلم مین راجہ صاحب نے سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر کیے جاوین اونکو دیتے رہینگے اور یہہ بہی کہ بروقت ادا نکرسکین تو سرکار انگریزی کی طرف سے ایک ایجنٹ مقرر ہوکر شہر پرتاب گڈھہ کے محصول سے خراج وصول کرلیا کرے۔

واضح ہو کہ یہان صرف وہی عہدنامجات لکھے گئے ہین جو ایک وقت مین سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ایک ہی تجویز کے بموجب چند رئیسون سے عنقریب ہم مضمون منضبط ہوئے تہے انکے سواے دیگر عہدنامجات جو دیگر رئیسون سے ونیز انہین رئیسون سے اوقات مختلفہ مین بحسب ضرورت وقت قرار پائے ہین ہر ریاست کی تاریخ مین موقع مناسب پر درج ہونگے۔ صرف ایک سند جو بعد فساد سنہ ۱۸۵۷ء بظہور خیرخواہی راجپوتانہ کے کل روسا کو باقرار منظوری ورثا متبنٰی

بحالت نہونے اولاد صلبی کے وبہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی عطا ہوئی
ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہوکر یہان لکھی جاوے
اسواسطے لکھی جاتی ہے ۔

سند

جناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان وہندوستان کا یہہ منشاء
ہے کہ ہندوستان کے روساء وامراء کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت
کرتے ہین براے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی
واعزاز ومراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشاء کے مین آپکا اطمینان
کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپ کی ریاست کا کوئی آئندہ
رئیس دہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسند نشینی
کے واسطے تبنیٰ کرینگے تو سرکار اوسکو منظور وقبول کریگی اور آپ اطمینان
رکہین کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرایط عہد ناموجات
پر جنمین اوس خاندان کے فرایض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم
ووفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرا وگورنر جنرل ہند

कैनिंग

اس مضمون کی سندین ۔ اودے پور ۔ جے پور ۔ جودہ پور ۔ بہرت پور ۔ الور ۔
بیکانیر ۔ جیسلمیر ۔ بوندی ۔ سروہی ۔ قرولی ۔ پرتاب گڈہ ۔ ڈونگر پور ۔ بانسواڑہ
کشن گڈہ ۔ دہولپور ۔ کوٹہ ۔ جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نواب صاحب
ٹونک کی سندین اسوجہہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت ومسند نشینی کو

منظور و قبول کرنا لکھا ہے۔

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء مین رو بہ سا بہ مفصلہ ذیل سے در باب گرفتاری و سپردگی مجرمان
مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ
مین مخفی و پناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب
اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد
ہو سکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ
معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پولیس بلا وارنٹ
گرفتار کر سکتے ہین اور جنکی تجویز سزا اپیشگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے۔

میواڑ یعنی اودے پور۔ جے پور۔ جودہ پور۔ کوٹہ۔ جھالاواڑ۔ کشنگڈہ۔
قرولی۔ ٹونک۔ الور۔ بھرت پور۔ دھولپور۔ بیکانیر۔ سروہی۔ پرتابگڈہ
ڈونگر پور۔ بانسواڑہ۔

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ و نصیر آباد کے جہان مثل
دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام
باختیارات عدالت دیوانی ہین و نیز چھاونی آبو وانا و رہ کے کہ وہان صاحب
مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکھتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے - کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ
کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون
کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی
قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ
زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہہ و نگرانی و اہلکار کا رکن کی لیاقت و دیانت
پر منحصر ہوتے ہین - اس وجہہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس
کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہی
سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی
ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین
اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش
نہ کی کہ دفعیہ اسکا حکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے
انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح
علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف
ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات
و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا - اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر
دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ مسکن گزین ہو وہان ہی اوس پر
نالش کیجاوے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا اوسی علاقہ مین اوسکا
اجرا کیا جاوے -

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

मलानी

ومیرواڑہ ونصیر آباد وچھاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ملانی کی کہ وہان صاحب
ایجنٹ جودہپور کو میجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے
راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو
اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا علاقہ ریاست مذکور مین اختیارات
فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرف سے عدالتین
مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر نوعدگیر ہے۔
ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام
جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس
کی منصف مزاجی وتوجہہ ونگرانی واہلکار کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی
ہین اور اس وجہہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی
کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔
بعض رئیسون کے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود
ہین یعنی سزاے سنگین پھانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی
باضابطہ درخواست نکرین تو بھی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل سے
بطور خانگی استصواب راے کرلیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص
جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔
باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاوکشی وغیرہ
چند جرایم مخصوص المذہب وبموقع وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ
انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودخترکشی وغیرہ جوکسی زمانہ

مین بالکل جرم نہ تہے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجہا جاتا تہا اب جرایم سنگین ہین
کہ اول مرتکبان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت وچشم پوشی
ریاست کے سرکار انگریزی رئیس وا ہالیان ریاست سے سخت باز پرس اور گرفت
کرتی ہے۔

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعہ اندرون
حدود اسٹیشن و سڑک ریل کی تحقیقات و تجویز ادسی ریاست کے صاحب پولٹیکل
کرتے ہین جسکے علاقہ مین موقع واردات ہوا اور ایسے مقدمات مین صاحب
موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین۔ اور جب سے سانبہر کا
جے پور وجودہ پور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بہی ایک عدالت
با ہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی
رعایا دو ریاستون و نیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق سرکار انگریزی ہو
مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچ کلاء مین ہوتا ہے
جسکے صاحبان پولٹیکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچ کلاء کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ہوتے ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔
دوم چار اونی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جے پور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک ہین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔
پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بہی کبہی کبہی بنظر سہولت دایرہ ہوجاتے ہین مگر کوئی حکم بلامنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔
جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین وکلا شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔
اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بہی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکورہ پر لازم آتی ہے۔

ٹاڈ

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش و ضرورت

बुरदक

पेली

ल्याल

پیدا ہو گئی ہے اور یہہ ہی بڑے امن کا باعث ہے کرنل بردک صاحب بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ قواعد جاری کیا تہا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے ۱۸۴۳ء مین کرنل پیلی صاحب نے تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند قاعدے تجویز کئے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ معدلت بہت سہل ہو گیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے دستور العمل مرتب کرنیکی تجویز درپیش ہے پہر ۱۸۶۵ء مین مسٹر لیال صاحب تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات مذکور مقرر ہوئے تہے اوس وقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی تیاری سے آمد رفت زیادہ ہو کر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وقوعی و مال مسروقہ و مفرورہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزا دہی کی کچہہ تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر ازبس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجائے فائدہ کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے۔

محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی

۱۸۶۳ء کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہو کر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہو گیئن

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی اسواسطے
راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹھگی و ڈکیتی کے بہی اسسٹنٹ
مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان و مخبران مقرر ہوا۔
صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے سنہ ۱۸۶۵ع مین تیرہ ۱۳ اشتہاری
ڈاکو اور سنہ ۱۸۶۶ع مین تئیس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مین سپرد کیئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دایم الحبس
سات محدود میعادون کیواسطے قید اور چار قید بالعوض ضمانت سزایاب
ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔
کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یہ کارروائی
زیادہ نہین ہے مگر اسی کے خوف سے اور رمینہ لوگون کو ضبط مین رکہنے سی
مالوہ وسط ہند و دکن مین جہان وے وارداتین کرتے تہے بہت امن
ہو گیا ہے سنہ ۱۸۷۳ع مین کرنل پیلی صاحب نے لکہا کہ مین سررشتہ استیصال ٹھگی
و ڈکیتی پر بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجہکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے
اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ
مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ
سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان کے

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ
مین بھیجے جاتے ہین -
ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور
جودہ پور اور بھرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ
انگریزی کے بعض جیلخانون سے بھی بہتر متصور ہو سکتے ہین اور بیکانیر
قرولی دھولپور وکوٹہ مین اونکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے
کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی
زیادہ نہین ہے اور بغور دیکھنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر
آتے ہین - مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے
حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کر دیا - مگر البتہ ریاستون
کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچھی طرح ہوتی ہے اور کھانا اور کپڑہ
ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون
کا حال بہت کم معلوم تھا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تھی اب
تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس
ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان
صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی
اطلاع ہو کر بندوبست کیا جاتا ہے - ڈاکٹر مور صاحب لکھتے ہین کہ بڑی خوشی
کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق
ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پھیلا اور دو چار

قیدیون کو بھی ہوا مگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہو نے پایا جن محبسون مین ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ الور۔ جے پور۔ اور اودے پور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی آئین

کرنل ہیلی صاحب بابت ۱۸۸۰ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب بہہ جرایم صحیح لکہے جاتے ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تہی مجرم بلا سزا دہی چھوڑ دیے جاتے تہے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تہے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبہی سہو ہو سکین اور تا وقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزا سے اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچھہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزادہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ وغارتگر کے ساتہہ پیش آنے کے طریقہ مین بہی اصلاح دیگئی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اسوجہہ سے کہ با رحم و کامل التعمیل اور شایستہ سرکار اعلے کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

پہونچانا ہے۔ گرفتاری وسپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے
ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا۔

مسٹر لیال صاحب سنہ ۱۸۶۹-۷۰ع

سالگذشتہ مین درباب تقرر ضوابط واختیارات نسبت ہندوستانی وانگریز رعایا
انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر
ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون
کے تعاقب وسپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان
ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی
ہوتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۸ع مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل
جے پور وپٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ
منضبط ہوا تہا اوسکی تعمیل نہین ہوئی۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاواٹی کی
ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے
اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈہ کو اوس علاقہ کے اختیارات
خاص دیئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر فیصلہ
کیا کرین جو قاعدہ سنہ ۱۸۶۸ع مین مقرر ہوا تہا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین
ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان
بہی یہی معاملہ پیش ہو رہا ہے۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بہی

सुजानगढ़

مجرمون کو پہچاننے میں بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعدی پولیس ہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب یہی حال تہا۔ مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجاے فوجداری عدالتون کے معاوضہ دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون کے ممکن التعمیل ہو جانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی۔

جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی کماحقہ کیفیت تحقیق نہین ہو سکتی کیونکہ اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف ہین سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات جاتے ہین اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی اشیاء کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہو جاتے ہین اور صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہو سکتے ہین پنچایتون مین آتے ہین۔ تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہو گیا ہے۔ اور غارتگری ڈاک کی جو چند وارداتین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجاے حصول مال کے وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب بے شایشتہ طریقہ حکمرانی کو نقصان پہونچاتا ہے۔

میواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر مینون نے بڑا فساد کر رکھا تھا اور ایک دفعہ یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تہا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار غیر ممکن تہا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بہی بلا امداد فوج گلٹینٹ عہدہ برائی دشوار تہی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی رائے اسی پر متفق ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو برسر مقابلہ لانا نچاہیئے۔

مسٹر لیال صاحب ۶۷-۱۸۶۶ء

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالبًا یہہ ہے کہ رئیسون کے باہم کسیطرح کی نا اتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و شورہ پشت ٹہاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہاٹو علاقہ مارواڑ کا ٹہاکر ہے اور مینون کو آباد کرکے بد پیشون سے باز رکہنے کیواسطے مارواڑ الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب و میجر والٹر صاحب و میجر کیڈل صاحب کی توجہہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ موگھیہ اور باوریون کا جو ہیچ کیطرف اوس ملکسین جہان کئی رئیسون کے علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔

مگر مختلف ریاستون کی وارداتون کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہونے

खाटू

कारनल
वाल्टर
कैडिल

मोघया
बावरया

آسان نہین ہے - البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہی کہ سڑکون پر پیشتر کی نسبت مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن ہین رہین اور دفتر محکمہ جات پنچوکلا سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی کی رپورٹون مین خودکشی و خود دفن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون کو لوٹنا چاہتا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب لکھتے ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسند نشینی کی رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہوگئے -

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی ان اضلاع مین پولیس کا اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر جہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی جو کہ پنجاب اور سکہون کی ریاستون سے ملحق ہے ہرطرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے رن واقع مغرب سے نیچ واقع مشرق تک پر خم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی ہے جس ریاست کے برائے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے - ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

कच्छ

माहीकांठा
रीवाकांठा

کرنا بالفعل راجپوتانہ مین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تحت حکومت صاحب انگریز افسر استحکام کو بہ آسانی کرسکتی ہے مگر ۱۸۷۱ء سے ایک اسسٹنٹ صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈہ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ حال سے بھی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بند وبست ہونیکی امید ہوسکتی ہے دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بھیلون مین بہت ہوتی ہے اور سبب تنازعہ زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے ہین۔ اوسی ویران سرحد پر امسال کپتان ٹیبٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان بہت مقدمات فیصل کئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم وبیش صرف برائے نام ہین شاید راج جے پور مین آرایش بیرونی سے شائستہ سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہین۔

صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبہر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔

سانبہر کی عدالت مین کچہہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہین کہ میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہین اور صاحبان مجسٹریٹ ریل نے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت کام کیا ہے اونہین سنگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹانیکے اقدام کے ہین کہ ایک مرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تھا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

ہین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اونکے اختیارات وضوابط وتعلقات
متعلقہ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہو گئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت
بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی وہندوستانی کئی سرشتون اور کئی ریاستون سے
کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وے ہرطرح
اس عہدہ کے لایق ہین ؞

پانچوین فصل

راجپوتانہ کی آمدنی وخرچ

سرکار انگریزی مین راجپوتانہ کے ممالک سے حسب تفصیل ذیل آمدنی ہوتی ہے

زرجمع وخراج استمرارداران علاقہ اجمیر ومیرواڑہ کہ تفصیل اوسکی اجمیر کے تذکرہ مین ہوگی

[illegible]

ہندوستانی ریاستون سے

[illegible]

خراج		فوج خرچ	
[illegible]		[illegible]	
میواڑ یعنی اودی پور سے ۲ لکھہ	جے پور [illegible] لکھہ	اودیپور سیواڑ سی بابت میواڑ بہیل کورپس کی [illegible]	مارواڑ یعنی جودہ پور سے بابت ایرن پورہ اررگیولر فورس کے جیسی سابقا جودہ پور بہیجی گئی تہی یک لکھہ [illegible]
مارواڑ یک لکھہ [illegible]	کوٹہ یک لکھہ [illegible]		
بوندی یک لکھہ [illegible]	جہالاواڑ [illegible]		
بانسواڑہ [illegible]	ڈونگرپور [illegible]	کوٹہ سے بابت دیولی اررگیولر فورس جیسے سابقا کوٹہ کنٹجنٹ کہتے تہو ۲ لکھہ	
سروہی [illegible]	پرتاب گڈہ [illegible]		

کرایہ ڈاک بنگلہ جات جو مسافرون سے لیا جاتا ہے ۱۸۶۶و۱۸۶۷ء مین سات سو روپیہ وصول ہوا اور ہر سال تخمیناً اسقدر ہوتا ہے

لما

مصارف متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ ۱۸۶۶و۱۸۶۷ء مین حسب تفصیل ذیل ہوئے اور ہر سال عنقریب اوسیقدر ہوتے ہین لعہ لکھہ لعہ سامہ

محکمہ جات پولٹیکل ایجنسی و مصارف متعلقہ ریاست غیرہ	تنخواہ و جاگیر وغیرہ بموجب عہدنامجات	مصارف عدالات	مواجب سالانہ وغیرہ
ہ لکھہ لعہ لماسہ	عہ لاعہ	سمہ اما	السہ

متفرقات	مصارف فوج کنٹنجنٹ	تعمیرات	
السامہ	معہ لکھہ لعہ سامہ	معہ	

میواڑہ بھیل کورپس	ایرن پورہ
یک لکھہ عہ	یک لکھہ لعہ

دیولی	رجمنٹ سواران بنگالہ متعینہ دیولی
یک لکھہ معہ	ہ لکھہ لعہ

فوج نمبری متعینہ چھاونی نصیر آباد کے مصارف کہ غیر معین ہین آمدنی ضلع اجمیر سے دئے جاتے ہین صحیح تعداد اونکی و نیز مصارف ضلع اجمیر کے دریافت نہین ہوئے ہین ؛

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھہ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین متعین رہتی ہین اون مین ۴۷۵۰ مسلح آدمی ہین اون مین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی بہالہ برداسوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت سو	نصیرآباد	۶	۱۳۰	۱۴۹	۷۹۴	۶۹۱	بمبئی حاطہ کی فوج مین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۴۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سوران بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۶۹۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
	کہیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	میواڑہ بھیل کورپس
	کوٹرہ	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	
		۶	۱۳۰	۹۴۶	۸۴۲	۲۸۱۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعددانی وخوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیرآباد کے برگڈیر صاحب اکثر کرچکے ہین ۱۸۵۷ء مین کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے تب صاحب ایجنٹ

बृगडियर

گورنر جنرل بہادر نے بلینہ وغیرہ اقوام باشندگان ویولی سے کہ ازبس وحشی صفت وجرایم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تہے

सरस्लीमन

فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر

फ़ोर्ब्स

اونکے بیمار ہوجانے سے لفٹنٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ حال نے بہرتی

मेकडोनल्ड

کی اس بہرتی کا لوگون کو مشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے اعمال سابقہ کی کچہہ تفتیش نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بجدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلاتامل بہری گئی۔ اگست ۱۸۵۷ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجھکر ایک رات مین ۲۰۵ آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتداء مین وہی تلوار ڈہال دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قومین بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تندمزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید ندیگئی لیکن جسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلاتامل سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا دہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا۔ مثلاً چچا بہتیجے فوج مین نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر غلاصی کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاویگا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کرکے اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ء مین یہہ فوج سب طرح تیار ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کرکے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر چڑہانا ضرور ہوا۔ مینون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

مزدور بہی متعین ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتہہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور اونہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کردیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکہکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسی ہی کام
کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و
مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اجرت بہی ملنی چاہیئے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بہی کم ملتے ہین۔

میواڑہ بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کہیڑواڑہ ہے سنہ ۱۸۴۱ع مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بہرتی ہوئے تہے عذر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیر خواہ رہی اسکا تعجب بہی ہین ہے
کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور پنشدارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پشتینی کی موروثی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور بخوبی قواعد دان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گئین افواج راجپوتانہ کے نقشہ مین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوئی سبب یہہ ہے کہ وہ
بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے ۱۸۷۶ء مین
۱۴۳۱ - آدمی تہے ڈلیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور جب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوترکر نوکری مین مصروف ہوجاویگی -
۱۸۷۵ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا - میواڑ بہیل کورپس نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقاً یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سرپر متعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیتین جابجا نوکریون پر تعینات ہین ایرن پورہ کی فوج نے سروہی و مارواڑ
کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے -

۱۸۷۶ء مین میواڑ بہیل کورپس نے بہت اچہی نوکری کی رجمنٹ کا جزو اعظم نوکری
پر متعین رہنے سے اوسکا سالانہ ملاحظہ بہی نہین ہوا ہے - دیولی کی فوج اور
میرواڑہ کی پلٹن کو صاحب برگیڈیر جنرل کمانڈنگ نصیر آباد نے ملاحظہ کرکے بہت
اچہا لکہا حسب تجویز جنرل مذکور صاحب گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کی گئی کہ یہہ
دونون فوج موسم سرما مین کچہہ عرصہ تک نصیر آباد مین رہکر سرکاری نمبر فوج کے
ساتہہ قواعد سیکہا کرین -

सप्राफ वेल्ज़

وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے میرواڑہ کی پلٹن
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین مبصران فوج نے دیکھکر بیان کیا کہ قواعد دانی اور
آراستگی مین ہرطرح نمبری ہندوستانی رجمٹون کے برابر ہے - نواب ویسرائے صاحب بہادر
کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی اردلی

गोरडन लोच

وہمراہی مین بہت نوکری کی کپتان گورڈون لوچ صاحب دوم کمانڈنٹ کے انتقال سے
اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -
جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجہا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہوگئی ہے - اور اونکا اسی ویسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید دکارآمد ہے -

ساتوین فصل

سررشتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر ومیرواڑہ اور بہرتپور والور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ سررشتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ

डेरेक्टर ग्राफ पबलिक इन्स्ट्रकशन

وبریلی وبنارس کے کالجون کے وبہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی وشمالی کے ہے اور الور وبہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی
وفارسی وسنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع وریاستہاے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی وقصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی وشمالی
مین ہین اور اونکا انتظام ونگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

शहर जे پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت

وہندی اعلےٰ درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔

यूनिवर्सिटी

وہان کے اکثر طالب علمون نے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیاہے اور علوم اور فنون

کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلۂ تربیت وتعلیم جیسا چاہیے جاری نہین

ہواہے گو چند دیگر شہر وقصبات مین بہی اچہے اچہے مدرسہ جات ہین۔

دیگر ریاستون کی دارالریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی

اور کہین کسیقدر رئیس کے شوق وتوجہہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام

ریاست باہتمام حکام انگریزی رہاہے مقرر ہوئے ہین اور اونمین بحسب التفات رئیس اور

لیاقت مدرسون کی کم وبیش علم کی ترقی ہوتی ہے مگر قصبات ودیہات کے مدرسہ جات

اور سرشتہ تعلیم باہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا اکثر

شہرون اور قصبون مین باشندون کیطرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے

دیسی مکتب اور چٹسال بہت مقرر ہین مگر کل راجپوتانہ مین ابتک تعلیم کا طریقہ بہت ابتدائی

اور ناشایستہ ہے اسکے کئی سبب ہین اول تو ملک راجپوتانہ قدیم رسم کا بہت پابند ہے

اور اکثر رئیس جدید تدبیرون پر عمل نکرنیمین اپنا فخر سمجہتے ہین کل راجپوتون کا اعتقاد ہے

کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور سردار لوگ اوسمین اپنی کسر شان سمجہتے

ہین اور جن لوگون کو رئیسون کی جہل سے فائدہ ہے وے اوسمین اشتعالک کرتے

ہین بعض ریاستون مین لاپروائی ومفلسی سے تعلیم نہین ہوتی ہے بعض مین بخل سے

اور رعایا بہی اس سبب سے کہ تربیت یافتہ اور تجارت اور علم کے ممالک سے علیحدہ ہین

اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش نہین کرتے پس راجپوتانہ مین جو کسی قدر تعلیم ہے تو وہ صرف

जती

برہمن اور جتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑہاتے ہین اور مقصود اوسکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون مین کچھہ بہی نہین ہے اور جتی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکھنا اور حساب سکہاتے ہین اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور چٹھی لکھنا پڑہنا۔

یہہ مکتب اکثر کشادہ چبوترون پر بلا فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئیلے کی سیاہی سے یا پٹی پر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکھتے ہین۔ دولتمند ساہوکار مکان پر پڑہاتے ہین مگر چٹھی لکھنے پڑہنے اور حساب سیکھنے کے سوا اور کچھہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ اون شہرون سے مدت دراز بعد آتے ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہو سکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون مین بود و باش اختیار کر کے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین۔

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج ہوگا۔

لارنس سکول آبو

रंस स्कूल

हेनरी मंट लारेंस

کرنل سر ہینری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے ۱۸۵۴ع مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو اور روے سختی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتمد عیسائی ہوجاوین

کوہ آبو پہ ایک مدرسہ مقرر کیا تھا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تھا مگر اب بند ہو گیا
ہے اور سو وقت سے گورنمنٹ بہی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہین اس مدرسہ کا اہتمام
کرتے ہی مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ و مرمت کے سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء مین کافی نہ تھا مگر اوسکی
اضافہ کی تجویز درپیش تہی اسی سبب سے سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین سولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ
نامنظور ہوئی - فی طالب علم لعہ ۱۲ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور
کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکہتے ہوئے یہہ نرخ زیادہ نہین ہے -
وقت تقرر مدرسہ سے سنہ ۶۸-۱۸۶۷ء تک ۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے - اور سنین مندرجہ
ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
سنہ ۱۸۵۵ء	۱۴	۶	۲۰
سنہ ۱۸۵۶ء	۱۹	۲۶	۴۵
سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولٹیکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی
بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری و لیاقت شعاری مہاراجہ
صاحب بہادر والی بہرت پور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت
اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی
ہے اوس سے کئی درجہ اعلے تربیت نہ کیجاوے ہم رؤسا ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

دیانت و علو حوصلگی کے خیالات و عقاید کو منقوش نہین کر سکتے ہین۔
حکام با اختیار ہر وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا ترغیبون سے باز رکھنے
مین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تاوقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے
مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکھا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے
۔ اس وجہہ سے کہ اونکے گرد عنقریب روز پیدایش سے خوشامدی اور خودغرض
لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی
مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع
ہوسکے۔
میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون
کے ساتھہ اس فرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان
کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ
ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر
تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی یاد گاری
کو براے دوام مستقل رکھنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا
پیشتر سے سمجھہ لینا کچھہ دشوار نہین ہے۔
البتہ جس طریقہ سے کہ امراء ہندوستان کو اعلے درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا
تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے
کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔
جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم و تربیت کی

ضرورت سے بہ تاکید و تقاضا رتمام آگاہ کرنا پڑتا ہے - مگر جہان مثل بھرت پور کے
گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اپنے ارادون
کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکرکے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل
دین -

مگر اس تدبیر کے عملدرامد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی
مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین - یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلبا اور
اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلے درجہ کی کامل
تربیت یافتہ صاحبان انگریزیہ کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے
کیڑے نہون بلکہ باضت بیرونی اور سیر و شکار کے مشتاق و مشاق ہون اور اونکے
تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون - طالبعلمون بلکہ
اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف
کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے
جانے مین بسر ہوا کرین -

اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری
راے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس
اوس اعلے درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روز افزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو
ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو
سلطنت انگلستان کے امرا ولیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی
رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچاوین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کرسکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس رتبہ
کو پہونچ سکین جسمین وے اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی و فارغ البالی کو فروغ دین
اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

میجر والٹر صاحب کی اس رائے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کرکے پسند کیا اور
جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء کو

ाईमेयो

بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ
کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسرائے صاحب
اور شوق تحصیل علم و تکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھہ اکتیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ
مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون
کی بود و باش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔
جب کرنل ولیمس صاحب انجینیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات
سکونت طلبا بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ و تخمینہ مکان کالج کی بھی تجویز
درپیش ہوئی۔

ुलयम्स
िनसपर
रडिंगहौस

شروع ۱۸۷۵ء میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے
اور اونہون نے عملہ و مصارف کا بندوبست کرکے بتاریخ ۲۱۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم
شروع کردیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۳ طالبعلم
ہوگئے مہاراجہ و راجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ نوشتخواندی
کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جےپور و جودھپور نے کالج کے اجرا مین بہت

सेंटजान
िंसपल

مددوی خصوص والی جودہ پور سنے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالراپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی رتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے ادخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکھکر بہیجے ہین۔

آٹھوین فصل

سڑک ریل

स्टेट रेलवे

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام نہاد راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہو گئی۔

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہو کر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہولپور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

वेस्टर्न स्टेट रेलवे

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی۔

मसावर

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر س گلوہر صاحب و کمپنی کو ہو کر تیاری کا کام جاری ہو گیا ہے۔ اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز در پیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکھا جاتا ہے۔

नैरो गेज इंडियन

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بہی چہوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکہون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور سامان وسعت بہی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر
ومال وغیرہ جسقدر آتے ہین باسایش وآسانی پہونچ جاتے ہین۔
راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کاروبار سٹرک کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر ونصیرآباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔

बांदी कुई

راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرت پور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین
اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرہ کا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین۔

कसाना

अजेराका

ہردو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ			ضلع دہلی		
آگرہ سے بہرتپور	۳۳ میل	۲۰ اکتوبر ۱۸۷۳ء	دہلی سے الور	۹۷ میل	۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ء
بہرتپور سے دوسہ	۶۵ میل	۲۰ اپریل ۱۸۷۴ء	الور سے باندی کوئی	۳۶ میل	۷ دسمبر ۱۸۷۴ء
دوسہ سے جے پور	۳۹ میل	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۴ء		۱۳۳	
جے پور سے [illegible]	۳۸ میل	۱ مارچ ۱۸۷۵ء			
سانبہر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست ۱۸۷۵ء			
اجمیر سے نصیرآباد	۱۴ میل	۱۴ فروری ۱۸۷۶ء			
	۲۵۱ میل				

سنہ ۱۸۷۴ء مین جب ریل کی آمد رفت جاری ہوگئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہوکر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۷۵ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بھی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہوگئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑھ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

آگرہ	۱	आगरा	کوہیڑلی	۸	खेडली
بچپوری	۲	बिचपुरी	بوائی	۹	बिवाई
اچھنیرہ	۳	अछनेरा	منڈاور	۱۰	मंडावर
اِکرن	۴	इकरन	باندی کوئی سٹیشن اتصال	۱۱	बांदी कुई
بھرت پور	۵	भरतपुर	ارنو	۱۲	अरनू
ہیلک	۶	हेलक	دوسہ	۱۳	दोसा
ندبئی	۷	नदबई	جٹواڑہ	۱۴	जटवाड़ा

बसई ۱۵ بسی

कानोता ۱۶ کانوتہ

सांगानेर ۱۷ سانگانیر

जैपुर ۱۸ جے پور

ढांकया ۱۹ ڈہانکیہ

असलपुर ۲۰ اسل پور

फुलेरा ۲۱ پھولیرہ

پھولیرہ

सांभर ۲۲ سانبھر

پھولیرہ

नरायना ۲۲ نرائنہ

साली ۲۳ سالی

तिलोनिया ۲۴ تلونیہ

किशनगढ़ ۲۵ کشن گڈہ

नंदपुर ۲۶ نندپور

अजमेर ۲۷ اجمیر

नसीराबाद ۲۸ نصیرآباد

ضلع دہلی

दिहली ۱ دہلی

पालम ۲ پالم

गुरगांवा ۳ گوڑگانوہ

गढ़ीहरसरू ۴ گڈہی ہرسرو

जाटोली ۵ جاٹولی

खलीलपुर ۶ خلیل پور

रेवाड़ी ۷ ریواڑی

बावल ۸ باول

अजेराका ۹ اجیرہ کا

खेरथल ۱۰ کہیرتہل

बरवाड़ा ۱۱ برواڑہ

अलवर ۱۲ الور

मालाखेड़ा ۱۳ مالاکہیڑہ

राजगढ़ ۱۴ راجگڈہ

बसवा ۱۵ بسوہ

चांदीकुई ۱۶ باندی کوئی سٹیشن اتصال

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دار الحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے۔ اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا کہ بتاریخ ۱۷۔ جنوری ۱۸۳۲ء ہوا تہا۔ دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے۔ صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تہے اور مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی مارواڑ نے حیلتاً شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تہا اور ان پر سرکار کا عتاب ہوا تہا۔

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکہا جاتا ہے۔

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسرا و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲۔ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلے القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرا و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودہ پور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نواب صاحب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہ پورہ شامل ہوئے۔

بہرتپور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جہیل سانبہر کا ملاحظہ فرماکر نواب صاحب ممدوح نے ۲۰۔ اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہاٹہ تک سب روساء عظیم الشان نے استقبال کیا اور شہر مین ہوکر کوٹہی رزیڈنسی تک ساتہہ گئے ۲۱۔ تاریخ روساء موصوف سے نے

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز خیمہ گورنری مین کہ آگرہ سے طلب کیا گیا تھا دربار عام ہوا۔ نواب ویسرائے صاحب بہادر نے روسائ موجودین سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے قدیم حقوق و فوائد و ممالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بھی لازم ہو کہ اپنی رعایا و ماتحتون کے حقوق و فوائد کو ملحوظ و محفوظ رکھین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی عافیت و بہبودی مین ساعی ہون۔ بعدازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی تقرر مدرسے کہ اخلاق امرا و روسا کی تربیت کے لایق ہو اور اوسکے ذریعہ سے اونکو اپنے فرایض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ روسا کے واسطے اور اپنی غرض سے بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان و انگلستان کے درمیان رابطہ یگانگت مستحکم تر ہوتا جاتا ہے۔ پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے لازم ہے کہ بمقتضاء ترقی زمانہ کی تحصیل علم و تہذیب اخلاق مین ترقی کرین۔

اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہپور کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹھنے مین انکار کیا کسیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت اوٹھہ گیا ہے۔

سہ پہری کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ملاحظہ چھاونی نصیر آباد کی ۲۵- اکتوبر کو اجمیر سے معاودت فرمائی۔

نواب گورنر جنرل صاحب کی نصیحت نے رئیسون پر ایسا اثر پیدا کیا کہ نوجوان وہوشیار مہارانا صاحب والی میواڑ نے لئے تقرر مدرسہ مین لاکہہ روپیہ دینے کا اقرار کیا اور اونکے بعد دیگر روسا نے حسب تفصیل ذیل چندہ دیا اور اس مدرسہ کا اسوجہہ سے کہ لارڈ میو صاحب کی مربیانہ توجہہ سے مقرر ہوا ہے میو کالج نام رکہا گیا ۔

فرد چندہ مصارف میو کالج واقع اجمیر

نام ریاست	تعداد کلی چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقی ماندہ	کیفیت
میواڑ یعنی اودے پور	یک لکہہ	•	یک لکہہ	•
جے پور	یک لکہہ [illegible]	•	یک لکہہ [illegible]	•
جودہ پور	یک لکہہ	•	یک لکہہ	•
بیکانیر	یک لکہہ	[illegible]	[illegible]	بلحاظ قلت آمدنی ریاست معاف ہوا
بوندی	[illegible]	•	[illegible]	•
کوٹہ	[illegible]	•	[illegible]	•
بہرت پور	[illegible]	•	[illegible]	•
کشن گڈہ	[illegible]	•	[illegible]	•
قرولی	[illegible]	•	[illegible]	•
جہالاواڑ	[illegible]	•	[illegible]	بوجہہ بدنظمی مہاراو راجہ بیودان سنگہ صاحب ریاست بہت زیر بار تہی اور انتظام راج باہتمام صاحب
الور	[illegible]	[illegible]		

نام ریاست	تعداد کل چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقیماندہ	کیفیت
				پولیٹیکل ایجنٹ تھا ؂
دہولپور	[illegible]	.	[illegible]	.
ٹونک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.
سروہی	[illegible]	.	[illegible]	.
ڈونگرپور	[illegible]	.	[illegible]	.
بانسواڑہ	[illegible]	.	[illegible]	.
پرتاب گڈہ	[illegible]	.	[illegible]	.
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.

یہہ روپیہ تعمیر و تقرر کالج کیواسطے سرمایہ وافر ہے اسکے علاوہ اور روپیہ بہی آیا ہے مگر طالبعلمون کے ذمہ سواے مصارف ذاتی مثل تنخواہ ملازمان ہمراہی و خوراک اسپان سواری اور کچھہ خرچ نہوگا۔

دونون دربارون کے زمانون کا اختلاف

سنہ ۱۸۳۲ء سے جب لارڈ ولیم بنٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل رونق افروز اجمیر ہوئے تھے راجپوتانہ مین بڑی ترقی ہوئی ہے اوس زمانہ مین نواب صاحب ممدوح مع لشکر عظیم و فوج و ہاتھی و پالکی وغیرہ اور گاڑیون کے بغیر دس دس بارہ بارہ میل کی منزلین طے کرکے تشریف لاے تھے اسباب چھکڑون مین آیا تھا جے پور ریگستان

مین بہت بیل مرگئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہوگئے اور آمد رفت مین قریب ۲ تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب اونہین ریاستون کے رئیس شریک ہوئے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل رئیسون کے بزرگ تہے - مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے -

اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا مگر گورنر جنرل صاحب سے بہی تکلفات کے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا - پس اگر نواب صاحب موصوف اجتماع کلی مین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے - مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبور اسکی کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا -

اس مرتبہ نواب ویسرائے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جے پور ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسرائے گورنر جنرل صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور اونکے نام سے میو اسپتال نامزد ہوا -

بازاروکوچون کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع و خوشنما جیلخانہ عمدہ کالج و مدرسجات

ٹہاکران و زنانہ و مدرسہ فنون اوس ترقی و تہذیب کے ثبوت مین جو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگہ صاحب کی سخاوت و دریا دلی کے مجسم دفتر ہین ۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کراوین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیر ہی ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فایدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا ۔ اور اونکو دیکھکر علاقہ جے پور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی ۔

مگر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدیل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو جہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق و مہربانی سے پیش آتے تہے اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم و تکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری و غارتگری سے امن تہا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق و گستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء تک کم و بیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی ۔

غدر مین سرکار کی طاقت و استقلال کا امتحان ہوجانے سے کل راجپوتانہ کو اوسکا یقین آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اونکے کیفیت و اذیت نہ پہنچی

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف واہلیت کسیکو تکلیف و اذیت پہونچانا گوارا نہین کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنی دیکر روسار راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کہین فوجون کی چھاونی مقرر کرنے سے بہی نہوتا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین۔ ایک انگریز تن تنہا کل ملک مین پہر سکتا ہے ہر جگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی۔ انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہر صورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل راجپوتانہ مین صرف چند مدارس تہے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین پڑہائی جاتی ہین۔ اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تہا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان جسقدر قربت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بہی دوسرے پر ظاہر ہون گے مگر خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے۔

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والاتبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر سنہ ۶۹ء مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین معدلت بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جےپور و بہرتپور و الور و دہولپور

کلکتہ تشریف لیجاکر استقبال مین شریک ہوئے تھے - بعد ازان اثناء سیر ہندوستان برتر جناب ممدوح المناقب نے بھرت پور و ڈیگ و الور کی سیر کی - ڈیگ کے عمدہ محلاتکے ملاحظہ اور الور کے جنگلون مین شکار کرنے سے اونکی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی اور دونون رئیسون نے اعلےٰ درجہ کی تواضع و مہمانداری کی -

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۴ - نومبر ۱۸۷۵ء کو جناب معلےٰ القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام بمبئی قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو افتخار بخشا اوسوقت مہارانا صاحب بہادر والی میواڑ و دیگر روساء ہندوستان سے کہ تعداد مین نبلو کے قریب تھے شریک استقبال ہوئے تھے اور روز کلان کے قریب کلکتہ مین رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و جودھپور و ریوان و رودو نیز وقت حصول تمغاے ستارہ ہند موجود تھے - جنوری ۱۸۷۶ء مین راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ آگرہ سے قریب تھے وہان کے استقبال مین شامل ہوئے بعدازان شہزادہ صاحب بہادر بھرت پور و جے پور مین تشریف فرما ہوئے جسپور مین مہاراجہ صاحب نے دو روز تک دعوت و مہمانداری کی - شہزادہ صاحب اور رئیسون کی ملاقاتون مین جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی منجانب روساء رہی اوس جس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے ناممکن السہو ہے -

گیارھوین فصل

جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان روائے انگلستان و ہندوستان نے خطاب مستطاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ع دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روسار و امرا ہندوستان فی اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنقریب کل رئیس شامل ہوئے تھے منجملہ اون کے روسار مفصلہ ذیل کو خطاب و لقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند — مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اوّل — مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی بہرتپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ — ٹہاکر یادہو سنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر

راو بہادر — راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ بابت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن

راے بہادر — ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنجہزار راج الور۔ پنڈت روپ نارایں صاحب پنجہزار راج الور۔

راو صاحب — ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر یادہو سنگہ صاحب کہروہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

बदर कवर

راو — ٹھاکر مل راوت برار میرواڑہ - امر راوت گکرہ میرواڑہ -

رائے — بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر - سیٹھ چاندمل صاحب
آونریری مجسٹریٹ اجمیر -
کوٹھیاری چکھن لال صاحب حاکم مال وخزانہ میواڑ - مہتا پنالال
صاحب نائب وزیر میواڑ -

سیٹھ سمیرمل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر -

سردار بہادر — رائے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

देवार

ٹھاکر راوت — ٹھاکر ہیرا دیوار پرگنہ میرواڑہ -

خان بہادر — سید اولاد حسین صاحب ساکن پہرسیر علاقہ بھرت پور اسسٹنٹ
کمشنر ممالک وسط ہند - میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ
صاحب اجمیر - میر نظام علی صاحب اونریری مجسٹریٹ -

लखून

خان — بدھن خان ساکن تھوں علاقہ اجمیر میرواڑہ -

شیخ المشائخ — دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر -

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ قلت آمدنی و زیرباری ریاست جلسہ مین شریک
ہونے سے عذر کیا تہا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری
پر لحاظ فرماکر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا
تہا اوسکا سود کہ قریب چالیس پچاس ہزار روپیہ کے تہا معاف کر دیا -

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تہی اور ریاست کے

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گیی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گیی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۸ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے۔

اودے پور		جے پور	
مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	راج اودے پور	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	راج جیپور
۲۱	۱۹	۲۱	۱۷

جودہ پور		بہرت پور	
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	راج جودہپور		
۱۹	۱۷	۱۷	

کشن گڈہ		ٹونک	
مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر	راج کشنگڈہ	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	ریاست ٹونک
۱۷	۱۵	۱۷	۱۹

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
الور	**دہولپور**	**جیسلمیر**	**جہالاواڑ**
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
سروہی	**بانسواڑہ**	**ڈونگرپور**	**پرتاب گڈہ**
۱۵	۱۱	۱۵	۱۵

بارہوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۶۶-۱۸۶۵ء سے ۷۶-۱۸۷۵ء تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر بور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا مخلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ء و ۷۶-۱۸۷۵ء

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ء	تعداد شفاخانجات ۷۶-۱۸۷۵ء	بیشی	کمی
بہرت پور	۱۰	۱۳	۳	۰
جے پور و کہیتڑی	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
قرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۲	۰
کوٹہ	۲	۳	۱	[illegible]
جہالاواڑ	۲	۱	۰	۱

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۱۸۶۵-۶۶ء	تعداد شفاخانجات ۱۸۷۶-۷۷ء	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتاب گڑھ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڑھ	۰	۱	۱	۰
دہولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
اتادرہ	۰	۱	۱	۰
کھیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبھر	۰	۱	۱	۰
شاہ پورہ	۰	۱	۱	۰
شستہ تعینات	۰	۱	۱	۰
	۳۶	۷۳	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گردنواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات ہر وقت پہونچتے رہتے ہین اور سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین اکتالیس اسپتالون کا خود ہمنے ملاحظہ کیا ہے۔

ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدۂ عوام ہے کہ سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین صرف [illegible] روپیہ [illegible] پائی کے خرچ سے پچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تھی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یا ور کہنا چاہیے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ شعبہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بہرت پور جےپور جودہپور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڈہ ڈونگرپور جیسلمیر کے جنین کوئی ویکسینیٹر نہین کہا جاتا ہاڑوتی کی ریاستون مین بہی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تار برقی

سنہ ۱۸۶۱-۶۲ع مین آگرہ سے ڈیسہ تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہ عدم بہرسی مصالحہ عرصہ تک کام جاری نہو سکا فروری سنہ ۱۸۶۲ع مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا اور جون مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے ڈیسہ تک ختم ہوگیا۔

لٹہے جو بہت مضبوط ہین ایک میل مین ۳۰ نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

क्सिनेशन

मद्दार.

آگرہ سے مدار تک سع شاخ اجمیر و نصیر آباد کے کل ۲۸۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا
ہے- سنہ ۱۸۶۶ع مین آگرہ سے ٹولیسہ تک اونہین لٹھون پر دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری سنہ ۱۸۶۷ع مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہوگیا مگر شاخ اجمیر
و نصیر آباد پر صرف ایک تار رکھا گیا-

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تھے - بھرت پور فروری
سنہ ۱۸۶۴ع- بجے پور اپریل سنہ ۱۸۶۴ع- اجمیر جون سنہ ۱۸۶۴ع- ایرن پورہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع-
بیاور دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع- نصیر آباد اپریل سنہ ۱۸۶۵ع-

اگست سنہ ۱۸۶۵ع مین بیاور کا دفتر اور مارچ سنہ ۱۸۶۶ع مین بھرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہوگئی اور اسیطرح جولائی سنہ ۱۸۶۵ع مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہوگیا تہا مگر فروری سنہ ۱۸۶۶ع مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان سلے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ٹولیسہ سے
۱۳۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ٹولیسہ سے ۹۱ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا سنہ ۱۸۶۶ع
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کوہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ
پر ہوکر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کاروبار سے ضروریات
بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بھرت پور مین
دفتر تار برقی از سر نو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

خرچ راج سے ادا ہوتا ہے۔

اول بجز ایرن پورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تھے اگست ۱۸۶۶ع مین اجمیر مین معہ [illegible] کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف [illegible] راجپوتانہ کے لاین پر ہندوستان و یورپ کا تار بہی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ یورپ سے ملا ہے اسواسطے اوس پر بڑی خبرین جایا کرتی ہین۔

यूरोप

اس شرشتہ مین ۶۷-۱۸۶۸ع مین حسب تفصیل ذیل عملہ تہا۔

टेलिग्राफमासटर

دوم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	چہارم اسسٹنٹ	دوم سب انسپکٹر
یک	یک	یک	یک

सिगनेलर

دوم ٹیلیگراف ماسٹر	سگنلر	شترسوار	چپراسی	بہشتی	مہتر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مگر اوس وقت سے بوجہہ زیادہ ہونے کی دفترون کے عملہ بہی زیادہ ہوگیا ہے ایک لاین تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جہالرا پاٹن ہوکر نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جہالرا پاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بہی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امرا و سرداران کے تعلقات باہمی کی نسبت حکام کی رائے

कीटिंग

رای کرنل کیٹنگ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ ۶۷-۱۸۶۸ع

ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روسا اور ساونکے ماتحت سردارن کے روابط باہمی روز بروز دشوارتر اور زیادہ پیچیدار ہوتے جاتے ہین اور عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے مداخلت کرنی ضرور ہوگی۔

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا کرتا تہا رفع ہو گیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا سے بوجہہ ظلم و تعدی ناراض ہو کر دوسرے رئیس کی اطاعت کر لیتے تہے اب نہین کر سکتے۔ الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب و مطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پر قایم نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہے جس سختی و زبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل ہو جاوین اور اون مین سے کسی نے بجاے آلات مجاولہ و محاربہ کے کہ سابقاً مغلوب و مطیع کرنے کے ذریعے تہے باقاعدہ و باضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین مہی کام دے سکین مقرر نہین کی ہین۔

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر متنفس رعایا کے حقوق پر ایسا لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور اوسکے رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہو جاوے رعایاے انگریزی کی آزادی کا نمونہ ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی و خود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین۔

پس اون نزاع و تکرار کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان روساء اور راونکے محکمون کے پیدا ہونیوالی ہین سرکار انگریزی کو طیار رہنا چاہیئے۔

سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب لاوہ کی جاگیر اونیسوین اونمین شامل ہوئی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ دو ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر روساء راجپوتانہ بہ تحت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خودسری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرحد ریاست کی سرشتہ مال یا پولیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ مین ہو کر حیثیت مسافرانہ کے سواے اور کسیطرح گذرنے دین یا عندالطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بھیجین یا دیوانی فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک درجہ مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سردار نہایت بدطور سے استعمال کرتے ہین اکثر اونمین سے غارتگرون کو اپنی پناہ مین رکھتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین ہر طرح کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلا مصیبت ہین۔

اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سردارون کے خلاف ورزی کے سبب سے اپنے ارادہ کو اجرا نہین کر سکتے۔

راجپوتانہ کی پہلی سی افسری وماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی ورشایستگی کے
مقابلہ مین جاری نہین رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل
کر کے روساء کی حکومت اور سردارون کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے
ابتک خود رئیسون اور سردارون اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہین ہے

رای کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ ۷۳-۱۸۷۲ء

سردارون اور ٹہاکرون کے تعلقات اونکی سرپرست ریاستون سے اور اونکا بدمعاشون
کو پناہ دینا اور سرحدون پر واردات کرنا اس ملک کے دقیق معاملات مین سے ہے
اول تو ایک میواڑ کے ٹہاکر کا معاملہ میرے روبرو پیش ہوا کہ اوسنے نزاع سرحدی
پیدا کیا اور راج سے اہلکار اوسکے فیصلہ کیواسطے متعین ہوا تو اوسکے ساتھ سرکشی
کی میواڑ کے دربارنے صاف بیان کیا کہ اوسکی سزادہی ہمارے اختیار سے باہر
ہے اسپر مین نے تاکید کی تو میری تاکید سے سردار مطیع ہوگیا اسیطرح ریاست
کشن گڈہ کے ایک زبردست سردارنے اپنے رئیس کی ویسی ہی عدول حکمی کی جیسے
کبھی چند پشتون پہلے اوسکے بزرگون نے کی تھی تیس برس پیشتر اوسنے ایک مرتبہ
ایسی ہی گستاخی کی تھی اور سرکار انگریزی نے مداخلت کی تھی مگر کوئی خاص نتیجہ حاصل
تہوا تھا اس سے ٹہاکر کا اسمرتبہ زیادہ حوصلہ ہوگیا تھا چھ مہینے کی مہلت اور ہر طرح
سے موقع دیا گیا کہ رئیس کی اطاعت کرے مگر وہ شرارت سے باز نہ آیا آخر کار آگرہ
سے توپخانہ منگایا گیا اور اوسکی سرکوبی کا بندوبست کامل کیا گیا بہت حیلہ وحوالہ
وتوقف وتساہل سے ٹہاکرنے جسطرح کہا گیا رئیس کی اطاعت کی اس نظیر سے کل

ملک مین یکبارگی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سردارون نے اپنے اپنے رئیسون کی اطاعت اختیار کی۔

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ ۷۶-۱۸۷۵ء

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ تعلقات باہمی روسار اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین۔

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

پیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین شتۂ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پر منقسم ہین منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ شتۂ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین اور دو قسمتین دیسی بصرف روسار ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی ہوتا ہے۔

سرکاری قسمتین:

- اول قسمت نصیرآباد مین۔ نصیرآباد۔ اجمیر۔ نیمچ۔ دیولی۔ ایرن پورہ کی چھاونیان ہین۔
- دوم قسمت مئو نصیرآباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد وسط ہند سے کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر زیر گھاٹہ کوہ ارابلی تک ہے۔

دیسی قسمتین:

- سیوم قسمت جے پور
- چہارم قسمت میواڑ

سیوم اور چہارم قسمتوں مین بالکل ریاستوں کا خرچ ہے - انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین - یکم دسمبر ۱۸۶۹ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور اوسمین علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر ہوکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سررشتہ تعمیرات ہوئے سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے اول اونکا حال لکھا جاتا ہے -

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین - سڑک آگرہ و احمد آباد - سڑک مئو و اجمیر شاخ سڑک درمیان نیا ہیڑہ و اودے پور - سڑک نصیر آباد و چھاونی دیولی - دامن کوہ آبو سے کوہ تک کی کشن کے دامن تک -

سڑک آگرہ و احمد آباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے کہ ایک کنارہ سے شروع ہوکر کل ملک کا تقاطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر نکل گئی ہے بنظر راحت اسکو حصون مین منقسم سمجھنا چاہیئے اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمد آباد تک -

سڑک آگرہ و اجمیر

یہہ سڑک ضلع آگرہ و راج بہرت پور و جے پور و کشن گڈہ و ضلع اجمیر مین حسب شرح ذیل واقع ہے

ضلع آگرہ	راج بہرت پور	راج جیپور	راج کشن گڈہ	ضلع اجمیر
۱۳ میل	۱۷ میل	۱۳۴ میل	۴۵ میل	۲۱ میل
	مغربی ۱۱	مشرقی ۲۴	مغربی ۸۰	مشرقی ۵۴

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پُل اور موریان تعمیر ہو گئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر پُل نہین بنائے گئے ہین اسوجہہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری سڑک ریل بھی در پیش تھی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہو کر موقوف رہی۔

راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین سے بحساب بیس ۲۰ روپیہ فیصدی ایک لاکھہ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ ملا ہے۔

سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڈہ تک بہمہ جہت درست ہے اور بھرتپور و جے پور سے جسقدر راہ انکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہو گئی ہے اس سڑک پر آمد و رفت بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آیندہ کو بھرت پور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت مین بہت کم خرچ ہوگا۔

جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پُل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہہ قلت آمدنی تیاری سڑک کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمد آباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پُل و موریون کے بہمہ جہت تیار ہو گئی ہے اور متواتر مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان بر کے گھاٹہ مین ہو کر

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی
کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔
علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تھی اور خرچ راج جودہپور
سے لیا جاتا تھا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت دقت ہوتی تھی اسواسطے کسیقدر
تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار
ہوگئی ہے اور نالون پہ پل و موریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہوگئی ہین
انتہائے سرحد جودہپور سے یہہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل
ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہوگئی ہے اور ندی نالون
پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔
سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تھا کہ اوسکو بھی پختہ
تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا
اب آگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۴۲ میل خام سڑک ہے۔
آبو سے مدار تک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہوگئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہوگی
کیونکہ جب سے چھاونی نیمچ اور سڑک درمیان نیمچ و مئو از سرنو وسط ہند مین داخل
ہوئے ہین ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہوگئی ہے۔
کوہ آبو سے مغرب مین ۲۸ میل پر راج سروہی و راجپوتانہ کی انتہائے سرحد ہے وہان
سے احمد آباد تک کی سڑک کیواسطے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ شاید
ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری
غیر ضروری سمجھی جاوے۔

سڑک مئو و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۴۱ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹائی اور رپلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہو گئی ہے اور شکست وریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل توخراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہے گی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہو جاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنا دئے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے بہی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۲۰ میل کا حصہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہو گئی ہے۔ اکزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکھتے ہین کہ اس سڑک پر آمد رفت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیر آباد کو اس پر سے مال ومسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد۔ جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تہی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تہے تب بہی مال تجارت اور فوج کی آمد رفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تہا۔

اب کہ ڈکیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بہی کسیقدر تیار ہو گئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بڑہتی چلی آتی ہین تاوقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

روز بروز زیادہ ہوگی۔

اجمیر ونیمچ کے درمیان ۱۴۸ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۸۱ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔

نیمچ سے مئو کیطرف ۱۰۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ ونواب صاحب جاورہ ومہاراجہ صاحب ہلکر مین گذری ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین۔ سنہ ۱۸۷۲ع مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی راجپوتانہ مین سپرد ہوگئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچہہ روپیہ وصول ہوکر نہین آیا پہر سنہ ۱۸۷۶ع مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہوگئی۔

شاخ سڑک درمیان نیما ہیڑہ واودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمدرفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیرہ واقع سڑک اجمیر ومئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۳۱ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ توگٹائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ باقی ۴۲ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخرکار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کو بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ اب اودے پور سے نیمچ ونصیرآباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر سنہ ۱۸۷۵ع لارڈ نارتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل لسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

اودے پور مغرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ ارابلی مین ہوکر ہی ایک
گذرگاہ ہے گھاٹہ دیسورہ سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تہا۔
۱۸۵۷ء مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجھکر سڑک جدید
تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور
مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی
مین سوار ہوکر کوہ ارابلی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتھہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چہاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چہاونیون کے درمیان یہہ سڑک عرصہ سے تیار ہوتی
تہی کہ ۱۸۷۵ء مین کتائی کنکر اور تعمیر پلون سے بہمہ جہت تیار ہوگئی صرف بناس ہی
پر پل تیار نہوا عرصہ تک اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تہی کہ آخر کار منظوری
گورنمنٹ ۱۸۷۶ء پیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چہاونیون کے درمیان آمدرفت
بخوبی جاری ہوگئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کشن

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کشن کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی ہے
کل پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کر کے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے
کہ آبو اور پہلن پور کے درمیان آمدرفت جاری ہوا اور بعد اوسکے مغربی راجپوتانہ
کی ریل کی سڑک بسا آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

हलनपुर

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہین ہے۔ مگر جب سرحد سرہی تک تیار ہوجاویگی
اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمدرفت
سامان کسریٹ و دیگر کاروبار آبو اور احمدآباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا۔
سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ
سڑکون کا محتاج نہین ہے۔ بوندی۔ ٹونک۔ کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون
مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی و افیون با فراط پیدا
ہوتی ہین خاص شہرون کے سواے ایک میل بہی سڑک نہین ہے۔ مہاراجہ صاحب
جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار
کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ راست بوندی ہوکر کوٹہ و
جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہئے کہ علاوہ دیگر شہر و قصبون کے خاص ان شہرون مین
تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک
تک چہہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے
تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے
علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ ادسپر خشک موسمون مین
گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ
کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے۔
کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

मुकंदरा मोनसन

आगर इंदोर

سمجھا گیا ہے اور چونکہ ریاست جہالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اور ریاست مین تیاری سڑک مین کچھہ دشواری نہوگی۔ مکندرہ کا گھاٹہ کہ کرنل مونسن صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے سڑک مابین کوٹہ وجہالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز درپیش ہے۔ فروری ۱۸۶۶ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر جے پور سے جہالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی سڑک دیکھکر نہایت حیرت وافسوس ہوا۔ جہالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگر تک کوئی سڑک نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکہتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر اسید ہے کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تا وقتیکہ کوئی مستقل ذریعہ آمد رفت یعنی سڑک ریل تیار نہوگا یک نہ چھوڑی جاوے گی۔

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سوائے سررشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین

اول مکانات متعلقہ فوج۔

دوم مکانات سرکاری ومفید عام۔

سیوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند وتالاب ہین ٭

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین نصیرآباد نیمچ دیولی ایرن پورہ اور اجمیر کی چہاونیون کے مکانات داخل ہین

کہ اونکی تعمیر و مرمت مین ۱۸۶۵-۶۶ع مین دو لکھہ ... روپیہ ۱۸۶۶-۶۷ع مین دو لکھہ ... روپیہ ۱۸۷۰-۷۱ع مین ایک لکھہ ... روپیہ خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزارہا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

مکانات سرکاری وفیض عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین آجمیر و نصیر آباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتھولک گرجا بیجے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان و دفتر رزیڈنسی آبو و دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بہناے و کیکڑی و گویلہ و منگلیاواس و گھیگل و تحصیل ٹوڈگڈہ و حصہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تاراگڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون گوندیرہ سنگ پورہ و سوجیت ہین۔

बहुत लिख वह
मोड्सटेन्ट
रोमनकेथोलिक
केकड़ी
गोयला
मगलियावास
घीगल
जादोन
गोंदेरा
सिंहपुरा
सुजीत

بعقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میئو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تھے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کرتے ہین۔ اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا رمین سے اجمیر و بیجے پور و اودے پور و بہرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہوگئے ہین جودہ پور الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاواڑ کا شروع ہوا ہے۔ ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے۔

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ اونمین سے زمانہ حال

ہین ہندو تالا بہا ۔ مقدمہ لہ قبل کی تعمیر بندی ہے جسونت پورہ —

جواجہ - ہیرا کلاں - شام سیکا - چیتا کھالی - دلی فیروزی - کالیا واس - کستور پور

ٹیکرانہ - دیوتن - مکیوالی - بلہ - دھولا - رام سر - ہمیلاں - امیر - جالیہ

بھیر

جسونت پور
जवाजा
हीराकलां
श्याम सीका
चीताखाली
दलीफिरोज़ी
कालयावास
कस्तूर
टेकराना
देवतन
मकेवाली
बलह
धोला
रामसर
हमीलां
अमीर
जालया
भीर

راجپوتانہ کی ریاستون کا مجمل نقشہ

نمبر	نام پولیٹکل ایجنسی	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپین: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپین: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمینا آبادی	تخمینا آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع: توپین: قلعہ	فوج: توپین: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	چہاونی کہان کہان ہی	پیداوار ملک
۱	ایجنسی میواڑ	میواڑ یعنی اودے پور	مہارانا صاحب	مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	۱۸	۲۱	۱۹	۱۱۶۱۴	۱۱۶۱۲۰۰	۲۴۴۱۰۰۰	۴۰	۱۰	۱۰۰۰	۴۲۰۰	درمیان اودیپور و نیمچ و درمیان نصیرآباد و نیمچ	گیہون - جو - نخود - موٹھ - باجرہ - جوار - نیشکر - افیون
۲		ڈونگرپور	مہارادل صاحب	مہارادل اودے سنگہ صاحب بہادر	۴۸	۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۴۰۰۰	۲	۲	۵۰	۳۰۰	۰	گیہون - جو - نخود وغیرہ غلہ
۳		بانسواڑہ	مہارادل صاحب	مہارادل لچھمن سنگہ صاحب بہادر	۴۸	۰	۱۱	۱۳۲۰	۱۳۲۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۳	۷۵	۳۰۰	۰	ایضاً
۴		پرتابگڑھ	مہاراوت صاحب	مہاراوت اودے سنگہ صاحب بہادر	۳۰	۰	۱۵	۱۲۵۸	۱۲۵۸۰۰	۲۵۰۰۰۰	۴	۳	۵۰	۳۰۰	درمیان بانسواڑہ و پرتابگڑھ	غلہ بشرح ایضاً و نیشکر و افیون

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپین: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپین: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۶۶ء — توپین: قلعہ	فوج سنہ ۱۸۶۶ء — توپین: میدان	فوج سنہ ۱۸۶۶ء — سوار	فوج سنہ ۱۸۶۶ء — پیادہ	بڑی سڑکین	پیداوار ملک
۵	ایجنسی جے پور	جے پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	۴۴	۲۱	۱۷	۱۵۲۵۰	۱۹۰۰۰۰۰	۴۴۰۰۰۰۰	۲۰۰	۴۰	۱۴۵۰	۹۸۰۰	درمیان آگرہ و اجمیر - درمیان جیپور و ٹونک	جو - گیہون - سوتھہ - باجرہ - نخود - جوار - روئی - نمک
۶		کشن گڈہ	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ پرتھی سنگہ صاحب بہادر	۴۸	۱۷	۱۵	۷۲۴	۱۰۰۰۰۰	۲۲۵۰۰۰	۱۴	۳	۵۰	۴۰۰	آگرہ و اجمیر	بشرح ایضاً
۷	ایجنسی مارواڑ	مارواڑ جودھپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	۴۱	۱۹	۱۷	۳۵۶۷۲	۱۷۸۳۴۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۹۰۰	۴۵۰۰	ڈیسہ و نصیرآباد - جودھپور و پالی - جودھپور و ناگور	گیہون - جو - جوار - باجرہ - سوتھہ - گھی - نمک -
۸		جیسلمیر	مہارادل صاحب	مہارادل بیری سال صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۲۲۵۲	۷۲۴۰۰	۱۰۶۰۰۰	۱۲	۳	۵۰	۹۵۰	۰	باجرہ و گھی

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی یا ملکی	سلامی کی توپیں: ریاست	تاریخ جلوس رئیس حال	تخمینا آمدنی	تخمینا ادائی خراج	فوج سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء: توپیں: ناکارہ	فوج سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء: توپیں: میدانی	فوج سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء: سوار	فوج سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء: پیادہ	بڑے شہر	پیداوار ملک
۹	ایجنسی مشرقی ریاستہائے راجپوتانہ بھرتپور و دھولپور و [illegible]	بھرتپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ سوائی برجندر سری جسونت سنگھ صاحب بہادر دیو جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی	۲۷	٠	۱۷	۱۹۶۲	۲۴۲۵۰۰۰	۲۵۰۰۰	۱۷	۲۱	۱۳۰۰	۳۲۰۰	آگرہ [illegible]	جو، گیہوں (کن)، موٹھ، باجرہ، نخود، سن، نیشکر، نمک
۱۰		قرولی	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ارجن پال صاحب بہادر	۱۲	٠	۱۷	۱۸۶۸	۱۸۸۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۲۰	۶	۶۵	۱۸۰۰	٠	جو، گیہوں (کن)، موٹھ، باجرہ، نخود، روئی
۱۱		الور	مہاراجہ [illegible]	مہاراجہ [illegible] منگل سنگھ صاحب بہادر	۱۶	٠	۱۵	[illegible]	۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۲۰	۳۰	۱۵۰۰	۹۵۰۰	[illegible]	جو، [illegible]، باجرہ، [illegible]
۱۲		دھولپور	[illegible]	مہاراجہ رانا [illegible] صاحب بہادر	[illegible]	٠	۱۵	[illegible]	۱۰۰۰۰۰۰	[illegible]	[illegible]	۹	۳۰۰	[illegible]	[illegible]	جو، گیہوں، [illegible]، باجرہ، [illegible]

نمبر	ایجنسی	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فوج ۱۸۹۱ء				[illegible]	پیداوار ملک
۱۳	ایجنسی ہاراوتی	بوندی	مہاراو راجہ صاحب	مہاراو راجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۴۸	-	۱۶	۲۲۱۱	۳۲۸۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۱۰	۹	۴۰۰	۲۲۵۰	بوندی وغیرہ	جو - گیہوں - نخود - جوار - باجرہ - روئی - تمباکو
۱۴		کوٹہ	مہاراو صاحب	مہاراو ستروسال صاحب بہادر	۴۰	۰	..	۵۰۰۰	۳۲۳۰۰۰	۲۵۵۰۰۰۰	۶۰	۲۰	۱۵۰۰	۶۰۰۰	کوٹہ و جھالرا پاٹن	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - روئی - افیون
۱۵		جھالا واڑ	مہاراج رانا صاحب	مہاراج رانا بخت سنگھ صاحب بہادر	۱۳	۰	۱۵	۱۵۰۰	۲۴۶۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۰	۱۵	۵۰۰	۶۶۰۰	جھالرا پاٹن و اگر	ایضاً
۱۶		ٹونک	نواب صاحب	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	۲۹	۱۶	۱۱	۱۸۱۳	۱۸۴۴۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	۴۰	۱۲	۶۰۰	۳۸۰۰	چھپرو - ونولی - نیمچ و نصیر آباد	ایضاً

نمبر	نام حکومت جس سے تعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی اعزازی	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی سالانہ	فوج سنہ ١٨٦٥ و ٦٦ء: توپیں: قلعہ	فوج: توپیں: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
١٧	ایجنسی [illegible]	بیکانیر	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ڈونگر سنگھ صاحب بہادر	١٨	٠	١٧	٢٢٣٤٠	٥٣٩٠٠٠	٦٥٠٠٠٠	٢٦	١٢	٤٠٠	١٦٠٠	٠	باجرہ - موٹھ - اون - گھی
١٨	ایجنسی [illegible]	سروہی	راو صاحب	راو کیسری سنگھ صاحب بہادر	٢٠	٠	١٥	٣٠٢٠	١٥١٢٠٠	١٢٥٠٠٠	٠	٢	٥٠	٢٠٠	ڈیسہ نصیرآباد	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - روئی -
میزان راجپوتانہ					٠	٠	٠	١٢٠٨١١	٩٥٢٦٢٠٠	٢٣٥٤٨٠٠٠	٨٩٥	٢٢٨	١١٢٥٠	٤٠٨٠٠	٠	٠
سرکار ذوی الاقتدار انگریزی					٠	٠	٠	٢٦٥٥	٢٢٥٨٩١	٢٦٤٣٩١	٠	٦	٨٦٢	١٣٠ / ٨٦٦ / ٢٨١٢ / ٣٨٠٨	گورا انگریزی / [illegible] دیسی / [illegible] ہندوستانی	
میزان کل					٠	٠	٠	١٢٣٤٦٦	٩٧٥٢٠٩١	٢٣٨١٢٣٩١	٨٩٥	٢٣٤	١٢١١٢	٤٤٦٠٨		

باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

یہہ ضلع کہ طول مین ابتدا ارکہیڑہ جتا متعلقہ دو یر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سے موضع بیانچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور غایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ ساور مین واقع ہے علاقہ کہروہ ملحقہ پیسانگن تک ۶۷ میل ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۲ دقیقہ کے واقع ہے۔ اوسکا رقبہ سابقہ پیمائش سے جو تہارنٹن صاحب کے گزیٹیر مین درج ہے ۲۶۸۳ مربع میل ہے اور پنڈت مہارانج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمائش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل لکہا ہے۔

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرار داران بہنار وسعودہ وکہروہ وپیسانگن اور تحصیل بیاور وٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات استمرار داران ساور وجونیان بہی واقع ہین۔ ان دونون حصون کے درمیان مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین۔ ماوراے اسکے یہان علاقجات کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ وجےپور وجودہپور و

खेड़ा जस्सा
देवेर
ब्यावर

सावर
सरवा
पिसांगन

थारंटन
गज़टियर

केकड़ी

सावर
जूनियां

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور [illegible]
کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین ۔

مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جےپور [illegible]
اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ [illegible] ہین [illegible]
سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہے ۔

جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور [illegible]
پہاڑیان بہی ہین ۔

جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ [illegible]
اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر [illegible]
اور محرف شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین ۔

انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات و تعداد
اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے ۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لاکھ [illegible] ۱۱/۹ پائی
بیاور (ब्यावर)	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
ٹوڈگڈہ	۸۸	۳۴۹	[illegible]
	۷۵۸	۲۷۵۵	لاکھ [illegible] ۱۱/۹ پائی

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے عملہ پولیس سترہ سٹیشنون پر متعین ہے

ان مین بموجب تفصیل نو ستیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے ستیشن

اول درجہ — دوم درجہ

اجمیر نصیر آباد مانگلیاداس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بہنائے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساور جساکہیڑہ ٹوڈگڈہ جواجہ دودیر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیر آباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور جساکہیڑہ ڈودیر ٹوڈگڈہ سری نگر رام سر گویلہ بہنائے مانگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرارداران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ درام سر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین ملک میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور اور ٹوڈگڈہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڈہ کی میز پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ ارابلی کے وہ اجزا ہین جو کوملیر اور اجمیر کے درمیان کئی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت میز واقع ہین اونکا طول قریب نوہ میل اور عرض چھہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڈہ کا

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل تاودلہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخیں ہوئی ہیں
ایک شرقی جو بیلیا واس بیاور [illegible] پہاڑ سے شیام گڈھ متعلقہ تحصیل بیاور
اور دیہات علاقہ کوٹھہ اور مواضعات راجگڈھ راجوسی [illegible] متعلقہ تحصیل
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشن گڈھ میں داخل ہو جاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو سرحد ضلع کلالیہ [illegible] سے [illegible] علاقہ بیاور اور [illegible] دیہات علاقہ [illegible]
اور سرحد ضلع [illegible] دریا [illegible] ناگ پہاڑ و اگربالی [illegible] بیاور اس
ریاست [illegible] متعلقہ تحصیل اجمیر [illegible] ہوئی شمال کی طرف نکل گئی ہے ان شاخوں کے درمیان
میں میدان ہیں اور شہر [illegible] پہاڑ [illegible] ان میدانوں کی اوسط بلندی سمندر
کی سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیاں جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہیں اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہیں [illegible] میں ایک بلند سلسلہ ضلع [illegible]
[illegible] کے نام سے مشہور ہے [illegible] چلا گیا ہے اور
آخر کار عام سلسلہ میں مل جاتا ہے اس ضلع میں سب سے بلند چوٹیاں یہ ہیں۔
[illegible] کا پہاڑ [illegible] اور [illegible]
پہاڑ [illegible] کی بلند چوٹیاں ہیں اور ناگ پہاڑ کے دامن پر شہر اجمیر ہے اور
[illegible] کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑوں میں سب سے بلند ہے اسکی
بلندی سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔

ان پہاڑوں میں [illegible] دار درخت کوئی نہیں ہے البتہ [illegible] اور [illegible] کے
درخت اور گھاس بکثرت ہوتے ہیں باقی [illegible] چھوٹے چھوٹے
[illegible] ناگ پہاڑ میں ہوا اکثر

... اور نمک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبہ لوہا اور ہڑتال کی بہت کانین ہین۔ اجمیر شہر
کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچھہ فائدہ نہین
ہوا کانین بند ہو گئین اور میرواڑہ مین کبھی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے
کی کانین جاری ہین جو واضلاع بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز
بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شورہ بہی کئی قسم کی ہے اسی سبب
کہاری ندی کا پانی شور ہے

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ شکل مثل دیوارون کے ہین اور ان مین سے بیرونی ملک مین جانے
کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین ان کو گہاٹ کہتے ہین یہہ گہاٹ عموماً دشوار گذار
اور خطرناک ہین اور ان مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین
ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کرکے مال تجارت پر کچھ لاگ
لگائی گئی تہی چنانچہ ابتک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت
ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی۔

تحصیل بیاور مین۔ پاکہریا واس کا سیورہ کو۔ شیوپورہ کا بہیرا کو۔ سیندڑا ماروار کو
تحصیل ٹوڈگڈہ مین۔ بہیل بنکا۔ کوٹ جریان۔ سکولاتان۔ منڈیہ۔ سیجی۔
کیروٹ کی نال۔ بہیلی۔ گوڑہ بہیرم کا۔ نندا پاڑیکا۔ دویر کی نال انہین سے اکثر
ماروار کی جانب ہین۔

قلعات

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر انمین سے پہاڑ وغیرہ پر واقع ہین اسواسطے پہاڑون کے ساتھہ لکہنا مناسب سمجہا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
۱	بیاور	ساروٹ सारोट	بعرور ۲۰۰ سال ٹہاکر جیت سنگہ والی بدنور نے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔
۲	ایضاً	ہتون हतून	بعرور پانسو سال دودا خان میس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بدا خان کے قبضہ مین ہے۔
۳	ایضاً	بوروہ बोरवा	بعرور ۲۰۵ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔
۴	ایضاً	جہاگ झाग	۲۰۵ سال ہوئے جب دیلوی سنگہ مسعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔
۵	ٹوڈگڈھ	کوٹ کرانا कोटकिराना	مہاراجہ مان سنگہ جہنا والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقاً اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔
۶	ایضاً	بگڑی बगड़ी	بعرورہ ۶ سال مہاراجہ مان سنگہ جہنا والی جودہپور نے بنوایا تہا
۷	ایضاً	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔
۸	ایضاً	الکہ جیت گڈہ अखजीतगढ़	ایضاً۔

बदनोर

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش کیواسطے تیار کرائے تہے مگرہ کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

मगरा

ندیان اور نالے

खारी

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۸ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی سرحد پر قریب ۱۲ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جے پور مین بناس ندی سے شامل ہوئی ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سبھی آمیز ہے پانی کہاری ہے - اور یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی کا فائدہ ہے۔

सागरमति
बीसला
आनासागर

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اوّل تالاب بیسلہ سے اور بعدازان آناساگر سے گذر کر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

सरस्वती
लवनी
लवान

سرستی موضع لوآن علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے گذر کر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

بعض نکلیں ہوتا ہے ۔ یہ ندی ان علاقہ اندر [illegible] کچھ [illegible] میں [illegible]
سمندر میں شامل ہو جاتی ہے ۔

وانچی راجگڑہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور ہو کر [illegible] میں [illegible]
ہو جاتی ہے جس [illegible] ہوتی ہے پہاڑوں تک پانی [illegible] رہتا ہے
اور [illegible] میں علاقہ [illegible] ندی نالوں کا پانی شامل ہوتا ہے ۔

بناس میواڑ کے پہاڑوں سے نکلی ہے موسم بارش میں بہت
طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم میں پانی رہتا ہے اس ندی میں کشتی چلتی
ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہو [illegible] کشتی سے ہی عبور [illegible] ہوتا ہے اس ندی کے
ریتہ میں ککڑی خربوزہ بہت پیدا ہوتا ہے ۔

کھاڑو والی ندی موضع [illegible] کے پہاڑ سے نکلی ہے اور بیاور کے ندی
میں شامل ہو کر [illegible] ہو جاتی ہے صرف موسم برسات میں جاری ہوتی ہے اس
ندی سے بہت تالابوں میں پانی بھرتا ہے ۔

ماتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے [illegible] نالہ [illegible]
کے نالہ کا پانی موضع [illegible] کے تالاب میں گذر کر اس ندی میں شامل ہوتا
ہے اس کے سوائے نالہ [illegible] ۔ تالاب کٹڑہ ۔ ساگرواس ۔ [illegible] ۔ لولوا [illegible]
بلیاواس ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]

تالاب

ضلع اجمیر میں بعد [illegible] تالاب ہیں کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق [illegible] پہاڑوں کے
درمیان جہاں کسی قدر زمین قابل زراعت دیکھی وہیں تالاب بنوا دیا اس طرح

ہزار بیگہ زمین کہ جو مزروعہ تھی سیراب و مزروعہ ہو گئی اور ایک نہر جاری ہو گیا اور کو
بیچ [illegible] بہت تالاب بنوائے ہیں تین قدیم تالاب مشہور ہیں جنکے گرد بہت بھی بڑی
اول آنا ساگر دوم بیسلا سوم پشکر۔ اس ضلع میں کوئی قدرتی جھیل نہیں ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے آج تک اس ضلع میں تیار ہوئی ہیں منجملہ
اجمیر سے پشکر ۶ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہاں کو آمد و رفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی یا بہلی وغیرہ نہیں جا سکتی تھی مگر گھوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بھی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تھے مسٹر ڈکسن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ میں شگاف دلوا کر راستہ کرا دیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بہلیان آسائش آتی جاتی ہیں اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ انگریزی اور پنڈت جوالا پرشاد صاحب کی تاریخ [illegible] یہ مصرعہ لکھی ہے ع شکست سنگ
علاوہ کوہ شکست [illegible] مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۲۶۰ آتے ہیں شاید
صحیح مصرع یہ ہو [illegible] شکست عالم دوران گروہ شکست کہ اس میں ۱۲۳۰ ہوتے
ہیں اور [illegible] زمانہ [illegible] عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی ڈکسن صاحب بہادر
کا تھا۔ اجمیر سے نیا نگر ۳۳ میل پختہ ہے نیا نگر سے [illegible] اور [illegible]
سڑکین ہیں نیا نگر سے ماروار کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے۔ اجمیر سے نصیر آباد
کی چھاونی تک ۱۴ میل۔ نصیر آباد سے [illegible] اس راہ سڑک اجمیر و نیا نگر [illegible]

نصیر آباد سے نیمچ کو ۳۰ میل نصیر آباد سے چہاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سے جے پور کی جانب ۱۳ میل۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گہاٹہ بلکہ حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد مشرقی ۷۴-۴۲ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انہین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمتون مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچہے ہین شہر کی فصیل سے باہر تاراگڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ اندرسین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچھہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کرکے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نہ رہا اور یہہ سب کام دو ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑا مشہور ہے زمان بعد اوسمین اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے

इंदर कोट

इंद्रसेन राजा

चिश्त
संजर

اس شہر مین دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو بہت متبرک سمجھتے ہین بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہین خواجہ صاحب خراسان مین چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل مین سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے۔ ۱۱۴۳ء مین ہندوستان مین آئے اور اول آنا ساگر کی گھاٹی مین دولت باغ کے قریب قیام رکھا۔ زان بعد اندر کوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی پرتھی راج اوسی وقت مین تھا اور اونکے روبرو ہی چوہانون کے خاندان سے سلطنت جاتی رہی اور مسلمانی بادشاہت نے ہندوستان مین مستقل خونفشانی شروع کی۔ خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر مین مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب مین وفات پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد مین درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت مین اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی۔

جامع مسجد بنوائی۔

اکبر شاہ کو ابتدا مین نہایت اعتقاد تھا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ زیارت کو آیا اور رجب ۹۷۶ھ مین چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ

عہ بدار یاور چوب و غیرہ درگاہ ... [illegible]

ستعین ہین نقارہ کلان جو صبح و شام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کرکے
درگاہ مین چڑہایا تہا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور سنہ ۱۹۱۳ء سے ایک کمیٹی جسمین
حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین
مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچھا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے
صرف دو من نخود کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی وغیرہ مستحقانکو
مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا
ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق
زیارت کو آتے ہین ہزارہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم
ہوگئی ہے ۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین ملا ادائی
ساکن گوالیار نے اونکی مرمت کرائی - ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹھائیس
من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے
ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجاے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری
اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے
ہین - دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ
کی بابت پچیس پچیس اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ بارہ روپیہ درگاہ مین چڑھکر
دیوانصاحب سجادہ نشین و متولی و خادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متعلق
ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین۔ دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور ہے درگاہ مین اون کا حفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ نہایت ہے۔

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ مین اکبری مسجد بنوائی تہی اور اکبری بازار بسایا تہا اور دوسری مرتبہ ۹۸۰ھ مین شہر پناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا۔ مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران وکچہری عدالت مستعمل رہا اور اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکہا گیا اسواسطے اب میگزین کہلاتا ہے۔ اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری عدالت اور رجسٹری مجسٹریٹان کی مستحکم وسنگین مکانات ہین۔

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات سفید پتہر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ رکہا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر علیحدہ تعمیر ہو کر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے۔

تاراگڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تہا۔ روایت ہے کہ فقیر سونڈا نامی کوئی شخص اکبر کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تہا اور اپنے ساتھ

सूंडा

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تھا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت کرایا کرتا تھا - اور آخری وقت مین وصیت کر گیا کہ اس اینٹ کو بہی میری قبر مین دفن کر دینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تہا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو اوسی برج مین دفن کر دیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۰۲ء مین دولت راو نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کر دی تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور رہا -

جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندر کوٹ آباد تہا اوسوقت کی بڑی بڑی باوڑیان اندر کوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان اکثر مٹی سے بہر گئی تہین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے وقت مین صاف کرائی گیئن - اب سات باوڑیان بہت اچھی موجود ہین اور شاید دبی ہوئی اور بہی ہون اونکے نام یہہ ہین -

شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگت بائی - انبا بائی -

بावडी
ेखवाई
बढवाई
केलावाई
भाटावाई
कातनवाई
नागतवाई
म्बावाई

تاراگڈہ مین میران صاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سیندہیہ کی عملداری مین تیار ہوئے بخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

کی جاگیر مین تین گانو ہین دو مغلیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سنید ہیہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔

अासरी दरवाज़ा
सूर्यकुंड
मदार दरवाज़ा

انگریزی عملداری آنیکے بعد بعہد ڈکسن صاحب ڈگی او تسری دروازہ و سورج کنڈ مدار دروازہ
وڈوگی دہلی دروازہ وشفاخانہ اجمیر تیار ہوئے ہین۔
اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکھا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور

अजज

ہے وہ نہین ہے جو ابتداء مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے
راج دہانی یعنی دار الحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل اودہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہوجاتا غرض اوسے چہوڑکر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب

वेटली

تارا گڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نورچشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان کے آسا پورا دیبی معروف تارا تہی اوس نے قلعہ کا نام تارا گڈہ رکہا

आशा पुरा
तारा

اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔

पाल
अजयपाल
वीसलदेव

اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جس نے دہلی پر فتح پائی

वीसला

اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہی
بشکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

تہا اب اکثر مقامات سے شکست ہوگیا ہے۔

اوسکے بعد غالباً گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی نے شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر تالاب بنوایا اور اوسکا نام آناساگر رکہا موسم بارش مین آناساگر کا پانی چہہ میل کے حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے زمانہ مین اس تالاب کی خبر گیری بہت کم ہوئی تا بعد یکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہہ ہوئی تو اول ۱۸۴۶ع مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی اوسطرف پہیر کر آناساگر مین ڈالا گیا اوسوقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہوگئی اور اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکہون روپیہ کے خرچ سے پر فضا اور دلکش مقام کردیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین

اسکرن والہ گہاٹ ۔ گہاٹی والہ گہاٹ ۔ ڈوڈون والہ گہاٹ ۔ خزانچی والہ گہاٹ ۔ نوگرہ والہ گہاٹ ۔ لوہیہ والہ گہاٹ ۔ باغ راجہ شاہ پورہ ۔ باغ نواب صاحب ٹونک ۔ باغ راستہ نوراج ۔ باغ ناگ پہن ۔ باغ دلالان ۔ باغ بنسی لال ۔ باغ نواب عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان ۔ کیوڑ کی بغیچی ۔ پہول چند کی کوٹہی ۔ اوسوالونکا باغ ۔ لوڈہون کا باغ ۔ مسان والہ باغ ۔ کالا باغ ۔ باغ میر عبد اللطیف ۔ باغ چلہ بی بی ۔ کلو بیگ کا باغ ۔

आना देव

आनासागर

आसकरण

घाटी वाला

टोडो वाला

नौगिरह वा

लोहिया कर

नौराज

नागफन

दलालो

मसान वाला

شنہ۱ء مین جب محمود غزنوی چوتھی مرتبہ ہندوستان پہ حملہ آور ہوا تھا اجمیر کے
कालिंजर
راجہ نے لاہور - اوجین - گوالیار - کالنجر - قنوج - اور دہلی کے راجگان سے اتفاق
کر کے اوسکا مقابلہ کیا تھا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کھائی
پृथ्वीराज
سنہ۱۱۹۱ء مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتھوی راج
थानेसर
تھا وہ فوج کثیر لیکر تھانیسر مین برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت و خون کے ساتھ
اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہو کر بمشکل جانبر ہوا مگر اوس
نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پھر حملہ کیا اور پرتھی راج نے پھر بمقام
नरोई
تروڑی قریب تھانیسر مقابلہ کیا بہت کشت و خون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست
ہوئی اور راجہ قید ہو کر مارا گیا یہی آخری راجہ تھا جسکے ساتھ ہندوستان سے
ہنود کی حکومت باقی رہی مسلمانون نے بڑھکر اجمیر پہ قبضہ کیا باشندگان مین
سے اکثر قتل کئے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کر کے بہ تقرر خراج گران ملک
راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا - مشہور ہے کہ پرتھی راج کو شہاب الدین
پکڑ لیگیا تھا لیکن تھوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی
نمکخوار اور غمگسار تھا بادشاہ کو راجہ کی تیر اندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکھین بند کر کے
آواز پہ تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتھی راج کو
جیلخانہ سے طلب کر کے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگا دے اوسوقت کبیشر نے ہندی
شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے مارنیکا ہے راجہ نے سلطان سے
پوچھا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بفور سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو
تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پھر اپنے آپکو

ہلاک کیا تاکہ دشمن سبب بے عزتی اور اذیت سے نہ مارین۔

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جے چند کے بلند نیزے گر گئے اور جے چند کا برادر زادہ (जेचंद) سیاجی وہان سے مفرور ہوکر مارو دیس مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹہوڑون (सियाजी मारू) کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔

تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے سنہ ۵۹۱ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا سنہ ۵۹۲ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتہہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا بنام درگاہ میر انصاحب تاراگڈہ مین ہے سنہ ۵۹۳ ہجری مین قطب الدین ایبک نے پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ سنہ ۶۱۵ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاءالدین خلجی کے عہد مین سنہ ۷۰۹ ہجری مین شاہین بیگ اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر ماڈو گڈہ کے (खम्बु माडूगढ) رئیس محمود خلجی نے سنہ ۸۵۹ ہجری مین پہر چہڑا لی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازآن اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا اور غیاث الدین کیطرف سے سنہ ۸۸۰ ہجری مین ملو خان حاکم رہا اوسکے نام سے اجمیر مین ملوسر ابتک مشہور ہے۔ (मल्लूसर) جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹہور راجہ مالدیو نے سنہ ۱۵۳۲ع مین اجمیر پر قبضہ کرلیا کہ تا وقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندوستان (मालदेव) مین قایم و مستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ سنہ ۱۵۵۹ع مین بلا جنگ [illegible]

اور کسی کے مقابل آرائی کے اجمیر سپہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور اسطرح کا عمدہ
انتظام ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تھا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ اور مارواڑ
جے پور و ہاڑوتی اوسمین داخل تھے اور وہانکے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتے
تھے بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تھا اور اونکے خراج مین مجرا کرتا تھا اکبر
دور اندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ
بات کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نکی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹھے اور چیتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹھایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت
مین ضعف پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کیطرف سے اجمیر کی صوبہ داری
معلقاً عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین برائے
نام مطابعت شاہ دہلی کرتے تھے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خود مختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابھی سنگہ اور اوسکے
چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ جैआपा
کو بمقام اوجین سے اپنی امداد کے لئے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مر گیا اور بجے سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تھا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے عرصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان
نفاق ہوا اجمیر کے راجپوتون تعلقہ دارون مین سے کہروہ اور مسعودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
کی طرف ہوگئے تھے - اور رگہناتہ سنگہ ٹہاکر دیولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر ٹانٹوٹی وغیرہ کांटोली

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے۔ چونکہ رام سنگہ نے جیاجی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگہ کیطرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتہ اجمیر مین تعینات ہوئے۔ آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین اوسکا رعب غالب ہوگیا یہان تک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دار ونکے باوجودیکہ بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرف تہے سرکاری محاصل ادا کیا سمت ۱۸۱۲ مین بجے سنگہ کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور مجبوری مہاراجہ بجے سنگہ اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا تب مہاراجہ بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ وبہنائی رام سنگہ کو دیدئے اور باقی علاقہ مع بجے تعلقہ داران خون بہا مین جنکوجی وتوجی برادران آپاجی کو سپرد کئے سمت ۱۸۱۲ تک رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار تہے لیکن سمت ۱۸۱۵ مین جب رام سنگہ ازبس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راو نے کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکالدیا اور خود تمام ملک پہ قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ ومسعودہ وبہنائی سے اپنا دخل اوٹہا کر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹوٹی مین بٹہادیا گوبند راو کا یہ فعل کمال دانائی اور دور اندیشی کا تہا۔ اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ کا دخل سمت ۱۸۴۳ تک بلا برابر رہا سمت ۱۸۱۷ مین بہ اتفاق پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی

سے شکست کہائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی
تب مہاراجہ بجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر
کرکے روانہ کیا گوبند راؤ از بس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل ندیا
دو مہینے تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیونکی فوج آئی اور جوتشی جودہ پور کو مفرور
ہوا سمت ۱۸۴۰ مین سنتوجی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوسنے ایک باغ بیرون ملار دروازہ
بنام نہاد چشتی چمن بنوا کر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ اوسکے
متصل آباد کیا تہا مگر بالارادہ انگلیہ نے بجیال لگا و مورچال شہر کے مسمار کردیا سمت ۱۸۴۴
مین مہاراجگان جودہ پور جے پور نے بالاتفاق بمقام ٹونک مقابلہ کرکے مادہو راؤ
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہ پور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۹ تک اجمیر مین قبض و دخل کہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہو راو سندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کرکے بمقام پاٹن
مہاراجگان جے پور و جودہ پور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوا دادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہوگیا بخشی مذکور
نے اجمیر مین تاراج کیا اور چہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے
لاچار ہوکر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلا مزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین سیوجی
نانا صوبہ دار ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوسنے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہہ کرکے علاقہ بیاور مین چند تہانجات مقرر کئے شیام گدہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو تعلقہ دار پچہلے برسون مین مہاراجہ جودہ پور سے ملگئے تہے اونکو چشم نمائی کی چنانچہ

شاہپورہ والے سے تین لاکھ روپیہ اور ساور والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ او
دیگر تعلقہ داران سے سالہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات
کو منہدم کر دیا اور علاقہ بہنائی سے موضع راناکوٹ کو علیحدہ کر کے خالصہ مین شامل
کیا تاراگڈھ مین جہالرا بنوایا اور بازار جدید احداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین -
بسوپت راو بہاو بخلف سیواجی نانا نے اودے بہان راجہ بہنائی کو قید کیا اور جملہ
علاقہ داران کی مالگذاری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کر کے دوامی جمع بطور
استمرار مقرر کر دی رام بہاو تحصیلدار کو بھی بہنائی والون نے چھوڑ دیا مگر راناکوٹ
بدستور خالصہ مین رہا - بعد ازان بعد شمس صاحب ازطرف لوئی صاحب و لوئی صاحب
ازطرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالاراو انگلیہ
اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالاپورہ
گانو اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال
بالاراو صوبہ دار رہا بعد ازان ہیرخان اور تانتیہ سنیدہیہ اور باپو راو سنیدہیہ
یکے بعد دیگرے سمت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ع مین
اجمیر مین انگریزی جھنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست
لکھی جاتی ہے -

राना कोट
विश्वपत राव भाऊ
सिमकान
लोई
पेरन
बालापुरा
हीरेखां
तान्तया
बापूराव

نمبر	نام سلطنت	ابتدا سنہ عیسوی	انتہائی سنہ عیسوی	تعداد مدت
۱	چوہان	سنہ ۱۰۴۵ع	سنہ ۱۱۹۱ع	۱۰۴۶
۲	پٹھان شاہان دہلی	سنہ ۱۱۹۱ع	سنہ ۱۴۴۱ع	۲۵۰
۳	شاہان مانڈوگڈھ مالوہ	سنہ ۱۴۴۲ع	سنہ ۱۵۳۱ع	۸۹
۴	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۵۳۲ع	سنہ ۱۵۴۹ع	۱۷
۵	سلطنت تیموریہ دہلی	سنہ ۱۵۵۰ع	سنہ ۱۷۱۹ع	۱۶۹
۶	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۲۰ع	سنہ ۱۷۵۵ع	۳۵
۷	مہاراجگان سندھیہ	سنہ ۱۷۵۶ع	سنہ ۱۷۸۶ع	۳۰
۸	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۸۷ع	سنہ ۱۷۹۰ع	۳
۹	مہاراجگان سندھیہ	سنہ ۱۷۹۱ع	سنہ ۱۸۱۷ع	۲۷
۱۰	سرکار ذوی الاقتدار انگریزی	سنہ ۱۸۱۸ع	سنہ ۱۸۷۷ع	۵۹

شہر اجمیر کو آباد ہوکے ۲۰۷۱ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر
سمجھا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تخت حکومت کرنے کیواسطے
اجمیر کا لینا مقدم سمجھتے تھے ہین اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسون نے بھی علی العموم
اپنا حاکم و سرپرست اوسکو سمجھا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط
راجپوتانہ مین واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریاے ستلج عبور کیا
اونہین خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بھی کہ
اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت
کی جانشینی حاصل ہوئی واجب پڑا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا مین شامل کیا جاوے

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی
نے اونکا حکمنامہ بایما انخلاء اجمیر بنام باپوراؤ سیندہیہ صوبہ دار لکہا یا اور ایک دستہ
فوج بہ تحت جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر ریذیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن
صاحب بہادر اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹ - جون ۱۸۱۸ء کو اجمیر مین داخل ہوکر مدار کے پہاڑ کے
نیچے خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوسنے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی
سے در پردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز
نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراؤ نے انجام سوچکر شہر خالی کر دیا اور مع عیال
و اطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فورًا اپنا دخل کر لیا فوج کے قیام کے
واسطے مابین بیراؤ نا ندلہ میدان تجویز ہوکر ۲ نومبر ۱۸۱۸ء کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ
صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا۔

ابتداء مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تہے اور انکے
تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل
ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ دار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص
اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہان علیحدہ صاحب
سپرنٹنڈنٹ تہے اور دو اضلاع صاحب ریذیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے ۱۸۴۲ء
مین ہر دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل
ضلع کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین
مقرر ہوئے ۱۸۴۸ء مین طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع
کی ترقی و آبادی کو دیکہا اور کرنل ڈکسن صاحب سے از بس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

کمشنر کیا اور اونکے تحت مین ہر دو اضلاع کیواسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق ریزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلاوساطت متعلق بہ ممالک مغربی و شمالی ہوا ۱۸۵۷ع مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین رکھے گئے حال مین چند سال سے پھر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔

اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین اونکی فہرست یہہ ہے۔

نمبر	نام حاکم	ابتداء	انتہا	تعداد مدت	کیفیت
۱	کرنل نکلسن صاحب	۱۹ جون ۱۸۱۸ع	۲۷ جولائی ۱۸۱۸ع	۱ ماہ ۹ یوم	•
۲	ویلڈر صاحب	۱۸ جولائی ۱۸۱۸ع	۱۵ دسمبر ۱۸۲۲ع	۴ سال ۵ ماہ	•
۳	ہیڈلسٹن صاحب	۲۲ اپریل ۱۸۲۵ع	۱۱ اکتوبر ۱۸۲۷ع	۲ سال ۵ ماہ	•
۴	کوبٹش صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۲۷ع	۱۲ اکتوبر ۱۸۳۱ع	۴ سال	•
۵	لوکٹ صاحب	۲۸ نومبر ۱۸۳۱ع	یکم جولائی ۱۸۳۲ع	۶ ماہ	•
۶	میجر الکزینڈر سپیرز صاحب	۲ جولائی ۱۸۳۲ع	۱۶ اپریل ۱۸۳۴ع	یکسال ۹ ماہ	•
۷	ایڈمنسن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۳۴ع	۳۰ جون ۱۸۳۶ع	دو سال ۲ ماہ	•
۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی ۱۸۳۶ع	۲۶ جولائی ۱۸۳۷ع	یکسال ۲۵ یوم	•
۹	میکناٹن صاحب	۲۷ جولائی ۱۸۳۷ع	۱۷ فروری ۱۸۴۲ع	۴ سال ۶ ماہ ۲۱ یوم	نہایت خوش خلاق تھے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تھے

نمبر	نام حاکم	ابتداء	لغایتہ	تعداد وقت	کیفیت
۱۰ डिकसन	کرنل ڈکسن صاحب	۱۰ فروری سنہ ۱۸۴۲ع	جولائی سنہ ۱۸۵۷ع	۱۵ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف لکھنے کو ایک دفتر چاہیے۔
۱۱ सरहिनरी	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہی بطور عارضی کام کیا				
۱۲ लैड	لائیڈ صاحب	.	.	.	
۱۳ ब्रुक	کپتان بروک صاحب	.	.	.	
۱۴ डेविडसन	ڈیوڈسن صاحب	.	.	.	
۱۵ रपटन	میجر ریپٹن صاحب	.	.	.	

فہرست دربار ہا جو اجمیر مین منعقد ہوئے ہین

اوّل بتاریخ ۳ جنوری سنہ ۱۸۲۳ع باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم بتاریخ ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۲۶ع باجلاس سر تھیوفلس مٹکاف صاحب۔

سیوم بتاریخ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۳۲ع باجلاس لارڈ ولیم بنٹینک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند۔

چہارم بتاریخ ۲ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ع باجلاس مسٹر طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک غربی و شمالی۔

پنجم سنہ ۱۸۷۰ع باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند۔

ششم بتاریخ ۵ نومبر سنہ ۱۸۷۲ع باجلاس کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر۔

ہفتم بتاریخ ۲۰ جون سنہ ۱۸۷۳ع باجلاس کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

ہشتم - بتاریخ ۲۰ - مارچ ۱۸۷۵ء باجلاس مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر -

فی زمانہ ۱۸۷۸ء سے مسٹر ولزلی ساندرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی و رعایاپروری وعدل گستری حد وپایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہے اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب ممدوح کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اوز مفوض ہے -

انسپکٹری جنرل پولیس - ڈائرکٹری سر رشتہ تعلیم

اختیارات سشن جج مقدمات و فوجی ذیل علاقہ ریاستون کے -

محکمہ جنگل وغیرہ -

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے -

تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت دوامی حاصل کرنا -

انتظام قرضہ زمینداران وجاگیرداران -

علاقہ جات استمرارداران کا قایم وبرقرار رہنا -

بیر اور رجالیہ اور راجوسی اور بلاد کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا -

اجمیر مین برانچ اسکول جاری ہونا -

بھومیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا -

नालया
बलाद
ब्रांचस्कूल

ضلع اجمیر کی ترمیم بند وبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔
عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔
دفتر ضلع پچاس سالہ کا ازسر نو ترتیب پانا۔
راجگڈھ کے مفقود الخبر خاندان کو ازسر نو ریاست وجاگیر عطا ہو کر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔
عام سڑکون اور بخصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔
ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔
نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔
شہر اجمیر بمبی سے ستو و نیچ ہو کر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر پُشکر پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہر طرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر و مکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ مین سے صرف یہی ایک مقام دیکھا ہے اور یہہ بھی عجیب ہے کہ اوسکے شکھر پر شل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے - اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹے گोकलपाक

کہ سیندھیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور مزدوری بمنزلہ مفت ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوترکر جاتی ہین اور پورنماشی اشنان کیواسطے بڑہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا ہوا ہے ماندور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ ابتک آتا ہے اور فاضل پانی لونی وسرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -

पुष्कर

मांहोर

اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -

राजघाट

راج گہاٹ مشہور ہمان مندر مہاراجہ مان سنگہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت سنگہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -

पंचपीरघाट

پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے او سپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -

कोटेश्वर

کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے یہہ گہاٹ دولت راو سیندھیہ کا بنایا ہوا ہے -

गोविंदेश्वर

شیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے -

٥ اندر گھاٹ پر اندر کی مورت ہے بخشی سندر لال کایتھ جے پور والے نے بنوایا تھا
٦ چندر گھاٹ پر چندر بان کا مندر ہے شیام لال کایتھ جے پور کے بخشی نے بنوایا تھا
٧ بنسی گھاٹ اجمیر کے بنسی لال کایتھ نے بنوایا تھا۔
٨ اہلیہ بائی خاندان ہلکر کے کنج۔
٩ گنیش جی کا مندر۔
١٠ رگھناتھ جی کا مندر۔
١١ مرلی منوہر جی کا مندر۔
١٢ نرسنگ جی کا مندر واقع نرسنگ گھاٹ۔
١٣ بسرام گھاٹ مع مندر مہادیو تعمیر کردہ ہندوراو مرہٹہ۔
١٤ گھاٹ راجہ بہادر۔
١٥ بدری گھاٹ۔
١٦ رگھناتھ گھاٹ۔
١٧ رام گھاٹ۔
١٨ گھاٹ رائے مکند کایتھ ساکن نارنول۔
١٩ رام گھاٹ مع مندر رامیشر۔
٢٠ گھاٹ ناظر سالگرام جودھ پور۔
٢١ کنسو گھاٹ و کنج مہاراجہ صاحب بھرت پور۔
٢٢ جاک گھاٹ۔
٢٣ چھینک گھاٹ۔

ساوتری گہاٹ | गाविनीघाट

گہاٹ گوڑجیکا۔

ہاڈون کا گہاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔

جبرہہ گہاٹ۔

ساوتری گہاٹ تعمیر کردہ ٹہاکر کا علاقہ جودہپور۔

گہاٹ پرسرام۔

سپت رشی کا گہاٹ مع مندر کرنی ماتا۔

سروپ گہاٹ۔

یاپ گہاٹ۔

گہاٹ راجہ جودہپور۔

انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گہاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد شرقی ۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیر آباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتدا عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیر الدولہ بناے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیر آباد رکہا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

بہت مفید ہے کہ آب و ہوا کی رو سے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجہی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سالتمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے - چہاونی بہت
وسیع و فراخ ہے اور بازار باقاعدہ سیدہا عمود وار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران و نایاب ہے اور دریاو تجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین -

जेकोम
جیکومنٹ صاحب نے ۱۸۳۲ع مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمنٹین اور
सेपसिमे
دو سوارون کی رجمنٹین اور دو توپخانہ اور سیپرس و مائنرس بقدر متناسبہ
हीबर
اور رسالہ انگریز تہے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس مجمع سے زیادہ صاحب علم
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبہی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ
फील्डफो
हेडक्वार
کے فیلڈ فورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈکوارٹرس یعنی مسکن مقدم ہے -

سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۲۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۳ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۱ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پر واقع ہے -

نیا نگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور جالور کے راستہ پر نصیرآباد
سے ۳۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۵۷ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہرپناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہی

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تہا۔

بیاور علاقہ میرواڑہ مین چہاونی نصیر آباد سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع گہاٹہ کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ۔ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ۔ ۲۶ دقیقہ۔

بہنای یا بنای بہنای کا قلعہ اور قصبہ نصیر آباد سے بوندی کے راستہ پر نصیر آباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۶۰ میل شمال مغرب مین واقع ہین۔ یہہ قلعہ بلند کہڑے خاردار پہاڑ کی چوٹی پر بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ یہان ایک راجہ راٹہوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہ پور سے۔ مگر بہ تحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل اوسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکہا جاوے گا۔ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۲۷۳۴۰ کی آبادی ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۴۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہر پناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

سری نگر راستہ اجمیر و ٹونک پر اجمیر سے ۱۰ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۲ دقیقہ۔

فہرست روساء ضلع اجمیر

راجہ دیوی سنگہ صاحب خلف چتر سنگہ صاحب راجپوت گوڑ جاگیردار راجگڈھ و کوٹھراج۔

شیخ المشایخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب خلف دیوان سراج الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اس علاقہ کے اہل اسلام مین انکی عزت و بزرگی اعلی درجہ پر ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رکھتے ہین۔

نواب عبدالکریم خان صاحب خلف عنایت اللہ خان صاحب پٹھان عہد بادشاہی سے معزز ہین اور اب چھہ گانو کی جاگیر رکھتے ہین۔

راجہ بلونت سنگہ صاحب و راجہ بختاور سنگہ صاحب مہاراجہ کشن گڈھ کے خاندان مین ہین ان کے بزرگ روپ نگر کے رئیس تھے مگر وہ تو ریاست کشنگڈھ مین شامل ہوگیا مرہٹون کے وقت سے گنگوانہ وادنترہ وغیرہ کے جاگیردار ہین۔

میر عنایت اللہ شاہ خواجہ مودود چشتی کی اولاد مین ہین اور سجادہ نشین ہین محمد شاہ کے وقت مین جاگیر ملی تہی کہ اب تک ہے اور سیوم درجہ کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔

میر نظام علی صاحب کا خاندان اصل مین متوطن کشنگڈہ تہا رشتہ داری خاندان نواب عبدالکریم خانصاحب کی وجہہ سے جاگیر حاصل ہوئی اور بود و باش

اجمیر کی اختیار کی۔

ٹھاکر گلاب سنگھ راجپوت گوڑ راجگان راجگڈہ کے خاندان سے ہین اور موضع ... کے باشندہ اور ارجن پورہ کے جاگیردار ہین۔

شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ جودہ پور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر ... پائی تھی تب سے یہان رہتے ہین۔

گسائین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیردار ہین۔

رائے سیٹھہ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے راٹھوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹھہ کہلاتے ہین نہایت معزز دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر مین بہت مفصل لکھا ہے۔

رائے سیٹھہ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹھہ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین

قاضی امیرالدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت معزز ہین۔

میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار ہین۔

نواب عبداللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹھان اصل باشندہ نواح کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خانصاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتھہ کابل کی لڑائی مین بڑی رفاقت کی تھی اور اونکے ساتھہ اس ملک مین آکر میرمنشی ایجنسی

راجپوتانہ ہوئے تھے اخیر مین راج جودہپور کے دیوان ہوکر نوابی کا خطاب پایا اور ۱۰ - نومبر ۱۸۶۷ء کو پشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتھہ سے قتل ہوئے انکے سوا

[۱۵] شید عبدالوہاب صاحب -

[۱۶] میر امام علی صاحب معروف پیر جی -

[۱۷] سیٹھہ سوبھاگ مل صاحب -

[۱۸] سیٹھہ فتح مل صاحب -

[۱۹] سیٹھہ موہن لال صاحب -

[۲۰] ٹھاکر ہرناتھہ سنگہ صاحب -

[۲۱] مہتہ رتن سنگہ صاحب -

[۲۲] سیٹھہ رام چندر صاحب -

[۲۳] سیٹھہ صاحب چند صاحب -

اس ضلع کے معزز رئیس و جاگیردار اور بعض اون مین سے آنریری مجسٹریٹ ہین

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگڈہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میرو سنسکرت مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتے ہین اور ان کی بود و باش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے - پرتھی راج سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تہے اون مین گوجر بکثرت تہے -

जोधा
लाखन

پرتھی راج کی اولاد مین مینہ عورت کے شکم سے جو دوہ اور لاکھن دو شخص پیدا ہوئے تھے
جب پرتھی راج کی سلطنت ختم ہوکر اہل اسلام کے متواتر حملوں اور کشت و خون سے
ہندوستان مین امن نرہا جودہا اور لاکھن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان
کو اپنا جاے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ راجہ
کے خاندان سے تہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخر کار تمام ملک پر
متسلط ہوئی - سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی
کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیہ شاہی
جاگیر ہے نمثل قانون گویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب
کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کر لی اور پہر متمرد ہو گئے اور
ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا
کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کی ملک
مین لوٹ مار کرکے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے -
اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب
بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج
نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک راج
مارواڑ کی فوج جہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی - جب فوج
واپس گئی خودمختار ہو گئی اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہ کی شام گڈہ وغیرہ
دیہات تحصیل بیاور راونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شیام گڈہ مین مستحکم
قلعہ بنایا مہاراجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

گوڑکم زور ہوئے وہ لوگ پھر خودسر ہوگئے - اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹھاکر
نے جو قریب تھا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوڑون پہ ٹھاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تھے -

جب ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ولڈر صاحب نے مگرہ کے معزز
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی وتشفی دی اور امن وامان رکھنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب و مناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پہ حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند

बरसाव

جمعدار دلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر

बरार

کرکے تہانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہہ سے ٹوڈگڑہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہارانا
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبھی کبھی عملداری ہوئی تھی اونہون نے اس ملک کے اجزا
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل وخلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا اسواسطے
بعض دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تعین
علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پھر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تھا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تھا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تھا ریاستون
سے اونکا کچھہ انتظام نہوسکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چھاونی
نصیرآباد سے مویشی گھیر لیگیا اور گردنواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پہ توجہہ ہوئی - ۱۸۲۱ء مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی - ایک مسعودہ کی طرف سے - دوسری کھروہ کی طرف سے - تیسری

ٹوڈگڈہ سے - چونکہ سعودہ کا ٹہاکر بہی اونکی زیادتی سے عاجز تہا اوس نے سرکار کی مدد کی - جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج کے مقابلہ کی تاب کہان تہی فوراً اطاعت پذیر ہوگئے - ایک دفعہ پہر بہی سرکار نے روسا ، مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجہتے ہین تو انتظام کامل کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تہی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کرکے انتظام سے سبکدوش ہوئے -

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تہے مگر مجبوراً وہون نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو ٹہہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکہی جاوے گی دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے -

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانک و کوٹ کرانہ آٹہہ سال کیواسطے مفوض ہوئے -

देवायर

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ ملکی مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمیعت مستعد رکہکر وہان کی کل وارداتون کے جوابدہ ہوسکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکہنے کی ہمیشہ خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شرشتہ جاری کرنا منظور ہے اسلیئے حسب ایماء مسٹر ویلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بہرتی ہوتی ہے اوسکے

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہین گے اور
دیہات چانگ وچیتاڑ خالصہ مارواڑ جنھین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین (चीताड़)
ہوئی تہی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹہاکر متعین ہوئے تہے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کیے جاوین گے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔
اختتام میعاد پر ادائے زر مذکور موقوف کیا جاوے گا اور دیہات واپس لئے
جاوینگے مورخہ ۸۔ رجب ۱۲۳۹ ہجری۔
دستخط بیاس صورت رام۔ جواب منجانب صاحب پولٹیکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ ممکو
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پہر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کر دئے جاوین
گے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵۔ مارچ ۱۸۲۴ء مطابق پہاگن شدی ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولٹیکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹہاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کئے۔

(हाल) سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہوکر مختصر چہاونی ڈالی گئی و ٹوڈگڈہ وساروٹ وبیاور
مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کئے گئے۔ ابہی چھہ مہینے نہین گذرے تہے
کہ جہاک مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع بور وا مین جو سرکاری (वारदा)
چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

بدچلنی سے تہی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پہر تو تمام مگرہ مین فساد ہو گیا مگر جلد ہی چند
مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہو گیا بہوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ
تہا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا الکہا خان گرفتار ہو کر دایم الحبس کیا گیا۔ بیشتر فوج کی چہاونی
کوہ چانگ کے نیچے تہی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان
پہونچادین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چہاونی مقرر کی
اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوسپر میر لوگ باشندگان ملک بہرتی ہوتے
گئے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہو گئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر ڈاکو
تہے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہو گئے اور اونکے ساتہہ کل ملک کے لوگ
محنت پیشہ اور صلح شعار ہو گئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کر کے
زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و
توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بہی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب
اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین۔

اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب
نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہو کر ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ ذیل
از سر نو منضبط کیا۔

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ میواڑ

اقرارنامہ فیمابین لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب
آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہتا شیر سنگہہ پردہان و شیام ناتہہ پروہت و راسے

چمبنجی لال وکلا سرکار اودے پور دربار جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج اودے پور کے اور بعضے جو ملک مگرہ و میرواڑہ میں داخل ہے بمیعاد آٹھہ سال آئندہ ابتدا ۱۳ مئی سنہ ۱۸۳۳ء لغایت ۱۲ مئی سنہ ۱۸۴۱ء تیار ہوکے ۳ مارچ سنہ ۱۸۳۳ء بیاور مین بمنظوری بانہین منضبط ہوا۔

اوّل - مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات میں جو انتظام جو جاری ہے میعاد آٹھہ برس آئندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا

دوم - جو کہ اس بندوبست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ ہزار روپیہ کی جو ادا مصارف چھاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہین گے اخراجات تحصیل مالگذاری آٹھہ سال آئندہ بہی اسمین داخل ہونگے۔

سیوم - دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپوٹ تحصیل دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پڑتال کیا کرینگے اور متصدیان مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب کے مقابلہ و مطابقت سے تیار کیا کرینگے۔

چہارم - اس اقرارنامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی۔

[illegible] انقضاء میعاد ... راج جودہ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا۔

عہدنامہ سرکار جودہپور بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ راؤ

ازانجاکہ دربار سے بنظر تعمیل منشاء سرکار انگریزی اور صلاح وایماء اونکے قایم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن وعافیت محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ وچیتاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزادہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے ٹہاکر بہیجے گئے تہے میعاد آٹہہ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ وپرتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین —

ازانجاکہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۵ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۳ - رجب سنہ ۱۲۴۷ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الوس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہینگے اور نو برس تک چانگ چیتاڑ وغیرہ دیہات شرایط سابق پر پہاگن بدی ۶ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۵ - رجب سنہ ۱۲۵۶ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے —

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

सलविस

خواہش سے دربار یہہ بہی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک
شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۵۱ ہجری سے انتہاے میعاد دیہات
مذکورہ بالا تک بموجب شرایط متعلقہ چانگ وچیتاڑ و دیگر دیہات سرکار انگریزی کو
سپرد کئے جاوینگے ۔ میعاد مذکور کے انقضاء پر مطالبہ سالانہ و پٹہ دیہات سابق
وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا عملدرآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس
ہونگے ۔ مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ ۔ جمادی الثانی ۱۲۵۱ ہجری و
۲۳ ۔ اکتوبر ۱۸۳۵ع ۔

راتریہ ۔ ماڈمہ ۔ رال ۔ دہال ۔ بہگورہ ۔ کرواڑہ ۔ چرجی ۔ ۔ لدہ

جواب منجانب لفٹنٹ ٹریولین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹہہ
سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تہے کہ اونکی آمدنی مطالبہ تعدادی
پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور سرِ زمانہ
ثانی نو برس آیندہ کیواسطے از سرنو مرتب ہوکر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے او
اونہیں شرایط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات
کی میعاد بہی چانگ وچیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتہہ ختم ہوگی
ان دیہات کی جمع کا حساب بہی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے دیگر دیہات کا ۔ اور تاریخ
مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال اہلیان راج جودہپور
کو واپس دئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا ۔ مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق

۲۳ - اکتوبر ۱۸۳۵ء - دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بعد ازان دربار سیواڑ نے ۱۸۴۳ء مین تا خوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہ پور نے سات دیہات سوفصلہ جدید واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بدستور بہ تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

۱۸۴۷ء مین اسباب مین سعی کی گئی کہ جودہ پور اور سیواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدیے تھے اور اور حقی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلمہ عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے خیال رکھتے تھے استمرار مین دیے جاوین۔ مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی پوچ اور ظالم تھی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چھوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودہپور سے بھی کوئی امر قطعی طے نہوا۔ اس غیر معین حالت مین سیواڑ و مارواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑہ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸ پٹہ	۲۳	۲۰۱ پٹہ	[illegible]

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڈھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی				
دربار میواڑ	۳۷½	۶۱	۹۸½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ٹھاکر مسعودہ	۲ ⅚	۰	۲ ⅚	[illegible]
ٹھاکر کھیروہ	۱ ⅚	۰	۱ ⅚	[illegible]
میزان	۲۴۱	۸۸	۳۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ عن سالم	ٹھاکر مسعودہ	ٹھاکر کھیروہ
۲۰۱ ⅚	۹۸½	۲۴	۲ ⅚	۱ ⅚
سالم ۱۹۲، نصف ۱۶، تین چہارم ۱ ¾، ایک ثلث ۱ ⅓	سالم ۹۴، نصف ۹ ۴.۵		نصف ۵ ۲.۵، ایک ثلث ۱ ⅓	نصف ۲ ۱، چہارم ۲ ½، ایک ثلث ۱ ⅓

اس میں سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راودسے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور رجودہ پور ۶۷ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران مسعودہ و کھیروہ ۶۲۷ مربع میل ہے۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور ہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

جے سنگہ صاحب رئیس جے پور نے بہی بصلاح صوبہ دار اجمیر اس ملک پر چڑہائی کرکے موضع چانگ اور جہاگ جو بڑے نامور مقام تہے فتح کرلیئے تہے - لیکن تہوڑے عرصہ کے بعد جب مہاراجہ صاحب کی فوج چلی گئی تہانہ دار کو نکالدیا اسیطرح نواب میر خان صاحب نے ایک دفعہ یورش کی تہی کہ ناکامیاب واپس گئے تہے - تیسرے جب راجہ اودیبہان ٹہاکر بہنار کو رام بہاؤ صوبہ دار اجمیر نے گرفتار کیا تہا شیام گڈہ والون نے مع چند سوار اجمیر مین آکر کسی موقع سے رام بہاؤ کو پکڑ لیا اور اپنے وطن مین لیجاکر بمقام جہاگ قید کردیا - اور جب اودے بہان رہا ہوگیا تب رہائی دی لیکن رام بہاؤ اس گستاخی کو نہ بہولا - سنہ ١٢١٥ھ مین اوس نے فوج کشی کرکے شیام گڈہ خوب تاراج کیا اور ایسا قتل عام کیا کہ اوسکی یادگار مین ابتک شیام گڈہ مین پختہ چبوترے بکثرت موجود ہین لیکن جب تہوڑے عرصہ مین شیام گڈہ والون کی کمک جہاگ لولوہ وغیرہ دیہات سے پہونچی تو رام بہاؤ کو انجام کار واپس آنا پڑا -

اگرچہ اس ملک کا مشرقی حصہ متعلق میواڑ اور مغربی متعلق مارواڑ متصور ہوتا رہا ہی مگر ٹہاکران تال و لسانی و بدنور و دیوگڈہ و بگڑی علاقہ مارواڑ کے مگرہ کے چارون طرف محیط تہے اور اپنے ملحقہ دیہات سے بطور نشان سرداری دس پانچ روپیہ سال یا خرگوش یا بکرہ یا راس نرگاؤ بشرح مختلف لیا کرتے تہے مگر ٹہاکران مذکور یہان کے بعض سرکش و معزز لوگون کو بہی بطور دعوت کچہہ نقد و جنس دیتے تہے -

اس ملک مین متعدد قومین آباد ہین - چوہان مینون کی کثرت ہے اونکے فروعات چیتا - برڑیا راوت - میرکاٹہاٹ - میرات گوڑات - ہین -

دراصل اس قوم کا مورث اعلے پرتہی راج چوہان راجہ اجمیر تہا اوس سے یہ مینہ قوم کی

ताल
लुसानी
बगड़ी

चीता
डयारावत
रकाठात
हरातगो-
ड़ात

ایک عورت خانہ انداز کی تہی اوسکے بطن سے جودہ اور لاکہن دو پسر پیدا ہوئے
لاکہن کی اولاد تو سروہی کی جانب پہیل گئی اور جودہ کی اولاد نے اس نگرہ کو اپنا
قیام گاہ بنایا مشہور ہے کہ جودہ چانک مین رہا کرتا تہا اوسکے دو پسر ہوئے اول
جسکو چیتا کہتے ہین اور دوسرا جسکو بر کہتے ہین چیتا کی اولاد نے ہیانگرہ کے علاقہ
مین شیام گڈہ - جہاک - ہتون - بوردہ - کوکڑا ابلی - کوٹ - کرانہ - دیہات آباد
کئے - بابر شاہ کے عہد مین چیتا کی اولاد مین گورا اور ہرراج دو بہائی تہے اونکو
مارواڑ کے راجہ سے ملک چہین لینے کا خوف تہا - اسواسطے دربار شاہی کے کسی
امیر کے ذریعہ سے مذہب اسلام قبول کرکے فرمان شاہی مشعر عطاے نگرہ و میوارہ
حاصل کیا اور دربار شاہی سے قانونگو و قاضی متعین کرائے اور بذریعہ صوبہ دار
اجمیر اس ملک پر قبضہ پایا مگر گورا نے اپنا مذہب بدستور رکہا اور مذہب اسلام جو
اختیار کیا تہا ترک کر دیا چنانچہ اوسکی اولاد اب تک اپنے ہی مذہب مین ہے اور
ہرراج مسلمان ہو گیا اوس نے اپنی اولاد مین ختنہ وغیرہ کا رواج جاری کیا
ہرراج کا نام کاٹہا مشہور ہوا اسکی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب دہلی مین حصول
ملک کے واسطے گیا تہا بادشاہ کی خدمت مین اوسکی پاسبانی کی نوکری تہی اتفاقیہ
بارش بکثرت ہوئی جہان اوسکا پہرہ تہا پانی پرنالہ کا زور سے گرتا تہا اور ہرراج
بدستور نوکری پر مین بارش مین حاضر رہا بادشاہ نے اوسکو ایسی سخت حالت مین
نوکری پر مستعد دیکہ کر نگرہ کی زبان مین فرمایا کہ بہت کاٹہا یعنی سخت آدمی ہے -
سمجہنا چاہیئے کہ سمی میرا ہرراج کاٹہا اور گورا دونون کا دادا تہا اوسکے نام پر دونون
کی اولاد میرات مشہور ہے مگر اس خصوصیت سے کہ ہرراج کاٹہا کی اولاد میرات

सनहव
सेनव
बोरदा
कूकड़ाकू
गोरा
हरराज
मेरा

کاٹھات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا مورث ہندو تھا مگر اوسکی اولاد مدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکھکر اپنا مذہب بھول گئے اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کھانے سے حلال و حرام کا کچھہ تمیز نہ رہا گوڑا دہیر راج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا اونکے نزدیک یکسان تھا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور دہیر راج کی اولاد نے صرف اجرا رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کھانا پینا شادی بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد شد و صحبت سے مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین مگر اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹھات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مکانات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	[illegible]	[illegible]
	•	منقبوضہ خدمتگاران درگاہ	[illegible]	[illegible]
	•	میزان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	[illegible]	[illegible]
۳	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	[illegible]
۴	ایضاً	چھتری سرجی راو	[illegible]	[illegible]
۵	ایضاً	ستد سری ناتھہ دوارہ	یک	[illegible]

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۶	ایضاً	سنکلپت دوو نہارہ ہاری	یک	[illegible]
		میزان مذہبی	[illegible]	[illegible]
۷	متعلق ذات درجہ اول	راجہ دیبی سنگھ گوڑ راجہ لجگڈھ	[illegible]	[illegible]
۸	ایضاً	دیوان غیاث الدین خان صاحب سجادہ نشین	یک	[illegible]
۹	ایضاً	نواب عبدالکریم خان صاحب	سالم مقررہ [illegible]	[illegible]
۱۰	ایضاً	راجہ بلونت سنگھ لاوتہ والہ	[illegible]	[illegible]
۱۱	ایضاً	عنایت اللہ شاہ	[illegible]	[illegible]
۱۲	ایضاً	حکیم نظام علی	[illegible]	[illegible]
۱۳	ایضاً	گلاب سنگھ گوڑ	یک	[illegible]
۱۴	ایضاً	جوتشی سالگرام	یک	[illegible]
۱۵	ایضاً	گوکل پوری گشائین	یک	[illegible]
		میزان درجہ اول	[illegible]	[illegible]
۱۶	متعلق ذات درجہ دوم	جاگیرداران آکھری	یک	[illegible]
۱۷	ایضاً	جاگیرداران بینواڑی	یک	[illegible]
۱۸	ایضاً	جاگیرداران گمتاہیرہ	یک	[illegible]

तारागढ़ी

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
١٩	ایضاً	جاگیرداران ہوراجپڑی	یک	[illegible]
٢٠	ایضاً	جاگیرداران نصف ماندلہ	یک	[illegible]
٢١	ایضاً	جاگیرداران ہاتھی کھیڑہ	یک	[illegible]
		میزان درجہ دوم	[illegible]	[illegible]
		میزان ہر دو درجہ	[illegible]	[illegible]
	متعلق جماعت	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	[illegible]
٢٢	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	[illegible]
		میزان	[illegible]	[illegible]
		میزان کل	[illegible]	[illegible]
			سالم [illegible] مشترکہ [illegible]	

استمرارداران

اجمیر کے ضلع مین ایک گروہ روسا ملک مستحقان حقیت اراضی استمراردار نام سے مشہور ہے اوسمین دو قوم کے لوگ ہین اول راجپوت دوم چارن کہ وے بھی مثل پروہتان کے و بھاٹون کے راجپوتون کے مذہبی متعلقین مین سے ہین - راجپوتون مین صرف چار قسم کے استمراردار ہین - گوڑ - راٹھور جودہ - سیسودیہ - چوہان مینہ - مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین یہہ رئیس بھی مثل جودہ پور و جے پور وغیرہ بڑے رئیسون کے

بادشاہون کی حاضرباشی ونوکری کیا کرتے تہے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب
جودہ پور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھہ
مدت بعد نوکری کی ضرورت متصور نہوکر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری
وقتاً فوقتاً لگایا گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگہ صاحب نے سنہ ۱۷۸۱ء مین ٹھاکر دیولیہ
[illegible] سال مالگذاری کا لینا مقرر کرکے سند لکھدی تھی۔

جب سمت ۱۸۴۶ مطابق سنہ ۱۷۸۹ء مین اجمیر مین مرہٹون کی عملداری ہوئی تو اونہون
نے ان سب رئیسون سے کہ اونکے حقوق بنام نہاد زمینداری وتعلقہ داری دفتر و
مین لکھی جاتی تہی مالگذاری لینی شروع کی۔

سمت ۱۸۶۶ مطابق سنہ ۱۸۰۹ء مین گمان راو صوبہ دار اجمیر نے ایک رقم فوج خرچ کی نام
سے ہر استمرار دار پر لگادی مگر یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ اصل جمع یا فوج خرچ کی تشخیص دیہات
یا علاقہ وار کسی حساب سے ہوئی ہو۔

गुमान

عملداری انگریزی آئی تب جمع وفوج خرچ مقررہ سابقہ مین نو روپیہ فیصدی کی کمی ہوکر
باقی روپیہ سکہ انگریزی قایم ہوا کہ سنہ ۱۸۲۴ء مین فوج خرچ کی رقم تبعداد [illegible] سال
معاف ہوئے اور اصلی جمع بدستور جاری رہی کہ اب تک وصول ہوتی ہے اب ان
استمرارداران کی تعداد دیہات ورقبہ ومالگذاری وکل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے

تعداد استمرارداران	نام قوم	تعداد دیہات	رقبہ بیگہون مین	تعداد کل آمدنی	تعداد مالگذاری
۱	گوڑ	یک	۳۷۵۰	[illegible]	[illegible] ۶ پائی
۸۵	راٹھوڑ	[illegible]	۷۱۹۸۴۹	صدلکھہ [illegible]	یکلکھہ [illegible] ۶ پائی
۲	سیسودیہ	[illegible]	۷۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]
۴	چوہان بنیہ	[illegible]	۱۸۵۴۰	[illegible]	[illegible] ۶ پائی
۱	چارن	یک	۸۰۰	[illegible]	[illegible] ۶ پائی
		[illegible]	۸۱۹۵۲۳	صدلکھہ [illegible]	[illegible]

آغاز عملداری سے یہہ لوگ بلفظ استمرار دار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تہا
کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی زرگی جمع مستقل مقرر ہوچکی تہی اونکو استمراردار
قبول کیاجاتا۔ مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرارداری کو
قبول نہین کیاگیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمراردار لکہے
گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے
نصفی آمدنی پر بندوبست ہواکرے۔ پہر سنہ ۱۸۳۰ع مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر
صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار
بہی صرف تاحیات رکہی گئی۔ چنانچہ ٹہاکر راد ہوسنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا
تو تشخیص جدید عمل مین آئی۔ مگر راجہ زورآور سنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ
بارہ برس تہوئی۔ اور اسیطرح دیگر ٹہاکرون کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی۔ اب تہوڑا عرصہ
گذرا کہ ڈیوڈسن صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے
سے کل غلطیان ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

روسا پروری سب کو یکقلم استمرار دار مقرر کردیا - اور تاریخ ۲۰- مارچ ۱۸۷۳ء بمقام اجمیر مسٹر لیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کر کے سبکو سندین عطا کین - اوس سند کی نقل یہہ ہے -

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کر کے چہوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو برائے دوام پختہ کردیا ہے - بنا برآن یہہ سند آپ کو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپ کے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہوسنے کی غرض سے یہہ رعایت کی گیی ہے -

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوئے - استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفاء کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوین قطعی ہوگا -

دوسری شرط آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطون کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کوان جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا ور اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار حسب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجۂ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپ کو فورًا اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپ کو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سواے ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جسکے پیچھے آپ متبنی و مسندنشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلہ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپ کو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور با اختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین — دادا دادی ماں باپ بڑہوا بھائی بہن حقیقی یا متبنی بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان —

ساتوین شرط جو استمرار دار متبنی ہوکر مسندنشین ہوگا اوسکو مسندنشینی سے پیشتر قواعد مفصلہ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

الف جب سند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا داداکی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب سند نشین ہونیوالا بہائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمراردار کے حقیقی بہائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاویگا **بے** جب چچا سند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب سند نشین ہونیوالا جو متبنٰی ہوا حقیقی بہتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **رے** جب ایک سال کے اندر دوسری سند نشینی ہو پہلی سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بہی کچھہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک سند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری سند نشینی ہو تو جسقدر جز و نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجہے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہوگی۔

اٹھوین شرط استمراردار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہو اختیار نہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار ہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹہیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پہنسادے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بموجب

ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۷۱ء لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی قانون مروج الوقت کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہ رکھنی پڑے گی اور اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشار حکم سرکار مدد دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے تو حتی المقدور آپ اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹۔ مارچ ۱۸۷۵ء حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر۔ ہمارے دستخط اور مہر سے یہہ سند دیگئی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رونیو سروے صاحب کی کتاب مین درج ہے اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم زر جمع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری عصہ ربیع ۵ جولائی عصہ

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ تر خاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑ نسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بعرصہ چار سو سال قنوج سے آکر مارواڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکتیس [۳۱] پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک گنگوانہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمراردار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکھتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ وار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے -

सेनाजी

اول مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چونڈاجی تھے اونکے خلف پرسرام جی کی اولاد مین ہاگری کے بہومیان ہین -

चोंडाजी
परसराम
हागरी

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تھے اونکے خلف اکھے راج کی اولاد مین کہوڈان اور بوبانی کے بہومیان ہین -

रणमल
अखेराज
खोडान
बुबानी

سیوم چودہوین پشت مین جودھاجی ہوئے اونکے خلف دوداجی و بیرم جی کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین :-

برسنگ جی - چانداجی - جگمال جی - ایشر جی - جیمل جی

जोधाजी
दूदाजी
वीरमजी
बरसिंह
चादा
जगमाल
ईशर
जेमल

خاندان برسنگه جی کل بهومیان ہین — خاندان چاندا جی کے چهه پسران کا بهومیان چانداوت کہلاتے ہیں

اولاد ٹهاکرسنگه موضع بهانوته — اولاد جسونت سنگه موضع چٹیانه — ہری سنگه خلف چاندا جی کل بهومیان ہین — کشن سنگه خلف چاندا جی

भानोता । जटयाना ।

اولاد سدا سکه موضع کالیسره — اولاد بلیان جی موضع پہاڑ کیه — اولاد سروپ سنگه موضع چاچیاواس — اولاد سبل سنگه موضع سورج کنڈ ہین

कालेसरा । फाडाकिया । बाँगरवाली खोरी — चाचियावास — बागरवाली खोरी — सूर्यकुंड

باگروالی کہوری — اولاد وزارکا داس

اولاد جسونت سنگه موضع گناہیڑه بهومیان — موضع کنولائی و کائرٹ بهومیان

कायड़ कँवलाई — गुनाहेडा ।

اولاد عجب سنگه — اولاد پرتهی سنگه — اولاد راج سنگه

موضع پانسلی مین — موضع نلوڑه مین

पासली नलोड़ा ।

اولاد نراین داس موضع چانوڈه مین — تعظیمی اقرار دار بهومیان کٹریل کانسپور

चावंडा । कड़ील कांसपुर

بهومیان نینڈله

नींडला ।

سنوبہرداس خلف چاندا جی بهومیان — بهگوانداس خلف چاندا جی بهومیان

رام پوره ہنوتیه — دوراے — بهگوان پوره ڈوماڑه — ڈہال بهیڑان

रामपुरा हनवान्तिया । दोराय — भगवानपुरा डमाड़ा — ढाल भीड़ान

گلانہ	اہیڑان	अहीड़ान तिलाना
بلونتہ	نباب	नबाब
—		बलवन्ता
	قدمپورہ	क़दमपुरा

کیشوداس خلف چاندا جی — گوپال سنگہ خلف چاندا جی

بہومیان — بہومیان

دلواری	ستاوڑیان	بڑول	لوہرواڑہ	लोहरवारा	सतावड़यान
—	بیوبخہ	شوبلیہ	ویولیہ	बडोल	दलवारी
				ड्विवलया	बियोंजा
		ورانٹہو	ہنوتیہ	गोयला	
				हनवन्ता	

جگمان جسکی اولاد جگمالوت کہلاتے ہین — ایشر جی

بجیت سنگہ بہومیان کانیہ — یہ دو سنگہ استرار داران منوہرداس بہومیان — رام سنگہ

سیٹہن استرار دار	بہومیا	نوریاداس	جٹیانہ	دوڈیانہ	تعظیمی	कानिया
सिठन	ناگیلا नागेला	नूरयावास	जिरयाना	दोड्डियाना		
				बोबानिया بوبانیہ	باگسوری	वागसोरी

سائیداس عرف بہومیان انترہ — अंतरा

ہنونت سنگہ — بخت سنگہ، کیسر سنگہ

گلاجی بہومیان — رام پورہ रामपुरा، لہسووہ ल्हिसोवा

استمرار داران استمرار داران

सिथाना	استہانہ	اکیسرپورہ	केसरपुरा
लांबा	۲ لانبہ	۲ اکرول	अकरोल
नगर	۲ نگر	۲ لوڑی	लोडरी

۳ موہن سنگہ ۳ جسکرن

استمرار دار

سکرانی सकरानी

بہوسیان عن استمرار دار

کایتہ تعظیمی

कातया

مسعودہ मसऊदा

استمرار دار

۱ جیسنگہ پورہ जैसिंघपुरा

۲ ندواڑہ नंदवाड़ा

۳ شیرگڈہ शेरगढ़

۴ فتح گڈہ फतेगढ़

۵ کیلو केलो

گردہرداس

جاموال जामोला

بجے مل جی

دوارکاداس عن بہوسیان رام سنگہ عن بہوسیان

پچولیان पिचोलया کشن پورہ किशनपुरा

گیانداس مادہوداس عن بہوسیان

لالی کہیڑہ लाली खेड़ा

استمرار دار بہومیان

سپہ الیان بدہواڑہ बुधवाड़ा बीहड़वाला

مسرتان شاہ بہومیان

بیانہ مگری मगरी मालदेव चंद्रसेन बयाणा

چہارم اٹھارہوین پشت مین مالدیو ہوئے اونکے پسر چندرسین کی اولاد سب تفصیل ہے۔

سوہن سنگہ کی اولاد عن بنگنوٹ کی بہومیان रींगनोट بلدیو سنگہ کی اولاد بہومیان

ڈٹرلیہ ڈہگاریہ ساشپڑودہ बुबड़ेला डिगारया सापड़ोद

گردہر سنگہ کی اولاد عن استمرار دار ساتولائی सातोलाई شیام سنگہ کی اولاد

اکھی راج کل استمرار داران اودے بہان

ہری سنگہ کچ سنگہ نرسنگداس سورجمل

اجیتپورہ اکیورٹا استمرار دار تعظیمی استمرار دار تعظیمی जैनपुर टाटोली

اجڑانہ اکوٹہل اٹاٹولی باندواڑہ जडाना वावडी

کاچریہ کنی کلان استمرار دار استمرار دار काचरया बांदनवाड़ा

केरोट

कोरटल

باوڑی امرگڈہ कनईकला अमरगढ़

ناہرسنگہ استمرار دار تعظیمی ویدیہ بہومیان جوتایان जोतायां

पालला

استمرار دار تعظیمی سوراجہری پاڈلہ जावला

कल्याणपुर मोराजई

جڑلی دیوگانو کہیرہ خواجہ ضیا جاولہ बड़ली देवगांव खेरा केरया

استمرار دار کہیرہ پیرانگا کلیانپورہ استمرار دار

۱-ناندسی नान्दसी

۲-ریچھپالیان रीछपालया ۱-ناگولا नागोला کیسری سنگھ

۳-بگرائی बगराय ۲-گویلہ गोयला استمراردارتعظیمی

۴-سلاری सलारी ۳-کنی خورد कनई खुर्द بہنائی भिनाय

۵-کیبانیہ केवानया ۴-پیرولی पेरोली استمراردار

ایشرداس

۱-سرانہ सिराना

استمراردارتعظیمی

۲-سورکہنڈ सूरखंड

دیولیہ देवलया

۳-شولیان शोलया

استمراردار

۱-ارور अरोड़

۲-شوکلی शोकली

۳-شوکلہ शोकला

۴-رگہناتہپورہ रघुनाथपुरा

۵-گوڈہ کلان गुढाकलां

پنجم اونیسوین پشت مین اودے سنگھ ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان مفصلہ ذیل ہین -

اولاد جسونت سنگھ استمراردار میواڑیہ मेवाड़या

سکت سنگھ

پرتاب سنگھ بہوسیان جاٹلی · ان سنگھ بہوسیان اکہری

जाटली · کرن سنگھ

استمرار دار تعظیمی

کہروہ — खरवा

استمرار دار

۱- بہوانی کہیڑہ — भवानी खेड़ा

۲- ناسون — नासून

۳- دیوگڑہ — देवगढ

بہگوان سنگہ

استمرار دار تعظیمی عن گوبند گڈہ — गोविंदगढ़

بہوسیان

نانر رام سیر ڈہانی — नांद रामसेर ढानी

رام پورہ نانر — रामपुरा नांद

۱- پیسانگن — पिसांगन

مادہو سنگہ

بہوپال سنگہ

استمرار دار تعظیمی

۲- پارڑہ — पाड़ा

استمرار دار

۱- خواص سرڑی — ख़वास सरसड़ी

۲- پیران ہیڑہ — पिरानहेड़ा

۳- میووہ خورد — मेवड़ा ख़ुर्द

۴- گوڈہ — गुढा

۵- سدارا — सिदारा

۶- گل گاو — गुलगांव

کرن سنگہ

استمرار دار تعظیمی - مہرون — महरू

استمرار دار - تسواریہ — तसवारया

نیمود — नीमोद

سانگریا — सांगरया

کاویڑہ — कावेड़ा

بجن سنگھ

ویرت سنگھ ساونت سنگھ

استمرار دار استمرار دار

करोंज کرونج دیولیہ خورد देवलया

راج سنگھ

استمرار دار تعظیمی

जूनया جونیان

استمرار دار

काल्हेरा बोगला ۱۔ کالہیرہ بوگلہ

मंडा ۲۔ منڈہ

بہومیان

केकडी ۱۔ کیکڑی

मांगलयावास ۲۔ مانگلیاواس

नरवयावास अरड़क जोनड़ा نرہرداس عن بہومیان اڑکہ ہانسیاواس شیام سنگھ عن بہومیان اونڈرہ

बेनोड़ी चांदसेन थारी بینوڑی تھاری چاندسین

गंगवाना کشن سنگھ کے پسر ہیر سنگھ کی اولاد گنگوانہ کے راجہ ہین اور بہادر سنگھ کی اولاد بہومیان ہین

ہیر سنگھ راجہ گنگوانہ بہادر سنگھ بہومیان

सदापुर سداپور بیر बीर

چاندولائی चांदोलाई

استمراردارن موجودہ حال کے بزرگون سے اکبر شاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ مین کوئی نہ تہا ہر ایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین مگر سبکی روایتین اکبر شاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہڑوہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر شکت سنگہ ہمارے مورث اعلےٰ نے اکبر شاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی وسکے جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ ۹۸۵ھ مین صرف اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ مدد معاش نسلاً بعد نسلاً عطا ہوا۔

ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط ۹۸۵ھ مین بہوبت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی۔ راجہ صاحب بہنائی نے لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین مادلیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبر شاہ نے ہمارے مورث کرم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔

ٹہاکر صاحب گوبندگڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنداس ۵۶ سوارون سے نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔

ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ٹاٹولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ... گوپی ناتہہ ولد کسل تا تہہ

मादलय

नागोला

نبیرہ کرم سین راٹھور کو جاگیر مین عطا ہوا جسکا باپ بیجا پور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص
بادشاہ کا مہری محررہ ۱۰۶۵ھ ہے۔
ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرارداران کے بزرگون کو ابتداء
مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زرنقد
بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل
کی یہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے۔ اس ضلع مین استمراردار
ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے۔ اس خاندان کے
سوائے اس ضلع کے استمرارداران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے۔

सावर

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال
سے تعلق اونکا ہاڑوتی کی ایجنسی سے ہوگیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون
کی ریاست رہگئی ہے۔
مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ
دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان روائے ملک میواڑ ہین اور رئیس ساور
و ٹہاکران پرتاب پورہ ٹانکاواس۔ ڈونسلہ۔ جانتہلی۔ پیپلاج۔ بسوندنی۔
و دیوکہیڑی۔ شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین۔

रतापपुरा
ांकावास
डोंसला
वानथल
पपुलाज
देवखेड़ी

۱- شکت سنگہ
۲- بہان سنگہ

۳- گوکلداس

۴- سندرداس .... عجب سنگه .... دیو کہیڑی

۵- پرتاب سنگه .... جے سنگه .... رام سنگه

.... پیلاج .... بسوندنی

۶- راج سنگه .... چتر سنگه .... جہان تہلی

۷- اندر سنگه .... بہادر سنگه .... چوتسلہ

۸- سکت سنگه

۹- بہوپ سنگه

۱۰- اجیت سنگه

۱۱- جسونت سنگه .... زورآور سنگه .... ٹانکاواس

۱۲- سندرداس .... شب داس .... پرتاب پورہ

۱۳- مادہو سنگه .... ساور

رئیس ساور کا مورث اعلی گوکلداس شاہزادہ شاہجہان کا ملازم تہا ایکدفعہ جہانگیر اور شاہجہان کے باہم بمقام بنارس لڑائی ہوئی اوس معرکہ مین گوکلداس کے ۴۸ زخم آئے اور اوس نے بہادری اور نمک حلالی ثابت کی شہزادہ نے صلح کے بعد اوس جانثاری کے جلدوے مین سنہ ۱۶۲۷ مین ساور مع پرگنات کیکڑی وغیرہ عطا کئے کہ دیگر پرگنات قبضہ سے جاتے رہے فقط ساور رانیک ہے سابقاً نوکری کرتے تہے مرہٹون کے عہد سے جمع مقرر ہو گئی ہے -

گوڑ

یہہ خاندان اس ملک کا باشندہ قدیم نہین ہے سنہ ۱۰۸۰ء کے قریب اونکا مورث بچھراج گوڑ بنگالہ سے پرتھی راج کے وقت مین دوارکا کے درشن کے لئے اجمیر آیا تہا اتفاقاً اونہین ایام مین دریا سنگہ حاکم ناگور حسنپورہ پرتھی راج باغی ہو گیا تہا اسواسطے پرتھی راج نے اوسکی گرفتاری کیواسطے بچھراج سے استدعا کی چنانچہ بچھراج کامیاب ہوا اور بطور اس شجاعت کے پرتھی راج نے اوسکو اپنا داماد بنایا۔ گوڑون کی حکومت اوس زمانہ مین کچاون سرواڑ جونیان کیکڑی وغیرہ علاقجات مین بہت پہیل گئی تہی۔ ہمایون کے وقت مین راجہ گوپال داس کا ہفت ہزاری منصب تہا جہانگیر اور شاہجہان کے دربار مین راجہ بیٹھل داس کی بہت عزت تہی چنانچہ اوس نے اپنے پوتہ راج سنگہ کے نام پر راجگڈہ بسایا ہے پہر انقلاب زمانہ سے ایسے ضعیف ہوئے کہ راٹھورون نے کل ملک پر قبضہ کر لیا۔ آخرکار ریاست شیوپورہ کی مدد سے مکرر راجگڈہ پر دخل پایا مرہٹون کی سخت گیری سے گوڑ مفلس ہو گئے تہے یہانتک کہ سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے بشرط نذرانہ راجگڈہ کا پرگنہ واپس کیا تو مفلسی سے نذرانہ کا بندوبست نہو سکا تب کوٹھاج کے سوائے سب خالصہ مین شامل کیا گیا اوس وقت سے اس قدیم ریاست کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی۔ اخیر مین حسب سفارش مسٹر لاٹوس صاحب مہتمم بندوبست و سانڈرس صاحب کمشنر گورنمنٹ ہند سے سنہ ۱۸۷۴ء مین قبضہ راجگڈہ راجہ دیوی سنگہ کو برائے دوام جاگیر مین ملا بتاریخ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۷۴ء خلعت و سند عطائے راجگڈہ جلسہ عام مین دئے گئے۔

कुचावन
सरवाड़
विठल
कोठाज
लाटुस

چوہان مینہ

اس قوم کی پیدایش و پہیلاؤ کا حال مگرہ و میرواڑہ کے حالات مین لکہا گیا ہے اور

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹہ ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین ہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر رفتہ رفتہ مرہٹون کی عملداری مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا یا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دیے گئے۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹڑی نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر ہوئی اور سیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا۔

कोरड़ी

استمرار دارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

اول باعتبار نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلاتعظیمی مع اپنے کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صف یعنی درجہ مقرر کیے گئے۔ اول صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلاتعظیم۔ اور سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی نامہ کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مد نظر رہے ہین۔ تیسرے از روے نقشہ معاملت گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتہہ چند چہوٹے استمرار دار لکہے ہین

کہ اونکی چہوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتہہ شمار مین آتی ہین اور انہین
کے ساتہہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - با اینہمہ کہ علی العموم یہہ تینون مراتب
موافق و متفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملت گذاری
مین دوسرے رئیس کے قبضہ مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی
ہونے کی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان
کسی ایک رئیس سے قربت رکہتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی
دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح
ہوتی جاوے گی -

بہنائی باندن واڑہ ٹاوڑی

اس خاندان کا مورث اعلے چندرسین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چہوٹا بیٹا تہا
عوام مین مشہور ہے کہ چندرسین بڑا بیٹا تہا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا
وہ چہوٹا تہا مگر کرنل ٹاڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندرسین
دعویدار ریاست ہوا تہا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تہی اسواسطے چندرسین
جودہ پور سے نکالا گیا اور تا مرگ بمقام سیوانو رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین
بہنائی کم آباد جنگل تہا اور رادلیا نامی بہیل وہان خود مختار تہا اکثر غارتگری کرتا تہا
اتفاقیہ کرم سین نبیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور رادلیا بہیل نے
اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بہیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا
اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب رادلیا کو ہلاک کیا اور بہنائی پر خود قابض ہو گیا
بعض روایت کرتے ہین کہ رادلیا نے شاہی خزانہ لوٹا تہا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

متعین ہوکر اوسے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا۔ علاقہ
بہنائی پچور اسے مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبر شاہ مین
پرگنہ بہنائی لکہا ہے مگر استمرار یا جاگیر کا کچہہ ذکر نہین ہے۔
کہتے ہین کہ اسی راجہ چندر سین کی ہمشیرہ اکبر شاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور
تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے۔ مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اودے سنگہ
کی رضامندی سے ہوئی تہی چندر سین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور
راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا
اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت
ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیئے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتہی پر سے کود کر
علیحدہ ہوگیا اودے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ
کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بیٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ
مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون گردہر سنگہ بلدیو سنگہ
سوہن سنگہ کو واجبی گراس ملا کہ گردہر سنگہ کی اولاد وسنا تولائی کے استمرار دار ہے اور
سوہن سنگہ کی اولاد ڈبریلہ۔ ڈہیکاریہ۔ سانپہروده۔ ورنیگوٹ مین بہوم سے گذارہ
کرتی ہے۔
پہر سنہ ۱۶۵۹ء مین شیام سنگہہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے
۸۴ دیہات مین سے ۳۸۔ اکہے راج کو ملے اور ۴۶۔ اودے بہان کو جو باوٹی یعنی
مسند نشین ہوا تہا۔ اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار اور اوسکے بہائی
بیٹے ہین۔

اودے بہان کے تین لڑکون کیسری سنگہ سورجمل نرسنگداس ہین سے کیسری سنگہ
سسند نشین ہوا۔ اور سورج مل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹاٹوٹی معاش ہین
ملی۔ نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنیٰ ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر
جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا
اور نرسنگداس کو معاش ملی۔
بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور بہٹی سنگہ ہوئے جگت سنگہ سسند نشین
ہوا اور بہٹی سنگہ کو شولیان معاش ہین ملا۔
بعدازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈ ملا مگر اب سورکہنڈ
پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون ہین
داخل نہین ہے۔
بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسند نشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ
معاش ہین ملا۔
اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادرخورد
بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اونریری مجسٹریٹ
درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ
کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکری سفر رہوکر وہان رہتے ہین اورانصرام کام کرتے
ہین اس خاندانمین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۲۹
گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبر اول ہین اونکے ساتہہ دو صنف
مین چین سنگہ استمراردار شولیان۔ تحول سنگہ استمراردار ساتولائی۔

چتر بہوج بیٹا استمرار دار راج کوٹہری اور سیوم صف مین راو کیسری سنگہ صاحب
برادر راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین —

باندن واڑہ تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمرار دار ٹہاکر سورجمل تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سورجمل ونرسنگداس چہوٹے بہائیون کو کم معاش دیتا تہا نرسنگداس نے تو بوجہ متبنی ہونیکے منظور کر لی مگر سورجمل ناراض ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کار نمایان ظہور مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا دیا اور اوسکے سوائے رام سر وسری نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا ۱۶۶۷ء مین سورجمل نے باندنواڑہ مین دار الریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہپور اجمیر مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض ہوئے اس خفگی مین رام سر وسری نگر کا علاقہ ضبط کر لیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کر دیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے (۱) امر سنگہ پاٹوسی —
(۲) فتح سنگہ ٹہاکر پاڑلہ — (۳) صورتان سنگہ ٹہاکر جاولہ — (۴) آنند سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ —
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے (۱) بہادر سنگہ پاٹوسی — (۲) مان سنگہ ٹہاکر جوتایان —
بہادر سنگہ کی دو اولاد (۱) اکہے سنگہ پاٹوسی — (۲) بہیرون سنگہ ٹہاکر امر گڈہ —
اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمرار دار باندنواڑہ بلا شرکت غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود ہی کلیان پورہ سے متبنی ہوکر مسند نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے ماعہ سالانہ لیتا
ہے باندنواڑہ مین ۱۷ گانو ہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راوصاحب
کا عطا ہوا ہے -

راؤ رنجیت سنگہ صاحب استمراردار باندنواڑہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۹ پر ہے -

اوسکے ساتہہ دوصف مین کرشن سنگہ بہیم سنگہ چندن سنگہ بہوپال سنگہ
باڈلہ جوتایان جاولہ کلیان پورہ

اور سیوم مین ہنونت سنگہ
امرگڈہ

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین باوڑی باگ سنگہ
کو گراس مین مل گئی باقی تین گانو پر بہبوت سنگہ ٹہاکر حال پاٹوی قابض ہے -
اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ حوالہ یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی
ہے سبب یہہ کہ پاٹوی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین -

ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے
مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے -

ٹاٹولی کا ٹہاکر بہبوت سنگہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتہہ بہوانی سنگہ
ٹہاکر باوڑی دوم صف مین بہ نمبر ۹۳ ہے -

बावड़ी

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	[illegible]	۷۹۶۷۴	[illegible]	[illegible]	
سرانہ وشولیان	[illegible]	۹۲۲۶	[illegible]	[illegible]	
باندن واڑہ	[illegible]	۲۴۸۴۵	[illegible]	[illegible]	
آمرگڑہ - جوتایان پاٹولہ - جاولہ - کلیان پورہ	[illegible]	۲۰۳۲۲	[illegible]	[illegible]	
ٹاٹوٹی	[illegible]	۱۲۶۲۰	[illegible]	[illegible]	
باوڑی	یک	۲۴۵۵	[illegible]	[illegible]	
سیزان خاندان بہنائی	[illegible]	۱۵۹۱۴۲	یک لکھہ [illegible]	[illegible]	

ساور

ٹھاکران علاقہ ساور کے سورت اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اوسکا حال توسیسودیہ نسل کے بیان مین لکھا گیا ہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے کو ریاست ملی اور چھوٹے عجب سنگھ کو موضع دیوکھیڑی گراس مین ملا پھر سندرداس کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگھ پاٹوی ہوا اور رجے سنگھ کو موضع پیپلاج اور رام سنگھ کو بسوندنی ملا پھر پرتاب سنگھ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگھ پاٹوی ہوا اور چھتر سنگھ کو موضع چان تھلی گراس مین ملا - پھر راج سنگھ کے چھوٹے بیٹے

بہادر سنگہ کو موضع چونسلا گراس مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زور اور سنگہ کو موضع ٹانکا واس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شب واس کو موضع پڑ پابا پورہ دیا گیا - باقی گانو سب ٹہاکر کو ملے جسپر اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر اونمین سے دو گانو چارنون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز ٹہاکر پیلاج کے کہ وہ ماعہ سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹہاکر مادہو سنگہ معہ ماعہ سالتمام مین داخل کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹہاکر کے قبضہ مین ۱۲ گانو ہین سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹہاکر سندر داس تا حیات خود استمرار دار قبول کیا گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ٹوکس صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے از سر نو تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹہاکر مادہو سنگہ کی حیات تک منظور رہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمرار دار سا اور دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹہاکر پیلاج دوسری صف مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹہاکر بسوندنی چہتر سنگہ ٹہاکر چونسلہ - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر ٹانکا واس - دہونکل سنگہ ٹہاکر دیوکہیڑی - کرشن سنگہ ٹہاکر چاندتہلی ہین -

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	۶۱۴۴۳	[illegible]	[illegible]	
دیوکہیڑی - بسوندی - چاندتہلی چوکسلہ - ٹانکاواس - تہاندڑا در رگہو دان چارن - مہرون خورد مہتاب سنگہ پیپلاج رام سنگہ	[illegible]	۱۵۱۶۱	[illegible]	[illegible]	۲۶۲
میزان	[illegible]	۷۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]	۷۴۷۸

भाँडावार
रघुदान
महरू

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا سنہ ۱۵۵۶ء مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا اوسی اثناء مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچاکر بمقام ہرماڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ بالوی پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

हरमाड़ा

سور کی لڑائی ہوئی اور سور نے شیر کو مغلوب کر کے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین جو اُنگی
کی متصور ہو کر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا - ہنونت سنگہ کی چوتھی
پشت مین عجب سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی -

موہن سنگہ پاٹوی - کیسر سنگہ ستہانہ مین - بخت سنگہ کیسر پورہ مین -
جسکرن سکرانی مین - گردہر داس جامولا مین - موہن سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
سلطان سنگہ پاٹوی - شیر سنگہ شیر گڈہ مین - بیری سال کیلو مین سلطان سنگہ
سے تیسری پشت مین شیام سنگہ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن سنگہ پاٹوی - دوم
سمرت سنگہ جسکو نندواڑہ گراس مین ملا رتن سنگہ کے بہی دو پسر ہوئے ایک
بہیرون سنگہ پاٹوی - دوسرا دیو سنگہ جسکو جے سنگہ پورہ گراس مین ملا -
اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بہوپال سنگہ تہا مگر وہ شیر گڈہ مین جے سنگہ کا متبنّی ہوا - بہیرون سنگہ
کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب بلا شرکت غیرے مسعودہ کے استمرار دار
ہین اسطرح ہنونت سنگہ کی اولاد مین اول ہقدم ریاست مسعودہ اور چہوٹی
ریاستین ستہانہ - کیسر پورہ - سکرانی - جامولا - شیر گڈہ - کیلو - نندواڑہ
جے سنگہ پورہ کی ہوئین اور پہر ان چہوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے
لانبہ اور نگر کیسر پورہ سے اگروَل - اور لالاواس - اور شیر گڈہ سے فتحگڈہ -
اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین -

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو آنریری مجسٹریٹی درجہ سوم کے اختیارات اپنے علاقہ
مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا -
اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے [illegible] مالگذاری

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ ونگر کے سواے کل دیہات مقبوضہ اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے مسعودہ مین ۲۸ گانو ہین ٹہاکر صاحب کو جابقہ پہری دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمرار دار مسعودہ تیسرے نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل مین دوسری صف مین ٹہاکر شاردول سنگہ ستہانہ۔ ٹہاکر اودے سنگہ سکرانی۔ ٹہاکر چیت سنگہ لانبہ۔ ٹہاکر دہیرت سنگہ نگر۔ اور تیسری صف مین ٹہاکر دولت سنگہ جاہولا۔ ٹہاکر بہوپت سنگہ اکرول۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ کیلو۔ ٹہاکر زورآور سنگہ شیرگڈہ۔ ٹہاکر بہیم سنگہ فتح گڈہ۔ ٹہاکر فتح سنگہ کیسرپورہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ ٹہاکر میگہہ سنگہ لالیاواس ہین۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
مسعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible]	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible]	
میزان	[illegible]	۱۴۸۰۵۳	[illegible]	[illegible]	

مجمل حال جونیان مہرون وپیسانگن

انکا سورث اعلیٰ مادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اوسکو علاقہ تسوانہ سوجت وجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ دار مشہور کرتے ہین معلوم نہین وہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا۔ مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیسانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیسانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڈہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کر لئے اور سنہ ۱۱۵۰ع مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کر دئے بشن سنگہ کو جونیان۔ کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیسانگن۔ مشہور ہے کہ پیسانگن دارالریاست جہوجہار سنگہ چہوٹے بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کی خون کا انتقام گو دہا خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا۔

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو کروچ۔ اور دہیرت سنگہ کو ڈیولیہ خورد دو گانو ملے۔ راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پاٹوسی ہوا۔ اور دلیل سنگہ کو کالہیرہ بوگلا اور درجن سنگہ کو سنڈرہ گرام مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

नसवाना
सुजत
जैतारन

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچہہ باقی نہ رہیگا اسواسطے اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے -

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے - ریاست جونیان سے صہ سالانہ خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے -

جونیان سے متعلق ایک واقعتاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس نے سنوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے - جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے -

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین مہتاب سنگہ کا پیہرو کلہ مان سنگہ کروبخ - دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام سنگہ ٹہاکر سنڈہ تیسری صف مین -

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جونیان	[illegible]	۳۴۴۷۵	[illegible]	[illegible]	
تخت کی جاگیرین	[illegible]	۱۵۹۸۵	[illegible]	[illegible]	
میزان	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	[illegible]	

مھرون

ٹھاکر کرن سنگہ اول ٹھاکر مھرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی - اول سے اچھی سنگہ کہ مھرون کا ٹھاکر ہوا - تخت سنگہ جسکو تسوار یہ ملا بہادر سنگہ کو نیمود ملا - دوسری سے بجے سنگہ جسے سانگڑ یہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کاویڑہ پایا - یہہ تقسیم ۱۷۸۵ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نا اتفاقی ہوئی کیونکہ مھرون خاص بڑا علاقہ ہے ۱۸۱۱ء مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کاویڑہ والہ سنے مھرون کے ٹھاکر جگت سنگہ اور بہار تہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے مھرون پر قبضہ کرلیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کرچکا تہا اس سے ٹھاکر مھرون کا کچھہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار و پیادگان لیکر کاویڑہ سے مھرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسی نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہاکر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کہود بہاگیرتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرادیا کہ وہ اسطرح مرگیا اوسکو مارکر ٹھکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود مھرون کا ٹھاکر ہوگیا کہ اس ظلم پر کسی راٹھور نے دست اندازی نکی مگر شاہ پورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے مھرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی خایف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد لکہایا

اور مہرون سے نکالکر کا وڑہ بہیجدیا اور مہرون مین راجہ نے بہار تہہ سنگہ کی ٹہکرانی
کا قبضہ کرادیا ۱۸۴۲ء تک وہ قابض رہی ۱۸۴۳ء مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پسر
ایشری سنگہ کو متبنی لیا مگر ۱۸۶۷ء مین جواہر سنگہ لاولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی
کالو سنگہ سند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین مہر یعنی گوجرون کے
قبضہ مین تہا اس سبب سے مہرون کہلاتا ہے -

مہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی استمراردار ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صفحہ مین -
درجن سال کا وڑہ - کشن سنگہ تسواریہ - ڈہونکل سنگہ ساماگریہ - موتی سنگہ نیمودہ -

تام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
مہرون	[illegible]	۲۲۵۸۵	[illegible]	[illegible]	
استمرارداران تحت	[illegible]	۱۴۱۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ا ر ۳ پائی	
میزان	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ ا ر ۳ پائی	

پیسانگن

بہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ
پیسانگن وخواص سرڑہی دیپران ہیڑہ ملی - اور شیام سنگہ کو پارڑہ میوڑہ خورد
گوڈ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اور گل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک
ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے - ناتہو سنگہ پاٹوی -

जावल

اور کلیان سنگہ خواص سرڑہی و پران ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا۔ سنہ ۱۷۵۱ع مین وکہنیون کی عملداری تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ۳۳ ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہرچند تنگ طلبی ہوئی مگر ادا نہوسکا تب انجام کار پران ہیڑہ اور سرڑہی صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن ہوگئے ناتہو سنگہ ٹہاکر بیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ راکہی بند تہی اِس ذریعہ ناتہو سنگہ نے پران ہیڑہ اور سرڑہی حاصل کرلئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر بیسانگن کے قبضہ مین رہے۔ بعد ازان کلیان سنگہ نے [illegible] روپیہ سرکار سیندہیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا۔

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور ساڈول سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ نے اونکو قید کردیا کہ وے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت ظالمانہ تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کردیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات پائی اور مان سنگہ مسندنشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و ساڈول سنگہ کو کچہہ معاش نہ دی آخرکار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرڑہی بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ کو دے دیا۔

سنہ ۱۷۸۱ع تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان مادہو راؤ سیندہیہ صوبہ دار اجمیر نے استمرار داران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کرکے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کردیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر چہوڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کرکے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا سمیر سنگہ پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

باگ سنگہ کے پاس گروی رکہکر گلاب سنگہ سے رہائی پائی کہ اسطرح سرسٹری اور خواص
دونون باگ سنگہ کے قبضہ مین آئے ہین مگر مہان سنگہ نبیرۂ باگ سنگہ کا بیان ہے
کہ گلاب سنگہ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی
جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکہی کہ روپیہ دیکر گانوں لے لو
گلاب سنگہ نے منظور نکیا باگ سنگہ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب
مہان سنگہ قابض ہے اور الیسا معہ ۱۲ر۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔
اب پیسانگن کا راجہ پرتاب سنگہ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف
وارڈس ہوتا ہے ریاست مین یہ گانوہین اور للعہ صہ ۱۴ر۲ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس
خاندان مین قدیم سے ٹہکرائی کا خطاب تہا مان سنگہ نے ابتدا ء عملداری انگریزی
مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی
سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہ پور کو قبول نکیا آخرکار
۱۸۵۰ء مین دربار ہوکر استمرار داران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیسانگن کو خطاب
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سر نو تصدیق ہوا شیام سنگہ
کو پاڑہ میودہ خورد اور گودہ وراثت مین پیسانگن سے ملی تہی اور تین گانو اوسنے
اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کئے یعنی موضع چہاپریہ و موضع ایکل سنگہ تو
خود شیام سنگہ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کرکے لیلئے اور موضع نولکہہ اوسکے بعد
سمال سنگہ نے ماناوت راجپوتون سے چہین کرلیا شکت سنگہ تک شیام سنگہ کی اولاد
مین کوئی شریک نہوا شکت سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ شیو سنگہ مسند نشین ہوا اوسنے
اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگہ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگہ کو گودہ گراس

مین نکالدیا - شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سمان سنگہ نے
اپنے چھوٹے بھائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعد ازان سمان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین
ہوا اور چھوٹا بیر پسال میوہ خورد کا ٹہاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بہائی بیٹے
کو کوئی گانو نملا -

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے
اون مین سے رن سنگہ پاٹوی نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا ہے
اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاپ سنگہ پیسانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگہ
استمراردار پاڑہ نمبر ۱ راجہ پیسانگن کے ساتہہ دوسری صف مین رگہنات سنگہ
پران سیڑہ - چنپال سنگہ خواص - ارجن سنگہ گلگانو - سیٹہہ سنگہ سوارہ ہین -
اور ٹہاکر پاڑہ کے ساتہہ دوسری صف مین - جواہر سنگہ گوڑہ - ناتہو سنگہ میوہ خورد ہین

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگذاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	٣٢٠٩٥	[illegible]	[illegible] ۱۴/۲ پائی	
پران سیڑہ سرڑی خواص گلگانو سدارہ	[illegible]	٨٤٨١	[illegible]	[illegible] ۱۱/۱۰ پائی	۴۶۸۷
پاڑہ	[illegible]	١٧٩٥٨	[illegible]	[illegible] ۲/۵ پائی	
گوڑہ میوہ خورد	[illegible]	٥٥٤٧	[illegible]	[illegible] ۲/۶ پائی	
میران	[illegible]	٨٢٠٨١	[illegible]	[illegible] ۱۴/۱۱ پائی	

دیولیہ و بڑلی و دیوگانو

اس خاندان کا مورث اعلےٰ اکہے راج تہا جسکو برو ی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۸۴ کے ۲۱ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا کے ۲۲ گانو لئے تہے اور نرسنگ داس مورث ٹاٹوڑی کو تین گانو اپنے پاس سے دیئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے اونمین الیشر داس پاٹوی ہوا - دیو داس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جہڑانا - ناہر سنگہ کو موضع نانڈسی اور گوڑملا - اور رگہ سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگہ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے - اول اودیت سنگہ پاٹوی دویم سامنت سنگہ ٹہاکر گوڑہ کلان ہوئے - بعدازان رگہناتہہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی - بیرسال ٹہاکر شوکلہ - چہیتر سال ٹہاکر رگہناتہہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلاشراکت غیرے قابض ہین دیو داس مورث اعلےٰ خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - دوم رجن سال ٹہاکر گوبلہ - جیت سنگہ ٹہاکر کنئی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو پیپرولی ملی تہی مگر ادائے مالگذاری نہوسکی تو ۱۸۲۱ع مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد پیپرولی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پرتن تنہا قابض ہے۔
دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلےٰ ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے نا ندسی و گوڑہ
گراس مین ملی تہی بعدازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوڑ راجپوتون کو
موضع دیوگانو سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کرلیا اور اسیطرح سیسودیون سے بگہیڑہ
گانو لیا ۱۸۰۵ء مین جب ناہر سنگہ کا گوڑون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین
جونیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا
کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تا بحدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا
اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کرلیا تو کشن سنگہ کے خون کے
عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹہاکر کو دئے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ
مین رکہے۔
ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔
ڈیو کرن جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو نا ندسی۔ اندر سنگہ
کو سلاری۔ ہاتہی سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ارجن سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔
اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود
گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو ریچہہ مالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع
بکرامی مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیا نہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب
رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ
صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۴ و ۱۱ پر
تعظیمی ہین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ دیپی سنگہ گوڑہ۔ پرتاب سنگہ کیرٹ

چہتر سنگہ نامدسی - سورسنگہ شوکلہ - بلونت سنگہ شوکلی - بہیم سنگہ اروڑ - ظالم سنگہ رگہنا تہہ گڑہ - بیجے سنگہ ریچہہ مالیان - شیو سنگہ کنی کلان - منگل سنگہ گورٹہل - دیپی سنگہ اجیت پورہ - ساونت سنگہ کیبانیہ ہین تیسری صف مین کوئی نہین ہے اور ٹہاکر بڑلی کے ساتہہ - دوم صف مین - سروپ سنگہ گویلہ - شیودان سنگہ ناگولا اور سوم مین ساونت سنگہ کنئی خورد ہین -
اور ٹہاکر دیوگانو کے ساتہہ صرف دوسری صف مین الیشری سنگہ ٹہاکر سلاری ہے -

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
دیولیہ	[illegible]	۱۸۴۱۵	[illegible]	[illegible] ۲ر	
ریاستہای متعلقہ ساتولائی	[illegible]	۵۱۷۴۹	[illegible]	[illegible] ۱۲ر ۱۰ پائی	
بڑلی	[illegible]	۲۲۴۰۱	[illegible]	[illegible] ۶ر ۵ پائی	
ریاستہای متعلقہ	[illegible]	۱۸۳۶۰	[illegible]	[illegible] ۱۰ر ۶ پائی	
دیوگانو بگہیڑہ	[illegible]	۲۲۵۹۸	[illegible]	[illegible] ۸ر ۲ پائی	
سلاری وکیبانیہ	[illegible]	۸۱۰۸	[illegible]	[illegible] ار ۲ پائی	
میزان	[illegible]	۱۰۵۶۳۱	[illegible]	[illegible] ۹ر ا پائی	

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ الخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچہہ ثبوت نہین ہے۔ اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری مین درج ہے۔ یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ ہے دوسرا قلیل قریب بیسانگن ہے۔ اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچہہ نہین دیا جاتا چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی وا کہری علاقہ اجمیر مین بہومیہ ہین۔

شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چتر سنگہ کو موضع دیوگڈہ بطور گراس ملا۔ اور دیوی سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاب سنگہ کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ۔ باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ بلاشرکت غیرے قابض ہے۔ بہوانی کہیڑہ ناسون و دیوگڈہ کے ٹہاکر کہروہ کے ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ صاحب نمبری پر تو تعظیمی ہین اوسکے ساتہہ مین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	۵۰۹۰۱	[illegible]	[illegible]	
بہوٹلی کہیڑہ ناسون دیوگڈہ	[illegible]	۴۴۶۰	[illegible]	۰	
میزان	[illegible]	۵۵۳۶۱	[illegible]	[illegible]	

گوبندگڈہ

اکبرشاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ مورد عنایات شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبندداس - کاہن جی - سلطان جی - بلرام جی - اچلداس جی - گوپالداس جی

ان مین سے اچل داس لاولد رہا - کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبندداس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڈہ آباد کیا اور قلعہ بنایا - اس ریاست مین چار گانو ہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے - اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے امرت پورہ قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڈہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمرار دار گوبندگڈہ ۱۲- نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگذاری	کیفیت
گوبند گڈہ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible]	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	[illegible]	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible]	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈو سنگہ کی اولاد باگسوری مین استمراردار ہے باگسوری کا ابتدائی حال مسودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے سو اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈو سنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیودان سنگہ برادران حقیقی ہوئے اور باگسوری کا بوبانیہ گراس مین ملا ـ پہر بہوپ سنگہ گمان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد بنیڑیہ مین رہے تہے اور امر سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین سوالہ کہاتی ہے ـ

बनेड़िया

ٹہاکر ناہر سنگہ استمراردار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آیندہ اس ریاست مین تعظیمی نہون گے اوسکے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ دلونت سنگہ ٹہاکران بوبانیہ ۲۴ نمبر پر ہین ـ

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	۱۰۵۰۸	لعہ سہ	الـاعہ سہ ۴٫۸ پائی	
بوبانیہ	یک	۴۶۱۹	سمہ صما سہ	سماسہ	
میزان	۲	۱۵۱۲۷	عہ صما سہ	اعہ معہ سہ ۴٫۸ پائی	

میواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ اجیت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ والی میواڑ المخاطب بہ ٹا راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے ۱۶۵۱ء مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پاٹوسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور جوالیعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد سنہائی اس بہوم کے ٹہاکر جوگیداس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے — مگر خود دوم صف کے ۳۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑیہ صرف ایک گانو ہیچہ رقبہ اوسکا ۳۸۸۵ - آمدنی دوہزار کی ہے اوسین سے اماللعہ ۱۵٫۳ پائی مالگذاری اداکرتا ہے —

ریچہہ مالیان

ریچہہ مالیان قریب پیسانگن کے خاندان کا مورث اعلےٰ کلیان داس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب چہیتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

ساتھہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۵۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
یہ چھہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۶۲۳۹ بیگھہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے ۱۵ روپیہ مالگذاری ادا کرتا ہے۔

سیٹھن

اول اس گانو پر ٹھاکر سور سنگہ قابض ہوا تھا اور اوسی نے اس گانو کو پھر آباد کیا
تھا اب اس گانو پر ٹھاکر کشن سنگھہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۶۴۷ بیگھہ
رقبہ اور الف ایمان ۔۔ آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ اکسیا روپیہ مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے۔

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چانداجی کا چھوٹا بیٹا تھا اس گانو مین سابق کرٹیل
کوٹ کے گوجر آباد تھے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
مارواڑ کا باشندہ تھا سار دول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تھے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چھین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور اورون کی اولاد
کنولائی و کاٹیر مین بھومیہ ہوئی ۔ سمان سنگہ و پھول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی
عزت دار سمجھے جاتے ہین اونکے اور بھائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین بھومیہ
ہین سمان سنگہ پھول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

۷۸۴۸ بیگھہ کا رقبہ عمـــہ کی آمدنی اور امـــہ ۱۵ر۲ پائی مالگذاری ہے۔

منوہرپورہ

اس گانو مین ٹہاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمراردار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۲۷۵۰ بیگھہ آمدنی للعـــہ اور مبلغ الـــہ ۶ر۴ پائی مالگذاری ہے۔

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمراردار چوہان مینہ ہین حال اونکا پیشتر لکھا گیا ہے اون مین سے شمشیر خان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے۔

کیفیت

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہہ	نام ریاست
	الـــہ ۲ر	امـــہ	۱۰۶۴۵	یک	راجوسی
	صماعـــہ ۱۵ر۶ پائی	اعـــہ	۷۸۷۵	سہ	دیہات متعلقہ
	الکماعـــہ ار۶ پائی	صمـــہ	۱۸۵۲۰	للعـم	میزان

کوٹڑی कोटडी

اس گانو کا استمراردار چتربھوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگھہ للعـہ روپیہ کی

آمدنی ہے ماہیر و پائی مالگذاری ہے -

علاقہ جات علاوہ استمرار

کنگوانہ اس علاقہ مین جاگیر دار ہے کہ استمرار یا بھوم نہین رکھتا اس خاندان کے مورث اعلےٰ راے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے - منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کھرکھڑی جو ساٹھہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی - اور سانوت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست بحصہ مساوی تقسیم کر لی - سانوت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کا تہا کشن گڈہ مین رہا - سانوت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کر کے روپنگر پر قبضہ کر لیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہ پور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ ہلکر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوا دیا اور بیر سنگہ کو باستثنار موضع لاوتہہ کے جو اوسکی ماکے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل کیا - بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا - مادہوجی سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو کنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سرانہ نگری آرٹرکہ تین گانو پر دخل پایا اور صورت سنگہ کنگوانہ اونترہ تگرہ تین گانو پر قابض رہا - پہر امیر سنگہ نے جے پور مین جا کر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کر لئے -

صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے - بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاوتہ ملا - اور ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو کنگوانہ اونترہ و تگرہ ملا - جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

جسونت سنگہ رلاوتہ والہ کی گود بیٹھاتہا۔ مگر پہر جب اوسکے درجن سال پیدا ہوا تب اپنے بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصّہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعوی خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے۔

بیر جس زمانہ مین پرگنہ رام سر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے پاس تہا بیر کی جاگیرداران نے ایک چاہ مع بارانی اراضی کے کہ پیمایش حال سے ۱۱ ارہ بسگہہ ہے بنظر حفاظت دیہی راجہ کے تعلق بطور بہوم کے کر دیا تہا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تہی جب انگریزی عملداری اس ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ ابتک اوس پر راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی طرف سے رہا کرتے ہین۔

سداپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بہائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ سداپور مین بہوم رکہتا ہے۔ اس خاندان کو یہہ بہوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تہی جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹہیکہ مین تہا یہہ بہوم پاٹوہی کو ملتی ہے چاند سنگہ کی اولاد فتح گڈہ مین رہتی ہے اور ظالم سنگہ ریوت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے چند آدمی ہمت سنگہ کے سداپور مین رہتے ہین اور حفاظت دیہی کرتے ہیں۔

موضع چاندولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بہوم ہے حسب شرح سداپور کے اوسکو بہوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین ہے یہہ بہوم ہمیشہ پاٹوہی کو ملتی رہی ہے بہیم سنگہ کی اولاد کچولیان علاقہ کشن گڈہ مین علاقہ قائم ہے۔

कचोलया

باب سیوم

ایجنسی میواڑ

اس ایجنسی سے چار ریاستین متعلق ہین - اوّل میواڑ یعنی اودےپور - دوم ڈونگرپور
سیوم بانسواڑہ - چہارم پرتاب گڈہ -

उदेपुर
डूंगरपुर
बांसवाड़ा
प्रतापगढ़

ان ریاستون کے انتظام و نگرانی کیواسطے سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے حکام و
افسران مفصلہ ذیل متعین ہین -

اوّل صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ جو بمقام اودےپور تشریف رکھتے ہین -

खेरवाड़ा

دوم صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہستانی ملک میواڑ جو بمقام کھیرواڑہ رہتے
ہین اور پہاڑی ملک علاقہ اودےپور اور ریاست ڈونگرپور کی نگرانی و انتظام کرتے
ہین اور اونکے تحت حکومت مین فوج معروف میواڑ بھیل کور بس چھاونی کھیرواڑہ
مین رہتی ہے -

कोटड़ा

سیوم صاحب اسسٹنٹ دوم صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر میواڑ مقیم چھاونی کوٹڑہ
کہ وہان بہی ایک جمعیت میواڑ بھیل کور بس کے متعین رہتی ہے -

چہارم صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ میواڑ متعینہ و مقیم بانسواڑہ -

اس ایجنسی مین ریاستون سے خراج وغیرہ کی آمدنی بقدر ۲ لاکھ ۸ سالانہ
حسب تفصیل ذیل ہوتی ہے -

اودے پور ۲ لکھہ [illegible]		ڈونگرپور	بانسواڑہ	پرتاب گڑھ	میزان
خراج	خرچ میواڑ بھیل کورپس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲ لکھہ	[illegible]				

اور علاوہ مصارف محکمہ جات حکام مندرجہ صدر کی تخمیناً سوا لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ میواڑ بھیل کوربس کا ہے -

میواڑ بھیل کورپس صرف ہندوستانی پیادون یعنی بھیلون کی فوج ہے اوس مین کل ۶۵۳ مسلح جوان ہین اون مین سے ۱۴۵ چھاونی کوٹرہ مین متعین رہتے ہین اور باقی کل ہیڈ کوارٹرس یعنی چھاونی صدر کھیرواڑہ مین رہتے ہین -

اب اس ایجنسی کے متعلق ریاستون کے علیحدہ حالات لکھے جاتے ہین -

فصل اول

ریاست میواڑ یعنی اودے پور

ریاست اودے پور جسے میواڑ کہتے ہین اول درجہ کی ریاست ہے اوسکے شمال مین اجمیر کا انگریزی ضلع مشرق مین بوندی گوالیار ٹونک و پرتاب گڑھ کی ریاستین جنوب مین بانسواڑہ ڈونگرپور اور ماہی کانٹہ کی ریاستین اور شمال و مغرب مین سروہی کی ریاست و ضلع گودواڑ علاقہ مارواڑ و ضلع اجمیر واقع ہین -

माहीकांठ

गोदवाड़

خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۶ دقیقہ اور ۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۲ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا غایت طول شمال و جنوب مین ۱۵۰ میل اور عرض ۱۳۰ میل رقبہ ۱۲۶۱۴ مربع میل ہے آبادی ۱۶۱۴۰۰ الجنتا

سوکس فی مربع میل اور آمدنی ۲۶۶۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔

جغرافیہ

اس ملک کے جنوب مغربی حصہ مین شہر اودے پور سے سرحد سروہی تک کوہ اراولی کا سلسلہ ہے اور جیساکہ راجپوتانہ کے جغرافیہ مین لکہا گیا شمال مین کوملمیر ہوکر اجمیر کیطرف چلا گیا ہے یہان اس پہاڑ کا عرض چھہ میل سے پندرہ میل تک مختلف ہے اور اودے پور وجودہ پور کے درمیان بطور سرحد کے واقع ہے کوملمیر سے جنوب مین گہاٹے اور احاطہ بہت ہین اون مین بہیل و مینہ و میر لوگ کہ ملک کے اصلی باشندگان قدیم ہین پناہ پذیر رہتے ہین کسی سرکار کی حکومت کو نہین مانتے اور نہ کسیکو خراج دیتے ہین۔

اس پہاڑ مین اکثر مقامات پر معدنی پیداوار بہت ہے سابقًا اودے پور مین رتن کے کانون کی بہت آمدنی تہی اور اوسمین چاندی ہی نکلتی تہی تانبہ بکثرت ہے اور رائج الوقت پیسہ اوسکا بنتا ہے ٹوڈ صاحب لکہتے ہین کہ راناصاحب کی دانست مین اونکے پہاڑون مین ہرقسم کی فلزات ہے۔ باقی ماندہ ملک جسمین اودے پور کا گہاٹہ ہی داخل ہے سطح سمندر سے دو ہزار فیٹ برتر ہے اور بناس و بیرس و دیگر ندیون کے میلان سے کہ اراولی سے نکلی ہین زمین کا ڈہال جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف ثابت ہے۔

کوملمیر कोमलमेर اثنار راستہ اودے پور اور جودہ پور کے گہاٹہ ہے اور اوس پر قلعہ ہے اودے پور سے پچاس میل شمال مین اور جودہ پور سے نوہ ۹ میل جنوب مشرق مین یہہ گہاٹہ کوہ اراولی کے عمیق اور پیچدار نالون مین واقع ہے اور میواڑ اور مارواڑ کے میدانون کی آمدرفت کیواسطے یہی گذرگاہ ہے ۱۸۱۸ء مین رئیس

جودہ پور کی فوج متعینہ قلعہ نے بطمع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کر دیا او
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۲۳۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ ۔

جھیل اودے ساگر وغیرہ چہوٹے تالاب اور جہیلون اور کانکرولی کے تالاب کے سواے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈیبر** کا جھیل ہے کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ماہی ندی مین جاتا ہے اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے ۔

کانکرولی
ڈیبر
ماہی

ندیان میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری و کہاری ندیان ہین چنانچہ اونکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکھا گیا ہے۔

साबरमती
सोकरी
खारी

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دار الریاست **اودے پور** ہے کہ ایک گہاٹہ مین پشت پہاڑ پر کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک تالاب ہے ہر طرف سے پہاڑون سے گہرا ہوا ہے واقع ہے ۔ یہہ گہاٹہ تیس میل طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چہوٹا مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چہہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چہوٹے چہوٹے جہیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکھنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر قریب سے دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہر ونکی وضع اور طرز عمارت اچھی نہین ۔

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل و گہاٹہ و شہر کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۴۳۴ فیٹ اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی سے اوپر ۲۷ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوس پر مورتین اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ء مین شہر مین پچاس ہزار گہر مین سے تیس ہزار رہ گئے تہے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر و ریاست دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا اودے سنگہ نے ۱۵۶۸ء مین آباد کیا تہا شہر اور اودے ساگر تالاب اوسی کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے

چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال مین زوال پا گیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ و شہر بہت دور سے نظر آتے ہین -

बेरस बेरज

شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند

नौलखा भंडार

دیوار و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ و عمدہ تعمیر کا اوس مین

سوریچے بہت اچھے بنے ہوئے ہین - تیسرے کرشن کے دو بڑے بڑے مندر ہین - ان مندرون کے قریب دو تالاب مکسر پتہر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵۰ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے - چوتھے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کہڑا ہے - مکانات کا نقشہ بہت اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین - پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ نامور کیرت کہمبہ ہے کہ رانا کہمبو نے جو ۱۴۱۸ء سے ۱۴۶۸ء تک حکمران رہا مالوہ و گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تہا - یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون سمتون مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور آخیر منزل پر چہتری ہے کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اوپر منقوش ہین -

कीरतखम्ब
रानाखम्भू

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین مینار ہے کہ ۸۹۶ء مین تعمیر ہوئی تہی ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب ہیبر صاحب نے سخت گرمی کے موسم مین دیکہا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تہا اونمین سے ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے - جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ ایک چہوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑہائی بہت سہل ہے -

سنہ ۱۳۰۳ء مین علاؤالدین پٹہان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کیا تہی مگر رئیس سابق کے بہتیجے کو بشرط ادائے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی واپس

کردی۔ ۱۵۳۳ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد
ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا۔
۱۵۶۷ء مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہو گئے
اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے۔
مگر پھر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی ۱۶۷۶ء مین افواج اورنگ زیب نے پھر
چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پھر راجپوتون کے قبضہ مین
آئی نیمچ سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے
عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ۔

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نام شہر	عرض بلد شمالی	طول بلد مشرقی	کیفیت
اجمیر	۱۵ - ۲۵	۵۸ - ۷۴	اشتارا سترنیمچ وجود پونیمچ سی ۹۰ میل شمال و مغرب مین ایک گھاٹی مین جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے

अजमेर

	نام شہر	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
अम्बाभवानी	امبابہوانی	۲۴	۲۲	[illegible]	۵۱	اودےپور سے ۶۱ میل جنوب مغرب مین
अमली	املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودےپور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
बागोर	باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۳۰	اودےپور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
बिजोली	بجولی	۲۵	۷	۷۵	۲۰	اودےپور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
डाबला	ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودےپور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
देवगढ़	دیوگڈھ	۲۵	۳۲	۷۳	۵۸	اودےپور سے ۶۲ میل شمال مین
दौलतगढ़	دولتگڈھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیرآباد سے ۵۷ میل جنوب مغرب مین
कांकरोली	کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر نیچ سے ۶۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے۔
कपासन	کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودےپور سے ۵۴ میل شمال مشرق مین
लावा	لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راست نیچ وجودہ پور پر ۱۰۷ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
मांडलगढ़	مانڈلگڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودےپور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین
मंडल	منڈل	۲۵	۲۵	۷۴	۳۷	اودےپور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین

کہمبو رانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کر کے ۱۴۶۹ء مین اپنے بیٹے
کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تہی۔

ऊदा हत्यारा

یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اودا اور لقب ہتیارا تہا مسند نشین تو ہوا مگر تہوڑے
دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا
اور ملک کی ہتک کی اوسکے بہائی رائے مل نے نکالدیا کہ دہلی کو سفر رہو کر وہان
بجلی سے مارا گیا۔

रायमल

۱۴۷۳ء مین رائے مل مسند نشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے
بہتیجے کے شریک ہوا تہا دیر پا لڑائی مین شکست دی پہر بہتیجون کو معاف کر دیا
کہ اوسکے مطیع و فرمان بردار ہو گئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابلہ مین
بہی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نا اتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی خوشی
مین خلل واقع ہو گیا اون کے معرکون کا حال مفصل از بس دلچسپ اور عبرت انگیز
ہے مدت تک خوشی سے راج کر کے ۱۵۰۹ء مین رانا رائے مل نے انتقال کیا اور
اوسکا بیٹا سانگا رانا مسند نشین ہوا۔

सांगा

سانگا رانا کے زمانہ مین میواڑ اوسی اعلےٰ ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے
عہد مین حاصل ہوئی تہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو
میدان جنگ مین اوسکے ساتہہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسی ہزار سوار ۔ سات
راجہ اعلےٰ درجہ کے ۔ نو راو ۔ ایک سو چار سردار بلقب راول و راوت ۔ پانچسو
جنگی ہاتہی اوسکے ساتہہ رہتے تہے ۔ روساء مارواڑ و آمیر اوسکے مطیع تہے اور

आमेर

گوالیار ۔ اجمیر ۔ سیکری ۔ رایسین ۔ کالپی ۔ چندیری ۔ بوندی ۔ سگاگرون

رام پورہ - اٹو کے راؤ خراج گذار و جاگیردار ہوکر اوسکی نوکری کرتے تہے -
سانگا رانا بڑا حاکم ہوا ہے اوس نے اول اپنے خاندان کی باہمی نزاع کو رفع
کیا اور پہر دہلی و مالوہ کے مسلمان بادشاہون کے مقابلہ کے واسطے فوج آراستہ
کی - اٹہارہ دیرپا لڑائیون مین اونکو شکست دی اون مین سے دو مین بمقامات
بکرول و گہاٹولی خود ابراہیم لودہی اوسکے مقابلہ پر تہا -
مگر جب بابر شاہ حملہ آور ہوا تب شتبہ ہوا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانون کو
حاصل ہوگی یا بدستور ہنود کے قبضہ مین رہیگی - ابراہیم کو شکست دیکر اور دہلی
و آگرہ پر قبضہ کرکے اوس نے چیتوڑ کا قصد کیا بتاریخ ۱۱ - فروری ۱۵۲۷ء بمقام
موضع خانوہ علاقہ راج بہرتپور قریب فتح پور سیکری دونون فوجین برسر محاربہ
ہوئین تاتاریون کے ہراول دستہ پر سخت حملہ ہونے سے مسلمانون کے ہوش
باختہ ہوگئے باوجودیکہ اونکی کل فوج کمک پر پہونچ گئی تہی جسطرح بامید فتح بڑہی
جاتی تہی بخلاف اوسکے پس پا ہوکر مورچہ باندہنے لگی اسوقت مین اگر رانا بڑہے
چلا جاتا تو غالب ہے کہ اوسکو ہی فتح ہوتی مگر اس جزوی فتح کے بعد وہ اپنے
لشکر کو واپس آیا اور بابر کو مقیم ہوکر استحکام فوج اور لڑائی کی عمدہ تدبیرات
کی فرصت ملی -
قریب پندرہ روز تک بابر اپنے لشکر مین گہرا ہوا بیٹہا رہا - گناہون سے توبہ کرکے
مدد الٰہی چاہی - شراب خواری ترک کی طلائی و نقرئی پیالون کو توڑکر محتاجون کو تقسیم
کردیا - خود بابر نے لکہا ہے کہ جو شخص اول توبہ کرنے اور ڈاڑہی نہ کاٹنے کا عہد
کرنے مین میرا شریک ہوا اس کا نام عسس تہا اوسی شب کو امیر درباری و سپاہی و لشکری

रामपुरा
भानू
वकरोल
घाटोली
असमास

لوگون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھہ
تہی ہم نے زمین پر ڑالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تہا اوسکو نمک ملاکر
سرکہ کردیا۔

बम्मादोस्त

ہندو بہی اپنی طرف سے مستعد تہے انجام کار ۱۶ - مارچ ۱۵۲۷ع کو اخیر لڑائی ہوئی
بابر نے مع کل فوج کے نکلکر بمقام بیانہ سے ہندؤن پر حملہ کیا کئی گہنٹون تک بڑی
خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلہدی
رئیس رائسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود راناکو مع عمدہ ترین سردارون
کے فرار کرنا پڑا امیواڑ کے کوہستان کو بہاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر
چیتوڑ مین قدم نہ رکہونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالبًا ارادہ کو پورا کرتا مگر جس
سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بہی آگہیرا بمقام بسوہ واقع سرحد
میواڑ شاید کسی کے زہر کہلانے سے انتقال کیا - ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم
کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائممقام بلکہ ہندوستان مین نہایت
مشہور فرمان روا تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا
نہین ہے - سانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے
کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہین تہین - انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو
پر جنگ آوری کی علامت تہی - ایک آنکہہ تو بہائی سے لڑنےمین جاتی رہی تہی ایک
بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کہو بیٹہا تہا - ایک لڑائی مین ٹانگ ٹوٹکر
لنگڑا ہوگیا تہا - اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسّی زخم تہے دلیرانہ مہم
کرنے مین مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک نمونہ تہا

सलहदी

रायसेन

बसवा

सांगा

اور مشہور نا ممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی سپہ سالار برسر مقابلہ تہا اُسکی بڑی ناموری ہوئی ـ جا نوہ مین جسکو اوسنے میواڑ کے شمال مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا ہی دور اندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت کرنا غیر ممکن ہوجاتا ـ

रतना

سانگا رانا کے بعد سنہ ۱۵۳۰ء مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسندنشین ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکہہ سے دیکہکر اطمینان کرلیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم وکاست چہوڑکر بابر بہاگ گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن کو لے گیا تہا مارا گیا ـ

विक्रमाजीत

سنہ ۱۵۳۵ء مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر تہا مگر کچہہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب بہیڑ لڑائی غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۲۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ پہر گیا بکرماجیت نے پہر قبضہ کرلیا مگر اس سے اوسکو کچہہ عبرت نہوئی ـ سردارون کے ساتہہ سختی سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے کنیزک نژاد بہائی بان بیر کو بجائے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف

बानवीर

اوسوقت تک تہی جب تک سانگا رانا کا بیٹا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اپنا
استحقاق حاصل کرنے کے لایق ہوا - اسکا اودے سنگ نام تہا -
وہ ۱۵۴۱ء و ۱۵۴۲ء مین مسند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تہا
کہ گویا اطاعت کرنیکواسطے ہی پیدا ہوا تہا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگون
کے قابو مین رہتے ہین ۱۵۶۸ء مین اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاصرہ
کے بعد اوسکی دار الریاست کو فتح کیا -
اس لڑائی مین تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار
مارے گئے نورانیان اور دیگر عورات جلکر مر گئین اسوقت مین عورتون نے
بہی مردون کیطرح زور آزمائی اور شمشیر رانی کی تہی اودے سنگ گروہ
کے گہاٹ کو راج پیپلہ کے جنگل مین بہاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پہر
چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مرگیا -
اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر
اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہوگئے تہے تاہم اوسمین دادا
کے عمدہ اوصاف تہے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اور متوسلون مین سے جسقدر
بہم پہونچے جمع کرکے کومل میر مین قیام کیا اور حملہ آورون سے مدت تک مقابلہ
کرنے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا کل رؤساء راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکے صرف
اوسی نے مغلون سے رشتہ داری کرنے مین انکار کیا اور یہہ انکار بہی عین
اوسوقت مین کیا تہا جب اوسکو اپنی زندگی کی مطلق امید نہ تہی اور جودہپور
کا رئیس صرف رشتہ داری کرنے کے جلدو سے مین سولہ لاکہہ روپیہ سالانہ

भरवा
राजपीपला
परला

جمع کے چار اضلاع حاصل کر چکا تہا - مگر ممکن نہ تہا کہ نیکی کا اجر نہ ملے -

हल्दीघाट

اگرچہ ہلدی گہاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ء مین اکبر کے خلاف و وارث نے شکست
فاش کہائی اور چند دیگر معرکون مین تباہی اوٹہائی اوس نے مع اپنے قبایل
اور متوسلون کے میواڑ کو چہوڑ دیا اور دریاے سندہ پر جاکر ریاست جدید
بنالی اور امید نرہی تہی کہ اس جلا وطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لاثانی
وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتہہ آیا اوس نے
بدل کر پیچہے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے ۱۵۸۶ء مین بجز چیتوڑ و اجمیر
و مانڈل گڑہ کل میواڑ لے لیا اور بے باکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کر کے ۱۵۹۷ء مین اوس نے انتقال کیا -

अमरा

اوسکا بڑا بیٹا امرا رانا اودے پور کی مسند پر بیٹہا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجہتا تہا تاہم اوس نے بڑے کام کیے ۱۶۰۸ء

देव

مین اوس نے دیو پر فوج شاہی کو شکست دی - جہانگیر نے بطور انتقام امرا

सुगरा

کے چچا سگرا کو کہ گہر چہوڑ کر چلا گیا تہا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کار آمد نہین ہوا سگرا
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹہہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیدار
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتہہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزادہی کیواسطے فوج کثیر متعین

परवेज़
खामनोर

کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تہا کہا منور کے گہاٹہ مین فوج پہنس
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لایق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس
سے بہی جو امید بادشاہ کو تہی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان
تہا پہر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے پہر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہائی بیٹونکو
جمع کیا مگر کچہہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر اسقدر
کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے
اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے
اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶- تاریخ روز یکشنبہ کو (کسی مہینے سنہ ۱۶۱۳ع کے) رانا کمال
ادب و تعظیم سے و دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی
مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا
ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیش کش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر
داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑ کر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا
سر اوٹہا کر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار
کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریا دلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے
فتح ہوا تہا واپس کر دیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین
بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امرا نے اگرچہ بظاہر اطاعت کر لی مگر اس ذلت
سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودیپور
سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے
پہر نہ نکلا۔

करी
ःसमरा

سنہ ۱۶۲۱ ع مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹھا جسکا خورم یعنی شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودیپور مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھہ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تہی احسان کرنا جہانگیر کو بہی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کرکے وہ سنہ ۱۶۲۸ ع مین مرگیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگہ مسندنشین ہوا یہہ رئیس بہر بارہ سال دربار شاہی مین حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چہبیس برس تک بہت امن سے راج کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۳ ع مین راج سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تہا اور جس نے اس رانا کے پاس یہہ پیغام بہیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتہہ باندہا جاوے۔ یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف چاہی تہی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے سپاہ بہیجی تہی اوسکو قتل کرکے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے بہی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۷ ع کے قریب اوس پر شر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگ زیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھہ کر بھیجا کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگہ بنام شاہنشاہ اورنگ زیب

بعد حمد ایزد ذوالجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ خیر طلب خدمت حضور اعلی سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش اسمین ہے کہ شاہان و امرا و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی عافیت و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کر کے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔ مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تعمیل و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو وامیت مادہ سے منکر ہین یا اس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجہتے ہین اون کی سب پر یکسان توجہہ و مہربانی تہی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تہا۔

जगतगुरु

حضرت محمد نور الدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بہی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکہا۔ رفیقون کے ساتہہ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کر کے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بہی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پُر خیر و فیاض عادات تہین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گہر کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بہر غم و غضب سے سر پیٹتے ہین

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت وشان کو کیونکر قایم رکھہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کرکے برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکرکے بیگناہ و بیکس خداپرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوتر آئے اگر حضور کا کچھہ بہی اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک و مذہبی کہتے ہین تو وے آپکو رہنمائی کرینگے کہ خداوند تعالے رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو پیدا کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور بت خانون مین بہی جہان گھنٹے بجلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالے کی مرضی سے خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو مٹاوین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالے کے مختلف کامون پر اعتراض ونکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہوجاوے گا - علاوہ بران یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کردیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

ब्रह्मण सेवड़ जोगी वैरागी सन्यासी

रामसिंह

کہ اول رام سنگھ سے جو ہنود مین مقدم سمجھا جاتا ہے مطالبہ کیا جاوے اور بعد
ازان اس خیر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکہ میرے مقابلہ مین آپ کو کم مشکلات
واقع ہونگی ورنہ مور و مگس کو اذیت پہونچانا علو ہمتی اور دریا دلی سے بعید
ہے تعجب ہے کہ وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان و عزت کے قواعد کی
ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط
اوس نے اپنے اخلاف اور امرا سلطنت کو طلب کرکے اودے پور پر حملہ کیا
مگر راج سنگھ بھی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نہ تھا اول تو ایک مرتبہ
فرار کرکے فوج شاہی کو پہاڑ دن مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا کہ بیدم
ہوگیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بھگا دیا اور ممالک
مقبوضہ شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کرلی اور
اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہوگیا کہ اب ہمارا کچھ نقصان نہین ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ع
مین وفات پائی ۔

जेसिंह

جے سنگھ اوسکا بیٹا رانا ہوا اوس نے حسب تذکرہ بالا اورنگ زیب سے محصول
جزیہ نہ لگانیکا اقرار کراکے صلح کرلی تھی۔ ابتدا مین چست و چالاک تھا مگر مابعد
عیاش اور آرام طلب ہوگیا اوسکے کل زمانہ مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ع
مین وہ مرگیا اوسکا بیٹا امراجو اوس سے مخالف تھا مسند نشین ہوا۔

अमरा

امرا دوم نے سولہ برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین
شریک ہوا چونکہ اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہوگئے تھے
میواڑ مارواڑ و جے پور مین مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

مگر نحوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرائط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی فساد برپا ہوا اور اس فساد مین غیر ریاست کی مدد لینی پڑی اور غیرون نے اونکی باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھکر اپنا فائدہ اوٹھایا اودےپور کا جو نقصان ہوا خود آشکارا ہو جاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی سنہ ۱۷۱۶ع سے پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور سنہ ۱۷۳۴ع تک

संगरामसिंह

حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تھے پھر شامل ہو گئے — یہہ رانا مربی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا مستقل مزاج تھا مال کے انتظام مین بہت اچھا سمجھتا تھا اور بہاری داس پنچولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تھا اسی کے عہد مین سنہ ۱۷۱۶ع سے سنہ ۱۷۳۴ع تک مغلیہ سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدرآباد کے صوبہ دار خودسر ہوئے مرہٹون کا اقتدار بڑھا —

اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیت کو جو رانا

जगतसिंह

امرا کے زمانہ مین ہوا تھا ازسرنو سرسبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان بادشاہون سے رشتہ داری کر لی تھی اون سے اودےپور کی رشتہ داری ترک ہو گئی تھی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تھا اور شاہان دہلی کے خلاف جب اتفاق وتعہد کرتے اودےپور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اوسپر مشروط ہوا کرتا تھا اور یہہ بھی مشروط ہوتا تھا کہ اودےپور کی لڑکیون سے جو اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بھی فائق متصور ہو کر مسند نشین ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی — اور مرہٹون نے اون مین اپنا

مطلب حاصل کیا۔

اسکے علاوہ جگت سنگھ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتھ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی اور اونہون نے ماتحت سمجہکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ ۱۷۳۶ء مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب ایک لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔

باجےراو

مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا سنگرام سنگھ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگھ کی شادی راوت سلومر کی دختر کے ساتہہ کی کہ سلومر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے ۱۷۴۳ء مین مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگھ مسند نشین ہوا مگر مادہو سنگھ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگھ نے سیندھیہ سے استعانت چاہی ۱۷۴۷ء مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش راوت سلومر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت

سلومر

بید خلی ایشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح مرہٹون کی دست اندازی نے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی افیون نے رفع نزاع کرکے مادہو سنگہ کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین ایسی نا اتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور رجب ۱۱۷۵؁ ھ مطابق ۱۷۶۲؁ع مین میواڑ مطمع شورش و فساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

परतापसिंह رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم جنکوجی اخیر مین رگہناتہہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

सेवाजी

जनकूजी

रघुनाथराव

राजसिंह ۱۷۵۵؁ع مین رانا راج سنگہ دوم مسندنشین ہوا اسکے سات برس کے عہد مین مرہٹون کے حملون اور ادائے فوج خرچ کی زیرباری سے ریاست ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔

उरसी ۱۷۶۲؁ع مین راج سنگہ کا چچا رانا اُرسی حکمران ہوا یہہ ایسا تندمزاج تہا اور سرداروں کے ساتہہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین۔ ادہر سردارون نے

सरकशी करके रतन سنگ خلاف راج سنگ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا
رفاقت کرکے دعوی ریاست کرادیا - اودہر سیندہیہ و ہلکر اور مہاراجہ جودہپور
نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجھہ کر خوب فائدہ اوٹھایا -

فریقین متنازعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگ کا حامی ہوا
سخت محاربہ مین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ
نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بیروہ کوشش
اور وفاداری نکرتا تو فتح بہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے
ستر لاکہہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگ کی حمایت چہوڑدی
جب عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا
بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پہاڑڈالا سیندہیہ
نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر ازسرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر
قراریافتہ مین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کار
سیندہیہ نے ساڑہے ترلیسٹہہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس ۳۳
لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود - جیرن - نیمچ -
مورون - رہن کئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین - ۱۷۷۵ع مین ہلکر
نے رانا سے نیماہیڑہ لیا اور مورون بہی اوسی کے ہاتھہ آیا - او رضلع گوڈوار
کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ کے واسطے
گیا گذرا ہوا -

الغرض اپنے دس برس کے عہد مین رانا ارسی نے کہ اگرچہ دیوان امرچند

रतनसिंह
उज्जैन
अमरचंदबरव
जावद
जीरन
नीमच
मोरवन
नीमाहेडा
गोदवार

بروہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ
اضلاع کہو دئے اور انجام کار تندخوئی و ظلم کی پاداش مین خود بہی قاتلوں کے
بہانے سے نہ بچا یعنی سنہ ۱۷۷۳ء مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین
قتل کر ڈالا۔

هमीर

رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی
کمال کو پہونچی کل سرزمین مطمع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور
و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیر امرچند
کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی
اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امرچند
کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات
اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے روپیہ میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک
قایم ہے

बेगू

چونکہ رانا ہمیر صرف چھہ برس گدی پر رہا اوسکی عنقریب کل عہد مین ریاست کا انتظام
اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے خراج سے بغاوت کر کے
چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ
پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نکر کے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندہیہ سے
مدد چاہی۔ سیندہیہ نے مفسد سرداروں سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہہ
روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈہ۔ کہیڑی۔ سنگولی۔
پہر خود قبضہ کر لیا اور ارنیہ۔ جوتہہ۔ بیچور۔ ندوحی۔ ہلکر کو دیدئے اوس وقت تک

रतनगढ़
खेड़ा
सिंगोली

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکہہ روپیہ نقد اور اٹہائیس لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک لیا تہا۔

भीमसिंह
سنہ ۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بہائی بہیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکہے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکہے تہے وقت مسندنشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ وفساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تہے بیشک اس انقلاب مین کبہی اوسکی تقدیر یاور بہی ہو جاتی تہی مگر بہت کم اور عرصہ بعد۔

लाई वेलजली
लाईकोर्नेविलिस
جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ وآنزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو مغلوب کیا امید ہوئی تہی کہ اودے پور کے حق مین کچہہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنولس صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور سیندہیہ ہلکر امیرخان اور پنڈارون کے سطع تاخت وتاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سرگروہ راجگان ہنود کے افلاس وبیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تہا تب دفعۃ الوقتی ہوتی تہی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار وجاگیردار طعن وتشنیع کرتے تہے اون مین سے جو زیادہ زبردست تہے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بہیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور

किशनकुंवर
تہی راجہ بہیم سنگہ والی جودہپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتہہ اوسکی نسبت بہی ہوگئی مگر سنہ ۱۸۰۳ء مین راجہ بہیم سنگہ مرگیا اور بجائے اوس کے

मानसिंह
مان سنگہ جودہپور کا راجہ ہوا مثل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

वाई सिंह

از دواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق
مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور و جودہپور کی
ریاستون مین نزاع پیدا ہو۔ راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق بازمزاج
کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست
کی۔ اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے
تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی
جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہپور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیرخان
غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلا یا تہا اور والی جودہپور نے طمع دیکر
اپنی طرف کر لیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور
اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ
غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے
دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیرخان کے
مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہوجاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو
ماردیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ۔

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ماں راجگان انہلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی
عمدہ حسب و نسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ
ہوا تہا اون اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگنہ
بے محل نہین ہے۔

وغا باز وخونخوار پٹھان اودے پور کو گیا وہان مکار اجیت سنگھ اوسکا شریک ہوا پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر مگر اقتدار وحکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند تہا اگر حیلہ اصول مطلب نہ کہا جاوے تو بہی حرص وطمع کی انتہائی تدبیرون مین چشپرہ وہ اپنی ذات خاص کے سوائے ہر ایک شئے کو قربان کرسکتا تہا مانع تہا۔ جب اوس سنے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور ہمارے ان سنگھ کی رانی ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہو گیا کہ اگر بائی کو راٹہوڑ رئیس کے ساتھ نہ بیاہا جاوے تو پٹھان کے طیش وعتاب سے ذلت اوٹہانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت وتاراج کرے گی۔ یہہ ٹہیری کہ کشن کنور مرجاوے۔

مہاراجہ دولت سنگھ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودے پور کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہوکر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک پڑے۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت شدید سے آگاہ کرکے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور نیچہ لیکر گیا مگر جس وقت پیاری کشن کنور نچگانہ ناز وانداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی دریاے غیرت نے جوش کہایا اول دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو بہول گئے نیچہ گر گیا نادم وذلیل ہوکر باہر چلا آیا۔

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صدائے آہ و نالہ بلند کرکے
محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبھی بیرحم حیوان صفت ہلاکئون کو گالی دیتی تھی کبھی
بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز و التجا کرتی تھی مگر تقدیر سے چارہ
نہ تھا اوسکا مرنا لابدّ ہوا۔
اس کام سے مردون کو حمیت و غیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہو چکی
تھی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا مشاطۂ
قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب و استقلال
سے تسلیم کرکے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت و اقبال کی دعا دی جب ماںنے
اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کرکے کوسنا شروع کیا تو اوس کی
اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔
ماجی تم میری منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی
ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجھے مرنیکا خوف کیون
ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے
آتی ہین کہ جلد پھر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گذار ہون کہ اوس
نے اتنے برسون تک مجھے زندہ رہنے دیا۔
تا وقتیکہ شربت پھر خراش سے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گریز کیا ایسی
ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو
بھی نوش کیا اور پھر ڈالدیا۔ اسپر بھی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان اوسی
پر منحصر تھا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حُسن دلفریب اور بیجوئی ہمت نے بانی نسل یعنی باپو رول کی جان بچائی تہی کشن کنور کو وراثت مین ملی تہی۔ مگر کمینہ تشنہ خون پٹہان اور راجیت سنگہ کو اوسکے بیحس وحرکت دیکہے بغیر صبر کہان تہا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بہی جوش ہوا افیون کسومہ کی ایک گہونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت کرکے پی گیی۔ وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا۔

کمبخت ماہی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کہانا پینا چہوڑ دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی۔

خود خونخوار خان نے بہی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے اس طعن کے ساتہہ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی کو بوجہون مرتے تہے۔ مگر ابہی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعون کی اس سے بہی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تہے۔ سنگرام سنگہ سکتاوت که ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تہا اس حادثہ سے چار روز بعد دارالریاست مین آیا عالی دماغی اور کمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تہا اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا۔ وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکہا کہ کمینہ مکار اجیت سنگہ بیٹہا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تو نے سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزارہا سال سے بے آلایش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبہی نہ دہل

संगरामसिंह सकनावत

अजीतसिंह

सीसोदिया

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سر نہ اوٹھا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش مین کوئی سزا کافی نہین اور کسی پرائشچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہین
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپوراول کی نسل قطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے یہہ آثار دکھلائے ہین - رانا نے دونون ہاتھون
سے اپنا مونہہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تونے ہم سبکو مونہہ
دکہانیکو جگہہ نرکہی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام ونشان مٹ
جاوے اتنی جلدی کیون کی کیا پٹھان نے شہر پر حملہ کردیا تہا یا وہ زنانہ
مین گہسا جاتا تہا اور اگر ایسا ہی ہوا تہا توکیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت
ہوکر نہین مرسکتے تہے اونہون نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تہا
کیا ایسے ہی کامون سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
سے بادشاہون کا مقابلہ کیا تہا چیتوڑ کی شاکون کو بہول گئے مگر افسوس ہے
مین کس سے بات کرتا ہون تو راجپوت نہین ہے اگر تو اس کی عزت مین خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مارکر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بہی صبر آتا باپوراول کا بیج تو بہگوان بچا لیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹھان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو گہول کر پیجاتا خوف نے تمہارے ہوش وحواس کہو دیے
ورنہ تم اپنے گہر کا خون نہ کرتے اگر اسن کیواسطے فریب وبدکاری سے تمکو پرہیز
نہ تہا تو بچارے کشن کنور کے اور کسیکو ہی مار دیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

प्रायश्चित्त

राम निपूता

बापदादा

शाकों

घोलकर

والی ہے۔

جس شخص نے اپنے آقا اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب
دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی
بچانوے لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہونیکے واسطے
بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے
بیاہی گئیں مگر آیندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی جہار رانا کو ایک دفعہ
سوائے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ رہی تہی کیونکہ باوصف جوانی
اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگہیلی رانی سے لڑکا پیدا
ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو
تیسرا امر سنگہ ہوتا۔

اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی
عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہہ
پر رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ بس یہی کافی
ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے
خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے۔ جنگ پنڈارہ کے اخیر
تک رانا صاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی
جب اوس مہم پر انگریزی فوج سیواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر
بیچراغ پڑے ہین رانا صاحب کا اختیار بالکل موقوف ہو گیا ہے افسری و ماتحتی
کے کل روابط فسخ ہو گئے اور راج معرض زوال مین ہے۔

स्राप

पिंडारा

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۲ عہدنامجات مندرجہ باب اول سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمائت مین لیا سردارون کو جمع کرکے جو ملک اونہون نے دبالیا تہا از سرنو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے حقوق پر لحاظ رکہنے کا رانا صاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاویگی مہارانا صاحب نے سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات مین خط وکتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودیپور کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب امیر خان کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شورز صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوادیا اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جب سے سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

کے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین
اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون
مین سے اکثر پہلے راناصاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف
چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور اون مین سب سے زبردست سلومبر
کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرپنچی کا دعوی رکھتا ہے اور جب ۱۸۱۸ع
مین فیمابین سرکار انگریزی وراج اودےپور عہدنامہ ہوا تب راوت کے
اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تہی کہ منظور
نہین ہوئی - دوسرے درجہ پر سکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے
تعہد ہوا یہہ سب سردار مہاراناصاحب سے بالکل خود اختیار اور علیحدہ ہورہے
تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تہا - مہاراناصاحب
اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴ - مئی ۱۸۱۸ع
۱ کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار
نے دوسرے سے چہین لئے ہین واپس دلائے جاوینگے -
۲ رکہواڑہ بہوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی - (रखवाडा भूम)
۳ دان بیسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا - (दान बिसवा)
۴ کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے دیگا اور نہ باوریہ - ملہیا تہوری
وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سوائے اونکے (बावरया। मोघीय। थोरी)

(चोंदा / चोंदावत / सलूमरका रावत)

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر مسکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

बनजारों व्योपारियों

دیشی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف نہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پھر اپنے
گھر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دس روز پیشتر سال تمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیس روز بعد سواے اون سردارون کی
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گھرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت بموجب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتھہ یا شامل رہ کر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور

पट्टों

جاگیردار جو اونہین کے دئے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض
ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ
مقرر رہا۔

جو کچھہ اجیت سنگہ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور | رणजीत सिंह
کرین گے جو کوئی شرایط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا اور اوسکو رئیس سزا دے
تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہو گا جو کوئی منحرف ہوا اوسکو ایکلنگ جی اور سری | इकलिंग
دربار کی دُہائی ہے — | श्रीदरबार

دستخط مہارانا صاحب دستخط کرنل ٹوڈ صاحب دستخط ۳۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سرداروں نے منظور کیا تہا کہ جو زمین پچاس برس کے اندر چہین کر یا اور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کردین گے اور اپنی آمدنی کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادوں کے حساب سے سالتمام مین ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر ملک ۱۷۶۶ع کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سرنو شامل کیا جاوے مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سواے مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون | छटोंद
کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول کرنا شروع کیا سرداروں نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے لیا جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے ۱۸۲۷ع مین دوسرا قولنامہ مرتب ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور اوسکے عوض نصف نوکری سے معاف رہین یعنی سالتمام مین بحساب فی ہزار روپیہ ایک سوار اور دو پیادون سے تین مہینے تک نوکری کیا کرین سرکار نے

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق ومنظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت ندی۔

कोलनामा قول نامہ

कोपसाहब

جو کپتان کوپ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے درمیان مہارانا صاحب اودیپور اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے اپریل ۱۸۵۴ء مین منظوری کے واسطے بہیجا۔

भीमसिंह

قولنامہ فیمابین مہارانا بہیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ جو ۱۸۱۸ء مین قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تہا حقوق متعلقہ اور فریقین کے فرایض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے مین غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرایط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہین۔

छटोंद

۱ خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی قسطون سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہین گی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ اور کچھہ نہ لیا جاوے گا۔

۲ ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سال تمام مین تین مہینے تک نوکری بعد انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہوجاویگی

۳ پردیسی بیوپاریون کو جو اس ملک مین ہوکر گذرین اونکو چاہیے کہ جس گانو مین ٹہیرین وہان کے سردار اور اہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

مین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت کے ذمہ ور ہون گے۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانو سے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی حفاظت کے ذمہ ور نہونگے۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے۔ कामदार पटेल

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی۔

کل بھوم جو سمت ۱۸۲۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی۔

دہونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہری سے جاری نہونگی مگر عند الضرورت دیوان کے محکمہ سے جاری ہونگے۔ धोंस रोजीना

شکرانا مقدار معینہ پر رہیگا مگر قاتلون کے واسطے ہرگز نہوگا۔ शुकराना

اس پر ۱۸۳۹ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا۔ रोबिनसन

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو راناصاحب کے ممالک مین مقیم تہے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد کو پہونچ گئی تہی کہ کرنل لوڈ صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ مین رعایا، ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

سنہ ۱۸۱۹ء مین للعہ لاکھہ لہ للعہ سے تھی سنہ ۱۸۲۱ء مین ہے لاکھہ معہ للعہ
ہوگئی نظم و نسق اُمور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکھاکر کرنل ٹوڈ صاحب
نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا
مگر اون سے اچھی طرح کام نہوسکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی
آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر معہ لاکھہ للعہ
چڑہ گیا۔ پھر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکھا گیا اور کسی قدر
اصلاح بھی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ
بہا ور کئے بغیر کاربراری نہوئی۔
باقیات خراج وخراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کئے گئے اور
مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کرکے جمع و
خرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی
یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی
اُمور ریاست جودست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور
سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسقدر
کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تھی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا
درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین
ہر طرح غدر ہوگیا۔
سنہ ۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

मेरवाड़ा

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا ہے مغلوب کیا
اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکھنا مناسب
متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور
سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز
پسند نہ تہی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس
کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردیئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منضبط
نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تہی اسواسطے
بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تہے پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ کے سواے اور کچہہ مطالبہ نہوا ۱۸۳۳ء مین اس بندوبست کی میعاد
ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور
کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹہہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام
انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ
کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کیئے ۱۸۴۳ء مین مہارانا صاحب نے
اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تاخوشی سرکار
انگریزی رہنے کا اقرار کیا ۱۸۴۷ء مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ
کے ذریعہ سے اس علاقہ کو براے دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جاوے
مگر مہارانا صاحب نے اوسکے عوض مین اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ
کے واپسی کا دعوی کیا اور اون کی حکومت ایسی پوچ و ظالمانہ تہی کہ اونکو
اضلاع مذکور کا دینا مناسب معلوم نہوا اسواسطے کچہہ طے نہوا اور دیہات

जावद
नीमच
जीरन

मेवाड़
मेरवाड़ा

ہیواڑ علاقہ میرواڑہ غیر معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام ہین رہے کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

भीमसिंह
जवानसिंह

سنہ ۱۸۲۸ء مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ مسندنشین ہوا نحوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غائت کو پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے

कोर्टआफडा
इरकर्स

تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ سنہ ۱۸۳۸ء مین یہہ ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مر گئے۔

बागोर
सरदारसिंह

باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسندنشین ہوا اوسکو مہارانا ہولےتہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساڑہے ستر ہزار روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تُندخو تہے سرداران راج اون سے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور ہوئی سنہ ۱۸۴۱ء مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیربار رفع ہو

اونکا بہی انتقال ہوگیا۔

اودے پور سے جنوب و جنوب مغرب کے کوہستانی اضلاع میں بہت سے بہیل و گراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار یہاں کے نام اودے پور

سرداران بہیل و گراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار بہاے نام اودیپور

بہیل
گراسیہ

کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکہتے ہین کہ اوسمین مہارانا صاحب کا

کچہہ اختیار نہین ہے دیہات قرب و جوار سے خراج اور راستون پر مال

تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت و امنیت کے

جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے

اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اونہون نے مفسدہ

کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکہنے کے واسطے انگریزی فوج

کے رکہنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر

کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن و عافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح

سنہ ۱۸۳۸ع مین اس ملک مین بہیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے

مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی

آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ

گراسیون

سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکہنے کی

درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے

فوج بہرتی ہوئی اوس مین راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور

کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بہرتی ہونے سے

بہیلون کی سرکشی و فساد کا انسداد ہوگیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ اور

بہیلون

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بہیلون پر ظلم کرتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرتے ہین سرداران راج سے سنہ ۱۸۲۷ع مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے عدم تعمیلی مین پڑا رہا راج اودےپور کی ظالمانہ تدبیرون نے سردارون سے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے اسواسطے سنہ ۱۸۴۰ع مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج و تحظی

میجر روبنسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ रोबिंसन

مورخہ یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ع

ازانجا کہ سمتی بیساکہہ بدی ۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۴ - مئی سنہ ۱۸۱۸ع کو واسطے فوائد فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط آجاوین اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل کیجاوین مرتب کیا جاوے اور دسہرہ پر سردار جمع ہون تب ہرایک سردار کو بہ تشریح و تفصیل سناکر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

ہون اور شرایط مندرجہ پہ لحاظ کامل رکھنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹکل ایجنٹ صاحب سے دستخط وگواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تھا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج وصاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ وتبادلہ شرایط قولنامہ
مذکور کو منظور وقبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ اسمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری ۱۸۴۰ء سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرایط مندرجہ ذیل کہ
سفید جانبین مین زیادہ ہوئین۔

اول قولنامہ مین لکھا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی وتشدد نکریگا اور ڈنڈ
وبراڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کئے جاوینگے مگر اونہون
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
ازسرنو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی
ہو۔

دوم سرداروں کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہے گا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹھہرایا جاوے گا کیونکہ ٹھہرانے سے اونکو خرچ وتکلیف زیادہ ہوتی ہے۔
دربار کو اختیار ہے کہ کبھی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل انقضائ

रोबिन्सनसाहब

बिराड

पट्टा

اوس میعاد تک کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا
اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکہین
اگر کم آدہی رکہین گے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی ۔
ملک سیواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چہہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے
حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون
سے کچہہ نہین لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا نذکور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے
محفوظ رکہنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے
بالکل غیر مکتفی ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہی
ایام سلف مین ڈاکوون کو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور
اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو
سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین ۔
اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ دستک دیہات سرداران پر
جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح
دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ
بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج
دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر
کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہین ہے اس
واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی
سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچہہ مطالبہ نہو مگر سردارون

डाकुवों

کے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بموجب کیکہیہ یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹوند زرنقد یعنی فی روپیہ دو آنہ
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سردارون کو یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوا ی
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سردارون کی کل فوج مقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹوند کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹوند مین
منہائی کیجاویگی۔
مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نکرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے۔
چونکہ اکثر سردار اداے چہٹوند مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبور
دربار کو سوار اور پیادون کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سردارون کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچہہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سردارون کے کامدارون کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹوند کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنے کی

ضرورت نرہے گی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دس روز بعد تاپ چہٹوند

ادا نکرے گا تو اوسکی اراضی ودیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے

اور پہر واگذاشت نہ کیجاوینگے داخلا چہٹوند کی تعطین منگسر سدی ۱۵

اور جیٹھہ سدی ۱۵ مقرر کی گئی ہین۔ دستخط۔ راوت بخت سنگہ بیدلہ والہ۔

راوت پدم سنگہ سلومبر والہ۔ راوت ناہر سنگہ دیوگڈہ والہ۔ راوت سالم

سنگہ۔ مہاراج ہیر سنگہ۔ راوت امیر سنگہ۔ راوت ایشری سنگہ۔

راوت دولہ سنگہ۔

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب

اونکے حقیقی چہوٹے بہائی کہ متبنی ہوئے تہے مسندنشین ہوئے۔ راج کی بربادی

کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر

خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تہین۔ جون ۱۸۴۶ء

مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو ۱۸۲۶ء مین بقدر تین لاکہہ

روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تہا آیندہ کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سالانہ

سکہ انگریزی مقرر ہوا۔

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہد مین خراج گذار سرداروں سے برابر

نزاع وفساد ہوتا رہا ۱۸۴۰ء مین جو قولنامہ ہوا تہا اوسکا بہی کچہہ عملدرآمد

نہ ہوا مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے تہے

اور سردار کہتے تہے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو

قرق ہین اور بلے سبب وبے بنیاد حیلوں سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیما بین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی سمت ۱۹۰۱ مطابق ۸۔ فروری ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دنش قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوپ صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سردارون کے درمیان بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا اسواسطے مہارانا صاحب نے قولنامجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت وموجودگی کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

اول قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال دسہرہ سے دنش روز پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اونکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سناکر گہر کو جانے کی رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچہہ عذر نکرے گی۔ اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف سے

ہون گے - اوس سے بجاے فوج کے زرنقد طلب کیا جاویگا۔

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چھٹوند بحساب فی روپیہ دو آنہ ساڑھے سات پائی میعاد معینہ پر بموجب شرایط قولنامہ سابق کے ادا کیا کرین گے - سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چورون غارتگرون بارو ٹہیون اور ڈکیتون کو اپنے علاقہ مین پناہ ندین بلکہ جو مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کر کے مع مال مسروقہ کے جو اونکے پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ اودے پور و جیپور و جودہ پور جس ریاست کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین -

धाड़ेठियों

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے نزاع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی -

पंचायत

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہے گا اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہارانا جوان سنگہ صاحب کے بخوشی و دلجمعی چھٹوند ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے - سردارون سے غفلت یا شرایط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب دربار ہون گے - دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار راوت ناہرسنگہ

महताशेरसिंह

راوت پرتھی سنگہ مہاراج شیر سنگہ راوت دولہ سنگہ۔

سنہ ۱۸۵۰ع مین مہارانا صاحب نے سلومبر اور دیوگڈہ کے راوتون کی پاستون مین سے اجزاء اعظم ضبط کر لیے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکالکر دیہات منضبط پر بہ زبردستی پہر اپنا قبضہ کر لیا مہارانا صاحب اور سردارون نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات کامل کی گئی آخر کار کرنل سرہینری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ مندرجہ ذیل مرتب کرایا۔

महाराज राचन सलूम्बर देवगढ़

करनल हेनरी लारन्स साहेब

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نا اتفاقی چلی آتی ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف بمراد عافیت ملک و خوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلفہ پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تہی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بہی آباد کر دیے۔ جسطرح مہارانا صاحب لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردا

मेवाड़

عدول حکمی نبلکہ بغاوت کرتے ہین۔
یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولناموں پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعد ازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق وآخرین سمجھا جاوے گا۔

قلم اول چھٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی۔

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چھٹوند لگایا جاوے گا مگر پہراوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا۔

سلومر کا سردار چھٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ اداے چھٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجاے دوسوا

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بھیجتے ہین ایک سوار
اور دو پیادہ نوکری ہین اور بہجا کرینگے۔

اگر اسکے سوانے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور
فی پیادہ چھہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری ہین نہ پہونچنے پر
سردارون سے بہی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت
کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب
کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعیناتی
تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا
صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے۔

جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چہٹوند اور نوکری
علیحدہ علیحدہ دینگے۔

قلم دوم قید یعنی رسم تلوار بندہن کی بابت سردارون سے اصل
آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے گا جس سردار
سے رسم تلوار بندہن لیجاوے گی وہ اوس سال کی چہٹوند کے مطالبہ سے
بری رہیگا۔

امیٹ - گوگوندا - کانہور - مانیرہ کے سردار اور کل کشناوت اس
رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے
کہ تعداد نذرانہ مہاراحب کی مرضی پر منحصر ہو سالتمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی
صدی آٹھہ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و غارتگری کے جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آیندہ ادا کرین سردارون سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہی اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاویگا۔

قلم چہارم سردارون کو لازم ہے کہ سارق۔ ڈکیت۔ تھوری۔ باوریہ۔ موگھیہ۔ اور باروٹھیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و مغروتہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چورون کو پناہ دیتے ہین مثل چورون کے مجرم قرار دئے جاوینگے اونکو باتفاق رائے صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگر کاروان و بنجارہ و مسافرون کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سردارون کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونہون نے پہونچتے ہی اطلاع کردی ہے اور حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہوجانے پر سردار جوابدہ سمجھے جاوینگے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت تصفیہ کرینگے۔

کل مقدمات چوری مین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ سے حق ہی سعی کرائی جاویگی۔

डकैत
चोरी
बावरया
मोघिया
बारोठियों
चोरों

वनजारा

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں نے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاویگا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی صاحب پولیٹکل ایجنٹ قسطین مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے

۱- مہارانا صاحب کی مسند نشینی اور شادی پر اور ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاویگا۔

۲- جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے راج مین لیے جاوینگے۔

۳- جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاویگا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداروں مین جو کچھ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ لیا جاویگا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بجز سرداران سلومبر دو دیوگڈھ کل دیگر سردارون کی سزا دہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات وقطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد دستاویزات واودک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنپر مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہون گی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ بشرط مناسب بامداد چار یا چہہ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیسا کہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری وغارتگری کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہون گے۔

قلم گیارہوین دان لبسوہ یعنی محصول آمد رفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاکہہ یعنی ہیزم وکاہ شتران ریباری وخانہ شماری سب سرکاری رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

भोम
घर
जागीर
उदक

भोमिया

दान विसवा
लागत
घर लाखर
रे बारी

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل کرتے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ سے جو مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد از آن لگایا گیا ہے وہ موقوف ہوگا وان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور براڑ یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔

लागत
विराड़

قلم تیرہوین جیلخانہ - ڈاکن - بھوپا یعنی ڈاکنون کے مخبر بھاٹ چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام بمنظوری مہارانا صاحب جاری کیئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ اطاعت کرین - قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے - ایک آنہ روز سے کم اور آٹھ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔

डाकन
भोपा
डाकनो
भाट
चारनो
त्याग

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران راج میں سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی چھہ کس نیک رویہ و باعلم مقرر کئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور ساتون باتفاق راے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

منظور کرینگے۔

قلم پندرہوین مقدمات سنگین و نیز جو کسی خاص وجہ سے آجاوین عدالتون مین فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیف و نیز مقدمات درمیانی رعایا و ملازمین سردارون کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔ سردارون کی تجویز کا مرافعہ دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین۔

धावला ढकैती ठगी

قلم سولہوین سزا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون و ڈکیتی و ٹہگی کہ جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

भंजगरण

قلم سترہوین بہانجگریا یعنی مصاحب موروثی کپتان ٹوڈ صاحب کے کے وقت مین ناجایز تہا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجھا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور چار پانچ خیر خواہ سردارون کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے۔

मांदी

قلم اٹھارہوین مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور آن یعنی دوہائی واجب التعمیل متصور ہوگی۔

आन दुहाई

डाकी भूत जादूगर

قلم انیسوین ڈاکنی بہوت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہوسکیگا و زہر خورانی و فعل شنیعہ وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

راج سے وسعت اندازی ہوگی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کرسکتے ہین اور اونکو بہی جرمانہ کرنے کے وجوہات درج ہو... اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور... سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور... کے دفتر مین اوسکی شرح ومقدار لکہا دیا کرین دہونس ودستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کے وقت مین کرتے تہے۔

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال وآیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کردیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہوگی۔

قلم بائیسوین سردارون کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنیٰ لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معززا ور خیرخواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف رائے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا۔

قلم تیئیسوین اراضی ہبہ دیہات اکلنگ جی وناتہہ دوارہ وپنچولی بہاریداس اور جو ابے کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل ٹانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوم

दीवान

धर्मशास्त्र

बेवा

इकलिंगजी नाथद्वारा पंचोली बिहारीदास

(ل)तालाब

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور رپھٹونڈ کے ساتھہ وصول نکیا جاوے۔

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین جب آباد ہون اور مرمت وغیرہ سے اچھی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ ضبط نکئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین پچھولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے۔

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرین گے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہو کمی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچھہ سود نہ لینگے اور جو روپیہ چاہیئے ہین فوج کی تنخواہ تقسیم کردیا کرینگے اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرین گے۔

قلم چھبیسوین پہلے قولناموں مین سرداروں کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تھی اس پر اب کچھہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچھہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچھہ رنج ہوگا اپنی دادرسی حاصل کرسکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج سے خلاف کیا جاوے شامل ہوونگے اونکو سردار اپنا دشمن سمجھین گے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار پیشکار رہیگا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوین گے مگر صرف معزز آدمی مقرر کئے جاوین گے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کے ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

سرداروں کے جہان اونکی خوشی ہو بے تکلیف رہین اون سے کوئی
مزاحمت نکرسکے گا۔

مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران متصلہ ذیل
مہاراناشیر سنگہ - راو دیوداس - راو بھیم سنگہ - راو کالو رسکے دستخط
ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرایط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو
خود غرضی کا معدوم کردیا مگر جن سرداران نے دستخط کیے تھے اونکی حفاظت کی
سرکار کفیل ہوگئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہاراشیر سنگہ کی جاگیر جو مہارانا
صاحب نے سنہ ۱۸۶۱ع میں ضبط کرلی تھی واپس دلائی گئی -

महाराणा शेरसिं[ह]
रावदेवीदा[स]
रावभीमसि[ंह]
रावकालोर[ा]

بتاریخ ۱۷- نومبر سنہ ۱۸۶۱ع مہارانا سروپ سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اوسکے
بھتیجے مہارانا شمبھو سنگہ صاحب بعمر چودہ سال بجاے اوسکے متبنی و مسندنشین
ہوئے اونکی نابالغی کی وجہہ سے اول انتظام ریاست باہتمام پنچایت سرداران
راج زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرایا گیا مگر سرداران پنچایت سے جلد سرکشی
و بدچلنی ظہور میں آئی کہ ظلم و تشدد بلا بازپرس ہونے لگا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی
کارروائی مین خلل واقع ہوا اور مہارانا صاحب کو لوگون نے اوباشی پر آمادہ کیا
آخرکار یہ قرار پایا کہ یا تو ازسرنو دوسری پنچایت مقرر کیجاوے یا کسی ایک شخص کو
منتظم کار ریاست کیاجاوے - چونکہ ایسا ایک سردار جسکو نظم ونسق ریاست
سپرد کیاجاوے کوئی میسر نہ آیا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ تین سرداروں کی
پنچایت جسمین ایک سرپنچ اور دو پنچ ہون مقرر کیجاوے جس سردار کو سرپنچ
مقرر کیا اوس نے اختیار مطلق بلاشراکت غیرے چاہا اس سے یہہ تجویز

शंभुसिंह

مہاراجہ کارآمد ہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ وہ [illegible] کے اتفاق
سے خود انتظام ریاست کرین اور صغرسنی مہارانا صاحب کی انصرام کا [illegible] اپنے
شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنیکی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام [illegible]
کی [illegible] حال مین بڑی ترقی ہوئی اور [illegible] ریاست کو فروغ ہوا [illegible]
پیدا ہوئی —

دیوگڑھ کے سردار نے ۱۸۵۸ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگھ صاحب اپنے
دیہات منضبط مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کر لیا تھا اور [illegible] مین
وقت انضباط تولنامہ اوس پر [illegible] ہزار روپیہ [illegible] جاری ہوا تھا [illegible]
نزاع بدستور جاری رہا تاوقتیکہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغرسنی مہارانا شمبھو سنگھ
صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج
بذریعہ سوال وجواب تحریری رفع نزاع ایکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ
حاصل کی —

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مورخہ ۲۰ - فروری ۱۸۶۲ء

مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران وٹھاکران دربار کو تنازعات
مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر توجہ ہونے
کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اودیپور اور سردار دیوگڑھ کے تصفیہ
تنازعات کیا اوسکے مفصل حال سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہ [illegible] سب لوگ

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ اوسپر بھی رضامند ہونگے ۔

سوال و جواب

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مقررہ اداء اخراج نوکری کیا کرون ۲۲ سوار اور ۴۴ پیادہ سالانہ مین تین مہینے نوکری کرین اور معاف روپیہ خراج کو دیے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری حسب حساب سے اور سب کرتے ہین کیا کرے ۔	فیصلہ قطعی منحصر ہے آیندہ رہ کر اداے خراج بسبب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبھی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہے میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تھا ہمارا ناتھا صاحب مرحوم نے دیا بھائی کو دھمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکھوا لیا اونمین سے پچیس ہزار روپیہ دیے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہر سنگھ وارث با استحقاق نہ تھا اسواسطے اوسنے نیابت لینے کیواسطے راج کو دینا کہا تھا یہہ روپیہ دیا تھا سو بنظیر کارآمد نہین ہو سکتی اس خاندان سے نذرانہ مسند نشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاے	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسند نشینی سے معاف رہے ۔
۳	جب ہمارا ناتھا صاحب مرحوم نے مجھسے رام سنگھ وزیر مخروج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹھارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگھ کی کل جایداد ضبط ہو گئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

نمبر	سوال سرداران لوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
	وصول کیا بعد ازان رام سنگہ کی جاگیر ضبط کر کے اوسکو بلیتہ نکال دیا مین اپنا روپیہ اوس سے وصول نکر سکا -	روپیہ واپس ہونا چاہیے -	
۴	ہمارا ناصاحب مرحوم نے میرے چند دیہات ضبط کر لیے تہے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر مالیت واپس چاہتا ہون -	معہ اماکن خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوس وقت کے مختارون نے خرچ کردیا -	بہ ضبطی منظوری صاحب پولیٹیکل ہوئی تہی اسواسطے مصارف کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر یہ موضع واپس کیا جاوے -
۵	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد اما صہ واپس ہو -	چونکہ روپیہ مین راو گزشتہ دام شریک ہین اسواسطے تو صحیح ہے	روپیہ دیا جاوے -
۶	موضع تنکہ و کہاکر یالہ کا خراج بقدر ساڑہے تین واپس ہو -	منظور ہے -	روپیہ دیا جاوے -
۷	اودے پورکا چودہری بعوض مطالبہ سواری بار برداری کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون کے جو اوسکے پیدا ہوئی ہون واپس کیے جاوین -	مطالبہ نا واجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیے جاوین	اونٹ مع بچون کے واپس ہون -

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۸	خراج وقت معینہ پر ادا نہوا ہے اسواسطے حسب ہدایت جنرل لارنس صاحب سود واپس ہونا چاہئے —	ساہوکاروں کو قسط بروقت وصول ہوتی رہی ہے سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے —	روسے خراج بروقت ادا کیا تھا اگرچہ ہمارا ناصاف ہی نہیں لیا اسواسطے سود دیا نہیں جاسکے
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں —	حساب سے خراج کا ... بارہ سے ۹۰ر باقی ہے —	روپیہ وصول کرکے رسید اور فارغخطی دی گئی —
۱۰	ہر مرتبہ کی سندنشینی پر ایک گانو ملا کرتا ہے —	جہاں سے نذرانہ مسندنشینی نہیں آتا اونکو گانو نہیں دیا جاتا ہے	گانو نہ دیا جاوے —

العبد
بخیت سنگھ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگھ وزیر راج

العبد
بخت سنگھ بیدلہ
वेदला

العبد
لال سنگھ سردار گوگوندہ
गुगोंदा

العبد
ناہر سنگھ سردار بھینسرور گڈھ
भैंसरोरगढ़

العبد
ہمیر سنگھ سردار بھینڈر
भींडर

العبد
مہتا شیر سنگھ
महता शेरसिंह

العبد
شیام سنگھ پروہت
श्यामसिंह परोहित

مراسلہ نمبر ۲۵۳ ... صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہندوستان

بنام ... کرنل ... جنرل ... صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء

آپ کے مراسلہ ۲۲ ماہ گذشتہ متضمن تذکرہ فیصلہ ... دربار اودے پور بنام ٹھاکر
دیوگڑھ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل
صاحب نے باجلاس کونسل میجر ... صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ۔
اطلاع کے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس بھیجا جاوے۔ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء

डूंगरमऊ

ڈونگر مئو کے سردار سنہ ۱۸۲۵ء سے پیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار
کے لوگون پر تاخت وتاراج کیا کرتے تھے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان

जवाहर

سیندہیہ وہلکر و مہارانا صاحب میواڑ بسروری افسر انگریزی مجرمون کی سرکوبی

अजीतसिंह

کیواسطے متعین ہوئے کچہہ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے
دو بھائی نکالدیئے گئے سنہ ۱۸۴۲ء مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ
ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پھر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ

तेजसिंह
विजयपुर
हनुमानसिंह

نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پھر بیجے پور کے کہمان سنگہ کو لیا
اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پر وہ وارث ریاست
ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہمان سنگہ
کو نکالدیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پھر مخروج ہوکر بیچ سرداران ... کے
پاس آکر مستغیث ہوا پنچایت سے ... اوسکو مستحق سمجھا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

سے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر عرصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا سنہ ۱۸۶۰ء مین پانچ سردارون
کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و انفصال سنہ ۱۸۶۲ء مین دربار نے تیج سنگہ
کو مسند نشین کیا مگر بیجپور کے رئیس کیہان سنگہ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور
نکالدیا اشخاص کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگہ کے باپ مین ہوا سنہ ۱۸۶۰ء کو
ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکہا ہے کہ جواب اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ء کے جسمین لکہا ہے کہ
اس مقدمہ مین انجمن سرداران سے فیصلہ ہونا چاہیئے کچھہ تبدیل نہوئی تہا ہر خود
تیج سنگہ بڑی مایوس ہوگیا ہے کہ یہہ کوشش و پیروی نہین کرتا -

رघुनाथसिंह

میواڑ کے سردارون مین کوٹہیڑہ کا سردار سرکشی مین سب سے زیادہ ہے کہ نومبر
سنہ ۱۸۶۵ء مین اوس نے اپنے علاقہ کے گانو موضع نیموہ نہ مین صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر نہ مانوگے
تو تمکو قتل کر ڈالونگا اس علاقہ مین اوسکا ایک گانو ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال
کی حیات مین واگذاشت نہوگا -

कोठेड़ा
नीगोना

راو کوٹہیڑہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگہ سابق وزیر
راج کو کہ چیتور گڈہ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگہ پرگنہ کی جمع وصول کرکے
اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راو کوٹہیڑہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ
لاکہہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے - راو کوٹہیڑہ سے بہ ضبطی جایداد وصول کرنے کی
تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار
اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ
مستعد مقابلہ رہتے ہین - اس سردار پر اجیت سنگہ بارہٹہ کی پناہ دہی کی علت

महता शेरसिं
चीतोरगढ़
कौड़ी
सलूमर
अजीतसिंह

مین بھی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو عدہ دیہات ضبط ہین اور چار سو پچاس
روپیہ کی دہونس جاری ہے —

धोंस

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ء اس بلندی کو پہونچنے پر مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کو
نظم و نسق امور ریاست کا اختیار دیا گیا اور اوسکے ساتھ تیس لاکھ روپیہ جو
خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل
ٹکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی مخالفت پر مطلق
خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے مہتا گوکل چند
تو اپنے علاقہ مانڈل گڈہ کو چلا گیا پنڈت لچھمن راو راج کا کارکن اور ٹھاکر ظالم سنگہ
بیجلی والہ مہارانا صاحب کے اتالیق رہے —

नागोकुलचंद
मांडलगढ
तलछमन राव
चेमली

۱۸۶۶ء مین راوت کیسری سنگہ والی سلومبر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے
بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم
دربار و خلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تھی
کہ راو بھدیسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ قائم
ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکھکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل نے تو فوج
کے حکام کو لکھدیا تھا کہ سرکش سردار کی سزادہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے
واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بھیجنا نامنظور کرکے دربار
اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کی منظور نہین ہے کہ راج اودیپور
کو مدد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دستاندازی

सलूमर
जोध सिंह
भदेसर

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھ کر لکھیں کہ سلومبر کی مسند نشینی کی بابت کل سردار متفق الرائے ہیں یا نہیں اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دو لاکہہ روپیہ راج میں داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجہا جاوے اکتوبر ۱۸۶۹ء میں مہارانا صاحب سلومبر جاکر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ کو ملے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو ادا نکیا تہا اس سے چونڈاوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہوگئے تہے اور اونکے تہیکانے بڑی خرابی رہی تہی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومبر کا دعوی کرتا رہا کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومبر ملیگا تو میں فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع پاونڈیہ سے متبنیٰ لیا گیا ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنیٰ نہیں ہوسکتا اوسکا کچہہ استحقاق نہیں شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنیٰ ہونا جایز ہے اور سردار کے تہاکر بیوہ کے متبنیٰ لینے کو جایز سمجہتے ہیں پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا ۱۸۶۹ء کے دورہ میں صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے وہان چندروز قیام کرکے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہوگیا رعایا سب خوش ہے کسی نے کچہہ شکایت نکی راو خود سبکی سماعت کرکے انصاف کرتا ہے اور دیگر جاگیروں سے جہان کا انتظام کامداروں کو مفوض ہے یہان کا کام ہرطرح اچہا ہے۔

रावमोहन
चोंदावत
चावंडिया
राजपूत रिवाज
धर्मशास्त्र
बेवा
सिपरिन्टेन्डेन्ट
जागीर

ستمبر ۱۸۶۶ء مین راجہ بہیمبہیڑہ اور راو دیوگڈہ کے درمیان فساد ہوا۔ جس مین
۱۳۔ آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور وجہہ تنازعہ فرق ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ بروز عرصہ ساٹہہ سال
راو دیوگڈہ نے موضع رآیلہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور وہہ
مذکور راجہ بہیمبہیڑہ کی جاگیر ت ہوتا ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بد نظمی
کے اوقات مین موقع پاکر زمین داب لی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین تعین
آٹہہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دیئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈہ کا
راو اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے
اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودے پور بہی اس
گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو
رہنا جس مین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ مبادا
کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین
گانو پورا استقرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہو سکتا تہا مگر چونکہ اوسکو اون
کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیت بدلجاوے اور پہر ضبط نہو سکے بعرصہ
عرصہ بیس سال دیوگڈہ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین بہیمبہیڑہ کا
راجہ کمزور تہا موضع لمبیہ علاقہ بہیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنا لیا تہا اس بند پر
بڑے درخت ہو گئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتدا مین راو دیوگڈہ جبر اقابض
ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول بہیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلہ کے
واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

سہو سے پولیٹکل ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکی گئی سنہ ۱۸۶۷ع مین راوت رنجیت سنگہ
والی دیوگڈہ کا انتقال ہوا اوس نے بابیا پنج سرداری کو تھیا رہی کیسری سنگہ
کی ذلت مین بہت کوشش کی تھی اور اوسکا بیٹا کشن سنگہ بعمر پچیس سال مسند نشین
ہوا مگر باوجود جاری ہونے وہونس کے کہ تا وقت اطاعت و ادا ے نذرانہ
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخرکار
یکم مئی سنہ ۱۸۶۸ع کی رپورٹ مین دربار نے لکھا کہ مسند نشینی دیوگڈہ کیواسطے جو
تجویز بیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اور جو پیہم عمل مین
مناسب متصور ہوا کہ رسم مسند نشینی کردی گئی ہے —
سنہ ۱۸۵۷ع مین امیٹ کا سردار پرتھی سنگہ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امر سنگہ
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین برس
بعد چتر سنگہ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امر سنگہ کو نکالدیا اور اوسکے بھائی پدم سنگہ
اور دو سرداروں کو مارکر اور چند آدمیون کو مجروح کرکے جاگیر چھین لی راؤ سنگہ
کی بیوہ مع امر سنگہ چتر بھوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل و پولیٹکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امر سنگہ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکھا جہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے امر سنگہ کو سردار امیٹ قبول کرکے دربار مین

जलरंजीत
कोकयरीप
किशनसिं
धोंस
अमेट मुर्ध
अमरसिंह
कैद तलवार
चतुरसिंह
पदमसिंह
जागीर
चतुर्भुज जी
मंदिर में

دیاء ام صفیہ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کردی اس سے احتمال ہوا کہ فسا
رتو ع مین آوے اور چیتر سنگہ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا مین شک
نہین کہ امر سنگہ با استحقاق ہے کیونکہ یہہ تہی سنگہ کی بیوہ ستر سنی جی امر سنگہ اور
بیچہ دختر صغیر سن کو لیکر سادہ مرچلی گئی تہی چیتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا
ہے راج کی چہٹوند یا اور کسی قسم کا معمول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ ایک لاکھ
دس ہزار روپیہ مسند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران اسیوا نہین اس
نا اسیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے ایجنٹ کا محاصرہ ہو
رہا ہے اس نے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکھہ چہوڑی - اس مین
جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے -

سنہ ۱۸۶۶ع مین مہارانا صاحب نے راج سیواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب
ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا
صاحب نے پینہ کہیراڑ کے دیہات کا سنہ ۱۸۶۵ع کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی
وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے -

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش
تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کردیا ہے اور سواری کے وقت بکرا مارنے کی
جاہلانہ رسم بہی موقوف کردی - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ع مین مہارانا صاحب نے پچہن راو
نارکن کو برخاست کرکے کوٹہیاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے
کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹہیاری کیسری سنگہ کے
سوائے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

با بالفعل کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت گورمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورمنٹ نے مہارانا صاحب کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ اوسکی بیقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور اہل سب اوس سے خوش تہے اوسکے ازسرنو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور دیانت دار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے ہرطرح لایق تہا احکام دربار کو صدق و صفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور اونکا بردہان کو تہیاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہرایک صلاح و تدبیر پر بہت کوشش و توجہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف و کشیدگی و نااتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری و لیاقت سے بحث کرتے ہین اصلاح و ترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشون پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہرطرح اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی چاہتے ہین مگر عدم موجودگی مشیران باتدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

हचनसन् साहब

परधान कोठ्या

ہر ایک معاملہ میں خود دخل کرتا ہے حتی کہ ہوا و ہوس کی منظوری کی ضرورت ہوتی تھی
پیر وہاں ہر روز حاضر ہو کر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتوں سے بھی مقدمات حکم آخر کے واسطے آتے ہیں اور ریاست کا کل کام انکی
مرضی سے چلتا ہے اگر راجہ کی رائے میں آیا کام کیا ورنہ توقف سے منحصر کیا محکمہ کسی
کی عدالت اور اپیلیں ہوتی ہیں اکثر زیادہ تاخیر عدالت میں ہوتی ہے اور کام بگڑتے
سابق اس سبب سے تساہل اجرای کار کی شکایات ہوتی تھی
وہ ہم ساتھ اور واخ ہندو ہر محل ہوتا تھا اور تنخواہ دار بندوبست ہوتے تھے
کرتی ہیں اس کا بھی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول خرچ ہوا کرتی
ہیں مہاراجا صاحب کو اس طرف میں بتدریج انتظام کرنے کی صلاح دی گئی تھی
اور امید تھی کہ ہموار میں عنقریب بہتر ہو جائے فالوقت جاری ہو گئی مگر یہ امر بہت
نازک ہے کیونکہ بااعتقاد ہندو ہم ساتھ کو بحکم الہی اور خاندان اور ہندو مذہب کو
مذہب اور ساتھ دین کا قائم رکھنا اور محافظ سمجھتے ہیں اس واسطے ان
صدمہ دینا بھی محال ہے
اور سے الگ ہیں لکھا ہے کہ ہتھیار بندھے ہوئے تا پر نقصان ہے چند مصاحب
وضع میں رہتے ہیں اور لائق نہیں ہیں ان مصاحبوں میں سے راو ظالم سنگھ
کہ کئی رس سے نئی اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہاراجا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر او بگڑا دیتا ہے زیادہ کرتا ہے شروع میں جو کچھ کہ ہو سکا
راج سنبھالا ریاست میں بدنظمی تھی اور کوئی فریب نہ ہمارے سے ظالم سنگھ کا قدم جم گیا
اس فوج کا افسر اور بیرونی بھی علیحدہ خود اختیار رکھا ہے حالانکہ سرکار نے بھیج

راجہ آباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو تھا اور ظالم سنگھ کوئی عام شخص نہ تھا تو لوگوں
کو ایسا گمان گذرتا تھا کہ راجہ رام سنگھ کا والد بھی لفٹنٹ بہادر ان میواڑ کو
دربار اوسکا سسرال بنا گوارا ہے۔ راجہ رام سنگھ کی حکایت منجملہ اون عجب
واقعات کے تھی جو حکومت زمانہ سابق میواڑ میں اتفاق ہوتی ہیں بلکہ گذشتہ عہد میں ۱
کرنل ٹکس صاحب نے ظالم سنگھ کی لیاقت ایسا لکھا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں میں
بعض شخص جو جنس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہو جاتی ہیں اور وزیر
ریاست دوسرے کی صورت عداوت رکھتا ہے چونکہ یہ شخص منتظم پولیس تھا
اکثر لوگ اوسکی مخالف ہو گئی تھے میواڑ کی اکثر الفغزاد زمینداروں کو اوسنے قطعہ
سے باز رکھکر اون کی کار نمایاں کیا ہے۔ علاوہ اسکی اوسکی بڑی خوبی یہ
تھی کہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ تھی اور نیز مہارانا صاحب کو خوش رکھنے
والی ہوگی اور بعض حکام انگریزی سے موافقت رکھنا ضرور سمجھتا اور منشی بلکہ
ملکہ ریاست میں ہے۔ تر امسال ظالم سنگھ مر گیا
مہارانا صاحب کل کام خود کرتی تھی اس سی بڑی آمدنی ریاست کی ہوتی ہی اور گورنمنٹ سے بھی
محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمائش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ محکمہ جات عدالت
فوجداری و دیوانی مقرر کئی اور حکام محکمہ جات عدالت کو اختیارات وکیل بذریعہ
کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی
کیفیت دربار اودیپور بخدمت لفٹنٹ کرنل ڈی بیلس صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ
میواڑ مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۷۱ع
آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودیپور میں عدالت فوجداری کا بندوبست

جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیے جاویں اور مجموعہ قواعد
جاری کیا جاوے جس سے متعلق کل علاقہ جج اور شہر کی عدالت فوجداری کا کام
منتظمین مامن علیحدہ کو تفویض ہوا تھا اور انکو پچاس روپیہ تک جرمانہ اور ایک
برس تک کے قید کا اختیار دیا گیا تھا اور مرتب قواعد فوجداری کی تجویز درپیش تھے
وقت ہماری جاری کی جانے کی اسوقت تک حسب معمول ہوتا رہیگا اور حاکم
فوجداری کو یہ ہدایت ہوئی تھی کہ تمام جائداد ضبط کو مقرر ہونے کی بابت رپورٹ کریں
اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکھا گیا تھا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کو
بھی اطلاع دیجاتی ہے

مہاراجا صاحب نے حکم دیا تھا کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست جدید کیا جاوے
اور حاکم عدالت کو اختیارات دیے جاویں اسواسطے دارالعدالت دیوانی کو
دو ہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کرنے کی اجازت
دی گئی تھی اور انکو اطلاع دی گئی تھی کہ مجموعہ قوانین مرتب ہونے تک جاری
کیا جاویگا تا وقت اجرای اسکے معمول کا کام ہوتا رہیگا کل علاقہ کی دیوانی
کی بابت رپورٹ کرنے کی اجازت ہوئی تھی وزیر کو اس حکم کی اجرای کی
ہدایت ہوئی تھی اور انکو بھی اطلاع دیجاتی تھی ان جدید قواعد کی بابت
بعض سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا تھا کہنے لگے کہ معاملات فوجداری
میں قدیم رسم شاستر رہنا ہونا چاہیے تھا مگر سرداران کی یہ کیفیت کل اصولی باتیں
میں بھی جاری رہنی چاہئیں وہ اپنی جاگیروں میں رعیتوں کا اختیار حاصل ہونا نہیں چاہتے

ہیں وجہ یہ ہے کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشائستہ و خلاف قانون کرتے ہیں
اور با ضابطہ نگرانی نہونے سے سزا سے محفوظ رہتے ہیں رعیتوں اور سرداروں
کی بہبودی اوقات نا اتفاقی صرف اسی وجہ سے رہتی ہے کہ سرشتہ فوجداری کے کام کی
تعمیل بلکہ عدول حکمی کرتے ہیں سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل نہیں رکھتے ہیں
رکھا جاتا تھا ہیں اور دربار رسمی وجہ یہ ہے کہ کل معاملات میں سرکار انگریزی دربار کو
جوابدہ سمجھتے تھے اختیارات سرداران کو معدوم اور انکو محکوم رکھنے میں کوشش
کرتا تھا اور سرداروں کی خاص غرض میں خودسری میں بھی تھی کہ ظلم و تشدد اور
واردات جو وہ خود کرتے یا انکے توابعین سے کرائے انکی سزا سے محفوظ
رہیں لازم تھا کہ جناب صاحب ایجنٹ روسا و منشاء گورنمنٹ انکی بلکہ
حکمرانی برٹش گورنمنٹ سے انکی اختیارات جابدی کی اجراء میں اعانت
کیجاوے تاکہ وہی سردار انکو مغلوب کرسکیں ملکہ اکثر صورتوں میں انکے خلاف ہوتا تھا

سبب تو یہ بھی ہے کہ نہیں لوگ جرائم شدید میں شریک ہوتے ہیں اور سردار اسے اشتناء
کیجیں کی بدل مرتکب جرائم ہوتے ہیں انمیں شخصی نہیں کر سکتا کہ سردار سرکار انگریزی کو
جوابدہ نہیں ہیں اور نہ وہ جوابدہ ہیں انکی حکومت جائز میں خلل انداز اور انکی
مخالف ہیں رسوم سلطنت سرداروں کی ایجمال سر نگرانی رکھنے اور کل حرکات
مجرمانہ و خلاف قانون کی اطلاع دیتے رہنے کو ... الکفار ... مستعد رہیں
تو مناسب ہے

ذات خاص مہارانا سمبھو سنگہ صاحب سے سردار خوش ہیں مگر اونکی حکام انگریزیا
کی صلاح پر عمل کرنی کو پسند نہیں کرتی ہیں مہارانا صاحب اپنی محکوم تو البتہ سے
دانشمند عقیل نہیں اور سردار رسمیات قدیم کی پابند ہیں اور اونکی عاقلانہ غلو فہمی
سے خلاف میں کشش سرداروں کی درمیان مہارانا صاحب نے تنازعی
اگر دی اونمیں سے کسی کو فعل قبیح کی پاداش میں سزا دینا چاہیں تو کل سردار متفق
ہوکر حصول منشاء مہارانا میں خلل انداز ہوتے ہیں اور یہہ عمل رخصوبانہ میں جاری تھا
بالتحقیق مہارانا سمبھو سنگہ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اور اونکی مقدموں سے زیادہ خیال تھا
اور یہہ امر واجبی ہی کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہیں کرتی ہیں

یہہ امر کہ مہارانا صاحب رعیت کی اصلاح و ترقی کی خواہاں اور منشاء کو ہمیشہ پر
عمل کر سکتی اور اپنی رعایا کی بہبودی میں ساعی ہیں ایام قحط میں بخوبی ثابت ہوگیا
کہ ہزارہا قحط زدوں کا گروہ گذشتہ ممالک قرب و جوار سے میواڑ میں آیا اور
ایسا گروہ کہ اکثر اونمیں سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تھے بلکہ بوجہ
سے مبتدی امراض بھی تھی مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور
خاص اپنی دلسوزی اور رحمدلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی بندوبست کیں کہ
آفت عظیم کی مقابلہ میں بہت کم گرسنہ ہوئیں اور ہزارہا بندگان خدا کی جانیں بچیں
صاحب کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ بندوبست پرورش
رعایا ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

اس سال میں بارش کی کمی سے سخت قحط ہوا اور ہر طرح سے اوسکی دفعیہ اور بہتری
کی تدبیرات عمل میں آئیں چنانچہ ضلع میں آبپاشی سرکار اور ریاست کی باوجود یکہ
اونکی تعمیل میں ہونی لگی تو نئی تدبیرات مجوزہ جلسہ انجمنیں شامل ہوکر جو کی تمام
سنہ کا محصول معاف کردیا

مہاراجہ سنگھ کو جلسہ انجمن میں مولوی لطف سے شریک ہوا اور ثابت ہوئی تھی
کہ ریاستوں کی طرف سے جو تدبیرات قبول کی جاویں اونمیں اتفاق کریں
چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب کمشنر گورنر جنرل انجام
دیا

شدہ امسال بارش کم ہوئی تھی اس سبب سے جون شدہ امسال میں مواز کی
جہیل اور تالابوں میں پانی معمولی عمق سے نہیں رہا فیٹ کم رہ گیا اور یہہ بھی بارش کم
ہوئی اس سے کچھ اضافہ ہوا تاہم اون میں پانی کم آیا اور ملک
کو فایدہ عظیم ہوا یعنی نہ فقط رقبہ کشت زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی بلکہ
اونکی سبب سے کنوؤں تک میں پانی بافراط رہا جو گرد نواح
کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل پیدا ہوئی اور جو قحط سے
مرجاتی و نیز معاش ملی

ان تالابوں میں جادہ وصحت ہوتی سے پانی تالابوں میں رہتا ہی زیادہ تر نکل
جاتا ہی وریاں کواڑ و لعبو نکی فوایدیں سے آگاہ ہر کی الغرض
ہوئی باوصف کے سالی قریب قحط میں پانی پیدا
رہگذر سے مرمت طلب ہے اور اب درست اور

کی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۸ء سے اساڑھ سدی ۱۵ - مطابق ۲۳ - جولائی ۱۸۶۹ء
تک درآمد و برآمد و راہداری ملک میواڑ کا کل محصول معاف کیا گیا اور مفصلات
کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح معترض نہون علاوہ اسکے
اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی
گئی دربار نے پینتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

ایڈر سے	اندور سے	اور مبلغ یک لاکھ ... ساہوکارون کو
ईडर	इन्दोर
[illegible]	[illegible]

خرید غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاندمل [illegible]

بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کو ہی	ہمراج حکم چند	حید حبیب اللہ عیسی تاج خان
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ابراہیم	رسول بوہرہ	رام نراین مندرہ	دہن راج چودہری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عیسی تاج خان
[illegible]

اسکے علاوہ وہ چہاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جزو محصول غلہ کی اسناد برائے
دوام عطا ہوئین -

گنگا دہر نند رام	ہنونت رام بلدیو	شیوجی رام نراین	گنگارام گنیشی رام
نصف	چہارم	چہارم	چہارم

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دسہرہ سے پیشتر بمشکل میسر آتا تہا بافراط ملنے لگا پہر چارہ

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب بار برداری میسر نہ آوینگے اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکھہ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو ۲۶-اپریل ۱۸۶۹ع تک خرچ نکرین اون سے اقرارنامجات تحریری لئے گئے اور حکام مفصلات کو بہی ایسا ہی بندوبست کرنیکی اجازت ہوئی —

بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات پر جسقدر زمین ملے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین اس سبب سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب و چاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کی بہی اجازت ہوئی شہر و پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے واسطے دو لاکھہ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی —

اودے پور خاص	پرگنہ جہاز پور	فصیل بہیلواڑہ	ضلع چتوڑ	کومل گڈھ
یک لاکھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

तालाब खेमली تالاب کہیملی	ضلع کہیرواڑہ	नाहरमगरा ناہرمگرہ	سڑک مئو و نصیر آباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودے پور مین ایک کوٹہی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان غلہ فروخت ہوا اوسکے چندہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا میواڑ کے سردار اور جاگیرداروں نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

خیرات خانجات مقرر کئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر سدا برت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے ۔

نام مقام	تعداد مردمان یابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان جنکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۳۰۰۰	[illegible]	۰	۷۵۰۰	
بہاڑپور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	[illegible] ۲۰ ثار	۰	۵۰۰	
کوملگڈہ	۵۵۰	[illegible]	معہ من ۲۰ ثار	۲۰۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	[illegible]	[illegible] ۳۰ ثار	۰	
گدلور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ	۰	۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا رہے گا اوسی سال بابت مایہ اور محصول کا نقصان بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے ۔

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیچ نصیر آباد کی سڑک پر
ہزارہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکھہ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹھی خیرات اودے پور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دیولی کے چندہ مین بھی مہارانا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئین اون
مین بصرف ایک لاکھہ معہ ۱۷۷ پائی ۲۱۴۱۶۴ محتاجون کو مزدوری ملی۔
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۲۰ مرد و عورتون کو بصرف اسی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف ۱۴ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا
ہو جاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہو گئین۔
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکون مین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہو جانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور ہوا اوس سے دو ڈہائی ہزار

उबाला
भुना

नासूर
मिस्टर हैम साहिब
मिस्टर इंगलिस साहिब

آدمی تلف ہوا۔

۱۸۶۹ء مین مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ ۱۲- فروری ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر کینگ ہیم صاحب نے لکہا ہے۔ کمال خوشی کی بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹- ستمبر سے مبتلا تہے شفا حاصل ہوئی اس سخت وپراذیت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تہی بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تہی مہارانا صاحب نے جو ہمت وجرأت دکہلائی تعریف کے لایق ہے۔ بیماری اور عمل جراحی کے تحمل اور مدت تک بستر پر پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اوراس پر بہی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر ہوئی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے۔ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد تجویز کئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز تجویز درپیش ہے۔ اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل کرنے کے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر درکار ہے۔

۱۸۷۰ء مین اس خبر سے کہ لارڈ میئو صاحب بہادر ویسراے وگورنر جنرل کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور مین شور ہو گیا اور آپس مین سازش وسرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پوراسنے

سرداروں نے اس طلبی سے اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت بارج ہوئے اونہو
نے حجت کی کہ ۱۸۳۲ء مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا اشتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجاآوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہو جاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ رہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
۱۸۳۲ء کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیما بین نواب وایسرائے صاحب ہند اور روساء راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کرین اونہون نے کسیقدر پس وپیش
سے اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم وخاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہو گئے خود بھی سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین اس
سے اونہون نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز وطریقہ کو بخوبی سمجھکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے از بس محفوظ ہوئے ہین اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بھیجا گیا تھا اثناء راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرا دیجئے بعد ازان

लार्ड विलियम बेन्टिंक

चान स्वरूप

چندمرتبہ پیغام بھیجا اور کپتان سیور صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی بھی ساعی ہوئے چنانچہ اس باب مین صاحب نے گفتگو کی تو بڑے سرداران سے اس ملاقات مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پیش ہوا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے سمجہایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب جہالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تہا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجہنے اور گدی پر برابر بیٹہانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین نظیر پیدا کرنے کی امید رئیس اودےپور کے سوائے اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا اور نصیرآباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم وتکریم کرکے گدی پر برابر بٹہایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان سیور صاحب اور سرداران جہالاواڑ چاہتے تہے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بہی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل انکار کیا اس خیال سے کہ انگریز افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا اور حلکی سمجہی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سرداروں نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جہالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اون کا رتبہ ہم سے بڑا نہو جاوے مگر کچہہ پیش نہ گیا جاگیر باگور کی سند نشینی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تہا —

बागोर

۱۸۷۰ع مین فیصل ہوا سمرتہہ سنگہ نے بمنظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب سوہن سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تہا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

جو بجائے سمرتہہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھ استحقاق نہین رکہتا کیونکہ بحیات
مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ ازروے دہرم شاستر ورواج ملک طے
ہو گیا تہا اسواسطے سمرتہہ سنگہ کا خلف بتنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہوسکتا
ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر سے بارہ ہزار
روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کردے جاوین پانچہزار کے دیہات پہلے سے
اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دئے جاوین دوسرسال مہاراج
سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بہیجنی پڑے اوسکو
قید کر لائے اور یقین ہوا کہ تاوقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا
صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے ۔
بتاریخ ۴ ۔ دسمبر ۱۸۷۱ع کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے بڑے تکلف وتجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد
نواح وسرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول
دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار
مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب
کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ
مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اون
سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش خلاقی اور شفقت سے
روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت واعتبار حاصل کرتے جاتے
ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف ہے

نہار تھا سیدھا ہو کر بلکہ علیحدہ ہو گئی ہیں مہاراجہ صاحب نے سنگین دیوار اور حکام
شکستہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد [illegible] لاکھ [illegible] ہزار روپیہ لگایا تھا
مگر سرکار عالیہ دربار کو صرف [illegible] روپیہ خرچ کرنا منظور نہیں [illegible] شکست [illegible]
رہی تالاب [illegible] سابق کی تصرف [illegible] کیا تھا مگر [illegible]
زیادہ تر [illegible] مقبوضہ [illegible] کی پیداوار [illegible]
نہیں ہے کشش [illegible] اور [illegible] نقصان ہوا [illegible]
اصل ملک میں اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر میں غلہ جمع [illegible]
بازار میں گرانی ہوئی [illegible] غلہ مشکل میسر آتا تھا [illegible]
[illegible] تھا مگر [illegible] محصول [illegible] خاطر داری [illegible] اور
خرید غلہ کے واسطے [illegible] اور سرکاری غلہ کی [illegible]
سے نرخ [illegible] اس وقت [illegible] مقابلہ اور [illegible] کوشش [illegible]
میں غلہ کی رونما دی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن [illegible]
[illegible] نرخ [illegible] مگر اس [illegible] نرخ [illegible] رعایا [illegible]
افراد [illegible] اس بات کا ارزان ہے کہ جب نرخ گران [illegible]
رعایا [illegible] قحط کو خیال میں نہیں لاتی ہے
حسن اتفاق اور عمدہ دور اندیشی سے نرخ کی [illegible] غلہ کی [illegible] اس
موجود تھی کہ [illegible] وقت میں کام آئے [illegible] غلہ کی
تو ہمارا [illegible] اگر [illegible] روپیہ و محنت [illegible] خریدہ
[illegible] غلہ میسر نہ آتا اور [illegible] مصیبت ہوتی کہ [illegible] قحط [illegible]

حاصل ہونا غیر ممکن ہو جاتا
ربیع کی زراعت جو بارانوں کی زمین ہے اور دو ثلث بذریعہ نہروں کی بارانی
ہوا کرتی ہے گورنمنٹ نے ایک دفعہ اجازت دی تھی کہ غلہ باہر و فروخت کی شکل ادا ڈیوٹی
بارش ہونے سے پیداوار کم ہو گیا اور گیہوں کا نرخ صرف ۱۲ سیر کا رہ گیا تھا مگر
بارش کی مستعدی سے ہمدردانہ خیالات جاری کرتے ہی اور یہ گمان تھا کہ قحط
گلہ بانی کے سبب جاری ہو حصہ کی غلہ کو روکنے کی تجویز دفعہ وقت ہو اور ستر فی کس زائد
بابائی بدون حصول و نہیں وارد ٹوٹل لدہ و بہار کو روکا اس کو
پنجاب کے شہروں میں سے اندیشہ جاری ہو گئی اور محتاجان کو غلہ اور کام ملنا
تقسیم کیا گیا
تدبیرات متفرق تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط جو سالکی کی قدر دانی گورنمنٹ
گورنمنٹ سے مہاراجہ صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اور ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ
نواب کی مفصل خریطہ منشیہ منظوری اجراء کی تعمیرات متعلقہ بروقت میں محتاجان
گورنمنٹ میں بھیجا اور سکا لیا مضمون یہی

مضمون خریطہ مہاراجہ صاحب

گذشتہ برسات میں بارش کی کمی ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک میں قحط
ہو جائیگا ہم نے بہت سے رسوخ ہند کا حکم مطابق ۱۷ ستمبر ۱۸۹۶ء سے غلہ برآمدی روک دی
کا محصول نصف معاف کیا گیا اور بعد اس کے ۲۳ تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر
اور دیگر سیر میں آیا محصول ومالیہ بالکل معاف کیا گیا جب دریافت ہوا کہ معتدبہ
میں تخفیف نہیں ہوئی ۱۲ اکتوبر کو ملک میں غلہ باہر جانے کی قید موقوف

اس سال مین کوٹھیاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست وحال افسر شریۃ مال کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ لئیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا۔

مینون کا گروہ جو رہ میرپور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا صاحب نے نکلوا دیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ ہوئے۔ فروری ۱۸۶۶ع مین کسی سے صلاح لئے بغیر خلعت سردار بہنڈور کو دربار مین سردار گہا نے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹھا تہا۔ بہنڈور کی اس ترقی پر بجولیہ۔ دیوگڈہ۔ بیگون۔ دلواڑہ۔ امیٹ۔ گوگوندا۔ کانور کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین اور نہ بہنڈور والہ سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والہ سے کہدیا گیا کہ نہ آوے جب سب حاضر ہوئے۔

جون ۱۸۶۶ع مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ ۱۸۵۶ع سے زیر تجویز تہا۔ اور موضع تسوار یہ بطور خون بہا ٹہاکر لامہ کو دیکر فیصلہ مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا۔ لامہ اور روپاہیلی کے سردارون مین سرحد کا تنازعہ تہا روپاہیلی والہ نے یکایک حملہ کرکے سردار لامہ کے بیٹے اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل ایجنٹ تہے تسواریہ موقع واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لامہ کو دیدئے جانے کا حکم دیا

मेनों जूरा
भरपुर
भिंडूर
घानेराव
बिजोलिया
देवगढ़
बेगूं
देलवाड़ा
आमेट
गोगूंदा
कानोर
निसबारया
लामा
रूपाहेली

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ ۱۸۴۲ء مین ایک اہلکار عوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ ملازمان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گرد وپیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ واسیند نے واجبیت
حکم دربار پر اعتراض کر کے تعمیل نہ کی آخر کار ردپاہیلی والون نے کہ ٹہاکر
بنیرسن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوار یہ خالی کر دیا مگر ٹہاکر لامہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکرسکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے ۔ یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرایض بجانب آقا و نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہو جاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس علم سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے ۔
کوٹہاری کیسری سنگہ مستوفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی جہتا پنالعل کوٹہاری
کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ جہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
مگر منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کر کے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتہہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لایق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

مہاراناشمبہو سنگہ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکہا ہے کہ مہاراناصاحب اوپر سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتہہ ایسی پر تعصب قیدین لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف ولاحاصل ہون مگر راجگان ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار متصور ہونے کی وجہ سے مہاراناصاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کرسکتے ہین وے بہت ہوشیار اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حریص وخودغرض اہلکارون کی بددیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے۔
دوسرے یہہ کہ مہاراناصاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچہا ہے ہرروزہ صاحب سے ملاقات کرتے ہین اور توجہہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری وتمیز حاصل ہے خصوص بلحاظ اسکے کہ جس شخص نے عیش وآرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبہی جانیکی ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو ازبس تعجب انگیز ہے اونکے ہرایک فعل مین خیرخواہی ہے اور ریاست کے بالکل حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی ترقی حالات کے دیکہنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور سوا اسکے ہر انواع اصلاح جاری ہون مہاراناشمبہو سنگہ صاحب کو اصلاح وترقی مین کچہہ

پس وپیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے البتہ
؟ ج ہے ۔

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی بتاریخ ۷ - اکتوبر ۱۸۸۴ء
مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہ کر انتقال
کیا اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف
حاصل کی تہی اونکی رعایا اونکو دل وجان سے چاہتی تہی اونکی حکومت نہایت
عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تہی اونہون نے سرداران ریاست
کو رضامند کر لیا تہا اور مدت کے نزاع وفساد رفع کردیئے تہے رعایا کی ضرورت
اور شکایتون سے وقوف حاصل کرکے اونکا رفع کرنا شروع کردیا تہا اونکے انتقال
سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم والم ہوا ۔

سجنسنگ

رسمیات تجہیز وتکفین بہت اچہی طرح ہوئین اور سجن سنگہ خلف مہاراج سکت سنگہ
جنکو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ قبول
کیا مسندنشین ہوئے ۔

करनलरै साहब

کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس نازک وامتحانی موقع پر کمال چستی و
ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار وفساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے
چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتہہ تلف جان کرنا چاہا تہا مگر بکوشش

सती

تمام اونکو باز رکہا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا

रावबेद

کرنل رائٹ صاحب نے لکہا ہے کہ بخت سنگہ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت
امداد واعانت کی اور اس نازک ودقیق وقت مین اوسکا طریقہ لائق تحسین و

آخر مین رہا۔

مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے دلون پیشتر بلزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائی اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگہ صحیح والہ عرف ساہی والہ جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی و خیر خواہ ولئیق وزیر تہا اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کرلی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون کو اوس سے رنجیدہ کردیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔

اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند وارجن سنگہ ساہی والہ بامداد چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے برائے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی ۱۸۷۵ء مین ارجن سنگہ ساہی والہ نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا دیا چند روز کو ٹہیاری چہگن لعل افسر شتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام کیا مگر شتہ مال کا کام بہی مقدم و ضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام کرنا مناسب نہ سمجہا گیا اور مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

کیہا ہے ا بماہ ستمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچھی طرح ہوتا ہے۔

पंच سرداروں مین سے پارسول والہ راؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا۔ سرداران پنچایت کو بہ نسبت سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہو گئی ہے۔ دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور پہر اونکے گہر مین کچہہ حادثہ ہو گیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا۔ بعد ازان پارسول والہ راو معالجہ کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر مقرر ہوئے۔

فروری ۱۸۶۵ء مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردار و وکیل راج بہرتپور صغیر سن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تہے مہارانا صاحب ہر روز چہار گھنٹہ انگریزی و اردو و ہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کر لیا اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت تو تحصیل علم مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان کو گئے اس سفر مین میجر کننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ساتہہ گئے تہے

राव पारसोल
राजदलवाड़ा
गनियसाह

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخواند چہوٹ گیا اور پہر چند ماہ بعد جناب شہزادہ
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانے کا اتفاق
ہوا اس عرصہ مین بہی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر ۱۸۷۶ء
مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور نے بدر پیشی ضرورت شدید دیوان
جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فرامجی بہیکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکہ ابہی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبہ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخواند ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بہی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی ودانائی لایق تعریف کے
ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکہتے ہین۔

موضع تسواریہ منضبط سابقہ کی بابت پہر بحث ہوئی ٹہاکر باگہ سنگہ لامہ والہ نے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹہاکر روپاہیلی نے
بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سردارون کی یہہ راے ہے کہ مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تہا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین
نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تا وقتیکہ مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کرکے خود فیصلہ کرنے کے لایق ہون قرقی موضع تسواریہ بدستور
رہی۔

مہاراج سوہن سنگھ جسپر سابق مین مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کی مہربانی تہی اور
۱۸۶۵ء مین اپنے بہائی سمرتھ سنگھ کے انتقال پر باگور کی جاگیر حاصل کی تہی
ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین سوء عتاب ہو کر ایک مقام پر شہر سے دو میل
چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام
لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا
گیا وہ باگور کا مالک ہو جانے کی وجہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق
سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگھ صاحب خلف سکت سنگھ
کے حق سے کہ سکت سنگھ کے انتقال پر سوہن سنگھ کے باگور مین مسند نشین ہونے
سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فائق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہو گیا
کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کی
مہارانا سجن سنگھ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی
تب مجبوراً لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کر کے باگور سے علیحدہ
کر دیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۹۷۵ - سوار
۴۳۷ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۶ - سوار - ۱۰۹ - سرداروں کے اور
۳۷۳ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بہ تحت حکومت و نگرانی میجر گننگ صاحب
کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ و پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ قطعات
کوہی بتاریخ ۱۸ - ستمبر ۱۸۷۵ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت
بارش و طغیانی پانی کے روانگی مین توقف ہوا مگر میجر گننگ صاحب نے اپنا کام
بلا خونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگھ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر پوست یا تعلقہ	تعداد اسپان چوکی	معافی	نام کوٹری یا ورکی
۳۳	اود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴	اوگراوت	ایک	دو	دو	[illegible]
	مزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مہاراجہ صاحب نیپال کے نیچے جو سرداروں کی کوٹھریوں کے دو نقشہ جات ایک کرنل [illegible] کا اور دوسرا مسٹر ہاجسن صاحب کا باب دوم میں لکھے گئے ہیں اب تیسرا نقشہ مرتبہ کرنل بروک صاحب کا ان لفظوں کی نسبت زیادہ معتبر ہی لکھا جاتا ہی

نمبر	نام راج	نام کوٹھری	اول سردار کے سپاہ ارہ اہد کے	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کے اعد کے
۱	ایوزملوب	نمری	[illegible]	ایک	[illegible]
۲	بہیم لوٹہ	مفقود	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	ناتھاوت	جوموں	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	بجانوت	للانبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام ساخ	نام گومدی	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران	کل سرداروں کی آمدنی
۵	سد شاتو	سموزہ	[illegible]	۱	[illegible]
۶	کمہاو	ڈوکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	رانجاتو	حیدراری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	ترانپ	معدوم	۰	۰	۰
۹	بلہدرو	اجرال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	سموداش	معدوم	۰	۰	۰
۱۱	کلماتو	رتوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	چہرسوچو	گمرو	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	گنوگاوٹ	دربی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	کھوساکے	ابسکھو	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	کھموباڈو	سمار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶	سیوبرتن	نبدر	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام مسلخ	نام تومنی	اول سردار	عدد سرداران اہر کے سالانہ	تخمینہ	کل سردار و روکن آمدنی
۱۷	میر نوشہ	بالکوہ	[illegible]	-	[illegible]	[illegible]
۱۸	مروکہ	اوسارد	[illegible]		[illegible]	- [illegible]
۱۹	بالکاوث	لوراں	[illegible]		[illegible]	[illegible]

سیخاواٹے

اب سیخاوتون کی مجمع کا حال لکھا جاتا ہی جو اصل مین راج جی پور سی انکلکر بعض
مدت اور انقلابات زمانہ سی راج جی پور کی برابر اور زبردست اور جداگانہ ہو گیا
ہی اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہی اور نہ اتفاق و احدیت کی اور
نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العوام ہی مگر بسبب شراکت فواید اور یکسانی حالت
ہر ایک جاگیر کی پیدا ہوئی مگر یہ لوگ منضبط نہین تو بھی تاہم اس مجمع نہین جلد بگڑ
و تغیرات کا کوئی سلسلہ نہین ہی کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص و
عام مین خلل واقع ہوتا ہی سرداران سیخاوات تدبیر مناسب کرنیکے واسطی [illegible]
ہین جمع ہوتی ہین ؛

راجہ اودی کرن [illegible] مین آمیر کا حاکم تہا اوسکی پسر سوم بالوجی کی اولاد
سیخاوت ہین کل ملک سیخاواتی کہلاتا ہی اوس زمانہ مین میوان اور میو
راجپوتون مین منقسم تہا اوس سی پہلی تو اون کی بزرگ دہلی کی بادشاہ
سی مگر اسوقت تک بہی اونہون نے حضور مسلمان کی زور شمشیر سی
لا ابدائی اوس سی زیادہ کسی کی اطاعت نکی ؛

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرسر کی جاگیر بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر یہ ملک مہم
سبب سی اوسکی پسر موکلجی کی زیادہ شہرت ہوئی اوسکو جانشینی مین
بالوجی کی مین ملی تہی

موکلجی کستمراج کبارد

انہیں میں سی اول ہی بات کے جامرالخیر کا مالک ہوا دوسرے بچے بالاولاد
مشہور ہوتی کہ انہیں میں سی ایک کمراون کے بارہ کوٹھری میں داخل تھی تیسرے
کا بیٹا کونین تھا اوسکی اولاد کو ساوت کہلاتے ہیں اور اب حکم کی
موکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سی جسکے دعا سے
اروالہ سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راضو بانسکے حجرا عظم پر ایمان ہوا
تھا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام مسیح جی رکھا ایک فقیر کا نام مسیح
تھا اور وہ اجودن میں ملا اور موکل جی کی مسکن میں جودہ میل کے
ایک مقام پر رہتا تھا جبکہ اوسی زمانہ میں تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوئے
تھا عالمگیا سبھی ملازمہ تھا کہ جسکو مگر غیر متعصب اصولوں کو اسلام پر لاد
کے واسطے بیان شہر کیا تھا اس بطریق کہ اگر ہم لوگ اسلام قبول کرتے تو ہمی
خاطرداری و مہمان نوازی تو حدود کرینگے وہ درہ کرتا ہوا مسیح کے ان لشکر میں
پہونچا اور موکل جی نی سوال کیا کہ ہماری واسطے بھی اوس سے جواب
دیا ہا جی جو آپ جاہیں سی اوسنی صرف ایک پیالہ دودھ کا مانگا
موکل جی کو سی دیا گیا سنجا دنوں کا اعتقادی کہ مسیح کی زبان سے نکلی
سہیں کے سنوں سی مقدار تک دودہ لیکا اور موکل جی کو یقین ہوا کہ وہ
سبھی معجزہ کر سکتی اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سی میں لاولد ہوں
مشہور ہی دلون بعد اوسکی لڑکا ہوا فقیر کے ہدایت کے بموجب اسکا مسیح جی نام
رکھا گیا تھا اوس فی بہت سی صحت کے ہی کہ لڑکے کو بڑی نعمی دودہ پلایا جاوے
حب وہ اونا ہی درگاہ کی گنبد سی باہر جاوے وہ بیلہ کو اتر آوے تو

بینا کری سور کا گوشت کھلاوی اور ہر ایک کو بہت سی جہین جو ن رہی
بھینی ہو شیر کا ذبح کیا جاتا ہو پرہیز کری اور ہر ایک سجاوت زر کا پیدا ہونے پر بکرا
حلال کیا جاوی کلمہ پڑھا جاوی اور بکر بکانون چھپر چھپر کا دیا دو ... پیارے
اگرچہ بیار سور ... ن کند کیتی میں بکر ہوا ہو مو ... نکل بیٹی ... قبول نہی ہی بچاون
میں بد سنور جاری ہین سنگلی سور کو جو قدیم سی راجپوتون کے نسبد بد عدا
ہی اور کم سی کم سال بہر میں ایکدفعہ کیا کرتی ہیں سجاوت سکار ہی ہوتی ہیں
کبیرین میں اور زار صہدی کا درگاہ میں لٹکا یا جہوٹ کیا ہی مگر ان تحقیق بیان در
نیلہ کو رتہ ہوتی ہیں علاوہ اسکی زر دستان کہ سجاوتون کا خاندان حضدا
ہی ملی جہندی اور لگتی ہی سجاوتون کا اعتقادی کہ جنہوں نے غفلت
یا بعد مسافت یا اعتقادی ہیں پہلی کہ درگاہ میں رکھنی ہین گو یا ہی کہ
ہی ور دینی ہوئی منس میں اور سب ... بھی زیادہ راجپوتوں کے سر تہ الله جنکا کی
اور یہی تعصب اس سی یہ بیان ہی کہ باوجود یکہ اس سر معہ ریاست متعلقہ اس میں
ضبط ہو گیا ہی سیتھ مہربان کے درگاہ ابتک سنا یعنی سپاہی ... گنہ کا ان ہی
جاتی ہی اور اوسکی اولاد کی سو قبیلون کو سو قصبہ بار ہین ہتی ہین معافی مل
رہی ہی

سیتھ جی نی اپنی موروثی ریاست میں گرد نواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا
اور تین سو ساٹھ ریاست کو قبضہ میں لیکر اپنی جلوہ سا ... اقتدار کو مستحکم کیا کہ اس
بیچ اوسکی پرست ... کو حسد ہوا اور ان ہی فوج متعین ہوئی مگر اودسی
نے بیٹی بہائیون نے مدد دی اوسکا جواب مقابلہ کیا مگر اس وقت تک دلی کی امیر کو دیا

اوقات سمجھی تھی اور ریاست میں جو گھٹری جدا ہو کے تھی بطور جاگیر دی
تھی آمیر نراج بھی جدا ہو گئی اور سجاول آمیر کے راج سی علحدہ ہو گئی اور
راجہ سوائی جی سنگھ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی سبب سی اوسکو مطیع خراج گذار
کیا ہو اختیار ری جی سنگھ جی کی بعد راجی مل اور راجی مل کی بعد سیو جا ہوئی سوجا
کی بیٹی بھی ہوئی نونکرن راسیل کو باپ نونکرن موروثی ریاست سر
اور اوسکی تین سو ساٹھ دیہات کا مالک ہوا اور چھوٹی بھائیوں کی
چار جاگیر میں ملی راسل تھی تھا نونکرن اسی ترقی ہوئی کہ شیخاوتی
وغیرہ اور ونت نصیب راجپوتوں کی ہوئی بانی

نونکرن کا دیوان دیوداس جی نقال کہ بیہہ قوم منشی کا ہوشیار اور نیکی بوری
کا مدار تھا اور تھا ایک روز نونکرن اور دیوداس کی درمیان بحث ہونے
دیوداس کہتا تھا کہ خدا انسان کی مقدم نعمت ہوشیاری یا خوش نصیبی ہی اور
حرف دراستی بہی ہزار درجہ خالق ہی اور نونکرن اوسکی خلاف
طول کھا کہ نونکرن نی دیوداس سی کہا کہ اللہ ہی میں رای سل کی پاس جا کر
اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیکھو جس طرح سمجھنا ہو
اور دیوان اور اسباب اہل عہدہ کو لیکر فور آ الٰہی کو چلا گیا وہاں رای سل نے
بڑی مہمانداری کی مگر اوسکی جاگیر میں اوسکی گذارہ کی گنجائش کہاں تھی اور
بندوان ملکن تھا گروہ تھی قوموں کی تصدیق ہو جاوی اوسی دارالسلطنت
کی جانب کار ارادہ کیا اور رای سل کو بھی اپنی ساتھ چلنی اور طالع آزمائی کرنی
کی صلاح دی اور رای سل بھی تیار ہوا اور ہمت تھا مگر بیس سوار سی زیادہ

اونہیں کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ میں دہلی پر مرہٹوں نے حملہ آور ہوا تھا
اور شاہی فوج اونکی مقابلہ کو تیار ہو رہی تھی یہہ بھی اونہیں شامل ہوا
اور لڑائی میں اوسنے بہت سی دشمن کی فوج کا ایک حصہ مار گرایا اس سے چونکہ
... ہوا اور ... بادشاہ ... اپنی ... ہوا ... کے لشکر سے ... [illegible]
اسکے بعد بادشاہ کی طرف سے شاہی فوج کی کل سرداری عنایت ہوئی اور
... سردار ... اسکی ... ہو کر اور اوسنے ... کو ...
... اکبر کے صدمات میں ... کیا اوسنے ... خطاب ... راجی ... دربار
دیگر ... ضابطہ خان ... اوسوقت ... اوسکی ...
... کیا ... سپاہی لوگ کی نسبت حسد ہوا اور وہ اوسکی ...
... ہوا ... بادشاہی حکم کی ... میں اوسکی ... کیا ...
اوسکی ترقی کا آغاز تھا ... ان پرگنات ... ہوئی ... ہوگئی
... میں ... ہوئے ... اوسکو بلا ... اس لڑائی ... فتح
... ہوگئی ... ضابطہ ... زبان ...
... بھی اور ... اوسکی ... کو ... قتل ... اپنا ... کر لیا
اوسوقت سے ضابطہ ... کا صدمہ ہونے لگا اور ... اولاد کو
کل ہوئی ... ہے ... دونوں ... بعد ...
اور ... پوری ... قصہ کیا ... بیان ... ہے ... نام ... تھا
... سے ... معاملہ ... فوج کا ... ہو کر ... سکے

کرکے بتاریخ ۸ - اکتوبر اودے پور مین لے آئے اون سنگہ کا مدار اور دیگر مفسدین جیلخانہ مین بہیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے -

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودے پور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودے پور مین تشریف آوری پر اونکا استقبال ومہمانداری کرین نواب ویسرائے صاحب کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تہوڑے دنون پیشتر اطلاع ہوئی تہی سامان مہمانداری اور تواضع کی ہمرسانی مین بہت تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح کوتاہی نکی ابنالال مہتمم شرشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی کی ستمبر مین بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات سے بالکل شکست ہوگئی تہی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل وقت ملا -

مندرناتہہ دوارہ کے گشائین نے سردارون کا طریقہ اختیار کرکے دربار سے سرکشی کی ۱۸۷۵ء مین اوسپر فوج بہیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر برخاست ہوگئی مگر گشائین کے دیہات علاقہ سیواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت سے باز نہین آیا پہر یہہ حکم ہوا کہ گشائین کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس

نرہنے پاوے اس سے امید تہی کہ وہ اطاعت پذیر ہو کر اپنے ظلم و تعدی
کے طریقہ کو چھوڑ دے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑہی سے اوسکی رعایت
ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری و عدم تعمیل کیئے جاتا ہے اور
اوسکو دیکھکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت و سترمدی ہوتا ہے
آخرکار ۱۸۷۳ء مین تحقیق ہوا کہ جبتک گشائین حال کو بیدخل و خارج کر کے اوسکے
بیٹے کو مسندنشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۷۳ء مین اوسکی تنبیہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو لکہا کہ معاملات
ملکی مین راج کا ماتحت رہکر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چھوڑ دونگا
دیہات متعلقہ مندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و
دیوانی کی مثلین طلب ہونگی سو بہیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو
موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردئے اور قیدی
بھی بہت رہا کئے مگر اشتلہ مطلوبہ نہین بہیجین اور اختیارات فوجداری و دیوانی مین
راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کر دیا تب تاریخ
۸ - مئی ۱۸۷۴ء پنج سرداران راج ناتھہ دوارہ کو گئے اور گشائین کو گرفتار کر کے
اودے پور کو بہیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا مندر کی
حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئے اور تاوقتیکہ گشائین
جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنبہالے کل کام فوجداری و دیوانی و مال متعلقہ مندر کا اہتمام
ایک شخص کو راج سے مقرر کر کے مفوض ہوا گشائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ
حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

کچھہ اعتراض نہو رہا کرے۔

راج اودے پور کے سردار سرکشی وخود اختیاری و نا اتفاقی مین مشہور ہین اور اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹہاکر ساروقون کو پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیتے ہین اکثر یہہ حرکات بھیلہ وس اتحقاق پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۵۴ء منظور ہوا ہے۔

ہرایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیارات کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ نے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے وہ منسوخ ہوکر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہئے اسکے سوای سردارون کا مقروض ہونا بھی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم اداے قرضہ سے بڑے فتور پیدا ہوتے ہین۔

مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبھی خاتمہ نہین ہوا مگر دربنولا خود گورنمنٹ نے قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل خود فیصلہ تنازعات کرکے بدنظمی وظلم کا انسداد کیا کرین۔

دربار کو یہہ بھی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو میواڑ کے زیادہ تر زمین پر قابض ہین راج کی ضروریات و مصارف مین شریک نہین ہوتے براے نام چھٹوند دیتے

ہین مگر اصل مین اونکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ بھی نہین پڑتا ہے دربار سے ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وسے ادا نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے ہر سر مقابلہ ہو جاتے ہین یہہ خراج ۱۸۲۲ع مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تھی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تھا اوس زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے اب چار چند ہو گئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعویٰ ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج از سر نو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کیطرح سرکار کیواسطے پر خطر ہو سکین بلکہ کئی طرح سے ممد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دارالحکومت سے برخاست کرا دین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسواسطے اونکو پسند نہین ہے۔

فہرست سرداران درجہ اول راج میواڑ معروف [illegible]

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	[illegible]	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت
١	بڑی سادڑی	راج کیرت سنگھ	٦٣	[illegible]	[illegible]	٠
٢	بیدلہ	راؤ بخت سنگھ	٥٠	[illegible]	[illegible]	٠
٣	کوٹھاریہ	راوت جودھ سنگھ	٤٧	[illegible]	[illegible]	٠
٤	سلومبر	راوت جودھ سنگھ	٩٦	[illegible]	٠	بعوض چھٹوند سال تمام نوکری کرتا ہے
٥	بجولیہ	راؤ سوائی گوبند داس	٧١	[illegible]	[illegible]	٠
٦	دیوگڈھ	راوت کشن سنگھ	٧٦	[illegible]	[illegible]	٠
٧	بیگوں	راوت سوائی میگھ سنگھ	١٣٦	[illegible]	[illegible]	٠
٨	دلواڑہ	راج فتح سنگھ	٨٠	[illegible]	[illegible]	٠
٩	امیٹ	راوت شیوناتھ سنگھ	٢٣	[illegible]	[illegible]	چتر سنگھ نومبر [illegible] میں گیا
١٠	گگوندہ	راج مان سنگھ	٢٦	[illegible]	[illegible]	٠
١١	کانوڑ	راوت امید سنگھ	٤١	[illegible]	[illegible]	٠

बड़ीसादड़ी [illegible]
बेदला राव बखत सिंह
कोठारया रावत जोध सिंह
सलूमर रावत जोध सिंह
बिजोलिया राव सवाई गोविंद दास
देवगढ़ रावत किशन सिंह
बेगून रावत सवाई मेघ सिंह
देलवाड़ा राज फतह सिंह
आमेट रावत श्योनाथ सिंह
गोगूंदा राज मान सिंह
कानोड़ रावत उमेद सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت
۱۲	بہیندر	مہاراج ہمیر سنگہ	۶۲	[illegible]	[illegible]	۰
۱۳	بدنور	راٹہور پرتاپ سنگہ	۴۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۴	بانسی	راوت مان سنگہ	۵۸	[illegible]	[illegible]	۰
۱۵	بہنسرور گڑہ	راوت امر سنگہ	۱۱۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۶	پارسولی	راو لچہمن سنگہ	۳۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۷	کورابر	راو رتن سنگہ	۴۶	[illegible]	۰	نوکری سالتمام کرتا ہی چہٹوند معاف ہے
۱۸	اسیند	راوت ارجن سنگہ	۳۲	[illegible]	[illegible]	کہان سنگہ سمبت ۱۹۳۲ [illegible]
۱۹	باگور	مہاراج سوہن سنگہ	۲۸	[illegible]	[illegible]	مہارانا صاحب کی قرابتی برابر سنگہ [illegible] رہتی ہین
۲۰	کرجالی	مہاراج صورت سنگہ	۱۰	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۲۱	سیورتی	مہاراج گج سنگہ	۲۰	[illegible]	۰	ایضاً
۲۲	آساہولی	کاکا سوہن سنگہ	۲	[illegible]	۰	ایضاً
۲۳	بنیرہ	راج گوبند سنگہ	۶۶	[illegible]	[illegible]	۰

भींदर महाराज हमीरसिंह
बदनोर राठौड़प्रता
बांसी रावत मा
भैंसरूरगढ़ रावत अमर
पारसोली रावतलक्ष्म
कोराबर रावरतन
आसींद रावत अर्जु
बागोर महाराज सो सिंह
करजाली महाराज सू सिंह
स्योरती महाराज ग
आसाहोली काका सोह
बनेरा राज गोविं

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی بالائی	تعداد چھٹوند	کیفیت	
٢٢	شکروڑہ	دہیرت [illegible] سنگہ	٦٣	[illegible]	[illegible]	٠	शकोरा [illegible]
میزان	٠	٠	١٣١٢	[illegible]	[illegible]	٠	

فہرست سرداران دوم درجہ [illegible]

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی بالائی	تعداد چھٹوند	کیفیت	
١	ہمیرگڈہ	راوت ناہر سنگہ	١١	[illegible]	[illegible]	٠	हमीर गढ़ रावत नाहरसिंह
٢	چاوٹڈ	[illegible] باگ سنگہ	١١	[illegible]	[illegible]	٠	चावंड रावत सोभाग सिंह
٣	بہدیسر	راوت بہوپال سنگہ	٣٩	[illegible]	[illegible]	٠	भदेसर रावत भोपाल सिंह
٤	بوہیرہ	راوت اودت سنگہ	٢	[illegible]	[illegible]	٠	वोहेरा रावत उदतसिंह
٥	بہوناواس	راوت باگہہ سنگہ	٠	٠	٠	٠	भूनावास रावत बाघसिंह
٦	پیپلیہ	راوت کشن سنگہ	١٦	[illegible]	[illegible]	٠	पीपल्या रावत किशन सिंह
٧	بیمالی	راوت ظالم سنگہ	١	[illegible]	[illegible]	٠	वेमाली रावत ज़ालिम सिंह
٨	لاوہ	دودیہ منوہر سنگہ	١٣	[illegible]	[illegible]	٠	लावा [illegible] मनोहर सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت
۹	رام پورہ	راٹھور سنگرام سنگھ	۲	سما صہ	الما صہ	۰
۱۰	خیر آباد	مہاراج جودہ سنگھ	۴	صما سا ہے	سا لہ	۰
۱۱	مہوہ	مہاراج گیان سنگھ	۵	صما سا	لما ر	۰
۱۲	لُوندہ	راوت اجیت سنگھ	۵	اصما لعہ	ما صہ	۰
۱۳	تھانہ	راوت گمبھیر سنگھ	۵	اعہ	۰	سالتمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے
۱۴	کیلوہ	مہاراج جسونت سنگھ	۱	سما ر	۰	ایضاً
۱۵	تانہ	راج دیوی سنگھ	۱۷	سما لعہ	لما ر	۰
۱۶	کیلوہ	راٹھور انار سنگھ	۲۲	لما معہ	السما	۰
۱۷	روپا ہیلی کلاں	راٹھور بلونت سنگھ	۱۱	للعہ صما معہ	الصما	۰
۱۸	بھگوان پورہ	راوت شیودان سنگھ	۳۰	سما الما صہ	۰	سالتمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے
۱۹	نناول	مہاراج سمند سنگھ	۱	الا	۰	ایضاً
۲۰	نیمبہیڑہ	راٹھور دولہ سنگھ	۷	سما صما لعہ	السا	۰

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت
۲۱	بمبوری	پوار جےسنگہ	۲	صماعسه	سماصه	•
۲۲	سموار	مہاراج لچھمن سنگہ	۴	معه صماعسه	الـ ما ر	•
۲۳	کراوه	راجہ بہادر بہوانی سنگہ	۷	ر عه للعه	اعه	•
۲۴	امرگڈہ	راوت بہوان سنگہ	۳	معه ساعسه	ماصه	•
۲۵	لسانی	چونداوت جسونت سنگہ	۹	عه للله	الـ ما ر	•
۲۶	اٹھانہ	راوت دولہ سنگہ	•	•	•	ماتحت مہاراجہ سیندیہ
۲۷	سنگرام گڈہ	راوت گلاب سنگہ	۸	معه	ماصه	•
۲۸	دہریاود	راوت کیسری سنگہ	۱۱۹	عه ساعسه	الـعه	•
۲۹	پہولیچہ	چوہان بختاور سنگہ	۴	الـ للعه امسه	ما ر	•
۳۰	بجےپور	سکتاوت مادہو سنگہ	۷۴	صه للعه معسه	للعه	•
۳۱	بمبورہ	راوت پرتاب سنگہ	۱۴	معه لا ر	الـ سار	•
۳۲	روپ نگر	سولنکی بیری سال	۳	ما امسه	الـ سار	•

वम्बूरी
वार जेयसिंघ
सभवार
हाराज लछ्छिसिं
घ
करावा
ावहादुरभवा
नी सिंह
अमरगढ
तजवानसिंघ
लसानी
ोंडावत जस
वन्त सिंघ
अठाना
वत दूलह
सिंघ
संग्रामगढ
तगुलावसिंघ
रयावद
तकेसरीसिंह
फूलीचा
हानवखता
वरसिंह
विजयपूर
ावतमाधो
सिंघ
वम्बूरा
तप्रतापसिंघ
रूपनगर
ालंकी वेरी
साल

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہوتہ	کیفیت
۲۲۹	چہوٹے جاگیردار		۷۱۵	[illegible]	[illegible]	۰
	میزان	۰	۱۲۰۴	[illegible]	[illegible]	۰
میزان تہروشہ در رتبہ سرداران			۲۰۱۹	[illegible]	[illegible]	۰

اضلاع کوہی

سیواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیٹر واڑہ کو مفوض ہے اودے پور سے جنوب میں سرحد ماہی کانٹہ تک اور مشرق مین سرحد ڈونگرپور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال وجنوب اور نوسیل مشرق ومغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم ہے سرداران مذکور رہاریا تا صاحب اودے پور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین —

اول فریق مین شلومر کا راؤ — اور گگوندہ کا راج ہین —

دوم فریق مین کورا ور کا راؤ — جہا دل کا راج — جامنڈ کا راؤ — تہانہ کا ٹہاکر جاواس کا راو — پاڑہ کا ٹہاکر — جپانی کا ٹہاکر — پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر — مادری کا راو اوگہنہ کا راو — پنڑوہ کا رانہ — جوڑہ کا راؤ —

سابقاً اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لئے اور بہیل پہاڑون کے قریب جا

کے جنگل مین رہنے لگے اب اس ملک مین بہیل راجپوت اور گراسیون کی آبادی ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے۔
زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہ سے بہیل لوگ جسقدر مفلس دیگر ہوتے اوس سے زیادہ وحشی صفت و بدپیشہ ہوگئے ہین موسم بارش مین بقدر مصارف سالتمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کرلیتے ہین اسکے سواے سن - کوری - تل - اوڑد - مال - چاول - اور کہین کہین ہلدی اور ادرک بہی کاشت کرتے ہین - راجپوت اور کسی قدر عرصہ سے بہیل بہی ربیع مین گیہون جو - نخود - سرسون - نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچہی فصل پیدا ہوتی ہے۔

ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچہہ زراعت نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثلث بلکہ چہارم پر بہی کبہی زراعت نہین ہوئی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جہاڑی سے بہرا ہے کہ بحسب ضرورت باشندگان ملک مزروعہ ہوسکتا ہے۔

हेतांबेकाबोरी ان اضلاع مین چہوٹی ندیون کی دہارون مین لوہے اور تانبے کی بوری ملتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے اور کہین کہین سونا بہی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہ ہے کہ اوس سے محنت وخرچ کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین

जावर

آباد تہا اب ویران ہے اور اودے پور سے بجانب سڑک کہیرواڑہ پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تہین اور فرمانروایان میواڑکو

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے کارخانے سنہ ۱۲ اور ۱۳ اہ کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور جاور بہی اون مین سے ہے۔

سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیردار اور رعیت خاص بہاتہ سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی مقیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	مقبوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمینًا	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت	
۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگہ	۱۷	۹	۳	لعہ	للعہ	۴۰		पाड़ा रावतनाहरसिं
۲	جاواس	راوت بہیرون سنگہ	۳۴	۱۸	۶	عہ	اصعہ	۶۰		जावास रावतभैरवसिं
۳	مادری	راوت رگہناتہہ سنگہ	۱۲	۰	۰	عہ	صعہ	۴۰		मादड़ी रावतरघुनाथ
۴	چانی	ٹہاکر کہمان سنگہ	۵	۱	۰	اعہ	صعہ	۱۰		चानी ठाकुरखमान सिंघ
۵	تہانہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ	۳	۰	۱	اصعہ	ماصعہ	۱۰		थाना ठाकुरप्रतापसिं
۶	پاٹیہ	ٹہاکر گلاب سنگہ	۲	۲	۰	الہ	مار	۱۰		पाटिया ठाकुरगुलाबसिं

خانپور کا ٹہاکر ایک گانو کی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے اور کلتوی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے۔ بابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت کو چار گانو کی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے۔ اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے

खानपुर ठाकु
कलवी दावल
बेरी

ایک سو تیس ۱۳۰ روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ ٹھاکر فی روپیہ چھہ آنہ دیتے ہین برہمن فی گھر ڈیڑہ ۱ روپیہ پٹیل کاشتکار چہارم پیداوار اور سواڈ دو ۲ روپیہ فی تلبہ دیتے ہین بہیل بغیر معینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہوسیان کچھہ محصول نہین لیتے ہین اس ملک مین قریب ۲ لاکہہ بہیل ہین میواڑ ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل —

نمبر	نام پال	نمبر	نام پال	نمبر	نام پال
۱	ابورہ अबोरा	۲	دہارپوتی धारपोती	۳	دامور दामोर
۴	ماہیرہ माहेरा	۵	نیناسو नैनासू	۶	دوداوت दूदावत
۷	بہناوت वहनावत	۸	اہاری अहारी	۹	کالاہاہور कालहाहूर
۱۰	مچار मचार	۱۱	تجور तिजोर	۱۲	گوداوامور गोदादामोर
۱۳	کراری करारी	۱۴	پارگی पारगी	۱۵	دامہ दामा
۱۶	بابریہ बावरया				

بہیل لوگ قدیم سے بدپیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بخوف خطر و کمال بیرحمی سے کرتے تھے مگر جب سے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہوئی ہین علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہوسیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادات

غارتگری کو چھوڑ کر نیک چلنی اور شایستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض
سے پیپلیہ اور پرشاد کے درمیان جھاڑی کٹ گئی ہے اور اودے پور و
کھیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتھدوارہ و
کانکرولی کے جاتریون کی آمدرفت بکثرت جاری ہے۔

पीपलया
परशाद
रखबदेवजी
इकलिङ्गजी
नाथद्वारा
कांकरोली

ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور
صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین مگرہ کا حاکم کل مقدمات فوجداری
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے
اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی
راج سے بھیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو
پناہ دیتے ہین۔
بھیلون کی شرارت کی نسبت کرنل میکنزی صاحب نے لکھا ہے کہ نالایق و
ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہونے سے اونکے ایمان
اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہوگئی
ہے کہ بھیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو
مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہوجاوین اونکے
واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔
ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خراج گذاران چار پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کی
ہے مگر راج مین صرف ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی سکے ہوتے
ہین اور انتظام کیواسطے ۱۰۰ اسوار اور ۵۸۲ پیادون کی جمعیت متعین ہے

مگر بجز چالیس سوارون کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے بہرتی کئے تہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ کے پاس متعین رہ کر کہیرواڑہ اودیپور کی سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج وشکستہ حال اور اُنکے گہوڑے بالکل خراب وناکارہ ہین اونمین زیادہ تر سندہی اور میواڑ کے مسلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد وبداسلحہ ہے۔

تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودیپور کی ہے اسمین وے گہوڑہ وہتیار رکہتے ہین اور اسی مین خورونوش وپوشش کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودے پوری چھ روپیہ ماہوار دفع الوقتی کرتے ہین۔

فہرست تہانجات وتقسیم عملہ وفوج

نمبر	نام تہانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
۱	صدر مین حاکم کے پاس	یک	یک	۰	یک	۵۰	۴۰۵	
۲	سرارہ	لله	یک	۲	۰	۲۵	۷۵	
۳	کہیرواڑہ و بیچہ	٥	یک	۰	۰	۲۰	۳۵	
۴	کلیان پورہ	یک	یک	۰	۰	۳۵	۳۵	
۵	رتورہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۱۴	

सिरारा

रैखाड़ा बल्लीचा

कलियानपुरा

रतोरा

	نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطدار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
लसेरा	٦	لسیہڑہ	یک	٠	٠	٠	١٥	٥٠	
कालीभींत	٧	کالی بہنت	٠	یک	٠	٠	٠	٧	
परसोला	٨	پرسولہ	یک	یک	٠	٠	٥	١٤	
सूमसीगरा	٩	سوم سیگری	یک	٠	٠	٠	٠	٧	
राघोगढ	١٠	راگھوگڑہ	یک	٠	٠	٠	٠	٣٩	
दईपुर	١١	دئی پور	٠	٠	٠	٠	٥	٠	
केवडेकानल	١٢	کیوڑہ کانل	یک	٠	٠	٠	٠	٠	
चिनावड़ा	١٣	چناوڑہ	یک	٠	٠	٠	٠	٤	
रघवनाथ	١٤	رکھب ناتھ	یک	٠	٠	٠	٠	٧	
जावर	١٥	جاور	یک	٠	٠	٠	١٠	١٤	
मेलोरी	١٦	میلوری	یک	٠	٠	٠	٠	١٤	
बमबया	١٧	بمنیہ	یک	٠	٠	٠	٠	١٤	

نمبر	نام چہاونی	جمعدار	دفعدار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	مہیراں	لے	ے	دو	ایک	۱۸۰	۴۳۴	

سنہ ۱۸۴۱ع میں بنظر انتظام و شائستگی ملک اور باشندوں کو جو کوہی جانب بیت نہ کہنی
کی وجہ سے قزاقی و وارداتیں جو رہتی و غارتگری ہوتی در کہ معاش کم پہونچانی کی
غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بہیل کور لیس مشہور ہی اس ملک کے بہیل و گراسیہ
لوگوں سے بہرتی ہوئی تہی اس فوج میں ۵۴۰ مسلح آدمی ہیں اور قریب سوا لاکہہ
روپیہ سالانہ کا خرچ ہی جسمیں سے بچاس ہزار روپیہ مہاراجا صاحب والی میواڑ
سے لیا جاتا ہی اور باقیماندہ خزانہ عامرہ سرکار سے دیا جاتا ہی صدر چہاونی
اس فوج کی کہیرواڑہ میں ہی اور کچہہ جمعیت کوٹڑہ میں رہتی ہی جن پہاڑوں
میں اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام ہوگئی ہی کہ بہیلوں کی لڑکی
نوکر ہونی سے بیشتر از چند آگر ایک ایک برس تک قواعد سیکہتے ہیں جب
کوئی اسامی خالی ہوتی ہی بیار سپاہی فوراً بہرتی ہوکر کام کرنی لگتا ہی اور سپاہی بیکاری میں
سرکار کو کچہہ خرچ کرنا نہیں پڑتا — میواڑ کی پہاڑی قوموں میں شراب خوری میں مشہور
ہیں مگر جو بہیل کہ اس فوج میں بہرتی ہوتا ہی فی الفور اس بدعادت کو چہوڑ دیتا ہی
کہ قوم میں شراب خوری بالکل نہیں ہوتی ہی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہوں نی ہر قسم کی ہندوستانی
لوگ دیکہی ہیں براہ انصاف لکہتے ہیں کہ بہیل کور لیس سے زیادہ مطیع اور شائستہ سپاہ
کسی ہندوستانی فوج میں نہیں دیکہی —

سنہ ۱۸۶۵ء میں برگیڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بھیل کور لیس کا ملاحظہ کر کے
کرنل مکینزی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کی نام مراسلہ ذیل تحریر کیا میں کور لیس
کو ملاحظہ کر کی اوسکی نسبت جو میری رائے ہوئی اوس سی میں آپکو نہایت تمام
اطلاع دیتا ہون کہ جو حملہ میری دیکھنی میں آیا اوسمین خوبیان زیادہ او
نقص بہت کم ہین اس فوج میں قواعد اور پابندی ضابطہ ایسے ہین کہ جنسی جانفشانی
اور عمل سپاہ کی شایستگی اور فارغ البالی دلالت کرتی تھی کہ شمار اسلوب سے
ہر دلی میدان میں اونکی حرکات بہت باستقلال ہین کسی طرحکا تنزل نہین تھی
اقدام ثابت رہا تھی اور ذیل میں میں نے بہتر جانی ہوئی کو ہر جمعیت
دیکھی بھیلون کی حرکات میں آہستگی وچالاکی تھی کہ اونکو اوسکا نازان ہونا چاہیے
بعد موجودات کی جو کھیل ہوئی وہ ہی ثابت و نحسب کہتے اونکی اجراوسمین کمدان
تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بہت خوشی سی شامل ہوتی ہین اون
سی ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین آدمیت دلگی کی سوای اور سی فائدہ ہوگا
کیونکہ ایسی افسرون سی جو کھیل میں شریک ہون تو اونکو زیادہ الفت ہونا چاہیے
بہ لقدر انعام چاند ماری کرانی سی اونکو بندوق زنی کی فن میں کمال حاصل ہوگا
اور دیگر کھیلون سی چستی وچالاکی پیدا ہوگی کپتان بنی صاحب اور ڈاکٹر بلی صاحب
کی رہنمائی سی یہہ عمدہ نتایج ضرور حاصل ہونگی اس فوج کی بہرتی کرنی سی غرض
خاص یہہ تھی کہ بھیلون میں انسانیت پیدا ہو اور تہذیب جاری ہو اس
حال کو دیکھنی سی نقش باطنی ہے کہ امید پوری ہوگی اور بھیلون کو انگریز
افسرون کی خدمت میں پوری کرنکی خواہش پیدا ہوگی

سنہ ۱۸۶۵ء میں میواڑ بھیل کورپس کو لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل
صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ و کارگذار پایا سپاہیونکو تعلیم میں
رکھا جاتا تھا اور وہ خوشی سے کرتی ہیں —
نومبر سنہ ۱۸۷۲ء میں لارڈ نارتھ بروک صاحب وائسرای و گورنر جنرل ہندوستان
اودیپور میں تشریف لائی تب افسران دستہ میواڑ بھیل کورپس اونکی اردلی
میں رہی لارڈ صاحب موصوف نے فوج کا ملاحظہ کرکی بلا دہان سپاہ اور اونکی
قواعد دانی سے بہت خوش ہوئی بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکھکر متعجب ہوئی
صرف بسبب عدم الفرصتی چاندماری نہ دیکھ سکی سوا اسکی ان دونون نی
مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان کی نشانہ لگانا
بخوبی دیکھا تھا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کر لیا —
مارچ ۱۸۷۵ء میں میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ
ملاحظہ رجمنٹ کی سہنول تک آئی مگر راستہ میں نہ چل سکے صدر میں جمعیت
صرف اسقدر تھی که پہرہ بدلوانی کیواسطے بھی مشکل کافی ہوا اور افسرون میں سے
صرف ایک صاحب ہی واپس چلی گئی
ہماوتی میں سپاہیون کا چلن ورویہ ہر طرح نہایت عمدہ تھی اور بیان سے ظاہر
ہوا کہ ستمبر یا اکتوبر کی مشکل سفر میں بہہ بھی ثابت ہوگیا تھی کہ وہ بلا شکایت اور
بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کی دور دور تک بہوت گے اور ایک ہفتہ تک بھوکے رہی
کی متحمل ہو سکتے ہیں اسی کل عرصہ میں اونکو گذشتہ بارش سے متواتر بھیگنا پڑا

اور سرحد میں پہر رہنی کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر کسی کو اور خصوص ہندوستانی
لوگونکو بہت ضرورت ہی ۔ اس موسم میں لڑائی کی نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ
البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کی لوگون کی تجربہ اسکی کہ پیش قدمی
کرکی دشمن پر حملہ اور ہوں اور پیچہہ نہ جائین ۔

سنہ ۱۸۶۰ ع میں کرنل میکنزی صاحب نے تہادلی کیہوائی جس میں شفاخانہ مقرر
کیا تہا اوسکا کل خرچ اقدر چالیس روپیہ ماہواری تہا جو دہلی سی ملتا ہی
ابتدائی میں یہہ خیال تہا کہ شاید پہل لوگ اوس بات انگریزی سی پرہیز اور
عمل جراحی سی خوف کرکی علاج نکرائین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اونسی طرف
سی عمل جراحی میں باوصف ضرورت اصرار نہین کرتی پہل معالجہ کیواسطی اسقدر
آتی ہین کہ صاحب ڈاکٹر کو فرصت کم ہوتی ہی یا تجدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطی
کثرت آتی ہین موافق ہمل لورنس کی ڈاکٹر جس تمام تو بلاتنخواہ کرتی ہین
مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونکی خوش اخلاقی اور حسن پذیری
سی ہوئی لازم ہی کہ اسکی عوض اونکو علحدہ تنخواہ ملی ۔

سنہ ۱۸۶۱ ع میں ان اضلاع میں کچرالی روگ الگ ہوا یہہ ایک مرض ہی کہ
پہیپہرہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہوکر اکثر انجام مہلک ہوتا ہی انگریزی
طب میں نہ اوسکا نام ہی اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکی علاج میں مشق الدرتی
ہین اکثر اوقات موسم سرما میں ہوتا ہی دار الشفاء پہیروا سی یہہ ایک
بڑا فایدہ ہوا ہی کہ پہلو لگا ڈاکٹر سی اعتبار جاتا رہا ہی اور علم طب کی معتقد
ہوکر علاج کرانی لگی ہین اور اوس سی بہت فایدہ اوٹہاتی ہین

جہاں لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا وہ نہیں کرتی اور بیوانہ بنت میں اچھی
میں مگن رہیں اور سریع الاعتقادی سی افسانہ وبیہودہ باتوں پر گمراہ ہو کر تمام
ان کی آمدنی تلف ہو جاتی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں اور اکثر
جرائم ایسی باہمی فساد سی ظہور میں آتی ہیں اتفاقًا ہوتی ہیں سبب نزاع زمین
و عورت کے جھگڑوں سی پیدا ہوتا ہی اور زیادہ تر شرابخوری کی حالت میں
قدیم عداوتوں کو یاد کرکی باہم فساد کرتی ہیں خاتمہ ڈالنے کا خوف تو نفضاحانہ
کی طرح کی تاریخ اور لعنت داکن کشتی مجرمان کو سزا سخت دیتی اور ہیں گورنمنٹ
کی شائستہ سپاہیوں کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہی اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتظام عداوت قدیم سی تا وقتیکہ کوئی کل یال دوسری یابال پیر
حملہ اور ہو ملک کے امن و عافیت میں خیر ان خلل واقع نہیں ہوتا —
اور ہوا اور پہیر وارہ کی سڑک تیار کرنے میں مبارزیا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور میں آتی ہی کہ علاوہ فائدہ ازدیاد مداخلت و تجارت کی اوس کی قرب و
جوار کی تہیلوں کی خصوصًا بیدونہ کو سرکشی و ارتکاب جرائم سی باز رکھا ہی خالصہ
تہیلوں کی اکثر بالیں صرف اسی سبب سے کہ اونکی مسکنوں تک رسائی نہیں
ازبس مفسد و سینہ زور ہیں وہاں بھی سڑکیں بنوائی جاویں تو اونکی شرارت کا
انسداد ہو جاوی اور یہ لوگ با ایمان و صلح شعار و محنتی ہو جاویں —
دستور تو لاوہ حالعفی بہ اخذ اجرت تجارنگدی سی محفوظ رکھنے کی کفالت کا حکم
ملک میں جاری ہی اس سے آئندہ کا مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار
دیتا ہی اور جو کوئی بہ اجرت چوکیدار کوئی تو لشبہ طبقہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت کرتی ہی

ضرر ضرور نقصان دکھاوی گا اور ہو ر و کھیرواڑہ کا سڑک بھی فولادہ
کیا جاتا ہی اگرچہ اس سڑک پر سواران راہ گشت و گرداوری کرتی ہیں اس سبب
سے واردات کم ہوتی ہیں مگر جو مسافر تنہا ہو کر جاتی ہیں محفوظ نہیں ہیں
متفرق جا بیٹھاتی فولادہ نہ لٹیں تو ضرور لٹ جاتی ہیں چونکہ اجرت فولادہ
بصورت وقوعہ تھا بلکہ پیشتر یافتی معاوضہ ہوتی تھی بدین سبب گروہ مسافران
خواہ کم ہو یا زیادہ بہیل فولادہ کو اپنی ساتھہ لیجاتا ہی —
سرحد میواڑہ و گجرات پر سرحی نامی بہیلوں کا گروہ چند سال سی اپنی قوم کی لوگوں کو
تلقین کرتا پہرتا ہی ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور حرص طلبی کی ہدایت کرتا ہی اس
پیرو کل جرایم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جانداروں سی پرہیز کرنیکی قسم کہاتی ہیں
اور سیدا ہی زمین سی حساب کرتی اور غسل کرنی کتا نا کہاتا تھا عہد کرتی ہیں
سرحی کی پیرو قریب [illegible] نہ [illegible] ہوئی ہیں اور [illegible] کو اوس نی اپنا خلیفہ
بنا کر تلقین و ہدایت کیواسطی بہیج رکہا ہی اوس نی صاحب سپرنٹنڈنٹ
سے ملکر شکایت کی کہ ہمارے لوگوں کو دیگر بہیل مسلمان و کافر قرار دیکر ذلیل
ہونا لی [illegible] جادی اوس کے نصیحت کا اثر کہیرواڑہ اور کوٹہڑہ
تک بہیل گیا ہی اس کی پیرو کہتی ہیں کہ سی گرد کی رہنمائی کی ہی ہم لوگ
بہت خوش ہیں اور واقعی [illegible] قدیم بہیلوں سی بہت بہتر معلوم ہوتی ہیں

ایسی موجبات سے بہیلوں کی حالت میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہی مالوہ کی
بہیلوں سی ان اضلاع کی بہیل خوش اور فارغ البال ہیں زیادہ تر کاشتکاری

میں مصروف رہتی ہیں اونکی ابادی بھی بیشتر زیادہ ہوتی جاتی تھی اخیاں
مصروف و شرمہ ارزان تھی مگر موہ بیتی کا شوق جیسا تمیز تھی نہ بدستور
جاری تھا

شروع ۱۸۶۳ء میں خالصہ کی بہل البتہ گستہ ہوگئی ہ ہ ہ نکی حاکم کی دربار
کو لکھا کہ ناوقت بعد ان میں سے وہ اشخاص نہایت شریر و سرکش باغیوں کو سزا دینا
چاہتی تھی اس ملک میں امن رکھنا او تفصیل حکم نہ تاخیر ممکن تھی رسید دربار کو چند
مفسد و سرکش باغیوں کی سرکوبی کر کے اپنی حکومت قائم کرنی لازم ہی بلکہ
ان کو فوراً بطور ختم نہ کیا جائی اسکی کہ فی الفور سزا دیجانی سامان مہیا نکی سبب سے
فوج کی تیاری اور روانگی میں توقف ہوا پہلوں کی کام کی بہت سستی او حد سے
زیادہ بیکار رہی وار دانیں کیں اور کل مجموعہ اعمال کی بادنش میں انتہا درجہ کو پہونچا
مہاراجہ صاحب کو صلاح دیگئی کہ سارے اضلاع میں مناسب مقامات
پر فوجیں متعین کر کے سزا دہی کا بندوبست کریں مگر قبل عمل درآمد اس کے چند
کی ساتھ سرغنہ باغیوں کو طلب کر کے ہدایت کی کہ مجرموں کو حوالہ کر دیا جاوے اور
مال مسروقہ مسترد کرا دو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزا سخت دیجاویگی مگر چونکہ
اس ہدایت بلا سزا تھی ادسیر کہ عمل نہوا — مہاراجہ صاحب کی اس سرکش
قوم کی سزا دہی و تربیت الشد دفساد کاہت جلد ہوا او چاہا کہ ایک دفعہ
حکومت قائم کر کے اس ضلع کو سخت انتظام خاص میں رکھیں مگر یہ امر
مشکل معلوم ہوا لیکن کہ ان مفسد و نکو ضبط میں لاسکے و شرطی جو عمل د
و دیانت و لیاقت چاہی راجہ کی حکومت میں کہاں نہیں آلیاں

لوگ علی العموم یہہ سمجھتے ہیں کہ بہیلوں میں مفسد و متمرد و بدگو افواہ الناس کی
پھیلاتے ہیں اور اسی سبب سے اونکو صرف ظلم و تشدد کی ذریعہ سے
مغلوب رکھا چاہتے ہیں بلکہ یہی اعتقاد تھا الطاف اور مظلوموں کی کیفیت
سننے اور بہیل کو اونکی دانائی اور صداقت اور بہو مبہ جاگیرداروں میں
بہیلوں کی آسودگی و فلاح مشتہر ہو جانی ہی خوبی ثابت ہے اس وجہہ سے کہ
صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرداروں اور اونکی رعایا کی بابت میں اہلکاران
دربار کی مداخلت کم ہو گئی ہیں اور اونکی رستہ خانہ و شکایتوں پر فی الفور
متوجہ ہو کر نہایت صفائی سے پیش آتی ہیں بہیلوں کی نہ وخط شرارت
و بدمعاشی سی بہ ہند خارج اختیار کی ہی بلکہ اپنی قبائل کو تحقیق کرکی اطاعت
احکام میں بدل بساعی و سرگرم رہتی ہیں اور ہر معاملہ میں بہ اطمینان و صفائی
طبیعت داد خواہ و جوابدہ ہوتی ہیں اس سے صاف نشان ہی کہ سابق کی بہیلوں
کی سرکشی و بغاوت جسکی اہالیان دربار شکایت کیا کرتی تہی اونکی ہی بی انصافی
اور بدبندوبستی کا نتیجہ ہی

چونکہ اس معاملہ میں بہت طوالت سے تحریر ہوتی ہے امید ہوتی کہ ایک وقعت
کسی کو بھی مفسد ان کو دربار یا صاحب اونکی ساتھ زیادہ ظلم اور بی انصافی
سے پیش آویگی اور چند سال میں اس بندوبست کی خوبی کا مقابلہ
تشدد کی ضمن میں بہ نسبت دربار اور رعایا کی درمیان عداوت نہی ہی
اور دونوں کی حق میں مضر ہی ثابت ہو جاویگی —
سنہ کی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۸۸۲ع میں لکہا ہی کہ ہندوارہ کی طرف بہیلوں نی

پہاڑ مین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل میکنزی صاحب
اونکی تنبیہہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کرکے
ملک مین امن کیا گیا سابقًا ان اضلاع مین فوجداری دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
ہین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا اونمین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گردآور ہی تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے —
مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کو ہی سے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے نتہارا — سرکرہ — بہوئی —
کربر — دہنک واڑہ — بہیلون نے مفسدہ کیا ہے مجہہ سے اوسکا انتظام
و انسداد مطلق نہین ہو سکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی سزادہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سے کچہ بہی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہو جاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پال مثل نتہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزاوار واجب اعمال ہوکر دربار کی سیاست
قایم ہو جاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہو کر بہیلون کو یقین ہو گیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفور ارتکاب جرم سزا ملیگی

ہمدران حال اونکے دلون مین اپنے مالک سکے عدل و انصاف کا بہی یقین پیدا
ہوا اس مراد سے دربار کی فوج اور جاگیرداردن کی جمعیت بتعداد دو ہزار
کس اودے پور مین جمع ہو کر ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۶۷ع کو بہ سرداری ظالم سنگہ اٹلی والہ
پہاڑی اضلاع مین آئے اور تہارا - سرارہ - کربر اور بہوراکی پہاڑون پر
متواتر حملہ آور ہوئے طرفین سے کشت و خون بہت کم ہوا دربار کی فوج سے صرف
چار آدمی مارے گئے اور بارہ زخمی ہوئے اور بہیلون کیطرف سے ۱۲ مقتول
و ۴۹ مجروح ہوئے گئے حسب دستور بہیل پہاڑون مین بہاگ گئے مگر قحط و بیماری
کی وجہہ سے اونہون نے جلد اطاعت قبول کر لی اسکا نتیجہ بہت اچہا ہوا کیونکہ
سزا دہی کے بعد فی الفور محکمہ جات فوجداری و دیوانی علیحدہ کئے گئے پنڈت
آنند راؤ حاکم دیوانی مقرر ہوا اور مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری ہوا دونون نے
اپنا کام اچہی طرح انجام دیا علاوہ اسکے مہارانا صاحب کی رحیم تدبیرات دفعیہ آفات
قحط و خشک سالی نے پہاڑیون کے اس مجمع پر کہ اکثر محنت مزدوری مین مصروف
ہو گئے اور جو ضعیف تر تہے خیرات خانون مین بسر اوقات کرنے لگے بڑا اثر پیدا
کیا اس سبب سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہو گئی ہے قحط سے جو تکلیفین ان
قومون کو ہوئی ہین اونکو دیکہتے ہوئے ایسے عمدہ نتیجہ کی امید نہ تہی دربار میواڑ
اور سرکار انگریزی کو اس سے نہایت خوشی ہوئی -

دستگیری قحط زدون کے واسطے تعمیرات مفصلہ ذیل منظوری دربار تیار ہوئے
ہین - مرمت کچہری کہیرواڑہ - جاوداد واس کا کوٹہیار - تالاب سرارہ -
مرمت قلعہ سرارہ - مرمت قلعہ کلیان پور - تالاب برگونگ - اسکا کل خرچ بتعداد

चाअली

जावरादद

बरगांग

बलीवा

دس ہزار روپیہ ہوا ان تعمیرات کے ساتہہ قلعہ ونچہ واقع سرحد میواڑ و گجرات کی مرمت ہونی چاہیے تہی کہ یہہ قلعہ بمرور عرصہ تین سال تعمیر ہوا تہا اور سرحد کے بندوبست مین بہت کارآمد ہوا اب مرمت طلب ہوگیا ہے اگر مرمت نکیجاے تو جلد برباد ہوجاویگا۔

سنہ ۱۸۷۱ع مین معلوم ہوا کہ مثل سابق ایک شخص کو ذمہ وار کرکے شکل انتظام بدلی جاوے یعنی حاکم مگرہ کے تحت مین دو نائب مقرر ہون ایک فوجداری کا کام کرے اور دوسرا دیوانی کا اور حاکم مگرہ دونون کی بابت جوابدہ رہے بہیلون کے دیہات کی سزادہی کا نتیجہ زایل ہوگیا اور اونہون نے امن و عافیت خلایق مین پہر خلل اندازی شروع کی سبب اسکا کسیقدر مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری کی کاہلی تہی کہ وہ مقدمات کو کم فیصل کرتا تہا کہ بہت مقدمات زیر تجویز رہے اور جواب نہین آتا اور پنڈت آنند راو حاکم دیوانی حاکم مگرہ کے تحت مین نہ تہا۔

سنہ ۱۸۷۲ع مین اودے پور کے علاقہ کے خالصہ پال اور ڈونگرپور کے علاقہ کے دیو پال سرکش ہوئین آنند راو حاکم مگرہ نے کئی دفعہ بہت ضرورت سے صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کیخدمت مین پالون کی سزادہی کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور نہین کی اس نظر سے کہ تاوقتیکہ دیگر تدبیرات انسداد و قماع و رفع شر عمل مین آکر ناکامیاب نہون سزادینا مناسب نہین ہے بلکہ صاحب موصوف کی راے یہہ ہوئی کہ بہیلون کی ناراضگی زیادہ تر خالصہ کے عہدہ داران نے اپنے فائدہ کیواسطے پیدا کی ہے اور چند روزہ حملہ و سزادہی کیجاوے

تو اوس سے کچھ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاق
زیادہ ہوتی ہے بہیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جب تک کوئی شخص ضلع کے بیچ مین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ دربار سے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جب تک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بہیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین سزا دہی کی مطلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بہیلون کی شکل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزادہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم واہلکار نہین بدلتے ہین اور بہیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار وتہانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تہانہ دار وکامدار وحاکم مگرہ وحکام فوجداری دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہین گے اور انصاف وانتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف رائے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا کہ یہہ
فساد بہیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

देवल
दलाना

بآسانی دفعیہ ہوسکتا تہا مگر رفتہ رفتہ کئی پالون مین فساد ہوگیا بیشتر دیول اور دلانہ کے پالون مین فساد ہوا تہا دیول والون نے دلانہ کا ایک آدمی مار ڈالا تہا پھر سے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ [illegible] مالکم گرد کو مدد دین اور خود بہی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بہیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا اور کارمدارون کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش ہوچکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا صاحب شرح جدید کے فواید سے آگاہ ہوکر کچھہ تدبیر کرینگے۔

۲۳-۱۸۷۳ء مین بہیلون نے پہر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کی صلاح کے بغیر نہین دی گئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے ہوتی ہین مناسب نہین ہین زیردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کو اونکا اختیار مطلق ہوجاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ دار سمجھے جاوین یا اہلکاران دربار کو اجازت ہو کہ بلا مداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجاآوری کرین زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہوکر اونکو دربار اور بہیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنا دیا جاوے سوائے بہیل کور پیدل

افسر ہونے کی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بہرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا اوسپر اعتبار ہے اون کے بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین آتے وے پلٹن مین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور ہمدران حال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی پہونچا سکتے ہین۔

धनकवाड़ा

سنہ ۴۲ و ۱۸۴۳ع مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی غیر فوج کا مقابلہ کرنے کیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزا دہی مین کہ اونکے پاس سواے تیرکمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔

سواران گرد اور سٹرک اودے پور و کہیر واڑہ سے کہ بتحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

نگرہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باسندگان قرب وجوار پر غارتگری و فساد کرنے سے باز نہین رکھہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب مجبور صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نتہواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکر جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سر نو آباد ہونے لگے ہین

नथवाड़ा

اور نتھواڑہ پر دو ہزار آدمی کی فوج بہ افسری پرادر راؤسلوم متعین ہوئے کہ
اوس نے انکی بخوبی سرکوبی کی ان پالون کے سزا پانے سے قرب وجوار کے
پالون کو عبرت ہوگئی اور امید ہوئی کہ ان شریرون سے بھیلون کی متمردی اور
سرکشی برائے دوام موقوف ہوجاوے گی ۔

ٹرک اودے پور دکھیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود
بولوہ شریک جرم تھا مجرمون مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برامد ہوا
مقدمہ سنگین تھا کیونکہ باوصف نہونے مقابلہ کے چوری کے ساتھہ تشدد بھی
ہوا تھا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگرپور کے تھے حاکم مگرہ نے واپسی مال بازیافتہ
سے زیادہ کچھہ کارروائی نکی آخر الامر مقدمہ پنچ وکلاء میواڑ کے محکمہ مین سپرد
ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی رعایا
متعلق ہو بفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین
حاکم مگرہ سے بہت غفلت ولاپروائی ظہور مین آئی کہ بولاوہ کو باوصف ثبوت
اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تھا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا
کچھہ سزا نہ دی یہہ عین موقع تھا کہ اوسکو سزاء تراروا قعی دے کر کل بولاؤن کے
واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے ۔

बालववा

سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع مین دہنک واڑہ اور نتھواڑہ کے پالین نیک چلن رہین بابت
معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزادہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنالال وزیر دربار
کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی
اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتھہ حلم اور رعایت کیجاوے ۔

جولائی سنہ ۱۸۸۵ع مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے ایڈر کو گئے تب صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہومیہ سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا سردارون نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے اور خلعت اور گھوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہومیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکھنے کیواسطے ولایتی اور مکرانی سپاہیون کو نوکر رکھا کرتے تھے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تھے کہ بجائے اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ کرتے تھے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آیندہ کو اونکے نوکر ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچھے اچھے ہتہیار رہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

اکتوبر سنہ ۱۸۸۶ع مین راج میواڑ اور پرتاب گڈہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہورہی تہی یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کونسے اضلاع مین ہین ہرطرف کو جنگل و پہاڑی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

مین حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو پرہیز ہے
شکایتین بہت ہوئین مگر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تھے کا مدار بدل جاہتا تھا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاودکا دورہ کیا کرین۔

مادری بھوپیہ جاگیرون مین سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتھہ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیاری سے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے بیشتر ہوا تھا یعنی ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ء مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تھا اس وجہہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۴۰ء مین مقدمات چوری و کشت و خون
وغیرہ درمیانی مادری وجاواس پنچایت نے فیصل کئے تھے اور کانکون اور
سنگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ ... بابت معاوضہ تجویز کیے گئے تھے مگر
اوسکے ادا ہونے کی صورت نہین ہوئی اس اثنا مین پھر فساد ہو گیا یہہ پال نہایت
شریر و بدمعاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
مادری کی ... سالانہ کی آمدنی ہو گئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے۔

چانی اس جاگیر کی ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹھاکر کمان سنگہ جاگیر کا کام اچھی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کی قرضہ سے

कानकोन
सगवारा

زیر بار ہے —

تہانہ یہان کا ٹہاکر پربت سنگ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹہہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی —

جیواس جسکو **جباواس** بہی لکہتے ہین بہومیون مین سب سے بڑی جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹہارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ بہیرولت سنگہ سردار سابق کہ ۱۸۷۰ع مین بعمر پچیس سال تہا ازبس متلون طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر بالکل متوجہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے مقروض ہوگیا تہا ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا راؤ نے چاہا کہ روپیہ قرض لیکر ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کردے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمدآباد کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نتہی کہ کوئی جانا قبول کرے —

کاٹکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

نادر ہی کے ذکر مین لکہا گیا ان پاڑون کے بہیل بہت شریر و سرکش ہین ـ
مقدمہ ڈاکہ کشتی جلفان مین راؤ جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ سے کہ
امر سنگہ رجمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عند الضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرادیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راؤ نے گرفتار کرکے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والونکی غفلت اور سازش
سے مفرور ہو گئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۸۱ع سے بند کر دئے گئے چند روز بعد امر سنگہ راؤ جیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہوکر بمیعادی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے برسر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہین ـ
دسمبر ۱۸۸۴ع مین راؤ بہیرون سنگہ لاولد مر گیا مرنے سے بیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راؤ پاڑہ نے بد صلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین بہی اوس
خاندان مین ہون میرا حق ہے لچہمن سنگہ راؤ پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کرلی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر بمدد ران حال کل رعایا جیواس سرداران بہومیہ اور مہنت سندر

رگھوناتھ نے امر سنگہ کو راؤ قبول کرکے رسمیات مسند نشینی بہیجدین آخر کا دربار نے بہی بتاریخ ۲۹ - جنوری ۱۸۷۵ء منظور کیا قبل وفات بہیرون سنگہ امر سنگہ نے کانکون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر مادری کو طرفین سے سو سو گز جہاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تہا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا راستہ کے جانیوالے تہے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا -

جون ۱۸۷۵ء مین میجر گننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کرکے کل قرضہ کی تعداد مقرر کی بقدر لاکھ روپے سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض مندرجہ ذیل

اوبری - ورلہ - ناگ پور - بہودر - پادری

पाद्री भूदर नागपुर वरला ओवरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کردئے اس انتظام اور امر سنگہ کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی ہوجاوے -

پاڑہ ۱۷ - اکتوبر ۱۸۷۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگہ کا انتقال ہوا یہہ شخص ضعیف العمر تہا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تہا اوسکے اندہے ہونے سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کردی تہی اور زیر باری بہت ہوگئی تہی اوسکا پوتا لچھمن سنگہ بعمر چودہ سال بجاے اوسکے مسند نشین ہوا حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب موصوف ایک ہوشیار کا مدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے معتمد کو اسر

کامدار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا —
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تھی دو برس مین پندرہ ہزار ہو گئی
پردیسی ملازم جنکا للعہ سالانہ چڑھا ہوا تھا موقوف کئے گئے اور اونکی تنخواہ باقیماندہ
ادا کرنیکا بندوبست ہوا —

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع صرف
بقدر للعہ سالانہ ہوئی سنہ ۱۸۷۳ع مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچھا انتظام کیا اور میواڑ بھیل کور پس کے بگلجی کو اپنا کامدار مقرر
کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف یہہ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیر بار نہین ہے اوس نے
فروری سنہ ۱۸۷۶ع مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے —

کوٹڑہ

नंघेल
सबरमती

کوٹڑہ بلند زمین پر جہان بگھیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
گھاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چھتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ بجز
جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کھیرواڑہ سے ۵۶ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے - جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور ولواڑہ کے گھاٹہ سے ملا ہے —

صاحب جو کوٹڑہ مین رہتے ہین میواڑ بھیل کور پس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے —

اس چھاونی مین میواڑ بھیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین ون مین باستثنا
چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بھرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضا جوئی
کیواسطے پسند کیا گیا ہے ۔

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جورہ آدگھنہ پنترہ

पनरवा ओघना जूरा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین ۔

جورہ	آدگھنہ	پنترہ
سمار	امار	صمار

ان جاگیرون مین دربار کو کچھہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولٹیکل
سپرنٹینڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ
سردار اپنی جاگیرون کا اچھا بندوبست کرتے ہین اونکی بھیل رعایا نے
عادات غارتگری کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت
بہت شایستہ ہوگئے ہین پنترہ اور جورہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت
مقروض ہین اور جورہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا
اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین
کرلیتے ہین ۔

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار
مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت
معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زر مندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج	که اب اوسکا مطالبه درپیش
پیشرہ	[illegible]	[illegible]	ہے اہالیان دربار کہتے ہین
بجرو جیرپور	[illegible]	[illegible]	که ان ہوسیه سردارون کی رعایا
اوگوہ	[illegible]	[illegible]	علاقه غیر مین واردات کرتی

ہین اونکے عوض ہم کہانتک زر معاوضه دیئے جاوینگے اسمین سردارون کا فایدہ ہے که اونکی حرکات ناشایسته کی بابت راج معاوضه دیتا ہے اور خود محفوظ رہتے ہین اسی سبب سے اونکو علاقه غیر مین واردات کرنیکا حوصله ہوتا ہے اگر ہوسیون سے یہه زر معاوضه وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہون تب وے اپنی بدپیشه رعایا کو ان حرکات سے باز رکھینگے بڑی مشکل یہه ہے که دربارنے یہه روپیه کئی سال سے چڑھا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیرون کی یہه رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے که کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قرضه کے ایصال مین صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہین اور یہه کام جو اونکے ذمه ہے بہت ضروری سمجہا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے که ان ہوسیون کی رعایا کے جرائم کے عوض مین باوجودیکه اون پر کچھه اختیار نہین ہے غیر ریاستون کو زر معاوضه دیتے ہوئے تنگ آگئے ہین اگرچه دربار کا قرضه پنڈرہ کے ذمه بہی بہت ہے مگر بمقابله سردار جورہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط مین ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام مین ہے اداے قرضه کچھه

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے او گہنہ کا قرضہ جورہ
اور سپنزوہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹڑہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین۔
غلہ بار بنزگاو ۲ر پارچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار بنزگاو ۴ر شیر افیون فی بار پانچ سیر ۱۲ر

علاقہ جورہ مین

علاقہ جورہ مین گوگرود مہدپور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص۔

علاقہ پنزوہ مان پور मानपुर نوگام नोगाम

مالگزاری اوگہنہ اور سپنزوہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے - اور جورہ مین گراسیہ
اور بہیلون کی مالگزاری مین فرق ہے - گراسیون سے بصورت اچہی
پیداوار ہونے کی فی قلبہ ڈیڑہ من پختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
نو عدیگر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گھر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
بارہ سیر غلہ فی گھر حسب حیثیت دیتے ہین -
کوٹڑہ کی جمعیت بہیل کور پسر کیواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تا وقتیکہ لکہنا
پڑہنا نہ سیکہے اوسکی ترقی عہدہ نہو اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیا ہے اوسکے مکان کی تعمیر کیواسطے دربار میواڑ نے دوسو روپیہ نقد دیا ہے اور بیس روپیہ ماہوار عملہ کا خرچ منظور کیا ہے کل سپاہیون کو دو برس پڑہنا پڑتا ہے اس قاعدہ سے نوکری کے پسندیدہ ہونے مین کچھہ فرق نہین ہوا ہے امیدوار بکثرت آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہین۔

اوگہنہ اوگہنہ کی جاگیر مین راوت کیسری سنگہ جاگیردار بہومیہ سردار ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خود حاکم ہے - یہہ جاگیر اودے پور سے قریب ہونے کے سبب سے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت راج میواڑ کی زیادہ محکوم ہے - چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اودے پور سے زیادہ متعلق ہوکر پنروہ سے علیحدہ ہوگئی اس سردار کا لڑکا پنروہ کا رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج مین رشوت دیکر استحقاق حاصل کیا ہے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت اوگہنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا اچھی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتا ہے تحت مین کوئی جاگیردار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کا ہے سردار جوان اور بہت ہوشیار ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکہتا ہے - اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پر جب وہ مسندنشین ہوا دربار نے اوس سے بہی تلوار بندی کا دعوی کیا تہا مگر اوسنے بہی وہی عذر کیا جو پنروہ کے راؤ نے کیا ہے - اس جاگیر کا علاقہ میوگی مغربی سرحد کی نسبت زیادہ کشادہ وہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنروہ اور جوڑہ

سے زیادہ ہے۔

پنزوہ اوگہنہ کے سردار کا بیٹا رانا بہوانی سنگہ جاگیر پنزوہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹہاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ رانا کے خالصہ مین ہین۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	ادیواس	ٹہاکر بدن سنگہ	۱۰	•	•
۲	اورہ	ٹہاکر اجیت سنگہ	۱۱	ماعدہ	•
۳	اومریہ	ٹہاکر دولہ سنگہ	۲۳	سار	•
۴	خالصہ	رانا بہوانی سنگہ	۴۸	سمہ ماعدہ	•
میزان	•	•	۹۲	سمہ لماصہ عدہ	•

(margin notes: उदेवास, ओरा, उमरया)

اُمریہ کے ٹہاکر کو دیہات کی نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنزوہ کا سردار کرتا ہے۔

(margin note: भांदर)

۱۸۶۹ء مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بہاندر کرکے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الاداے اودیپور بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایاے خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقاے خراج اور چہہ ہزار روپیہ نذرانہ

مسند نشینی جملہ سترہ ہزار روپیہ واجب الادا تہارا نا اور اوسکے ولیعہد کے
درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہین کیا ہے اور بدن سنگہ
ٹہاکراوے واس نے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہین کیا ہے کہ جس حالت
مین اوسکو بیزروہ کی گدی دی ہے تو کچہہ معاش بہی ملنی چاہئے۔
پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال
ادا ہوتا ہے مگر رانا کو ادا سے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت
تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ
یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے۔
سنہ ۱۸۷۶و۷۷ع مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہارم
مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان
ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی۔
جمورہ جمورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت زور اور سنگہ وہانکا
بہوسیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع تک سات ٹہاکران
مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے۔

تفصیل ٹہاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹہاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت
۱	سمدیجہ	ٹہاکر بہوانی سنگہ	۱۲	مار	
۲	سوم دلائی	ٹہاکر دولت سنگہ	۲	ﻋﮧ	
۳	مادرہ	ٹہاکر انار سنگہ	۴	للعہ	
۴	نرسنگ پورہ	ٹہاکر بہار تہ سنگہ	۱	ﺻﮧ	
۵	باس	ٹہاکر بہیرون سنگہ	۱	ﺻﮧ	
۶	پاروئی کلان	ٹہاکر دولہ سنگہ	۴	لہ	
۷	پاروئی خورد	ٹہاکر چندن سنگہ	۲	ﻋﮧ	

سمدیجہ
سومدلائی
مادرہ
نرسنگ پور
باس
پاروئی کلاں
پاروئی خورد

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ عیسوی مین جورہ کے سردار نے اپنے بہائی بہتیجون کو جایداد تقسیم کی راوت زورا ور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال سے اوسکے چہوٹے حقیقی بہائی بہیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بہائی رتن سنگہ اور دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تہی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

सोतेलेभ

بختاور سنگه و مان سنگه و کیسری سنگه پسران جوده سنگه کی پرورش بهی اوسی کے
ذمه عاید هوئی صغیر سنی مین یهه سب اوسکی سرپرستی مین رهے جب هوشیار
هوگئے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی که اونکی جاگیرین علیحده کردیجاوین
چنانچه کپتان بیٹی صاحب نے بند وبست مندرجه ذیل کیا۔

तिलोई
पावटी

اول ٹهاکر بهیم سنگه برادر دوم سردار کو تلوئی اور پاوٹی دو گانو دے
اور دس روپیه سالانه اوسکے ذمه خراج مقرر کیا اسکے علاوه بڑے بهائی کے
ذمه بعض مصارف رهے جس سے وه بخوبی گذاره کرسکے۔

सुवाव
जनी
ीकानिया

دوم ٹهاکر دیوی سنگه برادر سیوم سردار کو سٹوباو۔ اجنی اور ٹیکانیه ملے اور
اوسکے ذمه دس روپیه سالانه خراج قرار پایا یهه معاش کافی هے۔

ाहान का सेरा
ादरमल
ारया

سیوم رتن سنگه و دولت سنگه سوتیلے بهائیون کو چوهان کا سیره۔ کودرل
اور گوریه تین گانو ملے اور اونکے ذمه [illegible] روپیه خراج قرار پایا هے۔
یهه معاش اونکے گذاره کے واسطے کافی نهین هے کیونکه جاگیر جو رهے اونکو
کچهه مدد نه ملے گی سابقا رتن سنگه کی آمدنی قریب هزار روپیه سالانه کی تهی
اب سو روپیه نقد اور سو روپیه کی جنس کل دو سو روپیه کی هے علاوه اسکے
شاید وه بهیم سنگه سے بڑا هے اگر واقع مین هے تو اوسکو بهیم سنگه سے زیاده
معاش ملنی چاهیے کیونکه اگر سردار کی اولاد نهوئی تو وه مستحق مسندنشینی هوگا۔

खाम
गारो
फ़ूरोद

چهارم ٹهاکران بختاور سنگه مان سنگه و کیسری سنگه پسران جوان سنگه کو کهام
گارو۔ فورود تین گانو ملے هین اور سالانه خراج آٹهه روپیه هے یهه معاش
اگرچه سردار کے سوتیلے بهائیون کی معاش سے بهتر هے مگر اونکے گذاره

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست
تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتہہ آیا
ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات
تہے سنہ ۱۸۶۹ء مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے
کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین نقشہ ذیل درج ہوا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	سمدیچہ	بہوانی سنگہ	۱۱	مالعہ	
۲	مادرہ	ناہر سنگہ	۴	لعہ	
۳	نرسنگ پورہ	بہارتہہ سنگہ	۱	صعہ	
۴	باسں	بہیروان سنگہ	۱	صعہ	
۵	سوم ولائی یا سوراولی	دولت سنگہ	۲	ہعہ	
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	ہعہ	
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	لہ	
۸	اوکہلاٹہ	روپ سنگہ	۳	عہ	

समदेचा
मादरा
नरसिंहपुरा
वास
मोमदलाई या मोरावली
पारोली छोटी
पारोली बड़ी
ओखलाटा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۹	مادری	دہول سنگہ	۱	للعہ		मादरी
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگہ	۲	عہ		थसया
۱۱	ملاٹہ کا باس	چندن سنگہ	۲	عہ		लांटेका- बास
۱۲	مانتہ والہ	ڈولہ سنگہ	۲	لہعہ		न्नावाला
۱۳	تلوئی	بہیم سنگہ	۲	عہ		तेलोई
۱۴	کہام	بختاور سنگہ	۳	ہے		खाम
۱۵	چوہان کا سیرہ	رتن سنگہ	۴	صہ		हानकासेरा
۱۶	سولام	دیوی سنگہ	۳	عہ		सुलाम
۱۷	موہولہ	خوشحال سنگہ	۱	لہعہ		मेगहूला
۱۸	خالصہ	•	۶۶	سمہ سامے		
میزان	•	•	۱۱۹	سمہ لالعہ		

ستمبر ۱۸۷۱ء مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایاے علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین اودے پور سے راج کی فوج اور راؤ جورہ کے ملازم شامل ہوئے راؤ کے بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جاے پناہ مین جاکر لڑائی مین اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیملا کو مار ڈالا اور دیگر چارون کو زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتار نہوا۔

तीमला

اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے مینہ اور بہیلون نے فی الفور میواڑ کے پہاڑون کو چہوڑ دیا۔ جنوری و فروری ۱۸۷۲ء مین صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴۔ مارچ کو وکیل میواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راؤ کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب و تلاش مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے۔ چونکہ جورہ کا راؤ سست اور کاہل وجوع ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے دیہات واقع سرحد سروہی کا راؤ سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

انتظام بہیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہون گے اور کچھہ نقصان نہوگا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی گانو نہین ہے۔

मेजर लिजट साहब

سرحد متنازعہ ماہی کانٹہ کا بمرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بینارہ بندی نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میجر لیجٹ صاحب نے اوسکی بینارہ بندی کرادی۔

۱۸۷۳ع مین راوچند مہینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم آوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے کرنی چاہیے۔ ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو ۱۸۳۹ع کی مصیبت یاد کہنی چاہیے کہ بہیلون نے شورش کر کے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو مارکر اوٹہادیا۔

कोनोली साहब

मंडवा बरेवल

جولائی ۱۸۷۵ع مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بریہیل مین ڈاکہ زنی کے دو مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل غدر ہو رہا ہے اور راوجیرہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیئے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی نے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست سزادہی کی اور
خودہی بہت کوشش سے مددد ی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اطلاع پاکر فوج
بہیجنے کی تیاری کی اگریہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہاکہ فوج کے
پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر نحوست اتفاق
سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا جب
وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت بحث
ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار میواڑ بہیل کور پس اور راج کی متفق فوج بہ تحت
میجر گننگ صاحب ۱۷ - مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان
تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقا کوہی اضلاع مین راج تہانجات کی ایسی ذلت
ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی -

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے
تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست و آشناؤن
کے پاس بہیجدیئے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج
کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار
ہوئے صدہا مویشی اور غلہ ناتیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت
ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیروکمان سے ہر طرح بہتر
ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور بہیلون

کو بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کے آباد ہونے کی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس سزایابی کو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرین گے جورہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی مقرر ہو کر انتظام اوسکو سفوض ہوا اور اوسنے بھی اس انتظام کو پسند کیا امید ہے کہ بندوبست خاطر خواہ ہو کر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد ادا ہو جاوے گا۔

شرتمال

شرتمال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ رکھتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہرسال پٹہ جات دیئے جاتے ہین اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگھہ محصول حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے۔

افیون ۱۲ سے ۳۰ تک۔ نیشکر ۵ سے ۷ تک۔ مخلوج للعہ سے ۵ تک۔ میوہ جات ۲۰ سے ۳۰ تک۔ غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شرح مین کچھ نقص ہین مگر رعایا و ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ کرنے لگتے ہین۔ دوسرے جب پیداوار اچھا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے اور جب کم ہوجاتا ہے بقدر کمی معافی ہوجاتی ہے۔ تیسرے باشندگان دیہات خفیف معاملات مین خود اپنا انتظام کرتے ہین اور مقدم و نمبرداران دیہہ ان معاملات

ہین بااختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ ور ہین اور جو مقدمات رسم ورواج ملک پر مبنی ہین اون کی تجویز یا راے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہ سے میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سرشتہ مروجہ اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سرشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکھہ اس تفصیل سے سمجھی جاتی ہے ۔

خالصہ	جاگیرداران	پن ارتھہ	میزان
[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ

اور آمدنی کے مدات مال ۔ سایر ۔ متفرقات چھٹوند یعنی خراج سرداران ہین مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سرشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی تھی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تھا مگر یہہ بندوبست اہلکاران راج بار کی معرفت ہوا اس سبب سے چھہ لاکھہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا پٹہ جات منسوخ ہوئے اور بندوبست از سر نو خام ہوا ۔

پھر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے سہ سالہ بندوبست کیا گیا اس تجویز سے اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تھے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول اون کے زمیندارون کو بھی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے بعد پھر نکیا گیا ۔

بااختیار ہوئے پر مہارانا صاحب نے بندوبست باقواعد کے فوائد سے آگاہ ہوکر بنظر رفع ابتری سررشتہ مال وتعیین حد مالگذاری زمینداران وانسداد وتغلب وزیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکارون کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے مستحق سمجھے جاوینگے۔

مہارانا صاحب کو یقین تھا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک مین بہت اضافہ ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے رعایا مہاراجہ سیندہیہ اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تھا کہ اہلکاران رائج جو قدیم سررشتہ کو پسند کرتے ہین اور اوسمین زراعت غلہ پر نقد لگان نہین لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا صاحب کی تدبیر مین خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تہی کہ تشخیص جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق وتجربہ کار اہلکار کمیاب تہے چنانچہ مہارانا صاحب وکرنل بیجنس صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تہین واقعی ظہور مین آئین اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع پر بہ تقرر نقد بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخر کار سررشتہ جدید ناکارگر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور ۱۸۵۶ع مین کثرت بارش سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع مین منہائی کرنی پڑی اور

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ از سر نو جاری کیا گیا۔

जावर

جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ع مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکہکر کانون کو دیکہنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین ہی ۲ ماشہ ارتی تولہ چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱ - جنوری سنہ ۱۸۶۹ع مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

प्रोफेसर बुशल साहब

جمع وخرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے -

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ع	[illegible] لکہہ	[illegible] لکہہ	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ع	[illegible] لکہہ ۶ ر ۱ پائی	[illegible] لکہہ ۱ ر ۹ پائی	[illegible] لکہہ ۱۲ ر ۴ پائی	•
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع	[illegible] لکہہ ۳ پائی	[illegible] لکہہ ۷ ر ۳ پائی	•	[illegible] لکہہ

سمت ہندی	انگریزی سنہ	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۷	سنہ ۱۸۷۰ع	[illegible]	[illegible] ۱۴/۹ پائی	۰	[illegible] ۸/۳ پائی
سمت ۱۹۲۸	سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع	[illegible] ۵/۴ پائی	[illegible] ۸/	[illegible] ۷/۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۹	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	[illegible] ۸/	[illegible] ۸/	[illegible]	۰

اس جمع و خرچ کی تفصیل اگرچہ ہر ایک سال کی معلوم نہین مگر سمت ۱۹۲۶ کی لکھی جاتی ہے کہ دیگر برسون مین بھی قریب قریب اسیقدر ہوتی ہے -

جمع

[illegible] ۳ پائی

مال	سایر	چھٹوند	نذرانہ مسند نشینی
[illegible] ۶/۱۳ پائی	[illegible] ۷/۳ پائی	[illegible] ۶/۱۵ پائی	[illegible] ۹/

عدالت دیوانی و فوجداری	نذرانہ	پٹہ فوطہ داری	جرمانہ
[illegible] ۱۴/	[illegible] ۹/۵ پائی	[illegible] ۳/۴ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی

ستانع حدود کاکین باج	سوائی پرگنات سہ	آمدنی شہر	متفرقات
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/۱۰ پائی	[illegible] ۶/۸ پائی

خرچ

لکھہ
۷ر۳ پائی

کچہریات	عملہ دیوانی و فوجداری ۱۱ر۳ پائی	تحصیلات لکھہ ۱۰ر۶ پائی	کوٹھیار غلہ لکھہ ۴ر۹ پائی
کارخانہ ۸ر۹ پائی	پارچہ خرچ ۵ر۶ پائی	جواہرات ۱ر۶ پائی	فیلخانہ و طویلہ ۷ر
شترخانہ و گاوخانہ ۱۴ر۶ پائی	تعمیرات مفید عام یک لکھہ ۱۲ر۳ پائی	تہوار خرچ ۶ر۹ پائی	موجبات ۱۵ر۳ پائی
فوج سے لکھہ ۶ر	اصراف زنانہ یک لکھہ ۳ر۹ پائی	خیرات مذہبی لکھہ ۱۴ر	خراج سرکار انگریزی لکھہ
معاوضہ مقدمات فوجداری ۵ر۹ پائی	تنخواہ بعوض زمین ۳ر۹ پائی	بخشش یک لکھہ	خرچ مسافران و مہمانان

مصارف متعلق دربار و راج	ایجنسی پولٹیکل	متفرقات	جمع
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ار	ار	۵ ر ۹ پائی	

میواڑ کی فوج

سنہ ۱۸۶۹ء میں اودیپور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سواروں
کو چار روپیہ ماہواری ملتی تھی اور بعض ناکارہ آدمی تھے موقوف ہوئی ان
باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہو گئی اور پیادوں کی پلٹنوں کو
قواعد وردی اور ہتھیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہ ہے

سوار پیادہ اور [illegible] لکھ [illegible] سال کا خرچ ہے

۱۱۵۲ ۳۶۹۴

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد و نواح کے علاقہ جات میں افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے
سابق میں افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور یا اجین میں جا کر
وزن ہوتے اور محصول ادا کرنے کے بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تھی مگر تاجروں
کو دو طرح کا نقصان تھا اول مقام پیدائش سے اجین یا اندور اور وہاں
سے بمبئی کو جاتے ہیں بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تھا دوسرے
وسط ہند کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں علیحدہ محصول دینے کی زیر باری
زیادہ ہوتی تھی اسواسطے جون سنہ ۱۸۶۹ء میں مقام اودیپور میں بھی ایصال
محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اور جب سے تاجروں کو دونوں صورت [illegible]

فائدہ ہوا احمدآباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپورا اور رایڈر کی دو
ریاستین آتی ہین اس سے اداے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ پر فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین واندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہوکے
کچہہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور واوجین وا اودے پور یعنی کسی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ وہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی۔

کسیقدر افیون مارواڑ وکاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ
مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول نہ داخل

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چھ سو روپیہ محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ سے گجرات مین جاتی تہی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین۔

جو افیون بمبی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی وشمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبی کیواسطے گولی بناتے ہین اور راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین۔

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کٹینگ صاحب نے اپنے مراسلہ ۱۳-اپریل ۱۸۷۰ء مین لکہا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ کے دیسی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبہی محصول نہین لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پہر بہی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین ہوکر بہت افیون بلا اداے محصول سمندر تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا اداے محصول افیون کے میواڑ سے باہر نہ جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہو گیا مگر شرقی وشمالی حد پر نیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

ممالک انگریزی اور ریلوی ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرنیکے ترپن ہزار صندوق
نکلتی مقرری اور اوسکے واسطے پالی مین ایجنسی مقرر ہو تا تجویز ہوا اور جو یورپ اور
منسور کی حصہ میں پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا ادائے محصول لیجانا محال ہے
اسلیئے لکھا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے یہ ممکن ہوجاوے گا۔
کرنل بروک صاحب نے مطابقت رائے کرنل ٹکسن صاحب لکھا کہ میواڑ
کی افیون صفائی و تیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابق
مین ہوکر جاتی تھی اب احمدآباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ مندسور
سے بلا محصول نکلجاتی ہے ۔ مندسور سے ٹونک و کچھی ہو اگر ان کراچی چلا جا
لکھا کہ کراچی سے افیون بھرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا تلف
جانا بھی ہوا ہے مگر مندسور ٹونک و کچھی کی امید برارتھی اور پالی کی تنک کا
مفید ہونا مشتبہہ ہے

وزن افیون کا سیخ صاحب کلکتہ صاحب کو جو کچھ ارجنٹ تھیں اعمدور اسعارج
کہ وزن صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل
افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچھ سزا نہین
ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق
چند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچھ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون
برگ درختان بھی ہوتے ہین کہ اونمین لپٹی ہوتی ہے ۔
اودےپور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ
اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودےپور سے

روربہات ملجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط
ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور سبھی چاہتے
ہین کہ محصول بچے اور اودیپور کی ایجنسی ثبوت مین داخل ہوکر چنگی سے بچی
ہین بہر جاجاوے اندورکی ہنڈویان ویسے ہین اور انکو خسارہ رہتا ہے
چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند سے ابہی تجویز کی گئی کہ تکلیف
کی اونکو شکایت بہ رفع ہوجاوے گی ۔
۱۸۶۲ء مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندھیہ نے اپنے علاقہ
کی افیون سے اودیپور مین لیجانے کی ممانعت کرکے بمراہ اوجین کے
پہونچوائی اگر ایسا نہوتا تو اودیپور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی
اور جاوہ و نیمچ وغیرہ کے ساہوکار مضرت کراتا اور ریاستون کو محصول
کی کفایت سے محروم رہتے ۔
اودیپور سے سلطنت ریل احمدآباد تک کا راستہ سیواڑ اور ڈونگرپور کے
بہیلون کی مفسد و بدمعاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پرخطر سمجھا
گیا ہے مگر جب سے افیون کی بہرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے
عجیب تبدل واقع ہوا ہے کہ بہیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون
کا انسداد اور مال کے صحیح وسالم پہونچنے کی کفالت ہوگئی ہے وے کل
مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین سنہ ۱۸۶۹ء مین یہہ سڑک جاری
ہوئی تہی اوسوقت سے ابتک ایک بہی غارتگری نہونے سے انتظام
راج اودیپور اور وحشی بہیلون کی خوش عہدی لایق تحسین وآفرین ہے

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمدرفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹھاکر بھی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جھالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون نے بندوبست بھی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آئے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتھہ سختی کرنی لازم آوے گی۔

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میرواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلا صفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے تو صریح ایک لاکھہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے۔

سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور اہالیان دربار نے بھی چوری محصول کا بندوبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکھا کہ ہلکی پھوٹریہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر ہے کیونکہ اگرچہ اوسمین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سببسے بھرتی کم ہوئی مگر سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین پھر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودےپور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بہی سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چونتیس لاکھ چار ہزار آٹھہ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودےپور۔

۳۹۰۰۸ — دو کروڑ [illegible] لاکھ [illegible]

سنہ	صندوق	روپیہ	سنہ	صندوق	روپیہ
سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع	۴۴۴۴	[illegible] لاکھ	سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع	۵۳۶۰	[illegible] لاکھ
سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع	۴۴۸۸	[illegible] لاکھ	سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع	۸۰۶۸	[illegible] لاکھ
سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع	۱۸۸۴	[illegible] لاکھ	سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع	۵۷۹۴	[illegible] لاکھ
سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع	۹۸۷۳	[illegible] لاکھ			

سڑک

میواڑ میں سڑکیں مفصلہ ذیل ہیں۔

سڑک اودےپور و کھیرواڑہ۔

سڑک نیمچ و نصیرآباد۔

سڑک اودےپور و نیمچ کہ سڑک نیمچ و نصیرآباد میں شامل ہوئی ہے۔

سڑک اودےپور و دیوری براستہ راج نگر۔

سڑک اودےپور و کھیرواڑہ۔ میواڑ کے علاقہ کی روئی وانیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہیں اور احمدآباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل جاری ہو گئی اسواسطے لازم آیا کہ احمدآباد کیطرف اودےپور و کھیرواڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمدآباد اودےپور سے صرف ڈیڑھ سو میل ہے اور نیمچ و اندور ہو کر بمبئی کو جاسکنے میں بہت پھیر پڑتا تھا اسواسطے سنہ ۱۸۶۹ء میں اس سڑک کی تعمیر شروع ہو کر آٹھ میل تیار ہوئی پہلا راستہ چوبیس میل پہاڑوں میں ہو کر گذرتا تھا یہ سڑک ہموار و کشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدھی بھی ہے سنہ ۱۸۷۱ء میں ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکست ہو گیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے میں توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری میں کسیقدر حرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب بھی کام سستی سے ہوا۔

سنہ ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
پرساد و بارہ پال پر ڈانک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ء مین اودے پور
وکہیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگئی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تہے مگر ایک مندر کا
تاریخ معینہ پر تیار ہونا ضرور تہا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ ونصیرآباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بلکی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ء مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگئی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے - سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے بچنے یا اونکو رفع کرنے کی کچہہ
تدبیر نہوئی اور نہ نشیب وفراز ہموار کئے گئے سنہ ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء مین صرف ایک سوم ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تہی کہ یہہ پل بہی جلد تیار ہوجاتا مگر کثرت بارش سے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالبًا کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر اوسپر آمدرفت جاری ہوجاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہی اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
مسٹر ولیم صاحب کو تہا اونہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کرلیا بہیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تہے
اور مثل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوئے تہے سنہ ۱۸۶۲ء مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

परसाद [illegible]

सोमनदी

लयम

تبدل مین خفیہ و علانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔
تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہو کر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے
عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہو جاتے تھے گرفتار ہو کر سزاے
اعمال کو پہونچین گے۔
اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی
سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران و حاضرین دربار اونمین مداخلت
کرتے تھے اسواسطے منشاء عدالت و قانون سقط ہوتا جاتا تھا تقرر عدالت
سے یہہ بھی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہو گی تقرر عدالت
کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بھی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ
سزاے قید رکھی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ
دربار مین تو پولیس کسیقدر اچھی تھی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تھی کیونکہ
جاگیردار سارق و ڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔
سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین منشی ثامن علیخان کے بیمار ہو جانے سے کام مین ابتری
واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی و غارتگری
و خودکشی بذریعہ عیر قیدگی و افیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا
صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثامن علی خان کو از سر نو
نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم
کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ
کے تہانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری
مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی
جہازپور اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہہ سے کہ جہازپور
صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی
کا بندوبست صاحب سپرنٹینڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام
خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی
اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جواب
طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور
وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔

منشی قاسم علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی
رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہہ سے ایجنسی کا آوردہ
سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے
ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سببسے ہرج
واقع ہوتا تہا۔

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان
زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو وارداتین

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۷۰ء صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تہا اوسکا حال پیشتر درج ہوچکا ہے -
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تہا اوسکی کارروائی بہت بیضابطہ تہی مگر رعایا شکایت کم کرتی تہی سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین دو نقص اور پائے گئے اول سردارون کا محکوم عدالت نہوتا - دوسرے فریقین مقدمہ سے زر رسوم کا لیاجانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ء مین بجاے نقد رسوم لینے کے کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعاعلیہ سے لیاجاتا تہا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کا غذ سٹامپ لیاجاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی خوب کام ہونے لگا -
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اس سررشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی کی کچہہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ تعداد مقدمات	قرضہ تعداد لو زر دعوی	شادی	حقیقیت ارا ضی	بتنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	۲۱۹	۰	۱۷	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	۱۲۴۴	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نام سال	قرضہ		شادی	حقیت اراضی	متبنی	ترکہ	سرحد	متفرقات	میزان
	تعداد مقدمات	تعداد زر دعوی							
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	۸۵۶	یک لکھ [illegible]	۵۰	۰	۲۰	۱۲	۰	۱۴۵۵	۰
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء	۳۵۰	یک لکھ [illegible] ۳۰	۱۱	۰	۷	۱۰	۰	۲۰۲	۵۸۰
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	۲۵۱	یک لکھ [illegible] ۱۰	۴۰	۰	۲	۱۰	۰	۲۵۰	۰
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء	۱۱۸	۰	۵	۸۸	۳	۱	۳۰	۶	۲۳۴

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تہے مگر سنہ ۱۸۷۲ء مین اونکی اصلاح ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی ناصر علی خان کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تہا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار دیا گیا اور کل تہانجات و افسران نگران حال اوسکے تحت مین کیئے گئے۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض و رنجیدہ ہوئے اس خوف سے کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی لبفور تقرر عدالت کوٹہیاری کیسری سنگہ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکہاہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند ہین اور ہر ایک

گئے سہتے بماہ مارچ ۱۸۶۶ء گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول انجنیری حاصل کر کے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چار سو روپیہ اپنے کام پر مقرر ہوئے۔

ग्लासगो
सिवलइञ्जि

سڑک نیمچ و نصیر آباد - یہہ سڑک چیتوڑ و ہمیر گڈہ و بہیلواڑہ وغیرہ ہوکر گذری ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چوراسی میل ہین اوسکی لاگت کا ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودے پور قرار پایا تہا کہ ایک لاکھ تیس ہزار ۱۸۶۹و۱۸۷۰ء تک اور باقیماندہ پچاس ۱۸۷۰و۱۸۷۱ء مین وصول ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ و نصیر آباد کی سڑک صرف دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت کو کچھ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور اودے پور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذری ہے زیادہ تر جاگیردارون کے علاقہ مین ہے وے برائے نام خراج دیتے ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر مہارانا صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچھ عذر نہوا مگر اس سبب سے کہ اثنار راستہ اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمدرفت کم ہے ۱۸۶۹و۱۸۷۰ء مین یہہ سڑک بہیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

बनेरे

سڑک اودے پور و نیمچ - یہہ سڑک اودے پور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و نصیر آباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی افیون اودے پور

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ ہاڑوتی و نماڑہ کی کل افیون اودےپور مین اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام و کمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے۔

سڑک اودےپور و دیسوری براستہ راج نگر۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ ارابلی کے درمیان کوئی گاڑی کا راستہ نہ تہا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو تک بہت جاتا ہے اور آمدرفت مسافران کی بہی بہت ہے۔ ۱۸۶۸ء مین اودےپور سے راج نگر ہوکر دیسوری کو تجویز ہوئی تہی مگر روپیہ کا بندوبست نہونے سے صرف خام تیار ہوئی ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بشرط گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا۔

ان سڑکون کے سواے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودےپور و کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے سیو کو سڑک تیار ہے اوسکے شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجائیگا راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے پہر ہاپل نیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

सोमेरा
हरसोल
सेव
बीवाड़ा

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے باجراے حکم عام

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون نے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین ہنگامہ برپا کردیا تہا —

بتاریخ ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۶۶ء منشی تامس علیخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے بعارضہ شل بیمار تہا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے —

نقشہ مقدمات فوجداری وقوعی راج میواڑ

۱	۲		۳		۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سنہ	ڈکیتی		رہزنی		چوری		قتل	مجروحی	آتش زنی	رشوت ستانی	بردہ فروشی	اسقاط حمل	ہنگامہ بردازی	ڈاکن کُشی
	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت								
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	۸۷	[illegible]	۸۹	[illegible]	۲۴۳	[illegible]	۴۰	۱۷	۷	۲۰	۳۷	۱۲	۳۸	۵
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	۵۱	[illegible]	۷۶	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	۴۳	۱۸	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۳۳	۸
سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	۳۱	[illegible]	۴۱	[illegible]	۹۶	[illegible]	۲۳	۹	۴	۲	۶	۶	۱۵	۳
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء	۲۱	[illegible]	۵۲	[illegible]	۱۵۷	[illegible]	۳۲	۷	۷	۳	۵	۱۳	۱۱	۵

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
زنا	قطع اعضا	خودکشی	خلاف مذهبی	مفروری قیدیان	اقدام ستی	ستی	جعل	جرایم خفیفه	میزان
۰	۲	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
۷	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۷
۰	۳	۱۰۸	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۷	۰	۳	۰	۰	۰	۵۷	۷۰۱
۰	۰	۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۷	۱۱۰۰

اودےپورمین جیلخانہ کامکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صاف رہتا ہے قیدیون کے خور و نوش کی خبر گیری اچھی ہوتی ہے اور بیمارون کا معالجہ غیبو ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے تھے تا بحدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا تھا ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے آگاہ کیا گیا تو اونہون نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین بنانے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان کافی نہین ہے سالہاے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء	۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء	۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء	۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء	۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۷	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کے انتقال سے پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجب اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا ہے۔

نیما ہیڑہ و جاوو و نیمچ و اقوام جرایم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جب تک مہارانا شمبھو سنگہ صاحب نابالغ تھے

سرقت پیشہ لوگون کا حوصلہ پست رہا مگر جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
اور جاود و نیمچ مہاراجہ سیندہیہ صاحب کو دئے گئے ہین ڈکیتی متواتر ہوتی
ہین اسمین سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے میواڑ کے عین وسط مین ۱۸۵۰ء سے دو غیر ریاستون کا علاقہ پیدا ہونے
سے بجز بدنظمی اور کیا نتیجہ ہوسکتا تہا دونون علاقجات دار الریاستون سے
بہت دور ہین ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکار مین بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اودے پور کے علاقہ مین واردات
کرکے ادا کرتے ہین۔

۱۸۵۷ء مین بخشی غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے علانیہ باغی ہوگیا اور ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر حملہ آور ہوا اور مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیرخواہی سرکار
مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ایک صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
اودے پور مین پناہ پذیر ہوئے لکہا تہا کہ اس ہنگامہ مین دربار اودے پور
کا طریقہ ایسا عمدہ رہا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی ہے رانا صاحب
دل و جان سے ہماری طرف ہین اگر اس زمانہ مین وے سرکار انگریزی
کے خیرخواہ اور حکام کے مددگار نہوتے تو معلوم نہین راجپوتانہ کی کیا
کیفیت ہوتی۔

بلحاظ ان صورتون کے نیماہیڑہ کا پرگنہ ٹونک سے قرق ہوکر بطور عارضی
راج میواڑ کو سپرد کیا تہا سنہ ۱۸۶۰ء مین بعد رفع مفسدہ گورنمنٹ نے نیماہیڑہ

ٹونک کو واپس کردیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ راج اودے پور سے ٹونک کے نوابصاحب کو دلوایا۔
اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اور نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح و مشورہ کے بغیر نیماہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیمچ مہاراجہ صاحب سندہیہ کو دینا لارڈ کننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تین ریاستون کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہوگئی۔
ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی سوگہیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہہ معاش رکہتے ہین اونکی بسر اوقات چوری و غارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ و اپریل و مئی مین جب افیون کی فصل تیار کرکے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتی ہین لوقت شب خفیہ جمع ہوکر یکایک اس چستی و چالاکی سے واردات کرتے ہین کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش ہوتی ہے دربار میواڑ نے موگہیہ و نیر نایک و باوریہ وغیرہ جملہ اقوام سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکالنے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیماہیڑہ و جاود و نیمچ و علاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین ہوکر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور راہ و شاطر چور ہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

جمع ہوکر دور دور تک واردات کرتے ہین ایک دفع اون سے ہتھیار لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر پیشتر کوشش نہین ہوتی ہے۔

۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و رہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب بیشتر ہیڑہ علاقہ ٹونک اور جاوود ونیمچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱- فروری ۱۸۶۷ع حال مفصل لکہا تہا مگر ہنوز کچھ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران ومسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لایق تحسین وآفرین وحسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لایق مشیر نہین ہے۔

ہیواڑ وگوالیار وٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی ہیواڑ ہین اونمین باوریہ وموگہیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ اور عمدہ ہتہیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی وغارتگری مین نام

ہوگیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچھہ قانون بنائے گئے ہین کہ میواڑا ور ٹونک نے منظور کر لیئے ہین
مہاراجہ صاحب سیندھیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے - ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگھیون کا
رجسٹر رکھنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نہ جانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشاورزی دیئے جاوین گے اور ہتھیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۹۰ مشعر ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین -
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ ع مین میواڑا ور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور جاودو
دنیچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رعایا رمیواڑ کو گرفتار کرکے سزا دیدیتے ہین عہدنامہ کے بموجب مجلکہ
پنچوکلا، ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجتے -
موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ع بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگھیون نے ایک مینہ ساکن موضع
بہانپہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہاے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گانو جلادیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گانو جسمین چوبیس گھر تہے بالکل برباد ہوگیا
تہا اس نواح کے مینے صلح و زراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور واردات کم

भानपा
कानोर

نہین کرتے ہین حکام نیماہیڑہ نے جو چار مینون کو اختیار خود مارڈالا
ان[illegible] قابل بازپرس ہین ـ

پرگنہ نیماہیڑہ کہ موگہیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری
اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان
میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کو چٹھی لکھی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹینڈنٹ
جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۲ع

آپ کی چٹھی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ - فروری مشعر اسکے کہ موگہیہ ڈاکئون کی
غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا
انسداد نہین کرسکتے بدین ایماء وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو
اور موگہیون مین سے مخبر پیدا کرواوسکے جواب مین لکھتا ہون کہ موگہیون
کی غارتگری کا مجھکو بہی مدت سے تردد ہے اور سالگذشتہ مین مین نے
کچھہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کیے تہے اور تینون دربار
یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلیے مگر اونپر عمل نہوا موگہیہ قوم
کے آدمی آپ کے پاس بہیجونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم
ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلا شناخت نکلجاتے ہین اور اونکا
جرم شاذ و نادر دریافت ہوتا ہے ـ

دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی موگہیہ کی

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلکہ کل قوم موگھیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن
کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے
کہ موگھیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکھتے ہین تاہم ایجنسی
کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جوکچھہ مناسب ہواوسکے کرنے کو
دربار بہہت تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزادہی مین کوشش
کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین
پھرتے ہین۔
میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت
ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیاہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ
اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکھے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ واپریل ومئی کو جس
زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین
اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس
نواح مین مقیم رہونگا۔
مختلف دیہات مین موگھیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہہ معاش نہین رکھتے اور
اچھی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے
رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگھیہ لاکھہ لاکھہ روپیہ
رکھتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین
ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیماہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم
اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

طلب کیا ہے۔

۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین علاقہ جاود و نیچ مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیندہیہ صاحب نے پربہو دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور پنا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ بہنبی ہیواڑے کے پاس سے مفرور ہو گیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔

उज्जैन

पन्ना

۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے ضمانت کے قید کیے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نیماہیڑہ سے بیخ و بنیاد سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکئون سے اوسیطرح پیش آنا چاہیے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر باد یانت و پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی سفی ہیداونکی اور اونکے عیال واطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکل کر وے کسی کمزور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گہرداو

کو سفوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

۱۳۱ ۱۳۵

خود گرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
۱۰ ماہانہ	۲ ماہانہ		۲۵۵	
۱۰ سہ	۱۳۱ سہ	سہ	۱۳۱	۱۱

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک نیمچ نصیر آباد اوزدے پور نیمچ - ۹۳ ۴۵

کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ سہ ۱۱ فی میل خرچ ہوتا ہے -

اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوا سنگہ نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ حیدر آباد کی معرفت ہوئی - دوم - جمعدار نبی بخش دیوا سنگہ کی گرفتاری کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس کی قید ہوئی -

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی اونہین سے بہرہ و چوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو اہالیان

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوس کا
زر چوکیدارہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرین
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی ولاپروائی ہے اگر غفلت و شرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہو جاوین۔

جہاز پور

راج اودے پور کا پرگنہ جہاز پور مینہ کہیڑ مین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تہی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہو گئی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہو گئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہو کر فوج دیولی
اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہو گئے ہین ایک سالہ
سکہہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمنٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے۔

کंटिंजन्ट

شتہ تعلیم

مدرسہ مردانہ اول ۱۸۶۷ء مین پادری روبسن صاحب مشن
اجمیر نے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تہا اور بہت تعریف لکہی
تہی۔

रोबसन
मिशन

ہندی حاشیہ: नुगलिस

۱۸۶۹ و ۶۸ء مین مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہین اور سالہا سال تک ہائی سکول سیہور کے ہیڈ ماسٹر رہے ہین مدرسہ کا اہتمام مفوض ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی مگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس نہونے کے سبب سے طالب علم کم ہو گئے۔

ہندی حاشیہ: हाईस्कूल सीहोर

۱۸۷۳ و ۷۲ء مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی کے خود بھی شایق تھے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بھیلواڑہ و چیتوڑ مین بھی بصرف چہہ سو اسّی روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل شفقتہ تعلیم کے افسر رہے۔ اسی سال مین مہارانا صاحب نے منو کالج مین طلبا راج میواڑ کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چہتیس ۳۶ ہزار روپیہ دیا ۷۴ و ۷۳ء ۱۸ مین جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس روپیہ دو سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور ادنے جماعتوں کو پڑہانے کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف لکھی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ جو پڑہا ہے اوسکو بخوبی سمجھتے ہین ہندی مین چہہ جماعتین اور چہہ استاد ہین۔ پنڈت کہیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ کا بہت نقصان ہوا بجائے اوسکے بنایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سوائے اور بھی لیاقت

ہندی حاشیے: बड़ेसाहब — भीलवाड़ा चीतोड़ — बोर्डिंग हौस — न्यायक शास्त्री

رکہتا ہے اسلئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت
سپرد ہوئی ہے سپرینٹنڈنٹ کی راے مین بوجہہ افزونی طلبا سنسکرت ایک
مددگار پنڈت کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالرحمن
کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے ذونایب ہین
بہیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے مہارانا صاحب
نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل شرشتہ تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین سے عمارت للعہ ۱۱۸۹ یاکی
ہوا اور سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین للعہ سا للعہ اودے پور کے مدرسہ مین سنین ماضیہ
مین تعداد طلبا اس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع	سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ع	سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع	سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع	سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع
۵۱۳	۵۸۳	۴۴۵	۳۳۷	۳۰۹

انگریزی فارسی ہندی

۵۵۳ ۳۰

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع
۳۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

انگریزی ہندی فارسی انگریزی ہندی فارسی

۱۱۱ ۳۶۲ ۶۵ ۹۴ ۲۴۶ ۸۵

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین — مدرسہ بہیلواڑہ — مدرسہ چیتوڑ — طالب علم تہے

۱۳۸ ۱۹۷

مدرسہ **زنانہ** اودے پور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

मास्तर सी लोनोरगव

سابق مین ڈو کم استعداد معلمہ تہین ۱۸۷۵ء میں مسٹرس لونورگن صاحبہ معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشت خواند اور سوئی کا کام سکھاتی ہین

شعبہ حفظان صحت

लोरी साहब

۱۸۶۸ و ۶۹ء مین ڈاکٹر ملن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنی خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت کوشش و محنت سے انجام دیا ۱۸۷۰ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانے کا عمل جاری نہو سکا ۔ برہمن جتی اور مسلمان ویکسینیٹرون سے علانیہ برسر مقابلہ ہوجاتے ہین اور دیگر اقوام بھی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چھوڑ دیا گیا صرف شہر و دیہات گرد نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے ٹیکے لگائے گئے ۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار سے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نہ کی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین صفائی نہین خصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے ۔

۱۸۷۱ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲- جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطر خواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بہی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پڑا ہوئے غیر آباد مکانات صاف رکھے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چہتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پہرتے ہوئے مویشی آٹھہ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جاے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ ور رہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹنڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلے اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹنڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بھینسے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گہرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پہینکا جاوے۔

۱۸ جاے ضرور رات کے وقت صاف کیے جا[illegible]ور بازار علی الصباح

بصاف ہوجایا کرین ۔

۱۹ کوئی شخص جو بے محل رفع حاجت کرے یا نوعدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے ۔

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ ور رہو ۔

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے ۔

بعد اجراے ان قواعد کے بھی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے رہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولتمند و زبردست آدمی جنہون نے ۱۸۶۸ء مین خانہ شماری نہین ہونے دی تہی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کرکے ہڑتال کرادیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو کلکتہ و جاورہ کو بہیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکھکر ویسی ہی یہان بہی جاری کرے ۔

۱۸۷۳ و ۷۴ء مین شہر اودے پور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۲۳۱ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دارالشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین کنہیا لال نیٹو ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

اوسکو برخاست کیا گیا۔
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور ادائے مصارف سشتہ کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری ومصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل ٹیکہ ستیلا	تعداد مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ر۴ پائی	
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء	۶۸۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء	۶۸۹۳	۰	[illegible] ۴ر۷ پائی	
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء	۶۲۸۶	۰	[illegible] ۱۲ر۸ پائی	
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۳ر۴ پائی	
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء	۵۴۶۳	۲۲۲۳	[illegible] ۳ر۴ پائی	

شہر اودے پور کی مغربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ء مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہوجاوے گا اور بیماری پیدا

ہوگئی ۱۸۶۸ء مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہوگئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بَری سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ بفاصلہ پانچ
میل ہے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ ہی کیا
کہ کچھہ عرصہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکھکر قرب وجوار کے پہاڑون کی
پیمایش کراکے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پھر اسپر کچھہ
عمل نہوا ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچولہ تالاب مین
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہوکر نیچے کا گدلہ اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا ۱۸۷۴ و ۷۵ء کی برسات مین ۳۲
انچ پانی برسا پچولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تھا لبالب بھر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہوکر نکل گیا اور گھاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوے
سیراب ہوگئے پھر ۱۸۷۵ء کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کہ کل زراعت غرقی سے خراب ہوگئی اور تالاب اودے پور کے اوس حصہ
سے جو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہوگیا اور خوف ہوا کہ اگر اس
تالاب کا پشتہ شکست ہوگا تو شہر اودے پور کا جزو اعظم اور کل پست سرزمین
غرق آب ہوکر جان و مال کا بہت نقصان ہوگا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

دیوار اور اوسکا پشتہ دونون ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی پہاڑ یا
کاٹ کر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین
بارش بند ہو گئی اور مصیبت رفع ہوئی۔

نیمچ داودے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پُل تین
محرابون کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافرون کو
بڑی تکلیف رہی۔

دیبر
جیسمندر

اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید ڈیبر کا تالاب جسے جے سمندر کہتے ہین
شکست ہوجاوے بلکہ گجرات کے لوگون نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا
درجہ کی طغیانی دیکھکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب دیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے
بنظر دور اندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہوکر جنوری ۱۸۷۵ء
مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے خود جاکر کار تعمیر شروع کردیا کیونکہ ۱۸۶۹ء
کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون

हचंसन

ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۷۴ رپورٹ کرنل ہچنسن صاحب کی مرمت کے
واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہیئے۔

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکھہ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے
یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر نرم محصول لگاکر
یہہ روپیہ وصول کیا جاوے۔

ڈاک خانہ جات

علاقہ میواڑ مین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہین۔
اودے پور۔ کہیرواڑہ۔ کوٹرہ۔ چیتوڑ۔ بہیلواڑہ۔ شاہ پورہ۔
ان مین سے اول تین پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کے تحت مین ہین اور باقیماندہ
ممالک مغربی وشمالی مین ۷۵-۱۸۷۴ع مین ایک ڈاک خانہ بمقام سنگوارہ
اور مقرر ہوا ہے

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ مین مسافرون کے آرام وآسایش کے واسطے مقامات مفصلہ
ذیل پر ڈاک بنگلے ہین۔
چیتوڑ۔ ہمیرگڈہ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ میرتہ۔ کہیرواڑہ
मेरता मंगलवास बनेरा हमीरगढ़

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج میواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب وجنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹھ ہین -

اس ریاست کا طول مشرق ومغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال وجنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے - خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکھہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکھہ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین -

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دانن کو دبر چھاونی کھیرواڑہ سے ۱۴ میل جنوب مشرق مین اثنا، راستہ نیچ وڈیسہ نیچ سے ۱۳۹ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شمال مشرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے

یہہ ریاست چھہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے -

چاست - ترپود - کٹارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تھانہ جات ہین -

دمبورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پردلہ - شابلہ - آنتری - داول -

चास्त
तिरपोद
कटारा
चौरासी
बारा
बारिल

दावल आन्तरी साबला परदला आसपुरा सगवाड़ा दम्बोरा

कुनबा डामरी

کنبہ - ڈامری - رئیس ڈونگر پور جس کا لقب راول ہے رئیسان دیپور کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبر شاہ کے وقت سے اوسکے بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوئے تہے جب اورنگ زیب کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا یہہ ریاست مرہٹون کی مغلوب ہوئی کہ اونہون نے رئیس کا ناک مین دم کر دیا اور مبلغ پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندہیہ و ہلکر اور دہار مین باہم تقسیم ہونا ٹہیرا تہا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت غیرے رہا۔

धार

سنہ ۱۸۱۸ع مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم عہدنامجات ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ع سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی کل ریاست پر بابت خراج سالانہ دینا قبول کرکے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی۔ ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوس وقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تہا اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل چھپن ہزار روپیہ ادا ہونا قرار پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے مبلغ ۳۵ ہزار روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج سالانہ مقرر رہا۔

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب

راول ڈونگرپور - ازانجا کہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگھن بدی ۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ - دسمبر ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایاء خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ عالم شاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے -

صـــہ

ماہ سدی سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء - بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق

الف صمار الف صمار

۱۵ - اپریل ۱۸۲۰ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۲۱ء

الف صمار

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ - اپریل ۱۸۲۱ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری ۱۸۲۲ء

الف صمار سمہ

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل ۱۸۲۲ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری ۱۸۲۳ء

سمہ سمہ صمار

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۳ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۴ء

سمہ صمار   سمہ صمار

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۴ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۵ء

سمہ صمار   سمہ صکار

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۵ء

سمہ صمار

ازآنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی ریاست پر سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۲۰ء و سنہ ۱۸۲۱ء کا خراج حسب تفصیل ذیل تجویز کیا ہے مہاراول صاحب منظور کرتے ہیں کہ بموجب تجویز سرکار کے ادا کرینگے -

سنہ ۱۸۱۹ء سمہ		سنہ ۱۸۲۰ء عمہ		سنہ ۱۸۲۱ء صمہ	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء
سمہ صمار	سمہ صمار	عمہ	عمہ	عمہ	عمہ

یہ بندوبست صرف تین برس کے واسطے ہے بعد انقضا اس میعاد کے بموجب شرط قلم نمبر ۹ عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی ایسا بندوبست

کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک کی ترقی اور
دونون سرکارون کی فوائد کی رُو سے مناسب ہوگا یہہ عہدنامہ بمقام
سوموارہ کپتان اے میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم جنرل سرجان مالکم
صاحب منجانب سرکار انگریزی اور تکہنہ گامواے وزیر ڈونگرپور منجانب
مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ع مطابق
ماہ سدی ۱۵ اسمت ۱۸۷۶ مرتب کیا۔

सोमवाड़ा
कडोनल्ड
साहब
रजानमाल्कम
र साहब

دستخط میکڈونلڈ صاحب اول اسسٹنٹ — دستخط و مہر

سرجان مالکم صاحب — راول جسونت سنگہ صاحب

وقت انضباط اس عہدنامہ کے دریافت ہوا تہا کہ ملک کی آمدنی مین بہت
کمی ہوگئی ہے اور امید تہی کہ پہر اصلی حالت مین آجاوے مگر یہہ امید
حاصل نہوئی۔

۱۸۲۴ع مین رئیس نے بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل علاوہ خراج
کے مبلغ آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت مصارف فوج کے ادا کرنا
قبول کیا مگر اس اقرارنامہ پر کبہی عمل نہوا کہ آخرکار منسوخ ہوا۔

اقرارنامہ

اقرارنامہ مقبولہ مہاراول جسونت سنگہ صاحب والی ڈونگرپور۔ کپتان
الکزینڈر میکڈونلڈ صاحب ادنرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے مبلغ سات سو
روپیہ ماہوار یعنی آٹہہ ہزار چارسو روپیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار و پیادہ و

جو میرے پاس مقیم رہین گے یکم جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا ہون گا اس سے ہرگز انحراف نہوگا اور مین اس اقرار نامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکھتا ہون —

تاریخ ۱۳ - جنوری ۱۸۲۴ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۰ —

سنہ ۱۸۲۴ء مین سرکش سرداروں کے اغوا سے بہیلون نے فساد کیا اور بہار اول صاحب سے برسر مقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بہیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ٹہاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بہیلون کو مغلوب کرکے اون سے اقرار نامجات حسب مضمون ذیل لکہائے گئے اور فوج چہاونی کو واپس گئی —

اقرار نامہ بہیلان لیمبار واڑہ بخدمت سرکار اونرایبل کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہملٹن صاحب مورخہ ۲ - مئی ۱۸۲۵ء —

۱ — ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے —

۲ — مفسدہ گذشتہ مین جو کچہ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے —

۳ — آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے —

۴ — کسی سارق و غارتگر اسیہ یا ٹہاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانو مین پناہ نہین دینگے —

۵ — سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عند الضرورت حاضر ہون گے —

۶ - علاوہ اپنے جایز اور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب اور ٹہاکرون کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -

۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبہی انکار نکرینگے

۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی ہمارے گانو مین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -

۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

दस्तख़त बा तिमसूरत

دستخط باتیم صورت - اسی مضمون کے اقرار نامجات

آمرجی امرناتہا سلادامیر منا کورجی

अमरजी अमरनाथा सलादामेर मना कोरजी

سادجی مینا ناتہو کوٹیر لالو

सादजी मेना नाथू कोटेर लालू

راجیا لکہیا لالجی بجنیا منیا

राजया लखया लालजी बजनया मनया

بہنادامر لالو جیتو بہیندو تاجو

भनादामर लालू जीतू भींदू ताजू

تہانو کوٹیر

थानू कोटेड

اور ایسے ہی اقرار نامجات پر -

سروارہ دیول اور ناندوکی بہیلون کے دستخط کرائے گئے

परसवाड़ा देवल नांदोकी

سرنگا	منگا	دہرما	سبالجی	گڈرا	کانجی	تہاجا
सरंगा	मंगा	धरमा	सालजी	गडरा	कान्जी	थाजा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بداطواری سے ظہور مین آیا تھا کہ وہ نہایت ذلیل اور پرمضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرارنامہ مندرجہ ذیل مسند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرارنامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بحضرت اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء مقام نیمچ۔

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرون گا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرون گا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرون گا۔

قلم دوم جو کچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے مین منظور کرون گا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہون گا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چندمرتبہ

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکھدیتا ہون کہ مین کیسکی صلاح پر توجہہ نکرونگا
اور نہ کچھہ فساد کرونگا اور اگر کرون تو جو کچھہ سزا سرکار انگریزی تجویز
کرے مین تسلیم کرونگا۔

اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹھاکران
کو قابو مین نہ لاسکا اس صورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ء مین سرکار انگریزی
سے مدد کی درخواست کی تا کہ مفسد ٹھاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو
راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار
انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکھنے اور امن و عافیت ملک
محفوظ رکھنے کا ذمہ ور سمجھتی ہے تاہم بہیل اور غارتگرون کا انسداد کرنے میں
افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۴۴ء مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈہ کے دلیپ سنگہ
اوس ریاست کا وارث ہوا و بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاست
دن
کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا
نا الرجہ
ڈونگر پور مین متبنی و مسندنشین ہونے سے دہرم شا
ن کے بموجب
دلیپ سنگہ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈہ
یل ہوا تہا - نگڈ
کے ٹھاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا۔
واسطے بنظر رفع
ملدار اوس
تجویز سے درگذر ہوکر یہہ قرار پایا کہ دا
یپ سنگہ متبنی بیٹا
میلد اوسکو ڈونگر پور
مین مسندنشین کرے اور خود
پرتاب گڈہ کی
ٹھاکر سابق کے لڑکے کو گو
مدبیر رہے اوس سے
ر دیلر مسند ڈونگ
ر پور پر بیٹھایا مگر وہ صغیر سن تہا

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہوکر کاروبار ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے۔

یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی کہ از سر تو حکمران ہوکر ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر منگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین رہنے کیواسطے بہیجا گیا۔

ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب بہی انتظام اچہا نتہا اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی۔ آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام نہین چلسکتا تو ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہاراول اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدرپیش ضرورت صاحب موصوف سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی۔

۱۸۶۵و۶۷ء کی رپورٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجود یکہ باشندگان ملک گرد نواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خوف و خطر

ہین رہتے ہین عرصہ چودہ برس ہین جسکے بعد ہین سنے اس ملک کو پہر دیکہا ہی
بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس سرزمین
پہ سابقاً جنگل وجہاڑی کے سواسے کچہہ نہ تہا مزروعہ ہوگئی ہے مہاراول
اودسے سنگہ صاحب کہ بعمر ۱۱ سال اور ازبس لئیق وہوشیار ہین بڑے
ضبط ولیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح ۶۹-۱۸۶۸ع
کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو یہ صحیح المزاج کشادہ
دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب
گورنر نے اونکی بہت خاطر وتواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام
ریاست مین زیادہ دلدہی وتوجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت وخوش
انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روز افزون
رہی ۔

۷۰-۱۸۶۹ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف
کردی اور کہیرواڑہ ومیواڑ کی آمدرفت غلہ پر محصول معاف کردیا اور بنظر
پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس دیہات مین تالاب کہدوائے اور محل
اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی وچاہ تعمیر کرائے جو لوگ محنت
نکرسکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ وکہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس
کے عرصہ مین ۔

تالاب باولی وچاہ مین ۔ محل وفصیل ودروازہ ہاشہر ۔ بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان مارواڑ

۔۔۔	۔۔۔	۔۔۔
ـــعـــ	ــصـــ	ـــعـــ

تخمیناً کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی - مہاراول صاحب کی خوش انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل میکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج ہوگا صاحبان سپرنٹینڈنٹ کھیرواڑہ و پولٹیکل ایجنٹ میواڑ مہاراول اودیسنگہ صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم ونسق امور ریاست اور رونق و بہبودی ڈونگرپور کی تعریف لکھتے رہے ہین دیوان نہال چند کہ بہت عمر رسیدہ وتجربہ کار اور ریاست کا خیرخواہ تھا مدت دراز سے انصرام کار ریاست کرتا تھا بماہ فروری ۱۸۷۴ء مرگیا باوجودیکہ وہ عرصہ سے بیمار اور ضعیف تھا اور بجز صلاح دینے کے محنت کرنے کے لایق نرہا تھا اوسکے مرنے سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے بعد انتقال نہال چند مدت تک مہاراول صاحب نے بامداد تین چار اہلکارون کے خود کام کیا اون کے کام کرنے سے انتظام ریاست مین بہت جستی اور رفع شکایت ہوئی اور اسوجہہ سے کہ اپنے صاحبزادہ کو انصرام کار کیوقت روبرو بٹھاکر اوس سے کام کراتے تھے اور مثل اپنے ہوشیار و مستعد کیا چاہتے تھے امید تھی کہ ہمیشہ خود کام کرینگے مگر فروری ۱۸۷۶ء مین اونہون نے گندہی شیولال کو عہدہ دیوانی راج پر مقرر کیا اوسکی لیاقت و کارگذاری کا حال ابہی کچھہ تحقیق نہین ہوا ہے -

۱۸۷۲ و ۱۸۷۱ء مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیونکی بہت بحث رہی اول دختر کی شادی راج جودہپور کے ولیعہد سے بہ تقرر لاکہہ روپیہ

جہیز قرار پائی تہی مگر موقوف رہی آخرکار مہارا ول صاحب جیسلمیر کے ساتہہ ٹہیر ہی گہتے ہین کہ شیولال گندہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا ڈہائی لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا تہا ۱۸۷۲ء مین اس شادی کی فروست سے سامان کثیر بصرف مبلغ بیتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر ۱۸۷۳ء مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور باحسن الوجوہ شادی ہوگئی اس شادی مین اکہہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بدہوہ کی جو ملازمان ور رعایاء ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت تیاگ کے جو رئیس جیسلمیر نے دیا آمدنی ہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری ۱۸۷۵ء مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بدہوا وصول ہوگیا تہا اس شادی مین کسی سے کچھہ نہین لیا گیا۔

سنوات گذشتہ مین ریاست ڈونگرپور کا جمع وخرچ اس تفصیل سے رہا ہے ۔

نام سال	تعداد جمع	تعداد خرچ	باقی	فاضل	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	۰	[illegible]	
سمت ۱۹۲۴	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible] ا/ر ۸ پائی	۰	[illegible] ۲/ر ۸ پائی	
سمت ۱۹۲۵	یک لکھ [illegible]	[illegible] لکھ [illegible] ۱۵/ر ۹ پائی	۰	[illegible] ۱۲/ر ۹ پائی	
سمت ۱۹۲۶	یک لکھ [illegible] ۹/ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۲/ر ۳ پائی	۰	[illegible] ۱۳/ر	
سمت ۱۹۲۷	یک لکھ [illegible] ا/ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۳/ر ۸ پائی	۰	[illegible] ۲/ر ۵ پائی	
سمت ۱۹۲۸	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	۰	[illegible]	
سمت ۱۹۲۹	یک لکھ [illegible] ۴/ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۴/ر ۷ پائی	۰	[illegible] ۴ پائی	
سمت ۱۹۳۰	[illegible] لکھ [illegible] ۳/ر ۳ پائی	[illegible] لکھ [illegible] ۸/ر ۴ پائی	۰	[illegible] ۵/ر ۱ پائی	
سمت ۱۹۳۱	یک لکھ [illegible] ۱۳/ر ۳ پائی	یک لکھ [illegible] ۲/ر ۱ پائی	۰	[illegible] ۴/ر ۱۰ پائی	

اس جمع وخرچ کی تفصیل جن سمتون کی دریافت ہوئی ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے ۔

تفصیل جمع

نام سال	مال	[illegible]	[illegible]	آبکاری	متفرقات	سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible] ۱۲	[illegible]	[illegible] ۲	[illegible] ۱۲	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible] ۱۵	
سمت ۱۹۲۷	[illegible] ۱۴ / ۳ پائی	[illegible] ۱۲	[illegible]	[illegible] ۲	[illegible] ۵	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible] ۳ پائی	
سمت ۱۹۲۹	[illegible] ۳ پائی	[illegible] ۱۲	[illegible]	[illegible] ۲	[illegible] ۵	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible] ۳ پائی	
سمت ۱۹۳۰	[illegible] ۵ / ۳ پائی	[illegible] ۲	[illegible]	[illegible] ۲	[illegible] ۱۴	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible] لکھ [illegible] ۳ پائی	
سمت ۱۹۳۱	[illegible] ۵ / ۳ پائی	[illegible] ۱۲	[illegible]	[illegible] ۲	[illegible] ۱۰	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible] ۱۳ / ۳ پائی	

تفصیل خرچ

نام سال	کوٹھیار خرچ	مصارف خانگی	متفرقات	مصارف انتظام	اخراجات [illegible] انگریزی	[illegible] خراج	تنخواہ فوج	زیور دختر [illegible]	شادی دختر	شادی [illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]

ہر سال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ وزیرباری
نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ و جرمانہ و محصول
بیع مکانات و اراضی کی رقمون سے کہ خارج از حساب ہین ہوجاتا ہے۔
قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء مین کرنل نکسن صاحب
نے لکھا تھا کہ مہاراول صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی یہہ
پنتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی
ریاست کو دیکھتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین یک لکھ صد روپیہ ہوئی
تھی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکھنے کیواسطے
نہایت جزرسی اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلاتامل
اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ
یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے
آپکی راے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریز افسر کے بخصوصیت
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین
ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک
مین ہوکر نیچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد
بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے بہی ان ریاستون
مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری راے مین ان ریاستون
کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی
تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

مین واقفیت اور دانائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچہہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان مین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگا کر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس سرشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اور
دوسرے درجہ کا سپرنٹنڈنٹ یہہ ہے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین ہمر رہے ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کہیرواڑہ سے ۱۰ میل مغرب
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جاسکتے اس
صورت مین در باب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین و اگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچہہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۱۸۶۵ع
کے بعد کئی دفعہ اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سنہ ۱۹۲۳ء میں
آمدنی مالگذاری ایک لاکہہ معہ العلاقہ تہی اور لاگی کو توالی ڈونگرپور

ہوگا پرتاب گڈہ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے
اوس مین سے اگر پچیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کر کے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۱۸ء کے سرکار انگریزی کا ہے
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈہ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی
وسط ہند کے ہین -

مندسور

۱ - صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مالوہ مغربی -
۲ - رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی -

रतलाम

۳ - بہوپاور کے صاحب ایجنٹ بہیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے
صاحب ایجنٹ گورنر پنچ محال - صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ریوا کانٹہ - صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ ریوا کانٹہ اور ماہی کانٹہ کی تحت مین
چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -

भोयावर

पंचमहल

میجر بیکس صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بہیل کور لیس میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین مجھکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

ہین واقفیت ... درمیانی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچھہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان مین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگا کر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس ضلع مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اور
... دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کہیرواڑہ سے ۱۰ میل فاصلہ پر
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جاسکتے اس
... مین در باب تقرر ... اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین واگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا —
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچھہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا — سنہ ۱۸۶۷ع
کے بعد کئی دفعہ اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستائی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سنہ ۱۸۲۳ع
آمدنی مالگذاری ایک لاکہہ معہ ... تہی اور ... لائی کو توالی ڈونگرپور

اور تلاتہ گلیاکوٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریباریان یعنی راہداری بقدر چوبیس ہزار یعنی کل ملکر اوسیقدر ہوئی تہی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف ایک لاکہہ آٹہہ سو بیالیس روپیہ کا تہا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع مین لسبختی اضافہ ہوا ہو کیونکر ہوسکتی ہے۔

۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین مہارا ول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی شادیون مین زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بہی ریاست مین کچہہ قرضہ یا زیرباری نہوئی کسیقدر آمدنی بدہوہ سے کہ بقدر ایک لاکہہ سولہ ہزار تین سو چالیس روپیہ ملازمان و رعایا ریاست سے لیا گیا اور بیس ہزار آٹہہ سو تریسٹہہ روپیہ بارہ آنہ زر تیاگ سے جو مہارا ول صاحب جیسلمیر سے لیا گیا کارروائی ہوئی اور باقی ماندہ ایک لاکہہ دس ہزار تین سو چالیس روپیہ مہارا ول صاحب کی دوکانات تجارت خانگی واقع ڈونگرپور وسگوارہ سے آگیا کہ اسیطرح کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہوئی۔

بندوبست سایر کا اس ریاست مین بطور ٹہیکہ کے ہے سابقاً بہ تعداد اٹہائیس ہزار روپیہ سالانہ تہا بعد ازان چند سال اڑتیس ہزار پانچ سو پر ہوا اور آخر مین پینتیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا محصول راہداری اجناس پر بحساب بار نرگاوان حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے۔

محلوج	پارچہ	افیون	نمک
۹؎	۶؎	۱۴؎	۲؎

۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا تہا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تہی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے۔
سابق مین سرکار انگریزی نے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بہیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تہا وہ موقوف ہوگیا اور بہیل از سرنو
سرکش و بداطوار ہوگئے تا بحدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب مدوپال کے بہیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تہے۔ ۱۸۶۷ء مین دیول پال نے باغی ہوکر کہیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کہ تا وقتیکہ فوج میواڑ بہیل کورپس کی جمعیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بہیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
و امنیت خلایق مین ساعی تہے مگر اجراے تدبیرات اسلوبی رعایا و انسداد
واردات مین ٹہاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تہی کہ ٹہاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سے
حکومت کرتے تہے خصوص ٹہاکران ابہی سنگہ و رگہناتہ گینجی والہ کہ سابقًا
کا مدار تہے رئیس کی بدنامی کیواسطے انتظام ریاست مین ہرطرح حارج
ہوتے تہے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

मदुपाल

गेमजीवाले

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور کرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چھوٹے چھوٹے ٹہاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کا واقعہ ہے رفع ہو
اور مہارا اول صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ دار
و جوابدہ سمجھے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر
ٹہاکرون کو جو مدت سے باختیار خود جو چاہتے تھے کرتے تھے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران
گینجی نے بھی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تھے جو ان کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۵۵ء مین گورنمنٹ سے [illegible]
مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام [illegible] سے [illegible] علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا چونکہ مہارا اول صاحب نہایت
ہوشیار عقلمند ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکھتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکھی ہے مگر کرنل میکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

کو بہی کو یہہ تبدل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اوسنے
اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۷۲ء مین ایسا لکہا ہے ـ
عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے بیشک
اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر اچہی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی
مگر بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا مدارونکی
سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک
دیوان نہال چند ہے کیونکہ مہاراول صاحب کو نوشتخواند مین کچہہ استعداد
نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کامدارون کے اختیار مین ہین انصاف
کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس
مجمع سے خائف ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بید لرزان ہین صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے ـ
سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ
جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو
صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراول صاحب کو تحریک ہوکر
اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام
جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا فایدہ
ہوا ـ زر جرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا
اب راج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے
کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جا شکایت نہوتی ۔

افعال جایز کے حیلہ سے ٹہاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کئے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہ کر جاگیردارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید باشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹہاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند وسہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹہاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہوکر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمگی رعایا ٹہاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ از بس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونیز جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون کے ٹہاکرون سے ہو ۔

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹہاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر مجمع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکو ڈونگرپور

مین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرینگے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی طوالت
ہوتی ہے ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء مین جب تک یہہ سررشتہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارا ول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض حقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی قباحتین
کرنل میکسن صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کیٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارا ول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل میکسن
صاحب کا رابطہ مہاراول صاحب سے اچھا نہین ہے مہاراول صاحب
لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار و عقیل ہین اگر ایسے نہون
تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام
سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل میکسن صاحب کو ہے
غلط ہے ـ

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے ـ

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بھیل فوج	میزان	کیفیت
سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۷۲و۱۸۷۳ع	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۷۴و۱۸۷۳ع	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین
اور بعض اوقات رئیسون کو بھی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے
حکام انگریزی و رئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہ لوگ فوج مین
نہ رکھے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے سنہ ۷۰و۱۸۶۹ع مین ۱۵۳ اور سنہ ۷۱و۱۸۷۰ع
مین ۱۲۰ ولایتی و مکرانی موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بھی یہ لوگ فوج مین

بہت ہین مگر اون سے کچھہ تکلیف نہین ہے اور عنقریب کل مہارا ول
صاحب کے قدیمی ملازم ہین -
ڈونگر پور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا
کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے
کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی
کوئی صورت نہین ہے مگر گردوپیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگر پور
مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے ۱۸۶۹ء مین ہیضہ اور گجراتی روگ
سے دو ہزار آدمی مرے اور ۱۸۷۰ء مین صرف گجراتی روگ سے
پانچ سو آدمی فوت ہوئے ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین بخار کے مریضون کو مہارا ول
صاحب نے کونین بہت تقسیم کی ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین بارش کی طغیانی سے
سب تالاب بہر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہو گئے -
اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین ۱۸۶۸ و ۶۹ء
مین ساٹھہ طالب علم تہے -

कोलेन

جہان **سوم** اور **مہی ندیان** ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر
ہے اس مقام کی بابت ڈونگر پور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین
باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہو گیا تہا
تاہم بنیشر مہادیو اور موجی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵
پر جاتری بکثرت آتے تہے ۱۸۶۴ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے
صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے بخوبی

सोम
मही
बनेश्वर

मोतीभक्त

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپور کو دی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار بانسواڑہ
نے بہی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہارا ول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہارا ول صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور بنظر انسداد فساد فوج بہی لیگئی مگر کچہہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہارا ول صاحب بندوبست
اچہا کرتے ہین بمزید احتیاط اونہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچہا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تہی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہارا ول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹینڈنٹ کہیرواڑہ
بہی جاتے ہین مگر چند سال سے بہ پیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا ہے
۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ خلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر دو روپیہ فی نرگا محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آیندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

سالہاے گذشتہ مین میلہ کی تجارت بموجب نقشہ ہوئی ہے۔

نام سمت	پارچہ ہاے ہر قسم	دیگر اجناس	میزان کل	فروخت	باقی
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل اجناس قسم پارچہ

نام سمت	بمبئی و گجرات	پالی و رتلام	ڈونگرپور	جاورہ جیپور	پرتاب گدہ	برہان پور	پوٹا کہیڑی	میزان
سمت ۱۹۲۴	للعہ معہ	المار ۸	سمالسہ	للعہ صمار ۸	صمار ۸	•	•	معہ لماسہ ۸
سمت ۱۹۲۵	اہالعہ ۸	سملاصہ ۸	الاالسہ ۸	لہ اہا ۸	لہ اہاعہ ۸	•	•	یک لکھہ معہ صہ ۸
سمت ۱۹۲۶	لہ اصہ ۸	معہ سما ۸	معہ مار ۸	عہ مار ۸	لعہ مارصہ ۸	•	•	یک لکھہ معہ مار ۸
سمت ۱۹۲۸	للعہ سماصہ ۸	معہ سماصہ ۸	ساصہ	اہا	معہ الاہاسہ ۸	•	•	صہ ۸ ساللعہ
سمت ۱۹۳۰	یک لکھہ لماصہ ۸	صماصہ ۸	سما ۸	•	یک لکھہ صماعہ	•	•	یک لکھہ معہ ۸ ساصہ
سمت ۱۹۳۱	الاعہ معہ ۸	سماصہ ۸	السالعہ ۸	•	لماصہ ۸	صمار	•	یک لکھہ سمہ ۸ ساعہ
سمت ۱۹۳۲	یک لکھہ الاصعہ ۸	•	سماصہ ۸	•	الاصعہ ۸	الہ ۸	ساصہ	یک لکھہ للعہ ۸ ساللعہ

تفصیل دیگر اجناس

سمت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات
سمت ١٩٢٤	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سمت ١٩٢٥	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]
سمت ١٩٢٦	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سمت ١٩٢٨	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	•	[illegible]
سمت ١٩٣٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ١٩٣١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ١٩٣٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست جاگیرداران راج ڈونگرپور

درجہ اول تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱	بنکورہ	چوہان کیسری سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible]	वनकोडा चौहाण
۲	بیچواڑہ	چوہان بخت سنگھ	[illegible]	۔	वेचवाड़
۳	پیٹھ	چوہان دیپ سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible]	पीठ
۴	کووہ	میڑتہ فتح سنگھ	[illegible]	۔	कुवा मेडता
۵	مودووہ	چوہان ڈونگر سنگھ	[illegible]	۔	मोदावह
۶	چیتڑی	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	یہہ ٹہاکر علاقہ بانسواڑہ مین بہی گیتڑی کا جاگیردار ہے	चीतड़ी
۷	ٹہاکردہ	چوہان گمبہیر سنگھ	[illegible]	علاقہ بانسواڑہ مین جاگیردار کیسر و خراج سابق [illegible]	ठाकुरदा
۸	ومسہ	چوہان بہوانی سنگھ	[illegible]	۔	वमसा
۹	سولیج	چونڈاوت محبت سنگھ	[illegible]	۔	सोलीज चौंडावत

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱۰	ناده	سولنکی خوشحال سنگه	صماله لہہ	•	माल सोलंकी
۱۱	سابلی	اده ابهی سنگه	•	برادر مہاراول صاحب ہیں خراج نہیں دیتا ہی مگر نذرانہ سند نشینی دیتا ہے	साबली चघ
۱۲	نا ندلی	اده امید سنگه	•	بشرح ایضاً	नांदली
۱۳	رام گڈھ	چوندادت پرتاب سنگه	•	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ سند نشینی دیتا ہے	रामगढ
۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگه	•	بشرح ایضاً	लोदावल

درجه دوم تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۵	وگاری	چوہان ہنونت سنگه	ما ۔ لہہ ـــه ۱۲ /	•	वगारी
۱۶	بڑی پادری	چوہان سورج مل	ما ۔ عــه ۱۲ /	•	वड़ीपादरी
۱۷	سمرواڑه	چوہان بہارته سنگه	ما لصعه الـــ	•	[illegible] परवाडा
۱۸	سووگڈه	سکتاوت چتر سنگه	ماعــه	•	सोवगढ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۹	بور	بھومیہ دہیرت سنگہ	[illegible]	۰	बोर (भोमिया)
۲۰	چوندواڑہ	بھومیہ دولت سنگہ	[illegible]	۰	चूंदवाडा
۲۱	سیسود	ادہ درجن سنگہ	[illegible]	۰	सीसोद…
۲۲	گامری	ادہ ہمت سنگہ	[illegible]	۰	गामरी
۲۳	گرمالہ	چوہان اودے سنگہ	[illegible]	۰	गरमाला
۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگہ	[illegible]	۰	इंदोर
۲۵	پاڑہ تورکہ	چونداوت ارجن سنگہ	[illegible]	۰	पाडातुवरका
۲۶	پادری خورد	چوہان مان سنگہ	[illegible]	۰	पावरी छोटी
۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگہ	[illegible]	۰	रसाना रानावत
۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگہ	[illegible]	۰	रामा
۲۹	سکھانی	چونداوت روپ سنگہ	[illegible]	۰	सरवानी

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
۳۰	گڈھ	چونڈاوت کیسری سنگہ	[illegible]	•
۳۱	کھیڑہ	کچھواہہ دولت سنگہ	[illegible]	•
۳۲	گوداپلہ	چوہان بہوانی سنگہ	[illegible]	•
۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگہ	[illegible]	•
۳۴	پہاوتہ	اوداوت ارجن سنگہ	[illegible]	•

درجہ دوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگہ	[illegible]	•
۳۶	نتووہ	راناوت پرتاب سنگہ	[illegible]	•
۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	[illegible]	•
۳۸	ریچہ	چوہان ہندو سنگہ	ما ر	•

गढ़ा
खेडा
दौलतबाया
गोदापला
पारधा
बाजनया
फावता
वेदसा
चौहानकनकसिंह
नतोवा
वनवासा
रीचा
हिन्दूसिंह

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۹	کتوریہ	چوہان جیت سنگہ	مار عما ۱۲/	•	कन्होरया
۴۰	گامری	چوہان گمبھیر سنگہ	مامعلسے ۸/	•	गामरी गंभीरसिंह
۴۱	تمبوریہ	چوہان چہنجی	مامعلسے	•	तमबोरया चौहान चिम्मनजी
۴۲	چکلی	چوہان رگہوداس	امامعسے	•	चिकली
۴۳	جہوسادہ	چوہان دہیرجی	الیسے ۶/	•	जूसावा धीरजी
۴۴	سکودرہ	چوہان گمان سنگہ	ماللعسے ۱۲/	•	सकोदरा
۴۵	کہمان پور	واجنیہ گلاب جی	ما للعہ ۹/	•	खमानपुर वाजनया
۴۶	گڈہہ	واجنیہ نول سنگہ	معہ ۱۲/	•	गुढा
۴۷	گامرہ	چوہان نربہی سنگہ	للعہ	•	गामरा निर्भयसिंह
۴۸	والائی	چوہان بہوان سنگہ	•	کچہہ خراج نہیں دیتا ہے	वालाई
۴۹	نوری واڑہ	چوہان رتن سنگہ	مععے ۱۲/	•	नूरीवाड़ा

درجہ سیوم

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت
۵۰	واجروہ	چوہان پہاد جی	عــه ۸ر	•
۵۱	باگدری	بیالہ ناہر سنگہ	عــه ۴ر	•
۵۲	پیپلودہ	چوہان پرتھی سنگہ	معــه ۱۲ر	•
۵۳	پادری	ادہ ناہر سنگہ	للعــه ۴ر	•
۵۴	پتہ پور	چماریہ روپ سنگہ	معــه ۶ر	•
۵۵	جھنجوہ	بھوسیہ جالوجی	لعــه ۷ر	•
۵۶	چالہ	چوہان پرتاب سنگہ	لعــه ۱۳ر	•
۵۷	دہامود	بھوسیہ کبیر سنگہ	ماعــه	•
۵۸	رین پور	بیولہ گلاب جی	عــه	•
۵۹	رین واڑہ	چوہان سوہن جی	معــه ۴ر	•
۶۰	سنچیہ	چوہان ہمیر سنگہ	معــلله ۲ر	•
۶۱	چیتورہ	ادہ جوان سنگہ	عــه	•

वाजरदा मोहानफादु जी

वागदरी नाहरसिंह

पीपलोदा

पादरी

पतापुर चमारया

झिंझुवा जालोजी

चाला

धामोद

रैनपुर बेवलागुला बजी

रेनवाड़ा

सांचिया

चतोरा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
٦٢	سندرپور	چسپارہ گلاب سنگہ	[illegible] ٨	٠	सुंदरपुर चम्पारा
٦٣	کہیرواڑہ	چوہان گلاب جی	[illegible] ١	٠	खेरवाड़ा
٦٤	کہیرڈونگرہ	چوہان [illegible] سنگہ	[illegible]	٠	खेरडूंगरा
٦٥	گڈہ	چوہان زورآور سنگہ	[illegible] ٤	٠	गुढा
٦٦	گمان پورہ	سندول بہوانی سنگہ	[illegible]	٠	गुमानपुरा संदोल
٦٧	ماتوگرہ	ادہ مکن سنگہ	[illegible] ٢	٠	मातृगमरा ऊधमकनसिंह
٦٨	میتالی	چوہان خوشحال سنگہ	[illegible] ٤	٠	मेनाली
٦٩	مودوہ	بیولہ پن جی	[illegible] ٥	٠	मोदवा बेवला
٧٠	دامری	چمارئیہ دولت سنگہ	[illegible] ٨	٠	दामरी चमारया
٧١	دیوریہ	چوہان شیو سنگ	[illegible] ٢	٠	देवरया
٧٢	کراریہ	چونداوت گلاب جی	[illegible] ٦	٠	करारया
٧٣	گہاسواڑہ	سکتاوت دولت سنگہ	[illegible]	٠	घासूवाड़ा
٧٤	دسوندر	بروادہ ادم جی	[illegible] ١٢	٠	वसुंदर [illegible]

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت
तुंकवासा	۷۵	ٹونک واسہ	چوہان کُبیر سنگہ	لللعــہ ۲ر	•
कुवरसिंह	۷۶	کمرہ انبہ	چونداوت کور سنگہ	عــہ ۱۴ر	•
खोदरदा डुलीसिंह	۷۷	کہودردہ	چوہان دولی سنگہ	صــہ ۱۲ر	•
खरोरया	۷۸	کہوریہ	چوہان کانہہ سنگہ	ـــہ ۴ر	•
गुढा	۷۹	گڈہ	چونداوت پرتاب سنگہ	عــہ ۱۲ر	•
	۸۰	ایضاً	چوہان رتن سنگہ	ـــہ	•
	۸۱	ایضاً	چوہان دلیل سنگہ	ـــہ ۱۲ر	•
कोदरजी	۸۲	ایضاً	چوہان کودرجی	لہللعــہ ۶ر	•
दरजाजी	۸۳	ایضاً	چوہان درجاجی	عــہ	•
मोदपुर	۸۴	مودپور	چونداوت جوان سنگہ	لعــہ ۱۲ر	•
जसपुर मामलजी	۸۵	جس پور	چوہان سامل جی	ما۔ وعہ ر	•
भवाड़ा भवूतसिंह	۸۶	بہواڑہ	چوہان بہبوت سنگہ	صہ ۵ر	•
ओदली मेडता	۸۷	اودیلی	میڑتہ لال سنگہ	عــہ ۴ر	•

کیفیت	تعداد خرچ	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر	
•	[illegible] ۴/	واجنیہ جوان سنگہ	بار	۸۸	बार वाजानया
•	[illegible]	دسودہی لچھمن سنگہ	پرتلی	۸۹	परतली दसोधी
•	[illegible] ۸/	چوہان دہیرجی	پردلہ	۹۰	परदला धीरजी
•	[illegible]	واجنیہ رتن سنگہ	جہورہ	۹۱	झूरा
•	[illegible]	میڑتہ سردار سنگہ	رام سور	۹۲	रामसोर
•	[illegible]	میڑتہ محکم سنگہ	راتریہ	۹۳	रात्रिया
•	[illegible] ۸/	چونداوت بہوان سنگہ	نینس ولڈہ	۹۴	नेसवाडा
•	[illegible] ۱۴/	چوہان رتن سنگہ	بارالی	۹۵	वारामली
•	[illegible]	سولنکی نول سنگہ	بہیڈہ	۹۶	भेडा सोलंकी
•	[illegible] ۹/	چوہان کودر سنگہ	دہول درہ	۹۷	धोलदरा कुदरसिंह
•	[illegible] ۱۳/	چوہان لالجی	کہوداوہ	۹۸	घुवाड़ा
•	[illegible] ۴	داموروا گہہ	لیکہی	۹۹	लेखी दामोरवाघ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	للعہ ۲/	•
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	صہ ۱۲/	•
۱۰۲	کہادن	چوہان بہاتیجی	صہ	•
۱۰۳	لمباٹہہ	چوہان اجیت سنگہ	معہ ۸/	•
۱۰۴	سیالہ	چوہان رگہناتہہ سنگہ	لعہ	•
۱۰۵	ستوواتی	ادہ اودے سنگہ	صہ	•
۱۰۶	ڈہونڈہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگہ	للعہ ۴/	•
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	صہ	•
۱۰۸	پانتری	چونداوت دولت سنگہ	صہ	•
۱۰۹	انتر سمہ	چہپارہ ارجن سنگہ	صہ	•

किनेारया ...जीनसिंह
टेकला
खादन
लम्बाडा
मेयाला
मतुवाती
ढूंडावाड़ा
गुढा सांधुजी
पान्तरी
अंतरसमा चमारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور وسگواڑہ ہوکر جاتی ہے
اگرچہ ابہی آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بہیجبہ

اوس سے بہت فائدہ اوٹھاتے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاویگی
بھیلون کو ہرکارون مین نوکر رکھا گیا ہے کہ دسے بخوبی کام دیتے ہین۔
پیشتر اجرت بولاوہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہاراول
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کر لی ہے

बोलावा

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگرپور اور دیپور شمال شرق
اور مشرق مین پرتاب گڈہ جنوب مین ممالک ہلکر و جاورہ اور مغرب مین
ریواکانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے اوسکا
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے۔

شہر بانسواڑہ مئو و ڈیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہرپناہ ہے مگر اس احاطہ کے اندر زیادہ تر قبہ پر باغات

ہین آبادی صرف ایک جزو یہ ہے۔

مہارادل صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سر درختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ بنے ہوئے ہین شہر مین ہندو کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۸ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگمل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد کیا تہا اس دارالریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین ۱۸۶۹ء کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے۔

डुंगर

مرد	۱۶۳۹	عورت	۲۱۷۶	طفل	۱۳۳۵	دختر	۶۷۵

قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے۔

علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڈہ وکلنجرہ وسنگواڑہ بڑے قصبات ہین۔

نمبر	نام قصبه	عرض بلد شمالی درجه	عرض بلد شمالی دقیقه	طول بلد شرقی درجه	طول بلد شرقی دقیقه	کیفیت	
۱	خوشحال گڈھ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑه سے ۳۲ میل جنوب مین	खुशालगढ
۲	کلنجره	۲۳	۲۴	۷۴	۲۸	نیچ و بہ ودہ کے راستہ پر نیچ سے ۱۹ میل جنوب مشرق مین	कालिञ्जरा
۳	سنگواڑه	۲۳	۳۷	۷۴	۱۴	منو و ڈولیہ کے راستہ مین مو سے ۱۳ میل شمال و مغرب مین	संगवाडा

ان مین سے کلنجره جسے کنجره بهی کهتے هین بهت پرانا قصبه هے وهان ایک قدیم عمده مندر هے که ڈنیولا استروک بڑا هے بشپ هیبر صاحب نے لکها هے که یهه عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر هے اوسمین گنبد و مینار هین بهت هین کل عمارت چند حصون مین منقسم هے چهتین سنگین هین اور کل در و دیوار باریک و عمده نقش و نگار سے منقوش هین سابقاً جینی لوگ بهت دولتمند اور تجارت پیشه تهے مگر مرهٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چهوڑ کر چلے گئے مهاراول صاحب والی بانسواڑه اور دے پور کے مهارانا صاحب کے خاندان مین سے هین اور ملک بانسواڑه بهی کسی زمانه مین راج اودے پور مین داخل تها یهان کے رئیس بانی ریاست ڈونگرپور کے چهوٹے بهائی کی اولاد مین سے هین اور اون کے توابعین جاگیردار بهی اوسی قوم سے هین مثل ڈونگرپور کے بانسواڑه کی ریاست کو بهی مغلون اور

कञ्जरा

जैनी

مرہٹون کی ظلم وتعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے خصوص مرہٹون نے یہان
کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ وتباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح
ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے
نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ
بلکہ اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے
فی روپیہ چہ آنہ خراج دینا منظور کیا - اس مراد سے سنہ ۱۸۱۲ء مین اپنے
وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کی خدمت مین بہیجا
صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست
کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر
پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط
پر بتاریخ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ء عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے
جسکا نام تہا راول امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر
گیا یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئی تہین
بہت سخت اور خلاف مطلب اپنے تصور کر کے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر
عمل کرنے سے انکار کیا - اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو
واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکہنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام
مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج
کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیا جاتا تہا سرکار انگریزی
مین منتقل ہوا سرکار کو بہی ترمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ - دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء کو

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہارادل صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینوں کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آئندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر پینتیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آئندہ کے واسطے مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہارادل

سری بہوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازآنجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہارادل سری بہوانی سنگہ صاحب رادل بانسواڑہ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۸۱۸ع مطابق ۱۲ ماگھ سمبت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہارادل صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضاے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

آمدنی و مفلسی ریاست مہاراول صاحب بجاے کل بقایاے خراج مندرجہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے۔

سدر

پہاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ فروری ۱۸۲۰ع الف صمار سدر	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل ۱۸۲۰ع الف صمار سدر
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری ۱۸۲۱ع اصمار سدر	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل ۱۸۲۱ع اصمار سدر
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری ۱۸۲۲ع سہ صمار سدر	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل ۱۸۲۲ع سہ صمار سدر
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری ۱۸۲۳ع سہ صمار سدر	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل ۱۸۲۳ع سہ صمار سدر
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری ۱۸۲۴ع سہ صمار سہ	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ اپریل ۱۸۲۴ع سہ صمار سدر
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری ۱۸۲۵ع سہ صمار سدر	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل ۱۸۲۵ع سہ صمار سدر

ازانجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب نے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست مگرنی روپیہ

چہہ آنہ تک سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے
اس خواہش سے کہ رہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو خراج سنہ ۱۸۱۹ع
و سنہ ۱۸۲۰ع و سنہ ۱۸۲۱ع کا حسب تفصیل ذیل بندوبست کیا ہے اور رہاراول
صاحب اقرار کرتے ہین کہ اوسی کے بموجب ادا کرینگے -

سنہ ۱۸۱۹ع	[illegible]	سنہ ۱۸۲۰ع	[illegible]
پھاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ فروری سنہ ۱۸۲۰ع [illegible]	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ع [illegible]	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ع [illegible]	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ع [illegible]

سنہ ۱۸۲۱ع	[illegible]
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ع [illegible]	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ع [illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کیواسطے کیا گیا ہے بعد انقضا اس میعاد
کے بموجب شرط نوین قلم عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی خراج کا ایسا
بندوبست کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور رہاراول صاحب کے ملک
کی ترقی اور دونون سرکارون کے فائدہ کی روسے واجب و مناسب
متصور ہوگا -

اس عہدنامہ کو کپتان آئی میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم سرجان بالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب نے منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ - فروری ۱۸۲۰ء مطابق پھاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۶ و ربیع الثانی ۱۲۳۵ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا -
۱۸۲۶ء مین ایک عہدنامہ بابت اداے ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف فوج جیباڑ و نگرپور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط ہوا مگر اوسپہ کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا ۱۸۲۷ء تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارتگرون کی شرارت سے بہت فساد رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت وکوشش عمل مین آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن وامان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ اگر مہاراول صاحب اور اون کا دیوان کہ دوست بہی تہا بدچلن اور کاروبار ریاست سے غافل نہو جاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج مین دیا جاتا تہا راول بہوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زر خراج واجب الطلب مین سے بہی ادا کیا اور غارتگری کی وارداتین بکثرت ہونے لگین اون کے

امدادِ اہلکار ریاست پرتاب گڈھ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔

سنہ ۱۹۲۹ء مین کپتان سپیر صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح و انتظام کیواسطے گئے تھے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوسنے چند مرتبہ از سر نو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور کرنا مناسب نہ سمجھا جب اوسکو تحقیق ہو گیا کہ صاحب مقرر نکرینگے تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین اوے راز فاش ہو گیا تحقیقات سے ثبوت جرم مین کچھہ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی شہادت تھی مجرمون کو جلاوطنی بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی اس نرم سزا پر بھی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہو گیا۔

स्पयसाहव

دیوان کی موقوفی کے بعد مہارا اول بہوانی سنگہ صرف تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تہا اسواسطے سرداران نے باتفاق صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق تہا متبنی و مسند نشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہارا اول لچھمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کہنٹہ کے ٹہاکر نے اون کی مسند نشینی مین رخنہ انداز ہو کر دعوی کیا کہ میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہئے مگر جب اوسکے خراج واجب الادا ے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سال معاف کردیا تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہو گیا۔

اوسوقت سے مہاراول لچھمن سنگہ صاحب ریاست مین حکمران ہین بعض
صاحبون نے اونکو بہت ہوشیار مستعد او محنتی لکھا ہے مگر بد انتظامی
ریاست کی اکثر شکایت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کاروبار ریاست
پر متوجہ و دل نہاد نہین ہوتے ہین تا بعدیکہ حکام انگریزی نے بھی اونکو
نصیحت کی تو کچھہ کارگر نہوئی چنانچہ ۱۸۷۶-۷۷ع کی رپورٹ مین لکھا گیا ہے
کہ مہاراول صاحب خوش مزاج ہین اور ہر ایک صلاح کو بخوشی قبول کرتے
ہین مگر اوسکو یاد نہین رکھتے اور نہ اپنے اقرار کا ایفا کرتے ہین ریاست
مین جو ترقی ہوئی ہے تاکید متواتر سے کرائی گئی ہے مہاراول صاحب
کو مخملی دستانہ کے اندر فولادی پنجہ کہا جاوے تو زیبا ہے ۔

مہاراول صاحب کی نو رانیان ہین اون مین سے ساتوین رانی
راؤبیری جی سے بوریدہ مین جاکر ۱۸۷۰-۷۱ع مین شادی کی تھی اور دوسرے
سال اوسی رانی کی بھتیجی سے آٹھوین شادی کی اور اپریل ۱۸۷۶ع مین
موٹاگانو کے ٹھاکر جاگیردار ریاست کی ہمشیرہ سے نوین شادی کی ہے
آخر ۱۸۷۳ع تک مہاراول صاحب کے چھہ پسر اور ایک دختر ہوئی تھی
منجملہ اون کے چار پسر رانیون سے پیدا ہوئے اور دو کنیزکون سے
لڑکون مین سے کنورجی سنگہ کا کہ سب سے بڑا تھا نومبر ۱۸۶۹ع مین اور
دوسرے کنور سادول سنگہ کنیزک زاد کا یکم جون ۱۸۷۰ع کو انتقال ہوگیا
باقی چار کنور حسب تفصیل ہین ۔
اگرسنگہ بعمر ۱۳ سال ۔ سنگرام سنگہ بعمر ۱۱ سال ۔ سمندر سنگہ بعمر نوسال

वेरीजी
रेदा

मोटागांव

جو ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۵ع کو پیدا ہوا تہا -
مہاراول صاحب کو لڑکون کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق ہے سنہ ۱۸۸۰ع مین
اگرسنگہ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی
شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کرلی ہوگی
ستمبر سنہ ۱۸۷۳ع مین رانی چہوٹی رالویری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست
سنہ ۱۸۷۴ع مین مرگئی -

माहीनदी

اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دارالحکومت تک سیراب
اور آباد ان ہے مگر گردنواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت سرکش
و بدپیشہ ہین مہاراول صاحب کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین اونکو
بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے ازبس مفسد ہوگئے ہین مہاراجہ
سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون
کو جو تہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت و امداد وقت ضرورت کے دیتے
ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے اداے زر
جو تہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور سنہ ۱۸۶۵ع مین بانسواڑہ
کے بہیلون نے بہ افسری گنگا راول - موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو
شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی جیجا راول مارا گیا اس سے خون

गंगारावल
मोखेरी
जीजारावल

کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہ سے کہ مہاراجگان
ہلکر و سیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے
انسداد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

عملہ پولیس بہت نجیر مکتفی رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار
رہتے ہین اونہین ایام مین ریاست سونتھ تحت گورنمنٹ بمبئی کے بہیلان
سے لڑائی ہو رہی تھی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹھ
مین فساد تھا اور علاقہ سروہی کے تھاکر بہیل باغی ہو رہے تھے اسلئے
بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور بعدہ ران حال کوٹھیاری
کیسری سنگھ دیوان بانسواڑہ نے کہ قوم سے بقال اور نہایت لائق
و ہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکھا
اگرچہ یہ بندوبست بطور عارضی کار آمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے
کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی۔

بانسواڑہ کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کھانا کھانے سے پرہیز کرتے
ہین برہمنون کو بزرگ سمجھتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکو مارتے ہین
کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اون
کی شادی و غمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین
مگر جو لوگ مرض ہیضہ سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین
سنہ ۱۸۶۷ء مین کرنل ہیکس صاحب و میجر ہوآرڈ صاحب و میجر مکنزی صاحب
کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی وابتری کی مفصل کیفیت
معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون
سے بدتر ہے راو کوشل گڈہ اور اس ریاست کے درمیان تنازع ہے

सून्थ

पोसेना

भास्करमीर

लुनवाड़े साहब

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی
کو مداخلت کرنی لازم آوے اوس نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی
کہ عندالطلب صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے صاف جواب دیا کہ میری ریاست
بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی
ہرگز جواب ندونگا ہرچند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ
سے ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثر پذیر
نہوئی راو کوشل گڈہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بہی ۶۵ گانو ہین
اور راجہ رتلام کا ہمقوم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے
دعوی ہمسری کی یہانتک جرات ہوئی کہ عندالطلب صاحب پولٹیکل
ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہارادل صاحب سے ملاقات کرنیکے
واسطے نہ گیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت
ہوا اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ۱۸۵۵ع مین راو کشل گڈہ اور راجہ
رتلام کے نزاع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راو کشل گڈہ
ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکہتا مگر مشکل یہہ
نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلا امداد سرکار انگریزی اپنے
ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ مواخذہ
دہندگی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مدخلہ بانسواڑہ مصنوعی ثابت
ہوئین ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بہی ناواجب اور خلاف
مصلحت معلوم ہوا۔

۱۸۶۸و۶۹ء مین ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیرون کی
پہر مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر استغاثہ باطل کیا
تہا اور گورنمنٹ سے دہوکہ کہاکر چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی
اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخرالامر مسٹر نراجی
بہیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ بانسواڑہ مین مقرر ہوئے اور
اونہون نے بتاریخ ۲۲- دسمبر ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور
اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا
ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سردارون مین منقسم
ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور
نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت
سے راج کی نوکری کرے مگر یہہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین
رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین
چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنیٰ ہین یہانتک
تک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تب اونکو رئیس نے
طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد
ہو جاوے انتظام ریاست براے نام ایک شخص کم حیثیت کو ٹہیاری
چمن جی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہارا اول صاحب کہ ہوشیار ہین خود
کرتے ہین —

کالنگڑہ کے مقدمہ مین زک اوٹہانے سے پست ہمت ہو رہے ہین اور

कालंगड़ा

بعض خودغرض اہلکارون کے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بے وجہہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجھکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹہیاری کیسری سنگہ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بے قصور سمجہا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ وغیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹہایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹہیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہارا ول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹہیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی ۱۸۷۳ء مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس وپیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے — اسکے سوائے

اونکو یہہ بہی شکایت تہی کہ ہم سے خراج کے علاوہ ادسنے جاگیرمین سے فی روپیہ دو آنہ وچار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصبکے موافق تعظیم وتکریم نہین ہوتی ہے۔

مگر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب سرداروں کی حسب رتبہ تعظیم وتکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین اول تو اونہون نے عذر کیا تہا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن نہین ہے مگر جب زیر باری رفع ہوگئی تو اوسمین بہی تخفیف کردی کہ اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڑہ وگڑہی وغیرہ کے کل سرداروں کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور محبت کا رابطہ قایم ہوگیا۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹہیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدلہ ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال اوسی انجہب لال کا بہائی ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا تہا دستور قدیم سے انحراف کرلنے ہین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو کوٹہیاری چمن لال کامدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ سے ہر ایک امر مخفی رکہتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اوسسے نہین ملتا ہے۔

बोरी संबंधी

بماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۲ء موضع بوڑی پچہری مین پرتاب گڈہ اور بانسواڑہ کی ریاستون مین باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ ہوا اوسمین پرتاب گڈہ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۵ مجروح ہوئے اور بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاب گڈہ کا لک لہا [illegible] کا مال واسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر کوٹہیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ جرمانہ لیا گیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور مین شریک تہے پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور اودےپور کے جیلخانون مین بہیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بہیل کورپس نے مع جمعیت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد متنازعہ کے منارہ ہای سرحدی تعمیر کرائے -

सीटनकार

کوشل گڈہ کے راو نے جب اوسپر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل سنہ ۱۸۶۳ء کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی مین متعین کیا مگر خوداختیاری کا دعوی اور ریاست سے سرکشی و عدول حکمی مدت تک نہ چہوڑی بلکہ جب سے کانگڑہ کے مقدمہ مین حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجہ لیا باوجودیکہ باتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹہی مسٹر سیٹن کار صاحب سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۹ء اوسکو متواتر ہدایت وتاکید ہوئی کہ ریاست بانسواڑہ مین خراج اداکرے اور رئیس کی اطاعت کرے

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخر کار جنوری سنہ ۱۸۴۳ع مین خراج داخل کیا مگر غرور و خودسری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق عمل نہوا اور راو سکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴ ۴ تہان گلو بارچہ کے بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کاروبار قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے ظلم سے رعایا نالان تہی سنہ ۱۸۵۵ع مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راو کو اوسکے ادا کرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ معاف ہوگیا۔

مئی سنہ ۱۸۶۰ع مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین مسماۃ چندو بہیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین لٹکا کر مار ڈالا ہے اسکی حسب الحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار کوشل گڈہ اور وستہ بہو یا ڈاکن پکڑنے والے کو سزاے قید پانچ پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر محبس اجمیر مین بہیجے گئے اور راو کوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوس کے ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سکنا ربانسواڑہ و کوشل گڈہ کا ڈاکن سے

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مارنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بھیلون کو عبرت ہوگئی ۔
کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بہتر ہزار روپیہ سالانہ ہے ملک آبادان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا تہا
کہ اوسکو ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات ومالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ ا لالعہ کی سرائے
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی ذمگی راو کے
دیا گیا اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے ۔
ستمبر ۱۸۵۵ء مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ وکوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سالتمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہوگئی ہے ۔
موضع چیتا تہلہ و مینڈہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کر دیا ۔
۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین گڈہ بج کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

اختیار کی اوسکی دختر مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہارانا
صاحب نے اوسکو راو کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو خصوص
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک وحسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار بیٹا متبنی لیا تیسری
عند الطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہارا ول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلہ سے لے لیا دوسرا اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
وزبردست ٹھاکرون مین سے ہے اور بخلاف راو کوشل گڈہ کے کہ
وہ مغرور ونا معقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہر ایک
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اُسکی عزت وتوقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہو کر صلح کرا دی کہ مہاراول صاحب نے خطاب
راو عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کر لیا اور باغ کے عوض اَور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بہی مناسب تجویز کر دی اور
جب کو مہیاری چمن لال بوہری ریجیری کے مقدمہ مین ماخوذ ہو کر ریاست
سے خارج کیا گیا راو رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
سنہ ۱۸۷۰ء مین ہمت سنگہ نامی ٹھاکر گڈہ کا جاگیردار باغی ہو گیا اور ضلع
بانسواڑہ مین انواع فساد کئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار نکر سکی

۱۸۷۰

وقت تعاقب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلاجاتا تہا اور وہان اوسکو
پناہ ملتی تہی — ۱۰ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ
ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

ओरेवाड़ा

ٹہاکر اونکار سنگہ اوریواڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا
نومبر سنہ ۱۸۸۰ء مین مرگیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا
اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کرلیا تہا مگر اس وجہہ سے
کہ اونکار سنگہ کی مسندنشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور ریاست کے
ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار
نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلاکر قید کردیا اور خلاف
مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اوریواڑہ کی جاگیر پر مقرر
کردیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث با استحقاق کو محروم کرکے غیر مستحق
شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس عدم

कवानया

اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی
اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہارا ول صاحب کو ناگوار ہوا
اونہون نے ٹہاکر کوانیہ کے باپ کو قید کردیا اس سے کل ٹہاکر ناراض
ہوگئے — اور رتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت
کی اسپر حسب اجازت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ
سے کہ معاملات برادری مین مہارا ول صاحب کو مداخلت کرنے کا اختیار
نہین ہے —

سنہ ۱۸۳۳ء میں ٹھاکران امجہ و گلکیہ کا انتقال ہوا دونوں کے بھتیجے جانشین ہوئے ہیں۔

اس ریاست میں چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱	موٹا گانو	چوہان سوائسنگھ	۷	ممـــۃ	صماله‌صه	اول درجہ تعظیمی	मोटागांव
۲	میتوالہ	چوہان بلونت سنگھ	۷	ممـــۃ	لاله‌صه	ایضاً	मेतवाला
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگھ	۲۴	صـــۃ	ماله‌صه	ایضاً	अरथूना
۴	گڑھی	چوہان رتن سنگھ	۱۵۱	لـــۃ	سمـــۃ	ایضاً	गढ़ी
۵	سورپور	بھائی مادھو سنگھ	۵	للعـــۃ	ساله‌صه	برادر راول صاحب ایضاً	सूरपुर
۶	کھادو	بھائی فتح سنگھ	۴۰	ســـۃ	اماله	رشتہ دار ایضاً	खादू
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگھ	۱۱	مـــۃ	سماله‌صه	ایضاً	गनौरा
۸	کوشل گڑھ	راٹھور زورآور سنگھ	۱۶۹	ـــــۃ	الماۃ	ایضاً	कुशलगढ़
۹	تلواڑہ	میر سید بختاور سنگھ	۷	امـــۃ	ساله‌صه ۱۵	ایضاً	तलवाडा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۱۰	اوریواڑہ	سرتیدو دیپ سنگھ بیاتشیں از بکار	۱	الـــہ	ماسعہ ۶ر	ایضاً
۱۱	خوشحال گدہ	سکتاوتبلوت سنگھ	۱۶	للعـــہ	۰	شرح ایضاً مگر خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
۱۲	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگھ	۱	الـــہ	اماسہ ۲ر	ایضاً
۱۳	سور	چوہان کیسری سنگھ	۵	اعـــہ	لماالعہ ر	ایضاً
۱۴	کہیڑہ رومینہ	چوہان کہمیر سنگھ	۲	الـــہ	معـــہ	ایضاً
۱۵	امجہ	بہائی لچہمن سنگھ	۵	سمـــہ	لاعـــہ	دوم درجہ
۱۶	بسئی	چوہان زورآور سنگھ	۳	سمـــہ	صماسعہ ۲ر	ایضاً
۱۷	پہاج	چوہان نول سنگھ	۸	سمـــہ	سماللعہ ۶ر	ایضاً
۱۸	بہوکہیہ	چوہان گمان سنگھ	۱۹	للعـــہ	لماللعـــہ	ایضاً
۱۹	بہیم سور	ادہ ہندو سنگھ	۵	سمـصمـــہ	سماسہ ۹ر	ایضاً
۲۰	گلکیہ	چونداوت دولہ سنگھ	۴	سمـصمـــہ	بالسہ ۱۲ر	ایضاً

ओरेवाडा
खुशालगढ
नवागांव
सोर
खेडारोहेडा
अमजा
बसई
बाज
भोखवा
भीमसोर
गलकया

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد اخراج	کیفیت
उमारा	۲۱	اودمارا	چوہان گلاب سنگھ	۱	السہ	ماصہ ۱۱ر	ایضاً
बेचवाड़ा	۲۲	بیچواڑہ	چوہان پرتھی سنگھ	۴	سمصار	امامصہ	ایضاً
भवासा	۲۳	بہواسہ	چوہان سورج مل	۳	للعہ الماریہ	مامہ ۱۰ر	ایضاً
मोडुवासा	۲۴	موئی واسہ	چوہان رنمل	۱	السہ	ماصہ ۳ر	ایضاً
कुमानया	۲۵	کمانیہ	اودہ دیپ سنگھ	۳	اسہ	ساللعہ ۱۳ر	ایضاً
देवदा	۲۶	دیودہ	اودہ بخت سنگھ	۱	الصمارسہ	مابہ ۲ر	ایضاً
देलवाड़ा	۲۷	دیلواڑہ	چوہان ہمیر سنگھ	۲	السہ	ماصہ ۴ر	ایضاً
नरमाला	۲۸	نرمالی	سکتاوت گلاب سنگھ	۵	للعسہ	ماللعہ ۱۰ر	ایضاً
कोंडला	۲۹	کونڈلہ	کوٹھاوت سورتان سنگھ	۸	اصمارسہ	مابہ ۵ر	ایضاً
समलया	۳۰	سلیہ	سکتاوت بخت سنگھ	۴	اسہ	٠	صرف نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
तोलयाकेर	۳۱	تولیسہ بیل	راٹھوڑ دیپ سنگھ	۱	صمار	ماصہ	ایضاً

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۳۲	تمیسرہ	سیٹر نہ بخت سنگہ	۲۰	[illegible]	۰	راؤکو شل گڑہ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

नवेसरा

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ ہا آب پاشی بہت ہین دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہین -

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بہن ارتہہ		چارنون کو نوکری پیٹہ		متصدیان	
۴۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بہیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑہی		۰	
۲۴	[illegible]	۴	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل مین سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑہی کی جمع باوجودیکہ راج مین خرچ ہوتی ہے جمع و خرچ ریاست مین نہین لکہی جاتی ہے پیشتر بقالون اور اہلکارون کو دیہات ٹہیکہ دینے کا دستور بہت جاری تہا اور ٹہیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تہے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تہا اور رئیس کو اونکی خبرگیری اور فریادرسی کا

سو تیہ نہین مل سکتا تھا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہو گیا اور اہلکار جمع
وصولی کرتے ہین مگر زمینداروں سے بندوبست نہین ہوا ہے مہاراول
صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کراکے بندوبست پختہ کرادین۔

دوسرا دستور ۱۸۶۱ء وضع سے کے رقم سواے غیر معمولی وصول کرنیکا بہی بہت
ضرر ہے اوسکی نسبت مہاراول صاحب کہتے ہین کہ بوجہ زیر باری بحالت
مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیر باری رفع ہونے پر یہہ بہی موقوف
ہوجاویگا۔

تو ۱۸۶۲ء مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بہرتی غلہ کی
ہدایت ہوئی تہی چنانچہ ممانعت بہرتی تو موقوف کردی مگر محصول غلہ بہت
پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک ۱/ سوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا
رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول
مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو
غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے۔

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار
روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کالنگرہ کی ہوا ہے
مہاراول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ
کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ استثنی تعمیرات مفید عام ملک بانسواڑہ
مین خرچ ہوا کرے کامداروں نے ہرچند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے
طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے۔ مہاراول صاحب کو

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے
سنہ ۱۸۷۱ء مین للعہ ۱۷۱ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سے زیادہ
تخفیف ممکن ہے مگر کارمدارون کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی
ہے - مگر اوسی سال مین مہاراول صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی
کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا
ان مصارف مین عہ ۱۷۳۲ زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ
چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت
ہوئی ہے -

جمع و خرچ ریاست بانسواڑہ

جمع

سمت	مالگذاری	خراج ٹھکانان جاگیرداران	محصول سائر	آبکاری	نذرانہ	جرمانہ	رسوم عدالت دیوانی	جرمانہ عدالت فوجداری	متفرقات	بقایا سال گذشتہ	قرضہ ساہوکاران	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible] ۱۳ر۳ پائی	[illegible] ۶ر۱۲ پائی	[illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۶ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۳ پائی	[illegible] ۱۳ر۲ پائی	[illegible] ۶ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۴ر۳ پائی
سمت ۱۹۲۶	یک لکھہ [illegible] ۱۲ر	•	[illegible] ۵ر	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۱۰ر۶ پائی	[illegible] ۱ر۶ پائی	•	•	یک لکھہ [illegible] ۱۰ر
سمت ۱۹۲۷	یک لکھہ [illegible] ۳ر۹ پائی	•	[illegible] ۱۳ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ر۶ پائی	[illegible] ۳ر	[illegible]	•	•	[illegible] لکھہ [illegible] ۶ر۳ پائی
سمت ۱۹۲۹	یک لکھہ [illegible] ۱۲ر۹ پائی	•	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ر	[illegible] ۱۳ر۶ پائی	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۵ر۳ پائی	[illegible] ۱۱ر	•	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۳ر۶ پائی

خرچ

سمت	اخراج گذشتہ انگریزی	بقیہ خراج	خیرات	تنخواہ فوج	کوٹھیا خرچ	متفرقات	تعمیرات	معافی [illegible]	معاوضہ [illegible] والوں کا	ادائے قرضہ	[illegible]	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]

[illegible] مال درآمد [illegible] رائج بانسواڑہ حساب محاصل سایر

[illegible] سمت ۱۹۲۵ [illegible]

[illegible] اموال تجارت رائج بانسواڑہ بابت سمت ۱۹۲۵

[illegible] انگریزی [illegible]

روغن زرد

[illegible]

باگڑ سے مالوہ کو [illegible]

باگڑ سے گجرات کو [illegible]

[illegible] سے مالوہ کو

[illegible] مصالحہ میوہ [illegible] وغیرہ

[illegible] باگڑ سے مالوہ کو

[illegible] سے مالوہ کو

گجرات سے مالوہ کو

باگڑ سے گجرات

[illegible]

نمک گجرات سے مالوہ کو

[illegible]

پارچہ

[illegible]

مالوہ سے گجرات — گجرات سے باگر

[illegible]

ظروف مسی و برنجی

[illegible]

محلوج مالوہ سے گجرات کو

[illegible]

شکر مالوہ سے گجرات کو

[illegible]

افیون مالوہ و پرتاب گڈہ سے گجرات کو

[illegible]

آل مالوہ سے گجرات کو

[illegible]

نیل گجرات سے مالوہ کو

[illegible]

چوب عمارتی باگر سے مالوہ کو

[illegible]

اور رادسی سال ہین کل ملک مین چودہ لاکھ دس ہزار من غلہ حسب تفصیل پیدا ہوا تھا۔

ملہ	رودیرہ	گندم	چاول	نخود	اور ڈمونگ وغیرہ
ے لاکھ من	ے لاکھ من	یک لکھہ [illegible] من	یک لکھہ [illegible] من	[illegible] من	یک لکھہ [illegible] من

पोसीना

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ
بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے
اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب بہترے
کے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت
زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جاکر فساد
مین شریک ہوجاتے ہین اکثر ٹہاکر ولائتیون کے مقروض ہوجاتے ہین
پہر اونکو موقوف نہین کرسکتے -

سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تہی -

سوار	مکرانہ	ولایتی	دیسی	میزانکل
۴۰	۳۱	۱۳۲	۲۷۷	۴۸۰

بہت تاکید ہوئی تو مہاراول صاحب نے سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء مین ۴۳ ولایتی
موقوف کئے مگر دوسرے سال پچیس ۲۵ پہر نوکر رکھہ لئے اسکا سبب دریافت
کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین ملسکتے
تہے اسواسطے رکھے گئے ہین -

عدالتون کا کام لئیق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء
مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال
سکنا بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت
سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچہی نہین ہے مسٹر فرامجی صاحب
نے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت مختلف ہے - مہاراول [illegible]
نے ایک مستعد و ہوشیار شخص کو فوجداری [illegible]
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول [illegible]
کرتے یہہ امر مہاکردن کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجھکر [illegible]
ہوگئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری و خرابی جو سابق
تہی ہوگئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حق رسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ وار[illegible]
نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری [illegible]
ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص مفصلات مین بہت ضرور
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیرگڈہ علاقہ

तलवाड़ा

جاگیردار گڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرایم
کی وارداتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچہہ انتظام نہین کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور پندرہ سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -
اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرتے ہین جن دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اور نہین دنون سے
قیدیون کی بود و باش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ
فہمایش ہوئی ہے۔

سنہ ۷۹-۱۸۷۸ء مین سعادت خان نامی زیڈنسی اندور کے باغیون
کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تہا بموجودگی صاحب اسسٹنٹ
کرنل ہچنسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور
جنوری مین اندور کو بہیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکہہ چہوڑا
تہا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تہا صاحب
کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جانپورہ جانپالیہ کی سرحد پر متعین تہا
اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مار ڈالا امین خان
نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات
کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بہیجا گیا مگر وہان سے
برضمانت رہا ہو گیا۔

جानपुरा
जानपालया

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب
لوگ علی الخصوص بہیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے
ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کر سکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت
ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہو جاتے ہین اور ساگری کہلاتے
ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مر جاوے
تو اوسکی جورو بچے وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ
جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہو جاوے تو

सागरी

وہ پتہ لگا کر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہوجاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہوگیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کرکے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی۔
بہیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ وغارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہوسکتے ہین۔ فروری ۱۸۷۰ء مین چندور کے بہیلون نے کہ بانسواڑہ
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بہیجکر بہیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا۔ لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جہولانے سے سحر رفع ہوجاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکہا گیا طفل
کو آرام ہوگیا۔ اور بہوپا دغیرہ جنہون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تہی سزایاب ہوئے۔

چلکاری واقع شیرگدہ کے بہیل نہایت سرکش ہین اضلاع داہود اور
سونتہہ واقع پانچ محال اور ریواکانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولیٹکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گدہی کارا اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہوسکی ہے۔

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین سودلپور کا دلا راوت کے کہ بہیلون کا زبردست
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نااتفاقی ہوگئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تہا اور دلا کہتا تہا کہ اصلی خراج نوسوتیس

چंदोर

चिलकारी
शेरगढ
दाहोद
सोन्थ

सोदलपुर
दला

ہے راج نے وقتاً فوقتاً بڑہا کر دو ہزار کر لیا ہے - پیشتر بہیل غارتگری کرتے تہے اوسمین سے دیا جاتا تہا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجایش نہین ہے کہ امن وامان کا زمانہ ہے اور بہیلون نے غارتگری چہوڑ دی ہے اوس پر راج سے دہونس جاری ہوئی اور وہ گانو چہوڑ کر علاقہ پرتاب گڈہ کو بہاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات آٹہہ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے اور راج کو فہمایش کی گئی کہ دلا کو رضامند کر کے آباد کرین چنانچہ وہ بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڈہ کے علاقہ مین وارداتین کین -

سلانا

झाबवा मोपावर

मेजर कनकेड साहब

۱۸۸۰ء مین بانسواڑہ و کوشل گڈہ کے بہیلون نے سرکشی کر کے سلانہ واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بہوپاور مین چند وارداتین کین اسواسطے بہوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بہیل کور پس کی جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڈہ کو بہی بہیلون کے انتظام کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین ہوا - سبب اسکا کسیقدر یہہ تہا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تہا اور کسیقدر بوہرے بیوپاری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بہیلون کا حوصلہ بڑہ گیا تہا مگر اس تدبیر سے بہی انسداد فساد نہوا تب فروری ۱۸۸۱ء

صاحب ایجنٹ بہیلان کو شل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کر کے بند و بست کرا یا۔

۵۴-۱۸۷۶ء مین سالہائے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت مطیع رہو گئے ہویا کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین ہوتی رہین۔ جون ۱۸۷۶ء مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکا راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکر سکے مگر صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد ادائے رسم اتفاق و تعہد کے جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا اور پتہر دفن کیا رفع شر کر دیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہرون کے ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ متفکر رہو گئے

मोरी खेडा
पीपलखूंट
पीपलखूंट

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بھیل حوالدار مسمی والہ نے
فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار مسمیان دیوجی و اونکار یہ راوت
مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوترکر آئے اونکار یہ راوت
شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین
چلے جاتے تہے اور ہمیشہ خایف رہتے تہے کہ شاید صاحب فوج منگا کر
اون پر حملہ نکرین —
صاحب نے سوول پور کے دلّا راوت سے بہی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے
علاقہ مین وہ سب سے بڑا بہیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بہی ہے صاحب
سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول
سرجان مالکم صاحب آئے تہے اور دوسرے آپ آئے ہین - سنا ہے
کہ دلّا راوت کا باپ اسیر گڈہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تہا اوس سے دریافت
کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تہا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسپر کئی دفعہ
دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹہاکر جو غالباً غارتگری
مین اوسکا شریک تہا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹہاکر اور
اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم
صاحب کے پاس جاکر از خود گرفتار و قید ہو گیا —
باہ دسمبر ۱۸۳۸ء موضع چیٹا تہلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات
کی دعوت تہی اوسمین بہیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بہیل چیٹا تہلہ کا
اور ایک جہالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا دو آدمی مارے گئے —

चराथला चिलकारी

झालोद

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین - سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین کپتان ہیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کئے - اول لانبی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہیان مقبوضہ
سروَن علاقہ رتلام مدعا علیہ - دوم موضع بیرَدہ علاقہ رتلام و فیقر علاقہ
بانسواڑہ - سیوم - گلبیلی علاقہ رتلام و پنیا کہیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر
حفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایاء ریاست مذکور کے کہ
فیصلہ مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین و نیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۳- مارچ سنہ ۱۸۷۶ء تا ۹ رمئی سنہ مذکور تک کپتان ہیرڈ صاحب کی ساتھ
رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہوگئے - ایک سنگین مقدمہ جاپالیہ
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سروَن علاقہ رتلام کے اس
سال مین غیر منفصل رہگیا تہا کہ سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھ
سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ
و سلانہ کاطے ہوئے -

موضع اجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین ریاست بانسواڑہ
نے بزبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

लांबीसद्र, कुयान
बेरदा, फ़ेकार
गलबेली, पुनया खेड़ी
जानपालया
जान पुरा, सरवन
अजंदा

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈھ مین شامل ہونے کے بعد مضبوط منارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرا دئے گئے۔

مسٹر فرامجی بہیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے اتالیق مقرر ہوکر اودے پور کو گئے اور لفٹنٹ چارلس ٹیٹ صاحب ان کے بجاے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی ۱۸۶۵ء سے کام شروع کیا لفٹنٹ ٹیٹ صاحب نے پرتاب گڈھ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا فیصلہ کر دیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹہاکر کانہہ گڈھ علاقہ پرتاب گڈھ کو موضع کیروانیہ و مکن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بہ سبب عدم موجودگی ٹہاکر مذکور کے کہ تیرتہہ کرنے گیا تہا بانتظار واپسی اوسکے باقی رہ گیا۔

ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تہا اوسمین ریاست پرتابگڈھ نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوبیانہ علاقہ بانسواڑہ اور کوماری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سرحد ہے سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کر لی۔

۱۸۶۹ و ۷۰ء مین مہارawal صاحب نے ایک حکیم نوکر رکہہ کر دارالشفاء مقرر کیا تہا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست ۱۸۷۰ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

चेत

कान्हगढ़

केरवानया
मकनपुर

दांन्तयार

सोबयाना

कोमारी

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بہی بہت جاری ہوا مگر پہر رئیس و ملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف ہونے لگا کہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی سنہ ۱۸۷۵ء مین وہ حسب درخواست خود بیکانیر کو تبدیل ہو گیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلاوین۔

باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون کے کہ ہر ایک جدید امر کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچہی طرح عمل ہوتا ہے۔

سررشتہ تعلیم کا کچھہ بندوبست نہین ہے مہارادل صاحب کو مطلق توجہہ نہین ہے صرف ایک برہمن پونے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا ہے سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء مین نو لڑکے پڑہتے تہے۔

دسمبر سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء مین مہارادل صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تہا اور بطور نمونہ کچھہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان محکومہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکرسکے ممانعت ہوگئی

مالوہ و گجرات کی تجارت کیواسطے مہارادل صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی ہے۔ کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پر گاڑیان اچہی طرح چل سکتی ہین۔

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تھا مگر آمدنی کم ہونے کے
سبب سے مارچ سنہ ۱۸۷۱ء مین برخاست ہو گیا پھر متواتر ضرورت پیش
ہوتی رہی اسواسطے ۱۴- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء سے مستقل ڈاکخانہ از سر نو
مقرر ہوا اور آمد رفت ڈاک کی لائن کھیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے
پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کوشل باغ
کے درمیان جہان مہارا ول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر
مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہو رہا ہے اس سے جاورہ
رتلام و مندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

रामेश्वर
महादेव

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب
مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور
جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد
شمالی ۲۳ درجہ ۱۴ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل
اور عرض کہین سے بیس۲۰ میل اور کہین سے تیس۳۰ میل ہے -

मन्दसोर जावरा

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس
ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی
کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے
اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بہیلون کی آبادی زیادہ ہے اور بن مین
عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی
بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ
کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

बागर काँटल

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے
۱۶۵۸ فیٹ بلند ہے اثناء راستہ نیمچ و برودہ نیمچ سے ۳۲ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۱۴۵۷۰۰
باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہے
مگر اسی ملک مین سے قریب دولاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار
ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے - پرتاب گڈہ کے رئیس کہ مہاراوت
لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی
شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے
تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے
سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دارالضرب مین
سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض
نے دارالضرب مین غیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری
کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید وتنبیہہ کرنی پڑی -
سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت ساونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار
ہوگیا اور جب تک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر
کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے ۱۸۰۴ء
مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے
بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج
ہلکر کو دینا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنوالس صاحب کی تجویز
سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڈہ
کو مرہٹون کے ظلم وتعدی کا مبتلا رہنا پڑا -

سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگڈہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تھا آمدنی خراج جو بقدر بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تھی - سال بسال خزانہ سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتابگڈہ بھی بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی مین لی گئی اور مبلغ ۷۲۷۰۰ سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ کی چوتھی قلم مین رئیس پرتابگڈہ نے پچاس سوار اور دوسو پیادون کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکھنے کا اقرار کیا تھا جب اوسکا ایفا نہو سکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ سنہ ۱۸۲۶ء تک بعدازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر اسپر کبھی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم مندرجہ عہدنامہ ۵ راکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجھی گئی -

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتابگڈہ بخدمت کپتان اے میکڈونلڈ صاحب منجانب اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی

عہدنامہ مین دو سو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کی
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین
سرکار مین ادا کرتا رہونگا اور سنہ ۱۸۰۳ سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین ادا کرونگا اس سے ہی انحراف نہوگا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا — متی اگہن سدی ۷ سمت ۱۸۶۰ مطابق
۹ - دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء سے سنہ ۱۸۲۶ء تک راجہ ساونت سنگہ صاحب اور انکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نا اتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم و نسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کر دیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کر ڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے دیولیہ مین رہنے کا حکم دیا —
کنور دیپ سنگہ دیولیہ کو بہت ناراض ہو کر گئے مگر وہان پہونچنے پر وہان
کی بود و باش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہ کر دار الحکومت کو واپس آ گئے وہان
اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ گرنورہ
مین بہیجنا لازم آیا — ۲۱ - مئی سنہ ۱۸۲۶ء قلعہ گرنورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہو گیا اور راجہ ساونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کر دیا تہا ازسرنو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کر دیا اور سرکار انگریزی مین

फरकनोरा

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تاوقتیکہ
حکم منظوری صادر ہوا اونکی عمر نے وفا نکی۔

ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہیئے
توجہہ نکرسکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام
غارتگر و جرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر
سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا
راجہ ساونت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور
مین متبنیٰ ہوچکا تہا پس ۱۸۴۴ء مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر
کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیساکہ ڈونگرپور کے
تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین
اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنیٰ لیکر اوسکو ڈونگرپور
مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام
انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت سنگہ
کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔

۱۸۶۴ء مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے
صاحبزادہ ریاست اودےپور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس
زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی
لیاقت و تمیز فہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار
ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷- دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تہا جہالاوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تہی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکہا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیر خواہ و ثنا خوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب ویسرائے
وگورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
۶۸و۱۸۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہوگئی ہے اور اوہون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
وخرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڈہ بہیجا کہ اس فہمایش و تاکید سے مہارا وت صاحب نے بہر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ربیاس
اہلکار تمام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجاے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بعلت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اوہون نے
جرم سے اقبال کیا نہ روپیہ ادا کر سکتے تہے اور نہ حساب دے سکتے
تہے اور کہتے تہے کہ مواخذہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحمت رئیس کے

کچھہ چارہ نہین ہے اونکا ریباس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ہے
مگر تلام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
نظم ونسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
زتلام نے نیک چلنی کی تعریف لکھی ہے۔
سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء کے قحط مین مہاراوت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ وخبرگیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا۔

اشتہار

مجریہ دربار پرتاب گڈہ موخرہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۸ء

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ و دیگر ممالک مین غلہ اور
گھاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو تن کال یعنی غلہ وچارہ وپانیکا
قحط لکھتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہے گا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار ومتصدی وپٹیل وپٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے۔

اول - سانون سدی ۱۵ تک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کرسکتے ہین تعمیرات مفید عام مثل کھدوائے چاہات و تالاب مین رکھے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کرسکین

سیوم - پرتاب گڈہ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی ودیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطر خواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بہر آٹہ سے کم نہ ملے -

چہارم - بھرتی برآمد غلہ کی اب ہی کچھہ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچھہ قید نہو گی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈہ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کر دے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط او رخشکی کے زمانہ مین احتیاط و خبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین وہ ان کوہ پر در روشدہ گہاس کے بیڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی نے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاوے گی -

ششم اہلکاران ریاست وجاگیردار ومتصدیان کو لازم ہی کہ اس باب مین پیشگاہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے اشتہار آیا ہے اوس پر لحاظ کامل رکہین —

ایک دفعہ مشہور ہوا کہ اونکار بیاس نے تحصیلداران وتہانہ داران کو موقوف کردیا اور ریاست زیر بار قرضہ ہوگئی اور اوس سے بندوبست ریاست نہو سکا سو اسکی کچہہ اصل نپائی گئی متواتر تحریرون سے ثابت ہے کہ اونکار بیاس نے بندوبست اچہا کیا البتہ بسبب ضروریات ریاست اور رئیس کے فضول خرچ ہونے سے ریاست پر قرضہ ہے مگر مہارا وت صاحب نے بہ تقرر اقساط سالانہ اوسکے ادا کا بندوبست کردیا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر رعایا خوش ہے کوئی شاکی نہین ہے ٹہاکران وساہوکاران ودیگر شرفا سے ملے مگر کسی نے کسیطرح کی شکایت خفیہ یا علانیہ نکی بلکہ اون کی تقریر سے ثابت ہوا کہ سب مہارا وت صاحب سے محبت رکہتے ہین اونکی تعظیم وادب کرتے ہین اور اونکو اپنا محسن وشفیق سمجہتے ہین اور یہی اونکی خوش انتظامی کی قوی دلیل ہے مہارا وت صاحب کو شکار کا بہت شوق ہے اور عملہ پولیس کی نگرانی بذات خود کرتے ہین اکثر وقوع واردات پر تعاقب مجرمان مین خود جاتے ہین اور بر سر موقع پہونچکر تحقیقات و عدل گستری کرتے ہین اس سبب سے پرتاب گڈہ کا انتظام فوجداری ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی میواڑ کے تحت کی ریاستون مین ویسا کسی کا نہین ہے

سیواڑ وینا ہیڑہ کے مخرج ہو گہیہ لوگون نے اس ریاست مین قیام کرنا
چاہا تہا اور چند آدمی چوکیدارون مین نوکر ہو گئے تہے مگر مہاراوت
صاحب کو اطلاع ہوئی تو اونہون نے کسیکو نہین ٹہیرنے دیا۔ مہاراوت
صاحب نے اپنی فوج کو آراستہ کیاہے اور قواعد سکہاتے ہین
گرد نواح کے ملک سے اس ریاست کی زمین بہت سیراب اور مزروعہ ہے
کل عرض وطول مین غلہ اور پوست کاشت ہوتے ہین کہین خالی نہین
رہتی البتہ علاقہ بانسواڑہ کی سرحد پر ایک گانو بانسواڑہ کے بہیلون
کی زیادتی سے ویران ہے ریاست کے ۲۶ دیہات کی آمدنی کا حال
نقشہ جمع خرچ ریاست سے واضح ہوگا مگر چہتر ٹہاکر و جاگیرداران و
مندرون کی جایداد کی وسعت و مقدار تحقیق نہین ہے مثل میواڑ
کے جاگیردار اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات فوجداری و دیوانی مستعمل
کرنے کا دعوی کرتے ہین اور زبردست ٹہاکر نوکری و حاضر باشی مین
پہلوتہی کرکے راج کی عدول حکمی کرتے ہین کل جاگیردار مقروض ہین
اور اکثر کو قرضہ بکفالت رئیس ملتا ہے اوسکے وصول کرنے مین بہت
جہد کرنا پڑتا ہے بلکہ بارہا سرکار انگریزی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے
جون ۱۸۶۸ء مین اونکار بیاس کامدار کو ایک سرکش سپاہی نے مجروح
شدید کیا کہ اوسکے صدمہ سے چند روز مین مرگیا قاتل بہی برسر موقع قتل
کیا گیا اور دیگر سپاہی جو اوسکے شریک تہے گرفتار ہو کر مختلف میعادون کیواسطے
قید ہوئے مہاراوت صاحب نے بجاے اوسکے کسیکو مقرر نکیا اگرچہ برا نام

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام
کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکھا ہے۔
بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ
پرتاب گڈہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے
سالگذشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑ کے دریاود
کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر
اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت
مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان
سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش
ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان
سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سروے چند سال سے اس
علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔
اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دارالریاست قدیم کے پرانے
محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین
اور ہمیشہ پرتاب گڈہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس
سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔
نومبر ۱۸۷۵ء مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب
سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے
ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

गांगिया
दरयावद
चार्ल्स स्ट्राहन
मिस्टर वोल्टसा

دسمبر ۱۸۸۵ء مین مہاراوت صاحب نے مہاراجہ صاحب سکانہ کی دختر سے شادی کی۔

چند سال سے پرتابگڈہ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے مانوگی پاٹہک نیوٹو اکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین۔ تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا۔

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچھ نہین سکہایا جاتا ہے۔

جمع وخرچ ریاست پرتابگڈھ ودیولیه

جمع

نام سنہ	مال گذاری	خراج جاگیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات	[illegible]	آبکاری	دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان
سنہ ۱۸۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۱۹۲۴	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۱۹۲۸	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ

سمت	خراج	تنخواہ ملازمان و فوج	ریاست خرچ	تعمیرات	شفاخانجات	متفرقات	بقایا سابقہ	سود و کرایات	ادائے قرضہ	معافی پرگنات	خرچ بندوبست	مدرسہ	حفاظت جنگل	میزان
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible] ۹ر	[illegible]	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۶ر	•	•	•	•	•	سے لکھہ [illegible] ۱۱ر۹ پائی
سمت ۱۹۲۸	•	•	•	[illegible] ۱۴ر۶ پائی	•	•	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible] ۴ر۳ پائی	[illegible]	[illegible] ۸ر	•	•	•	[illegible] لکھہ [illegible] ۹ر۶ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible] ۱۱ر۳ پائی	[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۶ پائی	[illegible] ۶ر	[illegible] ۶ر۷ پائی	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۲ر	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible] ۱۵ر۶ پائی	[illegible]	سے لکھہ [illegible] ۱۵ر

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جے پور اور کشن گڈھ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بہی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام مین ہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکرون سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے ۔

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل بروک صاحب کی تاریخ جے پور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکہی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر و ترتیب و فہمید مین آسانی ہوجاوے ۔

حصہ اول

جغرافیہ

راج جے پور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۱ دقیقہ و

۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۵۷ درجہ ۸ دقیقہ و ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے - اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع انگریزی حصار فیروزہ وگورگانوہ و راج پٹیالہ کے پرگنات نارنول وکانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور وبہرت پور ہین جنوب مین قرولی گوالیار بوندی ٹونک میواڑ واجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈہ اجمیر مارواڑ وبیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے -

हिसार फ़ीरोज़ा
पटयाला
नारनोल
कानोंड

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین کا اعلے ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جہیل سانبہر سے جہان کوہ ارابلی سلسل ہوا ہے کہیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دو ہزار فیٹ بلند اور کہڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہار ملک کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی وبیکانیر وغیرہ کے ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیر حاصل سرزمین کے درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنؤون مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنؤون مین پانی زیادہ عمق پر ملیگا اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمق پر ملتا ہے اوسیطرف کی زمین

खेतड़ी
तोरावाटी
टोंक

शेखावाटी
बीकानेर

نشیب کی ہے اس سے ثابت ہے کہ جتنا شمال و مغرب کیطرف بڑہتی ہین
زمین پر ریت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس سلسلہ مین جہان جہان گہاٹے ہین
وہین ہمیشہ گرد کی سد ہوا سے کوسون تک ریت کے ٹیلے جمع ہین
شہر ... کے قریب بہی بالو ریت کی یہی کیفیت ہے مگر اسکا سبب
اون پہاڑون کے متقاطع سلسلون کیوجہ سے تین چار مربع میل
زمین پر اون سے مغرب مین ریت جمع ہو گیا ہے یہہ عجیب قطع ملک
ریگستان کا مختصر نمونہ ہے ریت کے ٹیلے ہوا کے زور سے ایک مقام سے
دوسرے مقام کو بدلجاتے ہین مگر حد معینہ سے باہر نہین جاتے ہین۔
سرحد راج الور پست پہاڑون کا سلسلہ شمال و جنوب مین واقع ہے
اور اوسکے انتہا پر شہر بیجپور واقع ہے یہی پہاڑ کہیتڑی کے قریب دوسرے
متقاطع سلسلہ سے ملے ہین اور اون کے مقام تقاطع پر بڑی معدنی افراط
و تفریط پیدا ہوئی ہے ارابلی کے سنگ خارا اور ڈوڈہی کی دہارین
دیگر پہاڑون کی تہہ بہٹ اور سلیٹ مین ہوکر نکلی ہین اور پہکڑی تانبے
کی دہار اور سیسہ بافراط پیدا ہوتے ہین قلعہ کہیتڑی کا بلند پہاڑ نیچے
سے خارا اور دیگر ابتدائی پتہرون کا ہے اور اوپر سے تہہ بہٹ کا دامن
کوہ پر شہر ہے اوس سے ۱۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر قلعہ طول مین نصف میل
اور عرض مین چہارم میل ہے اوسمین ۴۰۰ سو آدمیون کے خرچ
کے لایق پانی کافی ہے تہہ بہٹ کی تہہ ۳۰ سے ۴۰۰ فیٹ تک ہے اور
پہاڑون کا کنارہ ہر طرف سے عمود وار کھڑا ہے صرف چند مقامات پر

پھیلا ہوا ہے ۔
زمین کا مثلث نما قطعہ جسکے اضلاع سلسلہ جات قزاقطع اور سلسلہ چتوڑ ہین
اور اسکا قاعدہ جے پور سے مغرب کو گیا ہے ۱۵۰۰ سے ۲۰۰۰ فیٹ
تک بلند ہے اس مثلث کے قاعدہ سے جنوب مشرق کی زمین ڈھالی
اور بناس ندیون کیطرف ڈھلوان اور بہت سیراب اور زرخیز ہے
یہہ زمین بجز شمال پست پہاڑیون کے کل ہموار میدان چکنی مٹی
کا ہے اوسمین افیون و نیشکر وغیرہ اعلیٰ اجناس پیدا ہوتی ہین او
دیہات بہت آباد ان ہین اونمین سے بیشتر کھنگاروت راجپوتون
کے قبضہ مین ہین کہ یہہ لوگ کچھوایون کی بارہ کوٹھری مین سے ہین
پہاڑون کا سلسلہ واقع شمال و جنوب کہ جے پور پر ختم ہوا ہے اور پہا
ردہ دار پتھر بہٹ کا ہے جے پور سے چالیس میل ٹوڈہ کے قریب پیدا
نمودار ہوا ہے اور راج محل واقع لب دریاے بناس تک چلا گیا
ہے راج محل مدت سے فضا کا مقام مشہور ہے یہہ سلسلہ بناس ندی
کے قریب آکر دو پہاڑون مین منقسم ہوا ہے ایک بشکل دیوار عمودی ا
عرض مین صرف چند فیٹ مگر بلندی مین پانسو فیٹ زردی مائل سپید
درخشان پتھر کا ہے اور دوسرا جو اوسیطرح کی دیوار ہے گلابی ردہ ا
پتھر بہٹ کا ہے دونون کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ۔ ندی
جو بڑے عمق سے پہاڑ کے موقع پر بطور عمود کے واقع ہے بہت تنگ
گھاٹہ مین ہوکر نکلی ہے پانی کے زور سے پہاڑ بہت عمق تک کٹ گیا ہے

اوراسطرح عمیق نیلگون دہارا ور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس ندی کے جانبین پہاڑون پر پرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اونکی راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف انقضاء مدت مدید اتبک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریاے دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لایق دید ہے۔

راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۵۱۲ فیٹ کی بلندی پر ہے۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بناس ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے پیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے جنوب مغربی سرحد کے قریب چہیل مین شامل ہوئی ہے جسقدر چہیل کے قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور سردرخت زمین آتی گئی ہے اس نواح مین۔ رنتھمبور و کہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کرکے بن رکہا گیا ہے اوران دون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجہتے ہین وہان پہاڑون پر چبوترہ نما ہموار زمین ہے۔

جیپور کے مشرقی حصہ مین چہوٹے چہوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

राजमहल

रनथम्बोर
खंडार

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ الور کے سلسلہ کی شاخین ہین اور سب او نہین کی طرح شمال اور جنوب ہین واقع ہین مٹی زرد اور چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی مین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔

हिन्डोन
حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہی مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لائق ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولہو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تھا اور باشندگان ملک خوشحال تھے۔

कोल्हू

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے نکلتی ہے مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا ندی کے برابر چلکر بہرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے ایسی مقامات کم ہین جہان پانی ٹھہرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین ہوتا ہے موسم سرما مین خصوص شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دو پہر تک رہتا ہے

شمال مین لو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اس سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جے پور و شیخاواٹی کے متقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہے زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲- انچ سے ۲۸- انچ تک ہے۔

زراعت کے باب مین علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب مشرقی حصہ مین تماکو افیون و نیشکر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر- گیہون- جو- ارہر- تل- سرسون- ستانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ و غیر مزروعہ رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا ہے اب سلسلہ متقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہیے کہ اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈہال شمال مغرب کی طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا ہے یہہ ندی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

काटली

علی العموم ایکسو میل ہے اوسکے بہنیکی دہارون مین بہت لہرین پڑتی
ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا
ہے کل شیخاواٹی مین سے گذر کر جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے
وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین سانکہو کے قریب خاک
مین جذب ہوجاتی ہے -

सांखू

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سالتمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور
کبہی کبہی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین
صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایک بے برگ درخت ہوتا
ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ
ملتا ہے اور اوسکی جڑ ہے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے
بناتے ہین کہ چلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار - باجرہ -
مونگ - اور موٹہہ کی ہے موٹہہ بجائے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے
اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین
ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین
اونٹ تیز رو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی
ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین
پر گہاس بہ افراط ہوتی ہے -

आक फोक

फलों कू

भुर्ट गोखरू

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ
زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا ہے

مگر اکثر بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبالیتا ہے ۔ کاٹلی ندی مین خربوزہ اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہرایک گانو کے قریب ایک دو کنوون پر جو و گیہون بہی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹہاکرون کے گہوڑون کے سبز چارہ کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی نہین ہوسکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹھہ ہزار روپیہ تک ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی سُوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چہنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بہی ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ نکلنے کا بہی خطرہ رہتا ہے جس کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چہوڑ دیا جاتا ہے چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوون کی کوٹہیان بشکل مینار ہوجاتی ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہوجاتا ہے اوس سے فائدہ بہی بہت ہوتا ہے گرد و پیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اونپر محصول لیاجاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکہے جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بہی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین ۔

جہان کنوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہہ سے دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ نکلتی ہے وہان

گانو آباد ہو جاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے مکسر ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکالئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب وہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کہینچے جاتے ہین وہ بہی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —
ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جاکر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکہنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت
کرکے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹہکر شہر کے کنارہ
جابستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جہونپڑیان نظر آتی ہین —
شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہوگئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر	فتح پور	بساؤ	مینڈاوہ	نول گڈہ -
۱۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۶۰۰۰

جھونجھنون مین کہ شیخاواٹی کے سب ٹھاکرون کا مشترک دارالحکومت ہے اور جےپور کا ناظم بھی وہان رہتا ہے بیس ہزار آدمیون کی آبادی ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ کل آبادی مین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین ان مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا نگلہ یا ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین ۔

نگلون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خاردار باڑ لگی ہوئی ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بناتے ہین کسیقدر پرانی باڑ اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کسیقدر گرد نواح کی ریت کو نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑ ہر سال نئی لگائی جاتی ہے ۔

راج جےپور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند قدرتی تالاب بھی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا جسکے جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو ۔ البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ ہے کہ کل ممالک مغربی و شمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے ۔

سانبہر کا جہیل جےپور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹھہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب ہوتا ہے کہ آدمی ہر جگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دو میل

طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے ۔
یہہ جہیل مع ساٹہہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودہ پور کی مشترک ملکیت
تہا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیئے کہ آخر کار علاوہ سانبہر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہ واقع کنارہ جہیل پر جودہ پور والون نے قبضہ
کر لیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کردئے مگر غالباً
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جہیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبہر کیطرف رہجاتا ہے مگر سانبہر کیطرف جانے سے باز رکہنے
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان استنے
اونچی ڈولی بناتے ہین کہ کیچڑ خشک ہوکر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار انچ عریض جہاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر روہ
جہنے مین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف روہ دار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کر لیا جاتا ہے پہر جہیل مین سے تازہ پانی بہر دیا

جاتا ہے اور جب تک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پہر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبہر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین غیر خالص نمک بہی جو زمین پر جم جاتا ہے فراہم کیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبہر مین قریب نو لاکہہ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہے
کہ جہیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پر اور جنوب مین سانبہر پر
کنوؤن مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جہیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبہی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جہیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بورون سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بہرتے ہین اسطرح
سالتمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹہہ لاکہہ اٹہاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹہہ آنہ بورہ
سے بہی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہے نوحہ اور گدہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سوا جے پور کے علاقہ مین کہیتڑی کیطرف تانبہ۔ پہٹکڑی
آہن اور سینتہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہاتو کثرت سے ہے مگر

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑ کے
اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمد رفت جہان سے اچھی دہات
نکلی ہے بنائی ہین چونکہ عمدہ دہا پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالنے
مین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی
ہے ایک کان ہین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب
مین ہے ستر آدمی صرف اسی کام مین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے
کہ اکثر بہترین کانین چھوڑدی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ و محتاج
ہین اسواسطے جہان کچھہ بہتر رہگیا ہے وہین کہودتے ہین بہترین دہات
مین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی
نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ مین
اسقدر دہات ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک
تانبہ نکلسکتا ہے۔

कारخانہ مین دہات اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے
ساتھہ پکائی جاتی ہے پہر گول بہٹون مین گلائی جاتی ہے یہہ بہٹیان دو فیٹ
بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موس یعنی دہونکنی چلتی
ہین اور بارہ گہنٹہ مین گلجاتی ہے اور کل دہات بہٹی کی تہ مین جمجاتی ہے
اوسکو بزور کوٹ کر صاف کرلیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹکسال مین
ٹکے کاٹ لیتے ہین۔

اکثر کانون مین نیلا تہوتہا اور پہٹکری کا پانی کہ پہاڑ کی تہ مین بکثرت ہین

मूस धोंकनी

टकसाल

टके

नीलाथोथा फिटकरी

بہار رہتا ہے پانی جوش دینے سے نیلہ تھوتھا علیحدہ ہوکر روہ دار ڈلے بندہ جاتے ہین اور دوسری دفعہ جوش دینے سے بالکل صاف ہوجاتا ہے اور پانی مین پھٹکڑی رہجاتی ہے اوسکو شورہ انیز نیچے سے جمالیتے ہین —

باگور کے پہاڑ مین کہ کہیتڑی کے قریب اور قلعہ کہیتڑی سے بلندی پر واقع ہے تانبہ کی دہا مین سیتہ نکلتا ہے اوسکا مینا کاری مین بہت خرچ ہے کہ دہلی وجے پور وحیدرآباد کو بکثرت بہیجا جاتا ہے۔ قصبہ سنگھانہ کے پہاڑون مین بہی کہ اونکا سلسلہ کہیتڑی سے ملا ہوا ہے تانبہ بہت نکلتا ہے —

सेना
मीनाकारी
सिंघाना

سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کی قسم کا سفید پتھر نکلتا ہے اور خوشنما تعمیرات مین بہت کام آتا ہے عمدہ سنگ مرمر جو آگرہ کے روضہ تاجگنج اور موتی مسجد وغیرہ مین خرچ ہوا ہے کان مکرانہ واقع مارواڑ کا ہے کہ سانبھر کی جھیل سے بیس میل مغرب مین ہے وہان سے جیپور مین آکر تراشا جاتا ہے اور عمدہ چیزین بنائی جاتی ہین مکرانہ کے پتھر پر سرد وگرم ہوا کم اثر کرتی ہے اور جیپور کے سفید پتھر سے جو کسیقدر مدت بعد ہوا کی تاثیر سے زرد ہوجاتا ہے اوسکے اجزا بہت باریک ہین موٹی سیاہ پتھر کی ایک کان اب موضع بھسلانہ پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتڑی مین نکلی ہے اوس سے بہت چیزین تیار ہوتی ہین —

قرب وجوار راج محل مین لالڑی بہت نکلتی ہے مگر اوسکا رنگ سیاہ

भैंसलाना
कोटपूतली
खेतड़ी
राजमहल
लालड़ी

टोडा

اور چمک کم ہوتی ہے اور پہاڑ کے شمالی کنارہ پر ٹوڈہ کے پاس نیلم
کی کان بتلاتے ہین مگر اب اوسکی صرف روایت باقی ہے جس زمین
مین ملتی تھی اب اوسکا کچھ پتہ و نشان نہین ہے -
راج جیپور کی آبادی کا اندازہ صحیح نہین ہوسکتا ہے ٹوڈ صاحب نے
شیخاواٹی مین فی مربع میل اسی باشندہ لکھے ہین اور قصبون کی آبادی
دیکھتے ہوئے یہہ زیادہ نہین ہے - اگر ہر قصبہ مین بیس میل کے فاصلہ
پر بیس ہزار آدمی خیال کیے جاوین تو علاوہ دیہات کے فی مربع میل
پچاس آدمی ہوتے ہین پس شیخاواٹی کیواسطے فی مربع میل پچاس کے
حساب سے دو لاکھہ پچاس ہزار کی آبادی قریب بصحت ہے اور اگر
باقیماندہ ملک مین فی میل مربع ۱۵۰ کس کہ بہت واجبی اندازہ ہے خیال
کرین تو پندرہ لاکھہ ہوتے ہین کہ اسطرح کل ملک کی آبادی ساڑھے سترہ
لاکھہ آدمیون کی ہوتی ہے -
جیپور کے آباد ان حصون کی آبادی راجپوتانہ کے دیگر ممالک سے
مختلف نہین ہے مگر شیخاواٹی کی خصوصیت لکھنے کے لایق ہے یہہ کل ملک
شیخاوت راجپوت ٹھاکرون کے قبضہ مین ہے شیخ جی اونکا مورث اعلے
جیپور کے بارہوین مہاراجہ صاحب اودے کرن کا پوتا تھا سابق مین
شیخاواٹی پر قایم خانی لوگ کہ چوہان راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین
قابض تھے مہاراجہ اودے کرن نے اونکو مغلوب کرکے شیخاواٹی کو
فتح کیا مگر اونکی بود و باش ملک مین رہی آخرکار شیخاوت ہی اونسے

مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار کین کہ مثل ہندو دیوتون
کے مسلمان پیر و پیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے ہنلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی غارتگری
کرکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلاتعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ و بمبئی و کنٹجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سالار
جنگ صاحب وزیر حیدرآباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانیو
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کی ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے بمرور عرصہ سنو برس راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجھکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین منقسم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہے
ہین سیکر مین جس چہوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسکو مار ڈالا۔
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا۔ اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہر اور

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہو جاتا ہے سلطانہ و گانگیا سر و کہیالی و ٹائیلن
وغیرہ دیہات مین اسقدر ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند
بیگہہ اراضی ہے۔
شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلی گردہر سنگہ کے
نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف
دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی
غریب یا امیر ہین سب بلقب راجہ معروف ہین تابحدیکہ جو افلاس وکم
استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور
اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔
منوہرپور کے راؤ صاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل
شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے
سوائے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار بلقب راؤ راجہ
ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ و لہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ
قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور راؤ کے بہائی بیٹون
مین سے چند ٹہاکر بہوبہہ و پاتودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست
و سرکش ہین چنانچہ ڈونگرسنگہ ٹہاکر عرف ڈونگ جی جس نے بار وٹہیہ
یعنی باغی ہو کر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہو کر
محبس آگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑ کر اوسے
فرار کر لایا موضع بہوبہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

सीकर
रामगढ़
लछमनगढ़
फतहपुर
विठोठ
पाटोदा
श्यामगढ़
वारोठिया

विठोठ

مگر شیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جز و اعظم پر بتعداد کثیر پہیلا ہوا ہے ساودل سنگہ جی والون کا ہے اونکا مکاس قصبہ اودیوسر ہے۔ اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کرکے جہونجہنون پر قبضہ کیا تہا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹہاکرون کا مورث اعلےٰ ساودل سنگہ تہا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگہ - نول سنگہ - زوراور سنگہ کیسری سنگہ - اکہے سنگہ انمین سے اکہے سنگہ لاولد رہا باقی چارون نے اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون مین تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نول گڈہ - منڈاوا ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمعیل پور - جلہوترہ - پرسرامپورہ دیوراواس - چندانہ - ہیروہ - بدن گڈہ - ڈومرہ - گانگیاسر - ٹائین سلطانہ - بیسیون جایداد ہوگئین اور اون مین سے بہی اکثر مین وجاگیر اور بعض مین بیش تیس حصہ دار ہوگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے - ڈونڈلود و سورج گڈہ - و نولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیش بیس تیس تیس ہزار اور غایت درجہ بساؤ کے ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس مین سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس تقسیم اور ٹہاکرون کے مقامات مختلفہ پر سکن گزین ہونیکے قصبہ جہونجہنون سب کا مشترک دار الریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگہ کے زیادہ اولاد نہوئی اور بجز حق وارثان بہار سنگہ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد نے اپنی ہمت و لیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کرکے کل خاندان مین

सादूलसिंह

बिसाउ
सूरजगढ़
नवलगढ़
[illegible]
[illegible]
[illegible]सीसर
[illegible]सी सर
मंडरेला
[illegible]लपुर
[illegible]
परसरामपुरा
देवरावास
चंदाना
हीरवा
वदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
टांई
सुलताना

فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیتڑی لکھا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر
سادول سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکھا جاتا ہے - علاوہ صاحب جایداد شیخاوتون
کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچھہ آمدنی نہین رکھتے ہین صرف چند دیہات مین
بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی
نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انہین بڑا گروہ
سلحدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلحدی سنگہ ٹہاکر سادول سنگہ
کا بھائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تندمزاجی سے شریک جایداد نہوسکا اوسکی
اولاد کہیرورڑ - جاکہل - نگلی - سوہن واڑی - کہرب - دیوتہ - چہاردڑہ
وغیرہ چہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران سادول سنگہ
جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین -

सलहदीसिंह

खीरोड़
जाखल
नगली
मोहनवाड़ी
खड़ब
देवता
चारदड़ा

راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور خصوص کہیتڑی و شمال شرقی حصہ
مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ
کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل
ملک مین پھیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ
کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی و
غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان
راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار ملنا دشوار
نہین ہے ہر تجارت کے شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی
مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایم خانی

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے
ہین ساہوکار بہی مینہ مجرون کو نوکر رکہتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ
ہوکر ارسال مال مین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل مین لاتے ہین ساہوکار
اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست
راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اُجرت ملتی ہے مگر
چونکہ ان لوگون کی بہی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین
ہوکر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اُجرت مین کفایت رہتی
ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر
سے بندوبست نہین کیا گیا ہے۔

علاقہ کہیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق
مینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین
کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدرآباد دکن کی سڑکون
پر ہوتی ہین۔

علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجھی جاتی ہے مگر خالصہ
مین صرف پینتیس یا اڑتیس لاکھ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین
بعض خوشترین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر
بصیغہ پن ارتہہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین
اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری
نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہین

اسمین داخل ہین۔
دوم رئوساے اطاعت گزین جنکے بزرگ فتح کرکے باستحقاق قبضہ قدیم مہاراجہ صاحب کی فتح سے پیشتر قابض تہے اون کے ممالک مقبوضہ راج سے نہین ملے ہین یا جنہون نے اپنی خوشی سے راج کی پناہ لی اونمین علی العموم شیخاوت داخل ہین۔ ان مین سیکر بقدر چار لاکہہ کہیتڑی بقدر ڈہائی لاکہہ اونیارہ ڈیڑہ لاکہہ داخل ہین۔
ان دو قسمون کی جایداد بالاجتماع پندرہ لاکہہ کی ہے اور جیساکہ نقشہ آمدنی سے واضح ہوگا ساڑہے تین لاکہہ روپیہ خراج دیتے ہین۔
سیوم جاگیردار جو کچہہ خراج نہین دیتے مگر جاگیر کے عوض نوکری کرتے ہین خود اونکی ہی تحریر سے اونکی آمدنی اٹھائیس لاکہہ روپیہ کی ہے مگر اصل مین زیادہ تبلاتے ہین۔
چہارم انعام وپن ارتہہ شہر جیپور کی مشہور عبادت شعاری اور اوقات مختلف مین مندرون کو عطیات کثیر ملنے کے سبب سے و نیز ملکی وجنگی خدمتون کے معاوضہ اور خادمان وغیرہ کے انعام کیوجہہ سے اس قسم مین بہت ملک داخل ہوگیا ہے یہہ عطیات اٹہائیس لاکہہ کے قریب ہین مگر اورون کی نسبت یہہ اندازہ کم معتبر ہے کیونکہ اونکا بصحت حساب ہوا ہے اور انکا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ پس ملک کی کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۷۰۰۰۰۰

خالصہ	خراج گذار واطاعت گزین	جاگیر دار	پن ارتہہ
۳۶۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰

یہہ تفصیل کروڑ روپے سے زیادہ ہے مگر جرمانہ و مال لاوارث مسترده سائرقان و جرمانہ و نذرانہ سند نشینی کی رقمین کہ اسمین داخل ہین ملک کی آمدنی سے علاوہ ہین جیپور کے انتظام مین نرمی اور سستی کا نقص ہے باشندگان شہر و منتظمان ملک آسایش پسند ہین اور جس کام مین تکلیف ہو اوس سے متنفر ہین سب عیش و دل لگی مین مصروف رہتے ہین غبن اور رشوت ستانی کا بازار گرم ہے کیونکہ موجبات ترغیب بہت ہین اور سزا کا خوف بالکل نہین ہے اظہار ہمت کیواسطے قوت کی کمی نہین ہے مگر سختی یا خود اختیار عمل کرنیکی کسیکو خواہش نہین ہے اجراے کار مین طوالت بہت ہوتی ہے مگر انسانی عدل کی خواہش موجود ہے فی الجملہ ہر امر پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ دانشمند ہے اور انتظام ملک مین جیپور راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے فائق ہے اب راج جیپور کے علاقہ کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے -

کل قصبات و دیہات راج ۵۵۳۸

خالصہ کے ۱۸۱۳ ٹہاکران و معاملت گذاران ۱۸۲۲ انعام و بخشش و خیرات ۱۹۰۳ ہین -

جے پور دار الحکومت کہ بجز جنوب کے ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے مختصر میدان پر واقع ہے شمال مین شہر سے ملحق کئی سو فیٹ کی بلندی کا پہاڑ اور اوسپر عالیشان محل ہین جنوب کیطرف اس پہاڑ کی چڑہائی بہت کہڑی اور ناقابل گذار ہے مگر البتہ شمال کیطرف بتدریج آمیر قدیم دار الریاست تک پست ہوتا گیا ہے شہر جے پور کا طول مشرق و

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال وجنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہرطرف پختہ شہرپناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگر اس شہرپناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بھی کم ہے کہ اس سبب سے ریتہ جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر مقام
پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہوگیا ہے اور اگر کبھی اس فصیل کے گرد
خندق تھی تو اوسکا نشان مٹادیا ہے فصیل شہرپناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گھوگھس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے دمدمے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کیے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابلہ مین جےپور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے —
صدر بازار جو شرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال وجنوب مین اوس سے
عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار و کوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہورہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا گیا ہے

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ مع مکانات متعلقہ وسط کے مربع مین کہ طول ہین نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند برجین اور اون پر چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند سور چہ دار فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشون پر فوارہ اور سرو وشمشاد کے درخت اور پھلوار اور جابجا آرایش کے چبوترے بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے کو نال یا باغ ہین ہوکر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات ہین بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون ہین بھی مکانات اسی پتھر کے بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے۔

توپخانہ ہین توپین ڈہالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر دریتولا وہان کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین ہین کہ اون ہین کمائے ہوئے لوہے کی شلاخین اوپر سے مرکب دہات کا غلاف لگاکر جائی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین۔

مہاراجہ جے سنگہ صاحب کا عظیم الشان مناظرہ گاہ ابتک صحیح وسالم و درست ہے
مگر فی زمانہ یہان کا کوئی پنڈت اوسکا استعمال نہین کرسکتا ہے علاوہ بڑی بڑے
دوایر درجہ نما وارتفاع منحرف وسمت الراس وستون وغیرہ سکے کہ پختہ مصالحہ سے
تعمیر ہوئے ہین پیتل کے بڑے اور بہت وزنی دایرے لگے ہوئے ہین اگر کوئی
سمجھنے والا ہو تو تحقیقات علم نجوم اور گردش اجسام فلکی کیواسطے نہایت کارآمدہین
مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی آمیر وڈہونڈارنے اٹھارہوین صدی سنہ
عیسوی کے شروع مین اس شہر کو آباد کرکے اپنے نام سے نامزد کیا تہا اور
اپنی بود وباش اور کل راج کا کارخانہ قدیم شہر آمیر سے یہان کو منتقل کیا تہا کہ
جب سے روز بروز کم ہوکر اب آمیر ویران ہوگیا ہے۔ ۱۸۵۸ء و ۱۸۶۱ء مین
جے پور کی مفصل مردم شماری ہوئی تہی اوسمین ہر ایک گہر کے مالک کا نام وپیشہ و
تعداد مردمان قبیلہ بہ تفصیل مرد وعورت وملازمان وغیرہ مفصل لکھے گئے ہین فصیل
شہر کے اندر چالیس ہزار گہر شمار مین آئے مگر اون مین سے ہزار گہر ٹہاکران و
برہمنان کی تفصیل نہین لکھی گئی گرد نواح کے محلہ جات مردم شماری مین داخل
نہ تہے اونکو تخمیناً دس ہزار تصور کیا جاوے تو کل پچاس ہزار گہر ہوتے ہین اور
شہر کے اندر وباہر کل آبادی قریب دولاکہہ آدمیون کی ہے مگر جولائی ۱۸۷۰ء
مین باہتمام منشی رام نراین خانہ شماری ہوئی اوسمین گہر ۱-۲۷٫۶۸۶ اور ۱۳۷۸۸۷
آدمی درج ہوئے تہے اس اختلاف کا سبب تحقیق نہین ہوا ہے۔

اندرون شہر ۲۲۳۵۶ گھر ۱۱۶۵۶۳ کس				بیرون فصیل شہر ۵۳۳۲ گھر ۲۱۳۲۴ کس			
مرد	عورت	طفل	دختر	مرد	عورت	طفل	دختر
۴۵۳۱۶	۴۴۰۴۱	۱۶۳۹۷	۱۰۸۱۹	۹۴۰۰	۶۵۸۹	۳۰۵۵	۲۲۸۰

شہر کے گرد ہر طرف کو کہین بلند پہاڑون پر اور کہین زمین کے سطح پر حملہ آور فوج کے مقابلہ کیواسطے قلعات بنے ہوئے ہین اون مین سے اکثر مین توپین اور سب مین جمعیت سپاہ رہتی ہے ۔ جے پور کا عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے ۔

آمیر جے پور سے چار میل شمال مین پہاڑون کے اندر ایک مختصر تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے مندر و مکانات اور گلیان پہاڑون کے نالون پر کہ تالاب سے ملے ہین متفرق ہین ان گلیون مین کہ بہت پیچدار اور درختان کثیر کے سایہ سے تاریک ہین اب بجز برہنہ خاک آلودہ لٹادہاری بیراگیون کے کہ ویران مکانات اور مندرون مین رہتے ہین کوئی بود و باش نہین کرتا ہے تالاب کے مغربی کنارے اور پہاڑ کے دامن پر آمیر کا عظیم الشان محل اور سلا دیبی کا مندر ہے اوسکی تعمیر بہت مضبوط اور عریض آثارون کی اور کاشمیر کی ابتدائی تعمیرات سے بہت مشابہ ہے جیکومنٹ صاحب اور ہیبر صاحب دونون نے لکھا ہے کہ ہم نے ایسا دلچسپ خوشنما اور خوبصورت مقام اور کوئی نہین دیکھا ہے پہاڑ کی ڈہال کے اوپر اور اندرونی تاریک مقام مین مگر چار برجون سے

आमेर

सल्लादेवी

जेकोमंट
हीबर

محفوظ زنانہ محل ہے اور اوس سے برتر مگر بذریعہ برجون اور دروازون کے
محل سے ملا ہوا بڑا قلعہ ہے اوسکے ہر طرف دمدمے اور مورچے بنے ہوئے ہین
اور سب سے بلندی پر ایک عمدہ خوشنما مینار ہے زمانہ جنگ وجدل مین بطور قلعہ
مستعمل ہونے کے سواے یہہ مقام بطور خزانہ اور جیلخانہ راج کے کار آمد ہے
کہتے ہین کہ سلا دیبی کے مندر مین ہنود کے زیادہ جاہلانہ اور بیرحم زمانہ مین
ہر روز آدمی مارا جاتا تھا اب بجاے اوسکے بکرا مارا جاتا ہے ۔جیپور کے آباد
ہونے سے پیشتر آمیر دارالریاست تھا اوسکا موقع عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ
۵۹ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ ہے ۔

रन्थम्बोर

رنتھمبور راج جیپور کی جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف عرض بلد شمالی
۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر ایک مضبوط قلعہ ہے
کہ ایک پہاڑ پر جسکے ہر طرف عمیق اور پیچدار نالے ہین اور صرف ایک تنگ راستہ
ہے اوسکی بلندی پر پہونچ سکتے ہین اور ہر طرف سے بلند کھڑے ہوئے پہاڑون
سے محروس ہے واقع ہے ۔

اوپر جاکر پہاڑ کی بلندی ایسی سیدہی ہو گئی ہے کہ صرف زینون سے اوس پر
چڑہتے ہین اور راستہ مین متواتر چار دروازے آتے ہین پہاڑ کی چوٹی
پر کہ قریب ایک میل طول مین اور اسیقدر عریض ہے بڑے آثار کی سنگین
فصیل بنی ہوئی ہے پہاڑ کی بلندی وپستی کے موافق بلند وپست ہو گئی ہے اور
بنظر استحکام وحفاظت جابجا برجین اور مورچے ہین احاطہ کے اندر حاکم یعنی قلعہ دار
کی سکونت کیواسطے محل ہے اور ایک مسلمان پیر کا مزار اور مسجد ہے اور قلعہ کی

سپاہ کیواسطے مکانات ہین برساتی چشمون اور تالابون سے کہ قلعہ کے اندر
ہین پانی آتا ہے قلعہ سے مشرق کیطرف بذریعہ تنگ وسنگین زینہ کے ملا ہوا
قصبہ ہے یہہ قلعہ جیساکہ توپون کے ایجاد سے پیشتر ناممکن التسخیر سمجھا جاتا تہا
ویسا ہی زمانہ حال کے سامان جنگ کے مقابلہ مین اسوجہہ سے کہ ہرطرف بلند
پہاڑون کا لگاؤ ہے کچھہ کارآمد نہین ہوسکتا ٹفنہلر صاحب نے لکھا ہے کہ
टेफिन्थलर
اس قلعہ کو رانا ہمیر نامی راجپوت رئیس نے تعمیر کرایا تہا ۱۲۹۱ع مین دہلی کے
جلال الدین پٹھان بادشاہ نے اوسکا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہوسکا - اور اوسکے
جانشین علاؤالدین کے عہد مین اوسپر بہیم دیو راجہ قابض تہا کہ اوس نے
भीमदेव
۱۲۹۷ع مین ایک امیر شاہی کو جو اپنے آقا کے غضب سے مفرور ہوکر آیا تہا
اس قلعہ مین پناہ دی تہی ۱۲۹۹ع مین علاؤالدین کے وزیر نصرت خان نے
اس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر قلعہ والون نے کل کے ذریعہ سے ایسا پتھر مارا کہ نصرت خان
مرگیا اور راجہ نے قلعہ سے باہر نکلکے پٹھانون کی فوج کو بہت کشت وخون کے
ساتھہ شکست دی - تہوڑے عرصہ بعد علاؤالدین نے بذات خود آکر لڑائی
پھر شروع کی اور گردنواح کے ایک بلند مقام سے گل اندازی کرکے فصیل کے
اوپر تک پشتہ بنالیا اور یکبارگی حملہ کرکے راجہ کو مع اہل قبیلہ اور سپاہ قلعہ کے
قتل کیا اور قابض ہوگیا کچھہ عرصہ بعد غالباً چودہوین صدی کے اخیر مین جب
تیمور لنگ کے حملہ سے ہندوستان مین شورش ہوئی یہہ قلعہ بہی پٹھانون کے
قبضہ سے جاتا رہا اور لکھا ہے کہ ۱۵۱۶ع مین شاہ مالوہ کے قبضہ مین تہا ۱۵۲۸ع
مین راجہ بکرماجیت راجہ نے شاہنشاہ بابر کو خالی کردیا اور بالعوض اوسکے شاہنشاہ

سے شمس آباد مع ملک متعلقہ لیا ۹۵۳ھ مین ہمایون نے دہلی کے پٹھان بادشاہ محمد شاہ سور عدلی کو خارج کیا قلعہ دار نے یہہ قلعہ بوندی کے راجہ کو خالی کر دیا اوس نے تہوڑے عرصہ بعد اکبر کو دیدیا اور عوض مین بہت ملک اور عزت حاصل کی انجام کار غالباً ۱۱۶۱ھ مین جب احمد شاہ درّانی کی حملہ آوری سے سلطنت مغلیہ تباہ ہوئی مہاراجہ صاحب جے پور کے قبضہ مین آیا اب اوسپر مہاراجہ صاحب اور چند ٹہاکران مطیع ریاست کا بشراکت قبضہ ہے اور ہر فریق کے ذمہ کسیقدر فصیل اور دروازون کی حکومت منقسم ہو رہی ہے یہہ قلعہ جے پور سے ۵۷ میل جنوب مین ہے —

نمبر	نام قصبہ ودیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	بامنواس	۲۶	۳۴	۷۶	۳۷	بڑا قصبہ آگرہ نصیر آباد کی سڑک پر ۱۰۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ✤
۲	بگرو	۲۶	۴۹	۷۵	۳۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۴۲ میل جنوب مغرب آگرہ سے ✤
۳	بسوہ	۲۷	۷	۷۷	۴۰	جے پور سے ۵۰ میل شمال شرق مین بڑا قصبہ ہے اوسکی خام فصیل شہر پناہ ہے ✤
۴	بیراٹھہ	۲۷	۲۷	۷۶	۱۴	یہہ بہت قدیم قصبہ جے پور سے ۴۱ میل شمال شرق مین ہے ✤

बामनवास

बगरू

बसवा

बैराठ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۵	چاکسو چاٹسو	۲۶	۳۶	۷۶	۰	یہہ بہی قدیم قصبہ راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۱۴۲ میل آگرہ سے جنوب بمغرب مین ہے	चाकसू चाटसू
۶	چومون	۲۷	۱۲	۷۵	۵۰	قدیم قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط شہر پناہ اور اندر پختہ قلعہ اور خوشنما بازار ہے زمین سیراب اور باغات و سرسبزی کی بہت رونق ہے ناتہاوت ٹہاکرون کی یہان بود و باش ہے ٹہاکر کی آمدنی یکلکہہ بیس ہزار سالانہ ہے	चोमूं नाथावत
۷	ٹوگی	۲۶	۲۴	۷۵	۲۶	راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے ۸۴ میل مشرق مین بڑا قصبہ ہے یہان کا ٹہاکر کنہگاروت راجپوتون مین سرگروہ ہے ملک سیراب اور زرخیز شہر مین کلیانجی ٹہاکر کا مندر ہے اوسکی پرستش کیواسطے ہندو لوگ دور سے آتے ہین	टिग्गी कलियानजी
۸	ملارنہ ڈونگر	۲۶	۱۴	۷۶	۴۱	جےپور سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین ہے	मलारना डूंगर
۹	دونی	۲۵	۵۳	۷۵	۴۷	بہت آبادان قصبہ اور اوسکے گرد خام شہر پناہ ہے اگرچہ اوسپر توپین نہین	दूनी

نمبر	نام قصبہ ودیہات	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد مشرقی — درجہ	طول بلد مشرقی — دقیقہ	کیفیت
						ہیں گذشتہ ۱۸۱۶ع مین دولت راؤ سیندہیہ نے حملہ کیا تب اوسکا خوب مقابلہ ہوا اور ہٹا دیا ٭
۱۰	ڈوڈو	۲۶	۴۰	۷۵	۱۸	اس قصبہ مین سات سو گہر اور سو دوکانین ہین آبادی کے گرد سخت کنکرون کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد عمیق خندق اور ریتی ہے ٭
۱۱	دوسہ	۲۶	۵۰	۷۶	۲۹	یہہ وسیع اور آبادان قصبہ ایک پہاڑ کے دامن پر واقع ہے یہہ پہاڑ اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے اوسکا چار میل کا محیط ہے علاوہ اسکے کہ پہاڑ پر بہی ہرطرف سے چڑہنا محال ہے اوسکے کنارہ پر مورچہ دار دیوار بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے ایک سمت مین اوس سے ملحق دو برج ہین فی زمانہ یہہ قلعہ بطور محبس کے مستعمل ہے قصبہ کی سنگین مگر شکستہ فصیل ہے اور اوسمین ایک

डूडू

दौसा

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						عمدہ مندر اور چند چہوٹے مندر اور ایک مسجد مین انکے سواے اور بہی اچہی اچہی عمارتین ہین ٭
۱۲	گوڈہ (गुढा)	۲۷	۴۰	۷۶	۳۱	جے پور سے ۳۹ میل شمال مشرق مین بلند کہڑے ہوئے پہاڑ کے نیچے واقع ہی
۱۳	ہنڈون (हिन्डोन)	۲۶	۴۱	۷۷	۱۰	راستہ آگرہ و متوبہ آگرہ سے ۱۷ میل جنوب مغرب مین ہے سابق مین یہہ بڑا قصبہ تہا مرہٹون کی ظلم و تعدی سے تباہ ہوگیا مگر اب بہی بہت آبادی ہے ٭
۱۴	جیلو (जीलो)	۲۷	۵۰	۷۶	۰	ضلع توراواٹی مین بڑا قصبہ ہے جیپور سے ۴۳ میل شمال مین ٭
۱۵	جہلاے (झिलाय)	۲۶	۸	۷۶	۱۰	راستہ نصیرآباد و گوالیار نصیرآباد سے ۸۲ میل مشرق مین قصبہ اور قلعہ ہے یہان کے راجاوت سردار مہاراجہ صاحب جے پور کے خاندان مین قریب ترین ہین
۱۶	لال سوٹ (लालसोट)	۲۶	۳۲	۷۶	۲۹	جے پور سے ۴۳ میل جنوب مشرق مین ہے
۱۷	مادہوراجپورہ (माधोराजपुरा)	۲۶	۳۵	۷۵	۴۲	راستہ دہلی و متوبہ ۱۹۰ میل جنوب مغرب

نمبر	نام قصبہ ودیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
						دہلی سے ؛	
۱۸	مالپورہ	۲۶	۱۷	۷۵	۲۵	راستہ دہلی و نیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے	मालपुरा
۱۹	منوہرپور	۲۷	۱۹	۷۶	۱۰	راستہ دہلی و منوہرپور دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین ؛	मनोहरपुर
۲۰	مادہوپورہ عرف نیاشہر	۲۵	۵۵	۷۶	۳۳	۱۷۲ میل جے پور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبہ سرحد بوندی پر واقع ہے برونٹن صاحب لکھتے ہین کہ اس نواح مین اس سے بڑا شہر جے پور کے سوائے اور کوئی نہین ہے ؛	माधोपुरा नयाशहर
۲۱	اونیارہ	۲۵	۵۵	۷۶	۱۰	یہہ قصبہ ریاست اونیارہ کا صدر ہے اوسمین راؤ راجہ کی سکونت کا پختہ قلعہ ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے ؛	उमयारा
۲۲	پاٹن	۲۷	۴۷	۷۶	۹	یہہ مقام توراواٹی کی بتیسی کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ء مین بائلو صاحب وہان گئے تھے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروہ راو لچھمن سنگہ تہا اس نے اپنے باپ کو قتل کرکے سند حاصل کی تھی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا کہ جس محل مین	पाटन बायलोसाहब

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تہا وہان کی بود و باش چہوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تہا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تہا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گلاب وغیرہ اشیاء مہیا رکہتے تہے۔ اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راج جیپور کا خراج گذار ہے مینون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہوکر دور دور تک واردات کرتے ہین اور پہر بعید از گذر مسکنون مین آکر مال مسروقہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی نے اونکو کسیقدر سزا دی تہی کہ بعض نے یہ پیشہ چہوڑ کر کاشتکاری اختیار کر لی ہے قصبہ پانڑہ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض البلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						پہاڑ کے قلب مین دامن کوہ پر آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل ہے دہلی سے سو میل جنوب مغرب مین ہے
۲۳	رانگڈہ دانتہ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۴۱ میل شمال مغرب جے پور سے ہے
۲۴	ساموت	۲۷	۱۳	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۴۳ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے ٹھاکر ناتھاوت اور بلقب راو ملقب ہین
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۳	جے پور سے ۹ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ چھینٹین اور رومال رنگے جاتے ہین
۲۶	سینتھل گڈہ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی و جیپور پر جے پور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی و مئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوسکے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۲۵ میل جنوب مغرب

रामगढ दान्ता
सामोत
सांगानेर
सैन्थलगढ
शाहपुरा

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						مین واقع ہے ؛	
۲۸	ٹوڈہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جے پور سے ۶۲ میل جنوب مغرب مین ہے ؛	टोडा
۲۹	بجرو	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جے پور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے ؛	बजरो
۳۰	لاسہ کلان	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۲۹ میل مشرق مین شہر پناہ خام ہے ؛	लासा
۳۱	چوتھ کا بٹرواڑہ	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین ؛	चौथका बरवाड़ा
۳۲	ڈانگر تھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جے پور سے ۳۶ میل جنوب مین ٹونک سے ۱۵ میل شمال مین ؛	डांगरथल
۳۳	دریبہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جے پور سے ۵۰ میل شمال مین ؛	दरीबा
۳۴	ایشرودہ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جے پور سے ۶۰ میل جنوب مین بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہین کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے ؛	ईशरोदा ब्रोटन
۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۴ میل جنوب مشرق مین	घाटा
۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۶۶ میل شمال مشرق مین ؛	जोवनेर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۳۷	کہیلہ	۲۶	۴۱	۶	۵۵	راستہ اگرہ و نصیر آباد پر ۸۲ میل جنوب مغرب اگرہ سے ۔	खेमला
۳۸	کہرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستہ اگرہ و بوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ۔	खिरनी
۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ اگرہ و مئو پر اگرہ سے ۹۸ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین ۔	खुशालगढ़
۴۰	ککوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ۔	ककोड़ा
۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جے پور سے ۱۱ میل مشرق مین ۔	कानोता
۴۲	کنواڑہ	۳۵	۴۶	۷۵	۵۰	۱۸ میل جنوب مین جے پور سے ۔	कनवाड़ा
۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۳۳	جے پور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ۔	लम्बया
۴۴	لواین	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستہ اگرہ و نصیر آباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب اگرہ سے ۔	लवायन

کیفیت	طول بلد مشرقی		عرض بلد شمالی		نام قصبہ وغیرہ	نمبر	
	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ			
راستہ ہانسی و نصیرآباد پر ۱۰۰ میل نصیرآباد سے شمال مشرق مین ۞	۴۲	۷۵	۲۶	۲۷	مادہوپورہ	۴۵	माधोपुरा
۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ۞	۳۳	۷۵	۲۸	۲۷	مادہوپورہ	۴۶	माधोपुरा
۷۹ میل جنوب مشرقی جیپور سے ۞	۷۴	۷۶	۵۶	۲۵	مادہوپور	۴۷	माधोपुर
راستہ اجمیر و آگرہ پر آگرہ سے ۸۷ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گہر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ۞	۴۴	۷۶	۵۸	۲۶	مان پور	۴۸	मानपुर
راستہ آگرہ و مئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بنہن ندی پر واقع ہے	۴۷	۷۶	۴۰	۲۶	مینہ پاڑہ	۴۹	मेनापाड़ा
راستہ آگرہ اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ۞	۱۰	۷۶	۵۲	۲۶	سوہن پورہ	۵۰	मोहनपुरा
راستہ آگرہ و اجمیر پر اجمیر سے ۸۴ میل مشرق مین ۞	۴۵	۷۵	۴۰	۲۶	موضع آباد	۵۱	मोजे आबाद
اجمیر سے ۸۰ میل شمال مشرق مین ۞	۵۹	۷۴	۳۴	۲۷	پنچبہ	۵۲	नीमच
۱۷ میل جنوب مغرب جےپور سے ۞	۴۰	۷۵	۰	۲۶	نصیردہ	۵۳	नसीरदा
جےپور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین	۲	۷۶	۲۱	۲۶	نوائی	۵۴	निवाई

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						یہان سنہ ١٨٠۴ع مین بغرض فتح رام پورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تہا کہ اوسمین سے کرنل ڈون صاحب کے دستہ سنے رام پورہ پر حملہ کیا تہا ؛
۵۵	پالی	٢۵	۵٠	٧٣	٣٧	جہیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ١٨ میل جنوب مشرق مین ؛
۵٦	پہاگی	٢٦	٣۴	٧۵	٣٨	راستہ دہلی و نیمچ پر نیمچ سے ١٨٠ میل شمال و مشرق مین ؛
۵٧	پلوده	٢٦	٣٧	٧٦	۵٣	آگرہ و کوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ١٩٠ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے ؛
۵٨	پیپلاے	٢٦	٣١	٧٦	٣۵	جے پور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے ؛
۵٩	پچیور	٢٦	٣٠	٧۵	٢۴	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۴٠ میل شمال مشرق مین ؛
٦٠	پنواڑ	٢۵	۴٨	٧۵	٣٦	٨١ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛
٦١	رحیم گڈه	٢٧	٣	٧٦	۵٨	راستہ آگرہ و اجمیر پر آگرہ سے ١٢ میل

पाली

फागी

[illegible]लोदा

पिपलाय

पचेवर

पनवाड़

रहीमगढ़

نمبر	نام قصبہ و شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						مغرب مین اس گانو مین دوہرہ مورچون کی فصیل اور چہ برجون کا قلعہ ہے ؛	
۶۲	رینوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی ومئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛	रेनवाल
۶۳	روپ گڈھ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	سجے پور سے ۴۵ میل شمال و مغرب مین	रूपगढ़
۶۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	سجے پور سے ۴۹ میل جنوب مغرب مین	सकोन
۶۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ ونیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛	सरसाप
۶۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آبادان گانو اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ ونیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے	सावर
۶۷	شیر گڈھ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	سجے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین	शेरगढ़
۶۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	سجے پور سے ۲۴ میل جنوب مین ؛	थली
						شیخاوائی	
۶۹	سیکر	۲۷	۳۶	۲۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ کی لکھی ہے	सीकर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مگر یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۸۳۵ء مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہو گیا تہا
۷۰	رامگڈہ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	مغربی سرحد شیخاوانی ملحق بیکانیر پر بہت آبادان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جےپور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہ
۷۱	فتح پور	۲۷	۵۸	۷۵	۵۸	اس قصبہ کے گرد پست اور نا مضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلون کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچھمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور رونق پر تہا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہو گیا پانی کہاری ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے ؛

रामगढ़

फतहपुर

کیفیت	طول بلد مشرقی		عرض بلد شمالی		نام قصبہ و دیہہ	نمبر	
	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ			
خوبصورت قصبہ شہر جےپور کی وضع پر باقاعدہ آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعہ ہے سنہ ۱۸۰۶ء مین راؤ لچھمن سنگہ نے اس قصبہ کو آباد کیا تہا ؛	١١	٧٥	٤٨	٢٧	لچھمن گڈہ	٧٢	लक्ष्मनगढ़
خوشنما قصبہ ہے کثرت درختان اور باغون کی بہت رونق ہے خصوص اسوجہ سے کہ گرد و نواح کا ملک خشک و بے برگ جنگل ہے یہہ قصبہ شیخاوت ٹہاکران اولاد ٹہاکر ساڈول سنگہ کا مشترک دارالحکومت ہے ہر ایک ٹہاکر کا علیحدہ مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چھاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے	٣٢	٧٥	٥	٢٨	جہونجہنون	٧٣	झुनझुनू
ایک ریاست کا صدر ہے کہ وہان کے راجہ کے علاقہ کہیتڑی اور پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب کی چھہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ؛	٥٣	٧٥	٠	٢٨	کہیتڑی	٧٤	खेतड़ी
الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ خوشنما	٥٥	٧٥	٦	٢٨	سنگہانہ	٧٥	सिंघाना

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قصبہ سنگین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ٦٠٠ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب مغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہا بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ وقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہا بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوائی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیتڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے کہنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوتے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ٣٠ سے ساٹہہ فیٹ

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	عرض بلد مشرقی درجہ	عرض بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						تک بن گیا ہی علیحدہ پہاڑیون پر چار برج بنے ہوئے ہین ؛
۷۶ कोटपूतली	کوٹ پوتلی	۲۷	۴۳	۷۶	۱۶	یہہ قصبہ دراصل توراواٹی مین ہے مگر کہیتڑی سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجہا جاتا ہے کوٹ یعنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دو لفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اوسپر مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا ؛
۷۷ बसाऊ	بساؤ	۲۸	۱۴	۷۵	۱۱	جہونجہنون سے ۲۲ میل شمال مغرب مین ؛
۷۸ सूरजगढ़	سورجگڈہ	۲۸	۱۷	۷۵	۴۹	جے پور سے ۹۵ میل شمال مین ؛
۷۹ नवलगढ़	نول گڈہ	۲۷	۵۱	۷۵	۲۶	آبادان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ؛
۸۰ मंडावा	منڈاوہ	۱۸	۱	۷۵	۱۸	جے پور سے ۶۱ میل شمال مغرب مین ؛
۸۱ खंडेला	کہنڈیلہ	۲۷	۳۴	۷۵	۴۰	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین سالانہ ہزار روپیہ خراج دیتے ہین ؛

نمبر	نام قصبہ ودیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۸۲	بہالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب مغرب دہلی سے ؛	भालोट
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۳۸	جہونجہنون سے ۱۰ میل شمال مشرق مین	वगड
۸۴	بلہرہ	۲۷	۵۳	۷۵	۱۵	بیشتر بڑا قصبہ تہا چہہ گز بلند پختہ فصیلون اور پختہ گہوگس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ وعمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونے کے سبب سے ۱۸۳۵ء مین مسمار کیا گیا	वलहरा
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	वराई
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۷۶	۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	वसई
۸۷	گوہالہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب مین ؛	गुहाला
۸۸	گڈھہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جےپور سے ۶۶ میل شمال ومغرب مین ؛	गुढा
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۶۷ میل شمال مشرق مین ؛	लोहसल
۹۰	منڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق مین ؛	मंडाई
۹۱	منڈریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جہونجہنون سے ۱۳ میل شمال مین ؛	मंडरेला

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے پسر کش کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے پوتون مین سے کسی نے اپنی موروثی دار الریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر روہتاس کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے ۲۹۵ء مین مغرب کیطرف چلکر نرور زمین جسکو قدیم لوگ نشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر واقع کچھواہاگار اور گوالیار بہی آباد کئے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پامال پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سورا سنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولارائے نے موروثی ریاست سے مخروج ہوکر ۹۶۷ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔

کہتے ہین کہ جب سورا سنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج چہینکر صغیر سن ڈہولارائے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور اوسمین مینون کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

कुश
सोन
रोहतास
नल
नरवर
निषिध
लाहर
कछवाहागार
सवरासिंघ
ढोलाराय
ढूंढार
ढोलाराय
खोगंगा

سانپ پہن چڑہائے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شکونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہین
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جوابدیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ ڈوکرہ اوٹہاکر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنے کی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولارائے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنے کیواسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
جمع ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جسوقت
تالاب مین مینے نہاتے تہے اوسیکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتہہ

रालनसी

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا
کیونکر اعتبار کر سکتا تہا کہو گنگ پر قبضہ کرکے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل
کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا
کہ یہہ امر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا
تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی
کردی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلیئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا
اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر سیرہ وہ قوم کے مینون کو جنکا سردار
راو نتہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید
کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجہکر وہان دار الحکومت بنایا اور اپنے بزرگون
کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جمواے
دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تہا کہ اثناء راستہ مینون نے
بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور
اکثر آدمیون کو مارا مگر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتہی بہاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا راے کن کل پیدا ہوا اس نے
ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راو نے سوساوت مینون سے
شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاٹو راو کا دار الریاست تہا فتح کیا امبا بمعنی جگت ماتا
کے نام سے آمیر نامزد ہوا ہے اور نا ندلہ مینون کو مغلوب کرکے گتور گہٹی کا
ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راو کے بعد

दौसा
बड़गूजर
सूरजवंशी
सेरवा
रावनथू
माच
रामगढ़
मारुनि
जमवाय
कनकुल
मेदलराव
सूसावत
भाटूराव
अम्बे
जगमाता
नांदला
गतुरघटी

हूनदेव
ہون دیو راجہ ہوا اور مثل اپنے متقدموں کے مینون سے لڑتا رہا اوسکے
कोन्तल
بعد کونتل سند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قوموں
भटवार
پر پہیل گیی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا مینون نے پہلی خونریزیون کو یاد کرکے اور ہر طرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ ونشان
کو ہماری حفاظت مین چہوڑجا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہوئی مینون نے
شکست کہائی اور راوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گیی۔
पचून चंद
کونتل کے بعد پچون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
पृथीराजरासा
پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کردیا ہے عظمت خاندان
اور پچون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹہہ راجگان
کو طلب کیا تہا اون مین پچون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گروہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پچون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درخیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
महावा
چندیلہ راجپوتون سے مہابہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا چونسٹھہ رئیسون نے
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی کے اوڑا لیجانے مین مدد دی اونمین
پچون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا۔
मालेसी
پچون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
[illegible]राही
بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین نو ترا ہی کی فتح تہی کہ منڈو کے رئیس پر

حاصل کی تہی ۔

مالیسی کے بعد بجل ۔ راج دیو ۔ کیتن ۔ کونتل ۔ جونسی ۔ پانچ راجہ ہوئے اونکے عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا ۔ جونسی کے بعد اودے کرن ہوا اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑکر امرتسر کے شہر وضلع کو حاصل کیا شیخ جی جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکر و کہیتڑی ولسا آو وغیرہ کے شیخاوتون کے سواے الور اور اونیارہ کے نروکہ بہی اوسی کی اولاد مین شمار کیے جاتے ہین ۔

درمیان مین نرسنگ ۔ بن بیر ۔ اودہارن ۔ کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا ۔

راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہر ایک کو علیحدہ جاگیرین دین کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچہوایون کے نام زد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ وہ ستدرہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا ساچہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والدکشی کا خوب بدلا ہوا کہ آسکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور تپسیا تیرتہہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نرور مین متبنیٰ ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہار مل راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

बिजल
राजदेव
कीतुन
कान्तल
जुन्सी
बालोजी
अमृतसर
शेखजी
नृसिंह
बनबीर
उधारण
खंद्रसेन
दिवल
भीम
आसकरण
भारमल

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج وراحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب
اور راجہ آمیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان — एलफिंसटन
کی ۴۳۹ صفحہ مین لکھا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تھا مگر ٹوڈ
صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بھگواند اس خلف بہارمل نے سلطنت — भगवानदास
مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تھا۔

مان سنگہ کہ بھگواند اس کا بھتیجا اور جانشین تھا اکبر کے دربار اور ہندوستان — मानसिंह
کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڈریسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدوے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکھکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زبردست کرنا چاہا تھا یہہ امر خالی از شر وخطر نہ تھا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کاروبار سلطنت مین ایسا اقتدار ہوگیا تھا کہ اکثر بادشاہ
کے منشاء سے خلاف ورزی کرتے تھے خصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تھی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشیائی یعنی زہر خورانی کے اور کچھہ نہ سوجھا او
معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

جاہ دربیش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہا کر
مرگیا - جس خوف سے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا
تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف
جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ
نے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری
پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کر دیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ
بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضاے مصلحت
نہین سمجہتا تہا تعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ
سنہ ۱۶۱۵ع مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ
وہ دو برس بعد غلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا -

मानसिंह
जगतसिंह
महासिंह
कुमारसिंह

مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ سند نشین
ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے بہو جہار سنگہ کو جہلاے السرودہ وغیرہ دیگر
مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسا
جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا -

मिरजा राजा
जेसिंघ
जोध बाई
रायसिंह

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران
ہوا کہتے ہین کہ اسکی سند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ
راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین
بادشاہ کو سلام کرنیکو واسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ
نے اوسسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو سند حاصل

ہوئی ہے تو اوس نے بلحاظ رشتہ داری راٹہور و کہوایون کے جواب دیا کہ ہندو
کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرماوین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین
کر سکتا اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچہہ مضایقہ نہین مین نے تمکو
آمیر کا راج دیدیا۔

جے سنگہ نے سلطنت کی بڑی خیرخواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور شش ہزاری
منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی مین پہونچایا
تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بہی
مددگار ہوا۔

मवाजी

مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی داراشکوہ کے ساتہہ دغا کرنیمین
ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہوگیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مرگیا۔

جے سنگہ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست
سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہوگئی تہی
کہ اپنے سردارون کو جمع کرکے اور دونون ہاتہون مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک
دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہینکر
کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی
طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانون بہی پہونچی اوس نے
اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا
انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار
کرکے کہ بجاے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست مین مسندنشین کیاجاویگا افیون

सितारा

कौरतसिंघ

रामसिंघ

مین زہر دیکر مرواڈالا مگر ایسے نامعقول پر کش سے خلق اللہ کا رضا مند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کاہ حال علاقہ راج بہرت پور مین بود
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی باداشن مین اوسکی اولاد ہمیشہ دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہوگئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا بعطاے منصب چہار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری
رہگیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا ۱۶۹۹ء مین جے سنگہ دوم اورنگ زیب کے
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہوگیا تہا رفیق وخیر خواہ رہا
اونکے ساتہہ ہوکر جون ۱۷۰۷ء مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہوکر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالکر اجیت سنگہ
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا۔

बिशनसिंह

जैसिंघ

धोलपुर

अजीतसिंह

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل ونصب و
شورش وفساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت وجوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
ونا موری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت وجنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام وسیاست مدنی مین

वह اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اور انہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور ہوا ہے۔

कल्पद्रुम
सिंघनवगुरा

کتاب کلپدرم اور جے سنگہ نوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی رؤسا ہمزمانہ سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم فراخ دل تہا کہ رجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہو سکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہوکر ریاست کا دارالحکومت ہوا کل ہندوستان مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راستہ اور باہم قایم الزاویہ ہین

विद्याधर

بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ نے کہ جے سنگہ کے دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر با تدبیر تہا اس شہر کی تجویز و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ

लगबेग

ثمرقندی کے آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہو سکی مختلف مقامات کے مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری مینوول صاحب سے وہان کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہ چند ہنرور شخصون کو ایمنوول بادشاہ کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویرڈسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

पुर्तगाल
मन्युवल
मन्युवल
ज़ेवियर दि सील

डिलाहायर

ڈیلاہایرصاحب، کا نقشہ راجہ جے سنگہ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چوتہائی گہڑی پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دایرون سے منسوب کیا اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس و اصول مثلث سطحی و کرئی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارثم ترجمہ کرایا تہا اور با اینہمہ وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا۔

नेपियर

علاوہ تعمیر مکانات و تیاری آلات استعمال علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سرائے تیار کرائی ہے۔ جب خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ و جدل اور نزاع و مناقشہ درباری مین جے سنگہ نے اپنے پسندیدہ شغل کو نہ چہوڑا اور اون کے بد اخلاق ترغیب و تحریک سے گمراہ نہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم و مستحکم رہا بلکہ اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر و بہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزاء باقیماندہ سے اپنی ریاست

...रुखसियर

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتہہ بیوفا نہوا اور
جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین
وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ
بہی نسل تیموریہ کی ہمت وجوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتہہ دیتے۔
جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کرکے اقتدار حاصل کیا اور
اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلاضرورت ترقی دین جے سنگہ بدنصیب بادشاہ
کو اوسکی تقدیر پر چہوڑ کر اپنے موروثی ممالک کو چلا گیا اور وہان مطالعہ تاریخ
ونجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن وامان سے
اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین سنہ ۱۷۲۱ء مین محمد شاہ نے اپنے رقیبونکو
شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر سنہ ۱۷۲۰ء
مین طلب ہوکر ممالک آگرہ ومالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور
اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف
کیے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل وتاریکی کے عہد مین رونق وفروغ
کے باعث ہین ہمدران حال وہ اپنے قوم کے فواید اور آمیر کی عزت کے حفظ
وترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول
جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روزافزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے
حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب سنہ ۱۷۳۲ء مین پہر مالوہ کا حاکم ہوکر گیا اوس نے دیکہا
کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث و
لاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ وترقی مین کوشش کرنا بعید از انصاف

وواجبیت متصور نہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤکے درمیان کیا
کیا عہد وپیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش وکوشش سے وہ
۱۷۳۴ء مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالباً باعث ترغیب اسکے سوائے کچہہ اور بہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کردی مگر مرہٹون کے ساتہہ سلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
سفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم وتعدی سے جو اخیر مین دار السلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد ۱۷۳۹ء مین نادرشاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملہ سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہوسکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم وتکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے غیر اور بے تعلق کردیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سونگتون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے۔
اول جے سنگہ۔ دوم بجے سنگہ کی مان نے جان کا خطرہ سمجہکر بجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ
تحفہ تحایف خصوص زیور وجواہرات کے جو اوسکی مان نے دسئے تہے اوس نے
قمر الدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ

पीहर खीचीवाड़ा

बसवा

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہا تہا مگر جب یہہ اوسکے بہائی وآقا رجے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی تہی کہ خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل جےپور حاضرباش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع کیا خط کے پہونچتے ہی جےپور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے ہی ہو سکتا ہے۔

حسب صلاح ناظر سرداروں سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون کہ راج کے موروثی سپہسالار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی بانس کہوہ زورآور سنگہ شیوبرن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلاروالہ بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون سے کہا کہ تم نے مجہکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو بسوہ لینے پر رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو بسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह
नाथावत
चोमु
पटेल
दीपसिंघ
खुम्बानी
वासखोह
जोरावरसिंह
श्योबरन पोता
हिम्मतसिंह
नरूका
कुशालसिंह
झिलाय

کردینگے راجہ نے اوسیوقت بسوہ کا پٹہ لکھوا کرا ور سب طرح مرتب کرکے سرداروں
کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا - آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے
بجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بہیجے اوس نے جواب دیا کہ مجھکو بہائی کا اعتبار
نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچھوایون کی بارہ کوٹہری کے سیتارامی

سیتارامی

یعنی کفالت دی اور کہلا بہیجا کہ اگر بجے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم نرہیگا تو ہم
تمہاری طرف ہون گے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹہا دینگے ۔
اوس نے اونکی ثالثی اور بسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمرالدین سے یہہ حال
کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخرالامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو تعین
کیا کہ اوسکو بسوہ پر قابض کرا آوین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون
بہائیون مین سلوک ہوجاوے بجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے
آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے چوسون کا مقام مقرر
ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چھہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا

सांगानेर

بجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بہائی سے ملاقات کرنیکیواسطے
چلنے لگا ناظر ماجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ
مین بہی اپنی آنکہہ سے دیکہون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچھا
اونہون نے کہا کچھہ ہرج نہین ہے ۔
ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے جہاڈول اور تین سو رتھہ تیار کئے مگر بجائے
ماجی کے سواری کے جہاڈول مین اوگرسین بہائی بیٹہا اور ایک ایک رتھہ

उग्रसेन भाती

مین دو دو سلح پوش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سوائے

کوئی آگاہ نتہا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو اس رفع نزاع کی خوشی مین فرضی باجی کے ہمراہی زرکثیر بخشتے چلے گئے ۔
سانگانیر مین سواری پہونچی دونون بہائی ملاقی ہوئے جے سنگہ نے بسوہ کا پٹہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تم کو آمیر لینی ہو تو مین اوسکو چہوڑ دونگا اور بسوہ پر قناعت کرونگا بیجے سنگہ نے فرط شفقت سے مغلوب ہو کر جواب دیا کہ میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ اگر سردار علیحدہ ہو جاوین تو مین وہان آکر اپنے بچون کو دیکہون ورنہ وے دونون میرے پاس آجاوین جے سنگہ نے سردارون سے پوچہا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جاوے سردارون نے صلاح دی کہ آپ جاکر باجی سے ملین چنانچہ دونون ہاتہ مین ہاتہ ڈال کر محل کے اندر گئے ۔ دروازہ پر پہونچکر جے سنگہ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کر دی اور کہا کہ یہان اسکی کیا ضرورت ہے بیجے سنگہ نے بہی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار مین کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر قدم رکہتے ہی بیجے سنگہ بجاے باجی کے پر محبت آغوش کے بہاہٹی کے فولادی پنجہ مین گرفتار ہو گیا اوس نے فوراً ہاتہ پانو باندہکر اور ڈہا ڈول مین رکہکر فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک گہنٹہ بعد جے سنگہ کے پاس خبر پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام پہونچکر محل مین قید کر دیا گیا ہے تب وہ اپنے سردارون کے پاس آیا اونہون نے دیکہا کہ صرف راجہ مع چند آدمیون کے آتا ہے ایک دوسرے کیطرف تکنے لگے اور پوچہا بیجے سنگہ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا ہمارے

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مار ڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کہویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگہ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردا
حیرت مین آگئے اور خاموش ہوکر محل سے نکل گئے چہہ ہزار سوار شاہی جو بجے
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوے تہے باہر کہڑے تہے اونہون نے پوچہا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچہہ کام نہین ہے یا تو چلی جاو
ورنہ تمہارے گہوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچہہ
چارہ نہوا مجبور چلیے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہوگیا جے سنگہ کے اس گُن
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تہا اہل اخلاق خواہ کچہہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تہا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تہا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیے بغیر چارہ نہ تہا مثل دار الریاست کے ریاست کی بہی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تہی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تہی ریاست کو کچہہ عظمت
وقوت حاصل نہ تہی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا بابر سے لیکر اورنگ زیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا چونکہ بعد کہ
اجمیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تہا اونکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تہا اور جب تک انتقال اورنگ زیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

اطراف سے منقسم نہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق نہوئے اس انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون اور بخصوص جے سنگہ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔

देवती
राजोर

راجہ جے سنگہ کے مسند نشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین داخل ہوگئے تہے ٹہاکران شیخاوائی اپنے مربی راج سے قوی تر اور خودسر ہوگئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے بارہ کوٹہری بند جاگیرون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا اسلوم کے سردار کو بیس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔

चाटसू
हस्तना

راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دار الحکومت تہا وہان کے حاکم بڈگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ نسل کچہوایون کے رام چندر کے دوسرے پسر لو کی اولاد مین تہے راجور کے بڈگوجرون نے بادشاہون کی شہزادی سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور جس حالت مین کچہوایون نے یہہ ذلت نظیر پیدا کرکے ترقی و اقتدار حاصل

लव

کیا تہا بڈگوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی ح
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈگوجر
اپنے مختصر بایئسی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپ شہر
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز شور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ نرور سے آنیکے بعد کچہواہون نے اول بڈگوجرون سے دیوسہ
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکرجی کی قسم پہلے جے سنگ کے بہالا
مارونگا جب آکر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجور سے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کر دیا۔
مدت گذر گئی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
ہمراہیون کو رخصت کر دیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کر دئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کروا اور
آمیر کو لیچلو وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

अनूपशहर

धूलकोट

सुखासन

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب وس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
بہانہ ہے سو ہوگیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی ۔
تیسرے روز جے سنگہ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر سوہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڑگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سوا سے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
راے نے سب سردارونکو ڈرادیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملۂ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوٹہری بند ومین سے
کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخرکار فتح سنگ بنبیر پوتہ
نے کہ ڈیڑہ سو ٹہاکرونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڑگوجر گنگو ہنانی کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
بنبیر پوتہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڑگوجر سنکے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

कलबीरपोता

اور فوج کے پہونچتے ہی مرمار کر خود بہی قتل ہوا راجور کی رانی کہ چوہون کے
کہوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی اور انہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگہ
سے مخاطب ہو کر کہنے لگی بہائی مجہکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شے میری
رحم مین ہے اوسکو بخش ۔

ہنوز اوس نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بد زبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پر شر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیواسطے
مایۂ نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اور اپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مار کر
مرگئی فتح مند لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو وہان مین تنکابند سے باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایک مہینے موقوف
رہا تہا یاد کر کے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جیسو انکے ضبط کیا اور
اوسکو ڈہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جا کر پناہ
لی اسطرح جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جواب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہین
کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دارالحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور یہہ تہی راج کی لڑائیون مین
بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے ۔

جے سنگہ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تہی کہ اوسکے مورخ نے اکثر مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور بخت سنگہ راجہ ناگور کی تحریک سے ابہی سنگہ والی مارواڑ سے نااتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی کرکے شکست فاش کہائی۔

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگہ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری سے یاد رہیگا۔

جے سنگہ کے وقت تک آنبیر کا محل کرمان سنگہ کا تعمیر کرایا ہوا اور ریجے پور کے اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تہا۔ مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوائے جی سنگہ نے بود و باش کچہوایون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بوندی اور اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہوگئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جیپور کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی تُیدہ سنگہ کہومیانی وکیل آردو یعنی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکار تہے۔ انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین جو بنظر انسداد جرایم دختر کشی وستی مہاراجہ سوائی جے سنگہ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے ترتیب دئے تہے برآمد ہوکر از سر نو جاری کئے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین دہرم شاستر کے عمدہ قوان مضمون تو ہین وا متناع ان جرایم قبیح کے منتخب کرکے جمع کئے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجاے صرف حکم سرکار کے

بوجہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام و تیزی سے اثر پذیر ہو سکتے ہین مثل دیگر ہنود
کے جی سنگہ کو کچھہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن و مسلمان و جینیون پر اوسکی یکسان
مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت انس تہا اور
اونکی تاریخ و عقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحقیقات نجوم
مین اوسکا بڑا امشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب
رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیما چاریہ نہر والہ سدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور
گورو کے چیلون مین سے تہا۔

हेमाचार्य
सिद्धराज

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا کہ
جنمیجے پانڈو کے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ
کیا وہی مرگیا اوس نے اسومید جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا
دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حاصل
تہا دریاے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہرا کرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا
لیکن اگر جنگل کیطرف چلا جاتا تو راٹہوڑون کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا
اگر چراگاہ لب دریاے چمبل پر چلا جاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گدی
کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ
شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی
کے پترے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ و عیاش نبیرہ جگت سنگہ
نے اونکو اوتار لیا اور بجاے اوسکے کچہہ کم قیمت آرایش بہی نکی تاہم یہہ
مکان شہر کی عمدہ عمارتوںمین سے ہے۔

जन्मेजय
अश्वमेद यज्ञ

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان مین
ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے
کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے۔
چوالیس برس حکومت کرکے ۱۷۹۹ء مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکی
ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے
ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا۔
اس زمانہ مین اودے پور وجے پور وجودہ پور کی تینون ریاستون کے
درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین راٹہورون
نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا کچھوایون نے گرد نواح کے ملک کو آمیر
کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خود سر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا
خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق و ترقی دی۔ جب ایشری سنگہ
مسند نشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالا مال تہا اہلکار و نمین
بہت زیرک و سنجیدہ و دانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ و زبردست تہی
مگر فتنہ و فساد کی بنا جو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قایم
ہو چکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے
مقابلہ کیواسطے عہدنامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام
کے ساتہہ رشتہ داری کرنے سے روساء جے پور وجودہ پور کے خاندان
کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہوگئی تہی ان کے سر نو جاری ہو جانے کے
منجانب روساء جے پور وجودہ پور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودے پور

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا
وارث ہوئے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام وعمل درآمد
کیواسطے رئیس اودےپور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ
اس شادی سے پہلے جوان ہوگیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودےپور
والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف
ومصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہوکر اوسکے نتائج بد کے
انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے
ساتہہ کردی کہ وہ رئیس راج اودےپور کا زبردست سردار اور وہان کی
فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور ہمدران حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک
ورامپورہ وبہاگی ومالپورہ دیکر علیحدہ جاگیر مقرر کردی بلکہ بالعوض پرگنات
رام پورہ وبہان پورہ کہ اوسکو راج اودےپور سے ملے تہے بجمعیت ایکہزار
سوار اور دوہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی
اجازت دی تہی۔

غرض ایشری سنگہ کے مسندنشین ہونے پر حسب شرائط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار
راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندہیہ کو بلایا اور مہارانا اودےپور
اپنے نواسہ کا مددگار ہوکر اوسکے ساتہہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام
پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودےپور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی
اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ
تہا سیسودیون نے عمداً گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

टोंक
रामपुरा
कागी
मालपुरा
भानपुरा

مغرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق سیندہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکہی اور چہہ محالات مقبوضہ مادہوسنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جے پور پر متعین کی ایشری سنگہ کہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور رہتک آیندہ سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہوسنگہ کو جے پور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلواے اور ہزارون مخلوق خدا کی جانین بچادین۔

آپاجی

مادہوسنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری ولیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے تہدا داسے زر نقد و ممالک سے منحرف ہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کردیا کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست مہاراجہ سے نا اتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل وضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہورون سے ملکر مرہٹون کو بالکل مغلوب کر لیتا۔

بہرتپور مین مادہوسنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج کی روز افزون ترقی سے جے پور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

جواہر سنگہ ۱۱۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ سے بہ تبادلۂ دستار
رابطۂ اتفاق و اتحاد مستحکم کیا یہہ امر بہ اشتعالک ہر سہاے و گورسہاے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوس نے
ایک خط بامتناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بہیجا اور ہمدران حال سرداران
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگہ نے والی جے پور کی اس
تحریر پر کہ بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکرکے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثنار راہ جے پور کی فوج سد راہ ہوئی اور بمقام ماتوڑہ دونون افواج مین
سخت مجادلہ و خونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگہ باوصف نقصان
کثیر ملازمان وفادار کی صحت و سلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جیپور
وہان عنقریب کل نامی سرداران کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی الور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث بہی یہی لڑائی تہی راو پرتاب سنگہ
نروکہ والے ماچہڑی کو مادہو سنگہ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا
تہا اوس نے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگہ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگہ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخروج ہونے پر دے بہی اوسکے ساتہہ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگہ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگہ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے یا تو بغرض حصول رضامندی

اپنے آقا رکے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور
چہوڑکر آمیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچہوایون کے بہرتپور والون سے برسر
مقابلہ ہوا اس خیرخواہی کے عوض مین مادہوسنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا
اور ماچہڑی کی جاگیر بدستور دیگر مورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہوسنگہ نے بعارضہ سہال
انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسندنشینی اور بہرتپور
کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطرخواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین پسر
کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچہوایون کی طاقت اور جے پور کی رونق
وبہبودی مین زوال آگیا مادہوسنگہ نے چند شہر آباد کئے تہے منجملہ اون کے
مادہوپورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط
مقام پر قلعہ رنتہمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر
جے پور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہوسنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راجہ ہوا وہ صغیرسن تہا اسواسطے اوسکے
چہوٹے بہائی پرتاب سنگہ کی والدہ منتظم ومحافظ ہوئی یہہ چونڈاوتنی رانی بہت
चूंडावतन
اولی العزم اور بلندہمت تہی مگر اوسکی فیروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی
اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض
ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراء کار ریاست
کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکہکر
अम्बाजी
اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آنرہت رام دیوان اور خوشحالی رام

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تہا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی نو برس کے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخرکار پرتہی سنگہ گہوڑے سے گر کر مر گیا اوسکے
انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی نے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلوا کر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پرتہی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تہا پرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تہا دو شادیان ہو گئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا
ہو گیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان سے
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسند نشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب ریذیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲۷ - مارچ ۱۸۱۲ء گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری
دفعہ جب ۱۸۱۸ء مین سرداران جےپور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہو گئے
اور تیسری دفعہ ۱۸۱۹ء مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسندنشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہو گئی
تہی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پرتہی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسند نشین کردیا اور

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقاء سابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی تریانسنگ
کی سند نشینی پر وہ جے پور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہرطرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمینداروں کو اداے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر ہوتین او نہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنیکیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلا تعارف جے پور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیر خواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجاے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

لشکر مین راؤ راجہ ماچہڑی سے مساوی درجہ کی ملاقات کی اوس نے دلمین
حسد مگر بظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کار و بار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنا مین ماچی کا بہی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کر سکتا اوڑ
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نااتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جنکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جب تک پرتاب سنگہ
سن تمیز کو پہونچا یہی حال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹہ پس پا کئے
گئے سنہ ۱۷۸۶ء مین اوس نے مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کرکے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا متعین کی اور پرتاب سنگہ
خود اس قوم کے ساتہہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لالسوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹہور و کچہوایون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی - ریاہ کے راٹہور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعددان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

गरलकोमटी
शायनी

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کر سکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹہوروں نے دہا بہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کرلیا اور
عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست
سے بڑی غیرت آئی اوس نے باامداد جوانمردی سیندہیہ کے ایسی قواعد دان
فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبھی دیکھنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہوروں نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور

पाटन

بمقام پاٹن واقع توراواٹی کہ جےپور سے شمال مین ہے کچھواہون کے شامل
ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون
کی فوج اوسی اتفاق واتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا تونگہ کی لڑائی
مین رہا تہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہوروں کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ آمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہوروں نے بچایا ہے اسکا کچھواہون کو رنج ہوا انہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کرلیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہوروں نے ڈبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عندالفرار راستہ مین عورتون نے بہی گھوڑے چہین لئے جےپور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

گہوڑا جوڑا پگڑی سو جہین اور تلوار چہوڑ کر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہورون نے مقام میڑتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون نے جو دہ پور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نہ آیا اوسکے عوض مین مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے ۔

मेड़ता

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی کے علیحدہ ہوجانے سے جےپور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگرونکو متواتر روپیہ دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہوگیا مگر جےپور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زر کثیر برباد کیا اور ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۸۹ء مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا۔ ۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہورون سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی ۱۸۰۳ء سے سیندہیہ کی فوجین بہ تحت ڈیبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر اوقات مال مغروقہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے رہے سنہ ۱۸۰۳ء مین جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

तुक्काजीहल

पेरन

عہد کے واقعات لکھنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکھنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک ادنٰی
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جو وہی و جیسی و راٹہور
و بہٹیانی رانیان گرد ہوگئین اوسپر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کر دی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کر دیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کہوہ
کے سینے دل و جان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کر دیا
تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت جلد موقوف ہوگئی کبہی روڑارام خیاط مختار ہوا دوسرے روز
کوئی بقال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا اور ہر ایک باری باری سے ناہرگڈہ کے جیلخانہ
مین بہیجا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سردارون کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ مصر شیو نراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دودنی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دو لاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتار کے

रसकपूर

कालीखोह

रोड़ाराम

दूनी

नाहरगढ़

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز
پر ضرور عمل کرتے آخر کار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کیسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے

बैकुंठ

بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹہہ کا دروازہ کہلا ہے راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض

नरवर

راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخروج رئیس نرور کو کہ سندیہ
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور

खंगारोत डिग्गी

میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجلہ کوٹہریون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسندنشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس بہلا اور دیگر قریب تر ریکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نرور والہ مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کیسیکو متبنی لیا ہے —
راج جے پور کی مسندنشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال نے

قریب تر کوئی نہین ہے مگر راجاوتون کا خاندان بڑا ہے اور پسند کرنے کیواسطے
اشخاص بکثرت موجود ہین اگرچہ راجاوت کا لقب پرتھی راج کے خلف کلان کی اولاد
کو مخصوص ہے اور چہوٹے بیٹون کی اولاد کوٹہڑی دار ہے مگر بعض اوقات یہہ
سب راجاوت کہلاتے ہین راجپوتون مین یہہ رواج ہے کہ اگر چہوٹا لڑکا ایکدفعہ
بجاے بڑے کے قابض ریاست ہوجاوے توگو ہمیشہ ایسا نہو مگر عمداً بڑے کی
اولاد ہمیشہ کو اوس سے محروم ہوجاتی ہے اور بڑی اولاد کو عمداً چہوٹا متبنیٰ نہین
لے سکتا ہے بہگواندا س نے جو پرتھی راج سے تیسری پشت مین تہا اپنی حیات
مین سب سے چہوٹے بہائی جگت سنگہ کے بیٹے کو گود لیا تہا اور جگت سنگہ سے
بڑے بہائی سور سنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد مین سے کسی کو نہین لیا کیونکہ خاندان
حکمران سے بڑے درجہ پر ہونیکی وجہہ سے اونکا استحقاق زائل متصور نہوا اس
سبب سے سور سنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد راجہ مانسنگہ کی اولاد سے مختلف خاندان
سمجھی جاتی ہے اور مان سنگہ نے اپنی جنگی مہمات اور خوش چلنی سے اپنی نسل کو
اور بہی فوقیت دی ہے اس سبب سے مانسنگوت کہ اوسکی اولاد کے لوگ کہلاتے
ہین مسند جے پور پر اورون سے زیادہ استحقاق رکہتے ہین اور کوئی دیگر ہمزمانہ
شاخ نہونے کی وجہہ سے یہہ استحقاق بدستور قایم رہا ہے۔

मानसिंगोत

راجہ مانسنگہ سے مہاراجہ رام سنگہ صاحب رئیس حال تک پندرہ پشتین گذری
ہین اور راجہ مان سنگہ یا اون کے بیٹے جگت سنگہ کے بعد بجز کیرت سنگہ کامہ والہ
کے جس نے اپنے باپ مرزا راجہ کو مارا تہا اور اسوجہہ سے اوسکی اولاد محروم الارث
ہے کوئی ہمدرجہ شاخ نہین ہے۔

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جےپور کی سند نشینی کیواسطے متنبیٰ ہونیکا حق اول جہلاؤ والون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد مین ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنمین چنڈلاوے وہمت سنگوت وڈہولیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سور سنگہ و مادہو سنگہ کی اولاد بڑے کی اولاد سمجہی جاتی ہے اور پسران پرتہی راج کی اولاد اوس سے بہت دور سمجہی جاتی ہے۔

झिलाय
चंदलाय
हेम्मतसिंगोत
ढो लया
भारमल

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	۱	ڈہولارائے	.
कनकुल	۲	کنکل	.
हनूजी	۳	ہنوجی	
जानरदेव	۴	جانردیو	.
पचून	۵	پچون	
मालेसी	۶	مالیسی	
विजल	۷	بجل	

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
रामदेव	۸	راج دیو		
कोल्हन	۹	کولن		
कुनल	۱۰	کُنتل		
जोनसी	۱۱	جونسی	हमीरजी ہمیرجی جسکی اولاد دُونی کے گوگاوت ہین लखोजी لکہوجی کی اولاد بالنسری مین ہے ؛	दूनी गूगावत
उदयकरण	۱۲	اودے کرن	खम्बानी کہومبانی بانس کہوہ مین	बांसखोह
नरसिंघ	۱۳	نرسنگہ	वीतलपोता بیتل پوتہ पनिलपोता پتل پوتہ स्योवरणपोता شیوبرن پوتہ نیندر مین ہین शेखावत شیخاوت नरूका نروکہ	नींदर
वनबीर	۱۴	بنبیر		
उदयकरन	۱۵	اودے کرن	वरनजी برن جی जरोजी جروجی मलक ملک वेत بیت वरोजी بروجی ان سب کی اولاد نبیر پوتہ کہلاتی ہے	नबीरपोता

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
चंद्रसेन	۱۶	چندرسین	•
पृथीराज	۱۷	پرتہی راج	खुम्बावत کہومباوت مہار کی
बहारमल	۱۸	بہارمل	पूर्णमल پورنمل نمبرڑی भीमजी بہیم جی جسکا بیٹا آسکرن نرورمین تہی ابلہ पचानेत پچانوت सरथानोत سرتہانوت سوروہہ مین खंगारोत کہنگاروت ڈگی مین नाथावत ناتہاوت چوموں وسامود مین रूपसिंगोत روپ سنگوت راجاوت बलभद्रोत بلبہدروت परताप जी پرتاب جی [illegible] سائی داجی कल्यानोत کلیانوت चतुर्भुजोत چترہبوجوت
भगवानदास	۱۹	بہگواندا س	माधोसिंह مادہو سنگ सूरसिंघ سور سنگ जगतसिंह جگت سنگ
मानसिंह	۲۰	مان سنگ خلف جگت سنگ	अभयराज ابھی راج
जगतसिंह	۲۱	جگت سنگ	भीमसिंह بہیم سنگ अर्जुनसिंह ارجن سنگ [illegible] पात्तसिंह سکت سنگ بہارلی कल्याणसिंह

महार
नीमड़ी
नरवर
सूरेठ
डिग्गी
धूलेश
फारली

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
			کلیان سنگہ چاندلا ہے हिम्मतसिंह ہمت سنگہ راجاوت
महांसिंह	۲۲	مہاسنگہ	کمار سنگہ کمار सिंह جہوجہار سنگہ جہلاء
जयसिंघ	۲۳	جے سنگہ اول ملقب مرزا راجہ	•
रामसिंह	۲۴	رام سنگہ	कीरतसिंह کیرت سنگہ کامہ والہ
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگہ	•
विशनसिंह	۲۶	بشن سنگہ	•
जयसिंह	۲۷	جے سنگہ دوم ملقب سوائی	•
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	•
माधोसिंह	۲۹	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	•
पृथ्वीसिंह	۳۰	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	•
परतापसिंह	۳۱	پرتاب سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	•
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگہ دوم	•

भिलाय

نام مهاراجه بخط هندی	نمبر	نام مهاراجه	نام برادران مهاراجه
जयसिंह	۳۳	جے سنگه سوم	.
महाराजसवाई रामसिंहसाहब	۳۴	مهاراجه سوائی رام سنگه صاحب بهادر	.

فہرست جاگیرداران راج جےپور

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب پٹیه	تعداد اسپان بموجب ریکهه	معافی	باقی نوکری والے
नाथावत	۱	ناتهاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राजावत	۲	راجاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खुम्बानी	۳	کهومبانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कुम्हावत	۴	کوبهاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कछवाहा	۵	کچهواہه	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
कल्यानोत	۶	کلیانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ساویک
खंगारोत	۷	کهنگاروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राठोड़	۸	راٹهوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھ	تعداد اسامیان بموجب ریکھ	معافی	باقی نوکری والے	
۹	ساطانوت	مارعہ ،،	ماللوعہ	عہ	ما ولعہ	सुलतानोत
۱۰	شیخاوت	یک لکھہ عہ ساولعہ ،،	ارعہ	عہ	ارعہ	शेखावत
۱۱	شیوبرن پوتہ	یک لکھہ عہ ماروعہ ،،	ارعہ	عہ	ارللوعہ	शेवबरणपोता
۱۲	سوماسر پوتہ	عہ لا ،،	للوعہ	عہ	عہ	सामासरपोता
۱۳	بڈگوجر	عہ اکا ،،	لوعہ	ملے	لوعہ	बड़गूजर
۱۴	بلبھدروت	عہ سا ،،	لوعہ	موعہ	عہ	बलभद्रोत
۱۵	گوڑ	عہ ،،	عہ	عہ	٠	गोड़
۱۶	چتربھوجوت	لماعہ ،،	ماللعہ	عہ	مالعہ	चत्रभुजोत
۱۷	چندراوت	مالعہ ،،	للوعہ	لعہ	عہ	चंद्रावत
۱۸	جادون	للعہ صما ،،	لعہ	یک	ملے	जादों
۱۹	پورنملوت	لعہ مار ،،	عہ	للعہ	لعہ	पुरणमलोत
۲۰	دہیراوت	لماالعہ ،،	للعہ	یک	للعہ	धीरावत

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھ	تعداد وابستان بموجب ریکھ	معافی	باقی نوکری والے	
۲۱	بانکاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	वांकावत
۲۲	گوگاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	गूगावत
۲۳	پنوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पवार
۲۴	راناوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	राणावत
۲۵	نروکہ	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	नरूका
۲۶	بچاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पिचान्वेत
۲۷	بنبیر پوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	वनवीरपोत
۲۸	چوہان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	चौहान
۲۹	بالاپوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	वालापोता
۳۰	سیکروال	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	सीकरवाल
۳۱	راجگڈھ کا	[illegible]	یک	یک	•	राजगढ़का
۳۲	ہمیردیکا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	हमीरदेका

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکھدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بعد یکہ پگڑی
سر پر جلگئی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے سخرہ کا سر تن سے علیحدہ
کردیا وہ امراء سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا وہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ
کہنڈیلہ پہ حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا
تہا اور برہنہ تن وتہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پہ کل ہمراہی
اور خود راجہ کو قتل کیا۔

گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا مگر جلد
رئیس منوہرپور پہ اولاد رتمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش
کرکے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہرپور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگہ جی کا
اشٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑ سکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہ گیا
مگر بخوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بے باکانہ
شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگاکر اور مالا پہناکر حسب قاعدۂ پرستش
اوسکو ڈنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو
چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کردیا۔

द्वारिकादास
मनोहरपुर
नृसिंह
इष्ट

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پہ نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ
اوس نے عرض کی ہین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے
کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان
لودہی کے ہاتہ سے مارا گیا تہا اور شجاعتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے
ہاتہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پہ بادشاہ کا

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکاداس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکہ بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر وہ وہی بہاگنے والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکاداس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کر کے پرنالہ کا حاکم مقرر ہوا دوارکاداس کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خود مختاری سے بادشاہ کی نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے تحت مین تہا۔

वीर सिंहदेव

परनाला

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین رہا اور امر سنگہ۔ شیام سنگہ۔ جگدیو۔ بہوپال سنگہ۔ نوکری سنگہ۔ اور پریم سنگہ کو جاگیرین مل گئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے ہین یہہ سنتے ہی چار سوار لیکہ کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہا کر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چورا لیجاوے تو چاہے شاہراہ مین سونا رکہہ کو چلا جا کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادت مند بیٹے کی ادائے فرائض حکمرانی کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانیت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

अमर सिंह
श्याम सिंह
जगदेव
भोपाल सिंह
नोकरी सिंह
पेम सिंह

اور وہان ہی مرگیا۔
بعد ازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑ کر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام کٹ گیا ۔ اوسی زمانہ مین ظالم نے ہنود پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ یہہ جراج خلف دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے اسطرح وہ ساٹہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس سے شامل ہوے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوے بادشاہی سپہ سالار نے اس غیر معلوم مقابل کی خبر پاکر یا تو بخوف بہادری راجپوتون کے یا اس قلیل جمعیت کی ہمت مقابلہ فوج کثیر پر خوش ہوکر اون مین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور راون سے

सुजानसिंह
चापोली

کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کر دو لیکن اگر اجازت کر لو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑنے پر قناعت کیجاوے اونہون نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے ڈلے اوٹھا کر کہا کہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کر دیا اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہ تہی صرف اثناء راستہ محل واقع بالائی کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گروہ تو دروازہ پر بیٹہا اور خود سجانسنگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمۂ اجل ہوئے فوج نے مندر مسمار کر دیا اور بت کو شکست کر ڈالا اور بجاے اوسکے اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت مین دلیری وہمت سے مر مار کر نیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندون نے قدیم اہلکاران ملکی و مالی کو بدستور بحال رکہا۔

بہادرسنگہ اوسی قرب وجوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ واگذاشت ہوئے

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پہر ملک پر قابض ہوگیا مگر بادشاہی فوج کو رکہہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اودے سنگہ ہوئے

कॆसरीसिंह फ़तहसिंह उदयसिंह

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چہوٹے بہائی فتح سنگہ کو ساتہہ لیکر لشکر شاہی مین گیا سردار منوہر پور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہوگیا تہا کیسر سنگہ کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع کرا دیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان نے جب دیکہا کہ آپسمین فساد کرکے بگڑ جاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسر سنگہ کے پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہوگیا دونون بہائیون مین آمد رفت و گفت و شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود باش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین آتا فتح سنگہ چلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ فتح سنگہ کو مار کر جس تعہد سے تنخا وتون مین منوہر پور والون کا رسوخ ہوگیا ہے اوسکو فتح کرنا چاہیئے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا اور مروا ڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ تلوار کا پہلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہوکر مر گیا۔

कॆसरीसिंह फतहसिंह गोड़जी कावटा

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک و مال از سرِ نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جو ریواسہ کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
بابت نار نول کے خزانہ مین دیا جاتا تہا بند کردیا جاوے سید عبداللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رائسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے ترک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہرپور نے
بہی حمایت تو یہہ اپنی فوج بسرور ری دیا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے
بجمعیت کثیر قصبہ دیولی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت شیخاوتون
کی فتح ہونیوالی تہی منوہرپور والون کو از سرِ نو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہوکر بہاگ گئے ہمدران حال کانسلی کا رئیس مارا
گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے دانتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونے کی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت نا امیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
نچہوڑتا مگر پہر بہی رائسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہوکر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کر کے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجھکو اب زندگی نہین چاہئے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات ندینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخرکار اوسکی
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

नारनौल

देवली

दान्ता

محکم سنگہ کا گوشت وخون تصدق کر کے دیوی کی پوجا کی مگر کچھ کارآمد نہوئی شاہی فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کر کے اجمیر لیگئے وہان تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کانسلی کو سرداروں نے کہنڈیلہ کی فوج کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امراد دے سنگہ کے حق مین مضر پڑہی قبل بجا آوری اپنے ارادہ سکے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پر حملہ کیا اور دیوناتہہ اور تین سو شرکون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط رہائی پہر قابض کر دینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو اوّل مین چہوڑکر رہا ہوا اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ لیکر کہنڈیلا اوسکو دیدیا۔

دیوناتھ

اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کر کے بالعوض دغابازی کے منوہر پور والہ کو سزا دینا چاہا دہا بہائی جو مشیر افسر فوج ہو کر آیا تہا پہر متعین ہوا مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بہاگ گیا منوہر پور کا محاصرہ ہو گیا انہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اورکسیطرح چارہ نہین تو کچہہ ٹولی کے دو ٹہاکر ان اولاد نوکرن کو جنکی دیپ سنگہ کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت تہی منوہر پور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہر پور کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہر پور کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر

सेजमोली

[illegible] اور [illegible] کا نسلی [illegible] زوال مین آئی
[illegible] لگے راجہ [illegible] دیپ سنگہ کی بہت
[illegible] شرط اطاعت و [illegible] گذاری [illegible] کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے
[illegible] اپنی [illegible] سالانہ [illegible] اطاعت اختیار کی۔
[illegible] کے مجمع پیدا [illegible] اغلبت از سر نو شروع
[illegible] اوسی زمانہ مین راجہ امیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا
اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و کبیشر و پرہتون کو طلب کرکے
کہا کہ دان لینے والہ کون ہے سردار کا نسلی [illegible] نے دامن پہیلا کر کہا مین دان
مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہوکر پوچہا تہا کر کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی
مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست
منظور ہوئی۔

یہہ حال سمت ۱۸۱۶ مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز
بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بخت
جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قرولی۔ بہدادر۔ شیوپور وغیرہ
کے ساتھہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت
غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دو طرح کی افسری راجہ جے سنگہ
کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو
کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہو کر چلا گیا اور عین اوسوقت مین
کہ تہون فتح ہونے والی تہی چوڑامن والی تہون اور رسید وزیر کی صلح

करौली
भदावर
श्योपुर
थून

चूरामन

کرا دی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور چورامن کو شکست

ہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بایزید خان کو لیجا کر

اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڑہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک چہینے

مقابلہ کیا مگر آخر کار تنگ و واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ

نے کلید قلعہ پیش کر کے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط

خراج گذاری آمیر معاف کر دیا اوس نے مثل سردار کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ

خراج دینے کا اقرار نامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری

دفعہ بیس ہزار معاف ہو کر پینسٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب

تک پٹہان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کر کے

اوسکی تعداد غیر معین کر دی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار لنگ

یاد کر کے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے بیشتر ہوئی تہی بہر بحال کر دی یعنی تین

حصہ سوائی سنگہ کو دلوا کر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصص دہیر سنگہ خلف

فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری

کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجہکر بہ امداد

باغی لاڈہخانیون کے یکایک حملہ کر کے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ

نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ پہر نرو کو چلا گیا اور

تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا

مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے

اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی او کشن سنگہ

नरू

सवाईसिंह

विंद्रावन
शिम्भूसिंह

गनोली

पिपरोली
इंद्रसिंह
देवसिंह
परसोली

پہر ولی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہو سنگہ کی
ایسی خیر خواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہو سنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور آندر سنگہ نبیرہ
دیو سنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی چندے
تک اندر سنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر غیر مترقبہ حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلا وطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اوراس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ

चांदी

اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ وملعون

ब्रह्महत्या

کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوست آشنا واقربا
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہو سنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندر سنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جےپور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچہڑی پر جاتی تھی

اوسمین شامل ہو گیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اوس نے ...
روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلا کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جے پور حاصل کیا مگر دونون سرداران
مین کہ ہرایک علیحدہ محل اور قلعہ رکھتا تھا متواتر جنگ و جدال ہوتا رہا ...
بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ... دعوی ...
کرتا تھا اوس نے اودے گڈہ پر حملہ کیا اور رگنا تہہ سنگہ پسر خورد بندرابن
اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تھی اور تین گانو اوس نے
اپنی جایداد مین اور شامل کئے تھے بندرابن نے اپنے ... مین تفرقہ پیدا
کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتھ سنگہ نے
اپنے بھتیجے پرتھی سنگہ ٹہاکر رانولی اور اپنے متوسلان کے فتح گڈہ کا محاصرہ
چہوڑ کر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر
کہنڈیلہ کو جاتا تھا کہ ادہوان نے اثنا راستہ اوس سے لڑائی شروع کر دی
شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہو کر فریقین کی آمد و رفت
موقوف ہوئی بہر حال فتح گڈہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر
سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور نا ہر سنگہ چیرانہ والہ کہ
قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تھا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا
کہ باپ بیٹے چچا بھتیجے بہائی ایک دوسری کی خونریزی کرتا رہا آخر کار متخاصمین
تنگ ولاچار ہو گئے اور صلح ہو کر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔
اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راؤ راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی
شیخاواٹی مین آکر سرداروں سے مطالبہ نذر کیا اور دونوں سنگہ ٹہاکر ...گڈہ

कोचरी

रानोली

चिराना

اور بالآخر [illegible] سنگہ ٹہاکر کنپتری اور سورجمل ٹہاکر تسباؤ وغیرہ سرداران ساداتی
کو بہ [illegible] سنگہ گرفتار کرسکے نے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ
لیکر رہا کیا اور بہہ ہوا سے بہہ روپیہ زمیندار رون اور ساہوکارون سے
وصول کیا ۔
بندرایں [illegible] بسبب ہدایت برہمنان ابطور کفارہ قتل برادران و عزیزان
کے قبلوات ارا ضی اور زرکثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ
نے اعتراض کیا انجام یہہ ہوا کہ بندرایں اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو
اور مہوز ر اہدار ی کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکی
بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگنا تہہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ
زیادہ مدت تک حکمران نرہا اسی سال مین مسند نشین ہوا اوسی مین قلت
پیدوار کی شکایت سنکر جسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع
زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثناء راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیچر ولی کا راجپوت
تہا کوئی قیمتی چیز گم ہو گئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کرکے زجر
و توبیخ کی ہرچند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر پذیرا نہوا
مجبور ہوکر دیکہا کہ گہر پہونچکر سزاے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو
قتل کرڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر دودیہ
باگہہ سنگہ جیوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف
نااتفاقی باہمی و تاکید تنبیہہ و مطالبہ زر افواج شاہی و راج آمیر کے مجمع
شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

مغلیہ صرف برائے نام رہگئی تھی اور راج جے پور سوائے اداے خراج و
اطاعت کے اون کی خود اختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تھا مگراب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ یا وصف ہند وہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تھا میٹرتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور برائے حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض
زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکھنے سے شب و روز کے کوچ و مقام مین انکو
بہی قیدیون کا رکھنا گران ہوجاتا تب اوسکو رہا کرتے تھے ۔
جنگ میٹرتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر باگی پر حملہ کیا باشندگان
قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گرد نواح کے دیہات کو بھاگ گئے
انتی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تھی سو برسر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کھنڈیلہ کو
روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہو دسے گنگ پر ٹھہرگئے اور ایک
پنڈت کو راؤ اندر سنگہ کے پاس بھیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گھوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کھنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتھ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تھا
اون کے ساتھ دو اہلکار مال بہی بطور اول سکے آئے مگر دکھنیون نے اون کو
نول سنگہ کے سردارون کو اول مین رکھنا چاہا اسپر اون مین تکرار ہوئی نول سنگہ

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکر سکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مر گیا دلیل
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بہی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تہے اندر سنگہ بہی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جا اوس نے کہا یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنے
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جا کہ ذلت اوٹہاؤن اور اپنے گہوڑون
کو چہوڑ کر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آ سئے صرف دیل سنگ
چند زخم کہا کر جانبر ہوا۔

پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتھ بمقام
سکرائے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پر تہا ٹہرا اور صغیر سن سردار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے ساد ہانیون کے ملک کو روانہ ہوئے اول حملہ کر کے اودیپور کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کر کے جہوجہنون سنگہانہ اور کہیتڑی کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نر سنگ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر دکہنیون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش نہوئے تہے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دینی کر کے صلح کر لی مگر نر سنگ داس نے
اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگ سردار سیکر نے
کہ راؤ ترل کا نسلی والہ کی اولاد مین تہا کہوہ ولوہاکر وغیرہ پچیس محالات کو چہین
کر اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کر کے اس

सिकराय
सीकर
खोह
लोहागिर

موقع کو ریوا سے پر حملہ کرنے کے واسطے [illegible] سب جمع ہوا [illegible]
ارادہ فسخ ہو گیا اور اوسکے [illegible]
کو بھی لیا مگر دربار جے پور سے اسطرح کہ [illegible]
ضعیف برادران پر ظلم کرنے مین مدد دی تہی اور [illegible]
دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ
کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشہور ہوتے ہی بارہ و [illegible] لوگ اپنی
اپنی جاگیروان کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تہین راج کی
فوج مین شامل ہوئے علاوہ خود رئیس کہنڈیلہ کے سرداران کا نسلی آبا [illegible]
و دیگر سرداران خاندان سرمل ہی شریک ہوئے بلکہ سادہانی بہی جنہون نے
ابتک رایسلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تہی روز افزون ریاست
سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج
مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہو گئے مگر دیبی سنگہ
جس نے کل ملک کو ناراض کیا تہا اوسکے نتایج سے غافل تہا اور جو ملک حاصل
کیا تہا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی
تہی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تہی کہ اب کارآمد ہوئی ایک [illegible] نزدیک
سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابہائی ملک ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس
متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتہہ سے خراب نہ کرائے
اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے مجھکو بجا آوری حکم دربار مین
تامل ہو جاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کرلو تاکہ میری نسبت گمان سازش

रेवासा
शाहपुरा
खण्डेला
बिलाड़ा
निरमल
चूंडावत

نہوی چونکہ دیبی سنگہ کا خزانہ فتح پور کے قایم خانیون کی لوٹ سے مالا مال تہا
ہلدیہ کی صلاح بڑی بہ آسانی عمل ہو گیا اوسکے پہونچنے سے پیشتر سیکر مین دس ہزار
آدمی موجود ہو گئے برائے نام شہر کا محاصرہ اور بمقدار کثیر باروت و گولہ خراب
کرکے اوس نے بذریعہ اپنے بہائی وزیر کے دربار کو لکہا کہ بغیر اسکے کہ روپیہ
آدمی اور وقت کا نقصان عظیم اوٹہایا جاوے سیکر کا فتح کرنا ممکن نہین
اسواسطے مناسب ہے کہ شرایط اطاعت کو منظور کر لیا جاوے اور بلا انتظار
جواب اس تحریر کے اوس نے دو لاکہہ روپیہ بابت نذرانہ راج اور ایک لاکہہ
روپیہ اپنا لیکر فوج برخاست کر لی اور سیکر کو بدستور ملک گیری کرنیکی اجازت
دی اور اوسمین وقتاً فوقتاً کہنڈیلہ سے بہی مدد ہوتی رہی پرتاب سنگہ نے
نرسنگ داس کی ذلت کو جو راج کی عدول حکمی سے ہوئی تہی موقع مناسب
سمجہکر چاہا کہ بزرگون کے وقت کا نزاع طے کرکے دونون حصون کو اپنے
قبضہ مین لاوے اور اس مراد سے کل ریاست کی خراج گذاری اور اپنی
فوج سے نوکری کرنا اور علاوہ اوسکے نذرانہ کثیر ادا کرنا منظور کیا قریب
تہا کہ ہلدیہ بہی اس درخواست کو منظور کرے مگر راول اندر سنگہ والی سامود
سردار نامہ اوتان نے نرسنگ داس کیطرف سے مداخلت کی اور اپنی باتہہ
یعنی قول سے طلب کرکے اوسکو کل حال سے آگاہ کیا کہ تمہارے دشمن کے نام
پٹہ ہوتا ہے اور اوسکو کہنڈیلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر اب بہی تم راج کے حکم
کی تعمیل کرو تو مین ملتوی کرا سکتا ہون مگر نرسنگ داس نے مطلق منظور نہ کیا
کہ آخر کار راول نے اوسکو امن سے اپنے لشکر سے باہر جانے کی اجازت دی

इन्द्रसिंह
सामोद
बांह

کیونکہ اگر اوسکو ٹھیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹھہ آدمی ساتھہ دیکر اوسکو سرتا م نول گڈہ پہونچا دیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبند گڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سردار چوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوسنے جواب
مین سنے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکھہ لونگا۔

چوہون اور ساہو دنا تہا دتون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب ہے اور وہی گروہ کثیر نا تہا وتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہجدیئے پر اندر سنگہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندر سنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتہہ نوکری پر تہا
حکمنامہ ضبطی ساہو د جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامے
کو سر پر رکھا اور ساہود جا کر مع اپنے قبایل اور مال و اسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندر سنگہ نے جب دیکھا
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس نے اپنے سوامی دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے
ناواجب حکم کی تعمیل نکر کے برسر مقابلہ ہو جاتا تو بیجا نہ تہا۔

اسطرح پرتاب سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کر کے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

पीपलया

स्वामधर्म

دخل کر کے ریواسہ پر چڑہا اوسکو فتح کر کے بامداد ہلدیہ گوبند گڈہ کا محاصرہ کیا
وہان سے دو کوس کے فاصلہ پہ بمقام گوڈہ فروکش تہا کہ رانولی کے سردار
نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مدد پہ تہا اپنے کامدار
کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ڈگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کر کے
حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔

सुद्दा
रानोली

وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعت رکہکر اشارہ کر دیا
کہ گوبند گڈہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سورجمل
و باگہہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے
اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کر کے اپنے قدیم مکان پر قابض
و متصرف ہوگئے اس سے پرتاب سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل
سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کر لیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور
وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب و کنوؤن کا بندوبست کر کے اونکا
پانی بند کر دیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارےگئے
جب دغاباز ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی موقوف
کرائی اسی اثنا مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا
اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاب سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے
کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔

رایسلوتون کی باہمی نزاع و فساد سے راج جےپور کی مداخلت زیادہ ہوتی
گئی اور ساد ہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاوائی کو بہی اوسکے بدنتایج

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب و تعظیم سمجہہ رکہا تہا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تہی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچہہ تدبیرین کین قصبات
تہوئی و نولگڈہ اون سے چہین گئے اور پرتاب سنگہ کے تابعین کیواسطے رانولی
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نا اتفاقی کو
رفع کرکے اودے پور مین پنچایت کی اوسمین اکثر رایسلوت بہی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت و اتفاق اور رفع احتمال انحراف و خلاف ورزی کے
رسم نون ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ ابتک
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کردین اور آیندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودے پور
کرلیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت و خون ہوچکا تہا شریک نہوے۔

چونکہ شیخاوتون مین یہہ صورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تہی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے روڑا رام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بہی حکم ہوا کہ بلدیو کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر قیدی
سے بچ گیا مگر اوسکے بہائی وزیر کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پور مین
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تہا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑا رام کو
کہ قوم خیاط تہا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

थोई

नोनडाव

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو تجربہ سے بہت عقل ہو گئی تہی اس موقع پر اونہون نے بہت مفید شرطین منظور کرالین اور اون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کر لیا۔

شرط اول یہہ تہی کہ قصبات تہوئی وگوہاکہ وغیرہ جو ہلدیہ نے ضبط کیئے تہے فوراً واگذاشت کردیئے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونہون نے بخوشی قبول کیا تہا اور دار الحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاوے۔

تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بہیجی جاوے گی۔

چوتہے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول وفعل یکسان نہین ہے اور ہلدیون کی فوج برخاست ہو جانے سے بجز اسکے کہ بجاے اوسکے روڑا رام متعین ہوا اور کچہہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اونہون نے بزور بازو انصاف حاصل کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تہی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

قصبون پر دخل کرلیا۔

اسی اثنار مین نرسنگ داس سے بقایا زر خراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً جیپور
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلہ اور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڈہ مین بیٹہکر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاب سنگہ جس نے کوئی امر نا واجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج محکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سردارون کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
वचन
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب اداے خراج کا اقرار کردیا اور
وقت اداے مقرر کرکے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عند الطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہو رہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہاتے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کراکے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت تعین ہوئی چہوٹے سردار باقرار اداے خراج وعدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض رہے —

दीनाराम

یہہ واقعات سنہ ۱۷۹۸ع کے ہین جب زمانہ مین دیناارام بوہرہ جے پور کا وزیر تہا بفور استماع خبر فتح آسارام کے وہ بہی اوسطرف روانہ ہوا اور راو دیپور مین اوسکے شامل ہوکر دونون سادہانیون نے خراج وصول کرنے کی غرض سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس جاری کی سادہانیون نے ازحد ناراض ہوکر دینارام کو لکہا کہ فوج برخاست کرے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زرخراج کہ دس ہزار روپیہ سردست موجود ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکرے گا تو بہتر نہوگا یہہ امر سب نے منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ برادر سردار کہنڈیلہ کہ باوصف خیرخواہی راج کے بدعہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور اسلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو آدمی کہاتڑی کے اوسکے شامل ہوگئے اونہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ

जार्ज तामस

جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین تلاش معاش پہرتا تہا نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر باوجود دیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور اونکی قواعد دان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کہے کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لاسکی چند توپ چہوڑکر

بہاگ گئے اس سالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنے کیواسطے سردار چومون نے غول بنایا اور اوسے لیکر خود تامس صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چومون
جسکا نام رنجیت سنگ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگاروت
مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارےگئے توپین لے کر تامس صاحب
اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجہکر اونکو اس باب مین لکہا اور بہدران حال
روڑارام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رایسلوتون کی جمعیت
کثیر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا سبنے باگہہ سنگ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو عزیز سمجہتے تہے منتظم کہنڈیلہ
نے بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجہکر بجمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت
سالار راج افسر فوج شیخاوائی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے
اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگ کو چہوڑا۔

हनवंतसिंह सलहदीवाल

جسوقت یہہ خبر ہنونت سنگ سلہدی والا خلف پرتاب سنگ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہہ سنگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کرڈالا جب باگہہ سنگہ نے

نظام راؤ بھی یہہ حال سنا وہ وہاں سی واپس آیا اور قلعہ [illegible]
بھی جو لکھوان سردار کی ملازمت پر بہت ناراض ہوئی تھی اوسکی نسبت [illegible]
شدت سی برتی تھی ور فاریصان قلعہ [illegible] سردار کی معافی کے امید [illegible]
رائی میں مصروف تھی جلد او زور ن کو [illegible] سید حافظ [illegible] اوسکو
[illegible] ہی [illegible] پاس [illegible] تھی [illegible]
[illegible] لگا مار [illegible] انجام قلعہ میں [illegible] دیری اور دروازہ کھلا
مگر قاتل گرفتار [illegible]

[illegible] وصف
[illegible] میں [illegible] جانبری [illegible] مصاحب ہوا اور روز [illegible]
اور دولت [illegible] میں تحصیل [illegible] کرتا رہا اوس [illegible] کے [illegible]
ایک [illegible] کو [illegible] میں [illegible] دوسری [illegible]
[illegible] وراہداری کا [illegible] دونوں ملکوں سی [illegible]
فایدہ [illegible] دونوں [illegible] اضلاع [illegible] کا [illegible]
ہوا [illegible] وہان [illegible] کا [illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] سید [illegible] علاقہ [illegible] مطالبہ سی تنگ [illegible] اور [illegible]
[illegible] اوسکو [illegible] کیا [illegible] بعض سردار [illegible] قتل
[illegible] اس [illegible] دوریا دلی [illegible] کا [illegible] جاری رہا اور اوسی
[illegible] میں [illegible] پاس سی [illegible] رہائی سی [illegible] ہوکر
آیا [illegible] ہوگئی اور [illegible] حملہ [illegible] وجود مقابلہ
سات ہزار [illegible] نکال دیا اور [illegible] قتل [illegible]

اعلاقہ جی پور میں جا کر تاخت و تاراج سرود کیا راجہ بھی اور فوج بھی معتبر ہو کر
اسکی آنویں وکی جمعیت منتشر ہوگئی راٹوری وغیرہ کے چند سردار دنیج صلح
کر کے گھر چلے گئے سردار دنیج یہاں بھی مغرور ہو کر ملک تا روار دیکھا ہیں
بنا رہے سنگرام سنگھ شہو جا اس کا رشتہ سنگھ کا بچا راورکھانی پہاڑ روار
میں تھا اور بالکہ سنگھ دسو نر سنگھ کو بیش نکالے رہن دی
ان صاف دو سنگر پیا راجہ پسر و جانگرے ہی نگر جاودس بیکانیر ہوئی
سرحی پور کے دروازہ تک سنو ہیں فساد برپا کیا
سنگرام سنگھ نے سر رود بار دشمہ بھی نشان ہو کر دموڑا ریو تیا دو سرکی
اکثر مقامات پر رکھوائے مقرر کی اور ہندوان کا تمام راج کا ہاتھ بلا فصل کر دیا جمہور
سی چند بیل پر قصہ کہو دی اوسکو بوٹ کر قتل کیا اور شہر جموں کے مسلمانوں نے
نبی بیابی سواری کہو سیٹھی لمبوری بنائی انجام کا یا عہد سنگھ کی سنگھ
اور کل عالیا اولی علم و تعدی بیابی تا لان دو اد خواہ ہوئی راجہ سرج بیگا
سا دو کی سردار بنا اور کی مرتبت بجن دیکر سنگرام سنگھ کو بلوا لیا حتی
میں کا کل شہر اور خصوص سلمہ ہوا بلا زم اجا اوسکی گرد چیرہ ہوئی دیر
ای او سے پہلے دیرہ مال عزو قیمہ ساخت کی مگر اوسکی ... سی
سے بہت نقرات ہوئی کہ اوسکی ... ہو کر ... را
کہ خواہ سنگرام سنگھ بر پانی ہو جادی اسکو سنگھ کو گرفتار کر لینا چاہئے
وہ اس حال بلکی مطلع ہو کر اوسکو بھی مطلع کر دیا دن رات میں بیٹھ کر
سوار ہوا سے سرور پیکا اور سورا اور لدو جا سون من بھی او ...

قرار آدمی جمع کرنے میں اوسنے اوس مضمون کا ترجمہ اوسکا ہوا [illegible] دوسرے روز
شروع کیا مضمون کی ادائی مین اچھا کیا اون لوگون نے اون
گرفتار کر کے [illegible] و بعد ازین [illegible] نصف [illegible] ہو گئی [illegible]
ساحر کیا تہا کہ خندق [illegible] آتش کو [illegible] مین [illegible]
دیا اور [illegible] یعنی [illegible] اوسکی سر [illegible]
بہی مدت تک [illegible] اوسکو [illegible]
واگذاشت ہوئی اور اوسنے وہان لوگ [illegible] اختیار کئے
تہا وزیر نے [illegible] کہ اسی اثنا مین تاریخ [illegible] کا بعد
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا [illegible] تہا کہ کشن کنور [illegible]
دھرمیش [illegible] مگر [illegible] اور [illegible] سردار [illegible]
طرف سے [illegible] اور مخصوص یہ تہا کہ راجہ اون [illegible] سنگہہ [illegible]
بند [illegible] سنگہہ کو بچایا اور اوسکی مسند نشین کیا جاوے اور اوس [illegible] مین
[illegible] اس غرض سے کہ اوسکی [illegible]
اور دوا [illegible] کشن کنور [illegible] سنگہہ کی [illegible]
وزیر نے [illegible] اپنی بہائی کو [illegible] اوہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہہ کو [illegible] مقرر کیا اور [illegible]
کی اوسی مقام [illegible] اور اوسکی [illegible] کہ راجہ [illegible]
[illegible] رہا کیا جاوے [illegible] معاملات [illegible]
[illegible]

ساتھ جہاں اُن کا کار اَزاد ہو جا سکی ور سطی تیار ہوئی اور جو وقت [illegible]
روز مرہ حرکت پر دیس میں رہیں لینا قرار پایا تا آنکہ قرار داد کے بموجب سنا [illegible]
سردار نے گرنتھ صاحب اور کرپان بلکہ اَلشری کو نہیں [illegible] دھو نکل سکھ کو
مشکل میں ڈالی [illegible] میں اُونکو اتنی کشور دہقان راجہ ترا [illegible]
ہوا راجہ سنگھ دالی [illegible] والد [illegible] ہوئی اور شمشیر دھونکل سکھ
سپر مُتبنی کو دیں لیا اور سب منتظم ہو کر سب ہی پور میں جہاں [illegible]
کو جمع ہوئی تھی بیوی

ہوا کہ یہ ہو کر مقام تھا تو یہ کہ سب سے ولیں ملک ہی میں ہوا وہاں راجہ
دوبارہ دکھاؤں کا بیڑا تھا کہ سنگھ دونوں [illegible] راجگان لنڈ لگے [illegible]
کے لئے بھی سردار دونوں تخت میں ہوا جس میں [illegible] سکی
زیادہ ہوا وہ شور میں چلے گئے اب اُن میں عذر کرنا غیر ممکن تھا چند روز میں او [illegible]
سردار عزت و تکریم سے اور ملی سپرد کی گئی کرا دو ہو نے سنگھ دونوں کے درمیان
کر آنسو تب سنا دالی ہو جائے [illegible] ویغیرہ [illegible]
[illegible] ہی ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اُن میں ہم نے حالات [illegible]
[illegible] میں جہاں اور [illegible] موقع کی مفصل [illegible]
کافی ہے کہ اس لڑائی سے نیکنامی و ہونا ہی میں سنگھ وقت ہر طرح [illegible] ہی اور
وطن کو محبت کرتی سے بیشتر اور [illegible] اوداو سکی باپ دیو [illegible]
رہی سنگھ حلقت [illegible] اس کی باپ [illegible] تو [illegible] اور
لڑائی ختم ہوئی لنڈ سنگھ کو والیس [illegible] دربار [illegible] سے جہاں سنگھ سنگھ کو

والد [illegible] راجپوتی [illegible] بضرورت معاش [illegible]
راجہ [illegible] الور [illegible] اس [illegible] [illegible]
رود [illegible] [illegible] [illegible]
کے [illegible] قسم [illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] لباس میں [illegible]
کیا اور [illegible] خاندان [illegible] آدمی جمع کرکے ایک [illegible] میں [illegible]
[illegible] قلعہ میں داخل ہو [illegible] [illegible]
[illegible] قلعہ پر قبضہ [illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور دیگر [illegible] قلعہ میں جمع ہوئی اور [illegible]
[illegible] میں [illegible] آدمی جمع ہوئی [illegible]
[illegible] قصبہ [illegible] فوجیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] نتیجہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] آدمی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہوکر [illegible] کو حکم ہوا کہ [illegible]
[illegible] سزا [illegible] حملہ [illegible]
[illegible] اور ایک حملہ میں [illegible] کو مفرور کردیا اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا مقابلہ کیا [illegible]
[illegible] کو کہ راجہ کی [illegible] قلعہ میں [illegible]

پانی خرچ ہو چکی تھا اور اسوجہ سی وہ قلعہ خالی کر دیا تھا [illegible]

نے اوسکو باہم قصبات دیکر [illegible] کیا اور [illegible] اور لڑائی

ختم ہوئے۔

جیکو سکے وراثت میں اور انقلاب پیدا ہوا [illegible] والی ریاست [illegible]

آپسمیں رہا ہوا اور پہر سی ایک فرقہ [illegible] ریاست پر مقرر ہوا [illegible]

برسات سنگھ کے عہد میں [illegible] تھا اور وقت انتقال [illegible] دو وصیتیں کی تہیں

اول یہ کہ اول تو لوہرہ کو رانہ کیا جاوی اور ضد الکو [illegible] کوئی ہندو [illegible]

اوسکو اگر ہو تو لازم ہے کہ باختیار [illegible] ریاست مقرر کیا جاوے

دوسری یہ کہ فوجداری کا عہدہ دھونسنگہ گوگا دت کے خاندان میں [illegible]

متل روزگار میں [illegible] تو ان کے یہہ خاندان نہایت وفادار ہی۔

اوسکی مقرر ہوئی ہی سرداران سجاوٹ کی [illegible] اوسکی زمین [illegible]

ورحم سنگہ کے زمینداری ذریعہ سی اپنی موروثی زمین پر قابض ہو جاوین

[illegible] آپسمیں شقاق سے کہ بہائی ہوں کے رضامندی

سی راج کی مضبوطی ہی باوجود سرکشی وعدول حکم [illegible]

پر آفت کی ہی امداد کرتے ہیں مثلا جسونت راؤ پر فوجکشی کے ضرورت ہوئی

تو دشمن پر [illegible] دست [illegible] حاصل ہوئی تھی اور پہر [illegible]

سوا ہی کہ ان لوگوں میں باہم اتفاق پیدا ہوا غرض اس تقاریر [illegible]

کو حکم ہوا کہ جیسا مناسب سمجھی کریں اوسنے کل راجپوتوں کے قوم [illegible]

روبیہ ... خراج مقرر کرے اور ... افغان
... حاجت کردی ... ستون میں ...
ہوئے میں کہ یہ ضرور نہیں ہی کہ حکم ہوئی خواہ مخواہ اوسکی تعمیل ہو اور خود
رئیس اور ... دونوں کا حکم ہو گیا تھا ناگون نے ... قلعہ ...
کچہ تعمیل نہیں ہوئی ... سکھوں نے ... وقت کی اور شاہ ... بدعہدی کرکے افغان
کو ... اسلام ... اور خود ... ہوا اون کے پاس بھیجے
... اور ... سکھوں نے ... اور اونکو ...
تبدیل لباس ... اوسکی بھی ... دی اور ...
اور افغان ... قلعہ سے باہر لگی ... یہ بندوبست ہو گیا ...
نے اپنا اظہار کیا اور ... ناگون نے اوسکی تعمیل ...
کیا تو دسمبر ... ناگون نے قلعہ خالی کر دیا
اور ابی سکھہ ... ان ... میں ... گرین ...
... اونہوں نے اپنی ...
اور اوسکی ... ہوئی اور ... اوسکی محل کے
... اوسکی دخل ...
... طلب ہوئی اوسکی ...
... قریب ... کل فوج ...
... کہ ... اشتہار ... ہوگئی کہ ...

نہی اوسکا نتیجا [illegible] ت پر مضرت ہوتا اس ہد بیلی قوم مین سبھی [illegible]
سبھی مرکب ستی سجاوتون کی گروہ نی ہوتا [illegible] گا
ہوتا وہان ایک گوگا دت راجپوت تھا تھا اوسکا بہی سبب [illegible]
لرکا قوم کی افسر جاند سنگھ کی پاس تہی اوسکا مقصد تہا [illegible] ہوا
اوسکی ساتھ صلح تو بس کر دی کر اوسکا مال ودہین [illegible] ان سجاوتون نی انکار
کیا اور جمع ہو کر مسلسل مقابلہ ہوئی جاند سنگہ بہی اور آدمی سبھی
کمدبلہ دات جود اور کل سجاوت خراج راضی ہوئی موقع پر ہو کی اور [illegible] سنگھ
[illegible] سردار گوہ [illegible] ن کی ملک نکتہ سے [illegible] لو [illegible]
لگا ایک ایک آدمی جو ل بیٹھا سجدہ [illegible] اس طرح اسباب کی ہندو گاروں پر تہی لوبر
نی کل قوم جمع ہوکر اسمین ہو بری پر ستو ہو گئی تلوارین میان سی باہر
ہو گئی شمشیر ایک ایک [illegible] درمیان [illegible] لڑائی کر دی کر اوس
گا [illegible] سردار ان کمدبلہ [illegible] مرجاوین اور [illegible] بھی [illegible]
سپہ سالار فوج کی پاس سنجیدہ سجاوتون نی منظور کر لیا اور فساد موقوف ہوا
مگر جاند سنگہ کو رنج ہوا اگرچہ بظاہر سپہ سالار فوج کی بری اطاعت کی مگر [illegible]
کی سرداری کمی حصہ ستی [illegible] ہو گئی

لچھمن سنگہ سردار سیکر جو سجاوتون سی علیحدہ پڑا تہا اوسکی یہ غرض تہی کہ یہ
لوگ [illegible] رہجاوین تو مجہکو حاکم کمدبلہ کا موقع ملی [illegible] سجاوتون کی علیحدگی
سی ہو [illegible] موقوف ہو کر [illegible] ہوا تو صبح حالت [illegible]
جی لو [illegible] سی [illegible] جانی ہی سیکر و الہ [illegible] اپنی [illegible]

اور وہان سب تکلیف نہ کرکے سیسوہ پر حملہ آور ہوا اور ٹہہانون کو جنسے ابھی
لڑرہا تہا بعد صلح ومصالحت دو لاکھہ روپیہ دینا کرکے اون سے وہ دستہ
فوج بہ تحت ہنو ومہتاب خان حاصل کی مہتاب خان نے چندروز پیشتر ہی
ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجگان سے بالعوض عدم مداخلت وحفاظت جاگیر
مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بھی بے ایمان ہوگیا۔
بہادر ہنونت سنگہ جسنے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد بمقابلہ
ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے
خرچ کرنا شروع کیا اور ریواسہ وغیرہ کچہہ چند سردار اوسکی طرف ہوگئے تین ہفتہ
تک عنقریب بسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہو کہ باہر نکل آیا
اور کوٹ فتح کرلیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا
اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کرلیا دیگر سردارون نے
صغیر سن راجگان پر اسطرح بلا اشتعال وصرف بطمع زیادتی کرنے کو بہت برا سمجہا
اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چہوٹے خاندان کی ناواجب
حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے
خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے
شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تھے کہ رشوت لینے پر رضامند نہوئے
اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میرخان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہوگئے
دربار نے بسبب فساد وہجوم گڈہ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت
سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وسے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچھے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈیلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پس پا کرو یا مرجاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرا لئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہو گئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اونکے ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتہہ گئے دوسرے
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گھر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار لبسا اوکی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہو گیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو بہینے لاسکتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہو کر اونہون نے قلعہ خالی کردیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

پر قبضہ کر لیا مگر ابہی سنگہ کو جسمین رائیسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار و ماتحت کا احسانمند ہوا گر پرتاب سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس تہا اور اونکو خارج کرنے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر باستقلال قابض ہو جاوے ۱۸۱۴ء مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ و پرتاپ سنگہ جہوجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک ساد ہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نرہی ۱۸۱۴ء مین مصر شیونارایں مصاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میرخان کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سردار سیکرہ سے جو مدت سے خواہان تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہو جاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جے پور سادہانیون سے وصول کر کے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میرخان وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کر کے پٹہ لیا۔

بعد ازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہو چکی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور ساد ہانیون کے حسد اور حرص سے وارثان رائیسل کا حق موروثی تلف ہو گیا۔

لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

حاصل کیا مگر اس سے پروہت مصاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگھ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کہنڈیلہ کا ٹھیکہ لیا تھا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیونراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بھی مایوس کردیا اور فریب و دغابازی سے
خود امیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچھمن سنگھ زبردست آدمی تھا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تھی اوسکو یہہ امر ناگوار تھا اسواسطے اسکے بھی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوجاوے اس
غرض سے کہنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ساداہانی طمع اور حسد کے جوش مین آکر
اپنے اصلی فوائد کو بہول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہوئے کہنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگھ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو باطمینان
جے پور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کہنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن پروہت پر چڑہوادی
اسطرح لچھمن سنگھ کی حسن تدبیری سے لاچار ہوکر برہمن نے محاصرہ چھوڑ دیا
اور جے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹھا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار سامود کی جاید اد ضبط ہوئی ساداہانیون
نے باقی سرداران کہیڑی و بسا او پروہت کے چلے جانے پر بھی حملہ کیا
اور ابھی سنگھ نے جسکو ایک دفعہ پھر بھی اوسکے زاد بوم دکھلانے کیواسطے

لیگئے تھے پھر شکست کہائی۔

آب لچھمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے اول رایسل کے سات بیٹے تھے اونمین سے چہوتہا ترمل جسکو راو کا خطاب ملگیا تہا پرگنہ کانسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرسنگہ نے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سوپچیس گانو ہین فتح کیا اور بعد ازان پچیس گانو زیواسہ کے حاصل کیے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دار الریاست بنایا اوسکے بیٹے چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے یکجدی ٹہاکر شاہپورہ سے لچھمن سنگہ کو متبنی لیا لچھمن سنگہ مسند نشین ہوا تب بہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تا یکجدی شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ وٹہوٹہ وکانسلی کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہوکر اپنے اصلی خاندان شاہپورہ سے اسقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت مین رہنا گوارا نکرکے جےپور کو چلا گیا لچھمن سنگہ کے قبضہ مین پانچ سو آباد ان دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی غرض سے اوس نے لچھمن گڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چند قلعون کی مرمت کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام نہاد علی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین توپخانہ تہا اور ہزار سقدر سوار جنمین نصف بارگیر دار تہے ایسی زبردست فوج

बिसारा

बिसारा
बिडोठ
कासली

کہ وہ اس ناشکری شیخاوت سکے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہونجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی سکے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکالنے کی
تدبیر کی اس ضرورت پر سادہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکا
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگہ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے سادہو کی کمک پر
فوج و توپخانے بہیجے کہ اوسکے زور سے سادہو نہ صرف جہونجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا سادہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جہونجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دیئے
اور حسب شرایط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور راولہ
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد سادہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چہبیس دیہات کے چہین لیا اور اونہین ایام مین گوڑ
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور تور راجپوتون سے کہیتڑی
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا ملک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون پیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
سادہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا۔ زورآور سنگہ۔ کشن سنگہ۔ نول سنگہ۔
کیسری سنگہ۔ پہاڑ سنگہ۔ علاوہ معمولی حصہ کے زورآور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

साधु

सिंघाना

सुलताना

खेतड़ी

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتہی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاست داری
بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم
یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری اولٹ پہیر پر ہمیشہ
فایق سمجہا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ
گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجہا
جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے۔
ابہی سنگہ والی کہیتڑی۔ شیام سنگہ بساؤ۔ گیان سنگہ تولگڈہ۔ شیر سنگہ سلطانہ۔
علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ وجہونجہنون وسورج گڈہ (सूरजगढ़)
معروف اور بچہ چہوٹے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سو (गोरीचा [uncertain])
پچیس دیہات کے ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور آور
دعوی وراثت سے اوسمین شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ
نے وہی عظمت حاصل کی جو رایسلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکر والہ نے
کہنڈیلہ والون کو جو اون کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث
کر دیا تہا مگر کہیتڑی والہ نے صرف بڑی شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت
نکی بلکہ پانچوین مین سے چہوٹی شاخ کو بہی بیدخل کیا جس معاملہ کے انجام مین شیر سنگہ
کی اولاد سلطانہ سے خارج ہوئی ایسا پر تشدد ہے کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین
حاصل کرنے کے واسطے راجپوت کیا کیا ظلم وبے ایمانی کرسکتے ہین اوسکا لکہنا
ضرور ہے۔

پہاڑ سنگہ کے صرف ایک لڑکا بہوپال سنگہ تہا کہ بمقام توہانو ایک لڑائی مین مارا گیا (पहाड़सिंह)

वाघसिंह

اوس نے اپنے بہتیجے باگہہ سنگہ والی کہیڑی کے چہوٹے بیٹے کو متبنی لیا بہاڑ سنگہ کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد سلطانہ کے انتظام کی قابلیت نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیے کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیڑی مین شامل کیا مگر یہہ اوسکو

हत्यारा

ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم وہشیار کر دیا خود اوسکی عورت نے بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیڑی سے باہر نہ نکلا۔

علاوہ رایسلوت وساد ہانیون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاج خانی وشاخین اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈ خان نے اپنی

खन्नारामगढ़

جایداد واسطہ رامگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے

लोहसल

سواے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ وبیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات

पिंडारा

دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور غارتگر ہین مثل پنڈارہ وقزاقون کے اون کے نام سے خلایق ترسان ولرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہیدستی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

راج جے پور نے اون سے بہت کم خراج لیا ہے امیر خان نے البتہ بیس ہزار روپیہ وصول کیا تہا۔

شیخاواٹی کی آمدنی کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین حسب تفصیل ذیل تہی اور امید تہی کہ ملک مین امن و امان ہو جانے پر زیادہ ہو گی عنقریب نصف ملک سرداران سیکر و کہیتڑی کے قبضہ مین تہا۔

۱	۲
لچھمن سنگہ سیکر والہ مع کہنڈیلہ لعہ لکہہ	ابہی سنگہ کہیتڑی والہ مع کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب سے لکہہ
۳	۴
شیام سنگہ بساؤ والہ مع چالیس ہزار حصہ برادر رنجیت سنگہ جسکو اوس نے مارا تہا۔ معہ سنہ	گیان سنگہ منڈاوہ و نول گڑہ नवलगढ़ मंडावा معہ سنہ
۵	۶
لچھمن سنگہ تینا سر والہ یکجدی نول سنگہ سنہ	ٹائین و دیہات مقبوضہ نبیرہ ہائے زور آور سنگہ टाईं یک لکہہ
۷	۸
اودے پور واٹی یک لکہہ	منو ہرپور سنہ
۹	۱۰
لاڈ خانی ایک لکہہ	ہر رام جس کی للعہ سنہ

۱۲	۱۱
جاگیرات خفیفہ	گردہر پورہ
۳ لکہہ	للعہ سہ

خراج مقررہ راج جیپور

سہ لکہہ صہ سہ

کانسلی	اودےپور وباٹی	فتح پور	کہنڈیلہ	ساوہانی
للعہ سہ	عہ سہ	للعہ سہ	سہ سہ	۲ لکہہ

बवरु

حصہ سوم تاریخ زمانہ حال

راج جے پور کی تاریخ تعلقات سرکار انگریزی شروع ہونے کے بعد دیگر ریاستون
کے اوسی زمانہ کی تاریخ سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہے ممالک مقبوضۂ سرکار
انگریزی اس راج سے بہت قریب ہین اور ہر ایک کو جے پور کی کثرت فوج کا مبالغہ
سے گمان رہا ہے اور انضباط عہدنامہ کے وقت سے مدت تک یہانکے فرمانروا
نابالغ اور اون کی ماجی مختار و منتظم امور ریاست رہی ہین ان متفق موجبات سے
سرکار انگریزی کو اس راج کے اندرونی انتظام کی ترقی و بہبودی مین زیادہ
کوشش اور توجہ کرنی پڑی ہے اور منتظمان وقت کو ثابت ہوا ہے کہ اس انتظام
مین جو سرکار سے مداخلت کی گئی ہے باوجود حسن نیت اور صدق ارادت کی مقتضائے
مصلحت نہ تھی سبب اسکا یہی تھا کہ اوس ابتدائی زمانہ مین اونکو راجپوتون کی ریاست
کے متعلقین کے باہمی روابط کا علم صحیح نہ تھا روابط مذکور ابتدائی زمانہ کی
برادرانہ حکومت کے درجہ سے انتظام حاکمانہ کے درجہ کو پہونچ گئے تھے یا
پہونچنے والے تھے ان ابتدائی تجربون مین سرکار انگریزی اور راج جے پور
کے تعلقات کا اہتمام ہندوستان کے عمدہ ترین افسران مثل سر ڈیوڈ اکٹرلونی
صاحب و لارڈ مٹکاف صاحب و سر جان لو صاحب و سر جارج کلارک صاحب کی
اختیار مین رہا ہے کہ اونکی پچھلی کارگذاری بہت تحسین و آفرین کے لایق ہے انہین
لوگون کی عمدہ لیاقت اور خوش تمیزی سے تدبیرونکا ناکامیاب ہونا زیادہ صراحت
و رسوائی سے ظہور مین نہ آسکا نتایج واقعات کی پیش بینی کرکے اونہون نے

सरडेविडआ०
लार्डमेटका
सरजानलो
सरजार्जक्ला

اپنی ذوفنونی اور صاحب تمیزی سے اون خرابیون کو جو نوعدیگر بروئے کار
آنے یعنی ظہور پذیر ہونے سے باز رکھا۔
راج جےپور کا تعلق سرکار انگریزی سے اول سنہ ۱۸۰۳ع مین شروع ہوا جب لارڈ لیک
صاحب نے عہدنامہ منضبط کیا تہا اس عہدنامہ کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست جیپور
نے نواب وزیر علی کو جو علاقہ سرکار انگریزی مین ارتکاب جرم قتل و خونریزی
کرکے جےپور مین پناہ پذیر ہوا تہا گرفتار کرادیا از انجا کہ استحقاق سزا یعنی مظلوم
و مجرمون کی پناہ دہی کل ہنود اور بخصوص راجپوتون مین نہایت متبرک
سمجہی جاتی ہے اوسکی گرفتاری سے راج جےپور کی بہت بدنامی ہوئی
تا بحدیکہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج جےپور و بوندی کے سرجان
مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تہا کہ رئیس جےپور ضرور سرکار انگریزی
کا دوست اور مورد عنایت رہیگا کیونکہ اوس نے صاحبان انگریز کے
خوش کرنے کیواسطے وزیر علی کو جس نے اونکے انتقام کے خوف سے اوسکے پاس
پناہ لی تہی گرفتار کراکر ذلت اور بدنامی حاصل کی ہے صاحب نے اس گستاخانہ کلام
پر وکیل کو زجر و توبیخ کی کہ سرکار انگریزی کے دوست کی نسبت جس نے قاتل
کو کہ اوسکی پناہ دہی مین بدنامی ہوئی گرفتار کردیا ہے بیہودہ بکنا نہ چاہیئے
اگرچہ اس گرفتاری سے ہندوستانیون مین بدنامی ہوئی مگر وہی ثبوت کامل
ہے کہ ریاست جےپور اپنے عہد و پیمان پر بہت ثابت قدم ہے اور ابتدا سے
سرکار انگریزی کی رفاقت مین تہِ دل سے سرگرم ہے نحوست وقت سے اور
زمانہ کے مدبرون نے اس وفاداری کا احسان نہ مانا اس سے جیپور

کی منافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ع مین بعہد حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا فرض مصلحت سے معلوم ہوا عہدنامہ فسخ ہو کر جے پور کو بیمدد چہوڑ گیا کہ مرہٹون نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہ سے زیادہ تر بیباکانہ تاخت و تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب ہلکر سے بدل و جان مقابلہ کر کے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سرجارج بارلو صاحب کو بہی اپنی متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی رائے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکہا ہے اس عہدشکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ع مین حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سرنو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال پنڈارون کے پیش نظر نہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔

اسی سبب سے جب ۱۸۱۷ع مین مارکوئس آف ہیسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتہ جس نے تہوڑے دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

सरजार्ज

नेपाल

मारक्वेस हास्टिंग

چالیسمیٹ
کاف
ویری سال

کچھہ عرصہ مین راج کی ضرورتین زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
وپیمان ہوئے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف نہوا امیر خان کی
فوج جسکو اجازت تہی کہ جب تک جے پور تدبیر عام استیصال [illegible] مین غنیمت
نہوا وس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تہے اور جے پور کے
تحت کی چہوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کہ اس سے راج جے پور
بہت خفیف رہجاتا شروع ہوا ان متفق موجبات سے آخرکار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲- اپریل ۱۸۱۸ع کو درمیان سر چارلس مٹکاف صاحب اور ٹہاکر
راول بیری سال کے دس قلمون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا-
اس عہدنامہ کی شرایط یہہ ہین راج جے پور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجہے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چہٹے برس مین بہ تدریج آٹہہ لاکھہ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکھہ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چہٹا حصہ جو علاوہ آٹہہ لاکھہ کے ہو داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واعدیت اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکہنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
ریاست جے پور کی بہبودی وفایدہ کا مدنظر رکہنا منظور کیا-
وقت انضباط اس عہدنامہ کے جے پور کے راجہ جگت سنگہ عیاش وبدچلن تہے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست معرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہوگئے تہے اسواسطے
بتاریخ ۱۲- دسمبر ۱۸۴۳ء اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرایان
نے کہ لئیق وحریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا
کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ محزوج
نرور کو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے برور آٹہہ سو برس
مہاراجگان جے پور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر
کے با اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسند نشین ہوا اور سرداران
راج کو نذر دینے کیواسطے بلایا مگر باستثناء ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ گو نکا رتبہ
راجپوتون مین اول تو نہین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین
شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب
بہیجے اور ٹہاکر جہلار کے جو بجز کامہ کے محزوج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب
ترین وارث تہا شامل ہوگئے -
مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب نے نگرانی
واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جے پور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو باسانی
ملا لیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ
مین نرور والہ کی منظوری کی درخواست کردی گورنمنٹ سے مبارکباد کی
کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہوکر مسند نشین ہوا -
مگر حسب خواہش ایک ناظر کے یہہ جبریہ مسند نشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص
راٹہورجی ہمشیرہ مہاراجہ مارواڑ وعلی العموم کل باشندگان ملک بخوف ذلت

हयानी

آیندہ ازحد ناراض ہوئے سرداران راج آمادہ بغاوت ہوگئے اور متوسلان
ناظر کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر باشندگان شہر نے بہی سرکشی اختیار کی ۔
اسوقت مین رانیون مین سے مہاراجہ جگت سنگہ مرحوم کی رانی بہٹیانی جی نے
ظاہر کیا کہ مجھکو آٹھہ مہینے کا حمل ہے اس سے ہر فرقہ خلایق کو کمال خوشی ہوئی
کیونکہ ناظر کی مفسدانہ تدبیرین فسخ ہوگیین اور باہمی نزاع و فساد رفع ہوگیا
اور سب سے زیادہ یہہ کہ باشندگان جے پور کو جو خوف تہا کہ رفع فساد کے
حیلہ سے سرکار انگریزی بداخلت کرکے ملک ضبط کرلیگی وہ بہی جاتا رہا مگر اکثر
لوگ اب بہی ناظر کے شریک رہے اور اکثر نے اس وجہہ سے کہ عرصہ دراز تک
اعلان نہوا تہا رانی بہٹیانی جی کے حاملہ ہونیکا یقین نکیا اسواسطے بہ سروری
راول بیری سال راج کے بڑے سردار دربار کے محل مین جمع ہوئے اور
یہہ قرار پایا کہ رئیس مرحوم کی دیگر رانیان اور ٹھکرانیان حاملہ رانی کو دیکھکر
حمل کی تصدیق کرین اور اس تصدیق پر عمل کرنیکا سب نے اقرار کیا چنانچہ
کل عورتون نے دیکھہ کر بالاتفاق شہادت دی کہ رانی حاملہ ہے اور سب نے
اقرارنامہ پر دستخط کیے کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اوسکو اپنا مالک سمجھین گے ۔
۲۵ - اپریل ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم نے جنکی ولادت کے سب
منتظر تہے جنم لیا اور موہن سنگہ باوصف سازش و فریب ناظر متروک ہوکر تہوڑے
دنون بعد مرگیا راول نے باتفاق ٹہاکر بہادر سنگہ والی جہلار و کشن سنگہ والی
چوموں صاحب رزیڈنٹ کو اس درخواست سے خط لکہا کہ بہٹیانی جی کے لڑکے
کو بطور وارث تخت کچہواہہ اور اولاد صلبی مہاراجہ جگت سنگہ صاحب کے سرکار

انگریزی سے منظور کیا جاوے سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور
کیا اور بڑے سرداروں اور راٹہون کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوتی
ہے کل ملک مین امن ہوگیا ۔
اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرار
نے چہین لئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکے
قدیم سے ہے اوسپر قایم کیے جاوین چنانچہ بوساطت سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب
ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکہی گیئن اونکے
ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار
کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے ۔

عرضی

بخط ہندی دستخطی ٹہاکران و ملازمان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ
۱۲ ۔ مئی ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس رای جوالا ناتہہ اور
دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹہاکران و متصدیان کیطرف سے بائی صاحبہ
کو واضح ہو کہ جبتک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین
ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی
نوکری راج مین کرتے رہین گے ۔

دستخط

راول بیری سال ۔ باگہہ سنگہ چترہبوجوت ۔ کنگن سنگہ ۔ بہادر سنگہ راجاوت

قایم سنگہ بلبھدروت - لچھمن سنگہ جھونجھنون والہ - اودے سنگہ کہنگاروت - راجہ ابھی سنگہ کہیٹڑی والہ - راو چتر بھوج - مان سنگہ کہنگاروت - سروپ سنگہ بنبروتہ - بخشی سری نراین - بہار تہہ سنگہ چانپاوت - امان سنگہ بچپاوت - سلیح سنگہ بچپاوت - سار دول سنگہ نروکہ - کرپارام وقایع نویس - لچھمن سنگہ - کرپارام چیت رام ساہ - منگل سنگہ کہوسبانی بانس کہوہ - سوائی سنگہ کلیاوت - راے جوالا ناتہہ - دیوان امرچند - راے امرچند پلی وال - سنگی منالال - بالم سنگہ راناوت - رام لال دہابھائی - آڑہت رام مدکی - راول بیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ - مئی ۱۸۱۹ء سب متصدیان کیطرف سے بائی جی صاحبہ کو معلوم ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین گے دربار سے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام دہی مین اور احکام نافذہ کی تعمیل مین شرائط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہین لینگے فصل بفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجز اون کے جو قصور کرین کسی پر جرمانہ نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیہ وعلانیہ نزاع نرکہین گے -

دستخط

راے جوالا ناتہہ - منشی دیاچند - دیوان امرچند - شوجی لال - کرپارام -

چیت رام ساہ - لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارائن - رائے امرت رام -
روپ چند داروغہ - کرپا رام چارہوا - راول بیری سال - چتربھوج -
دیوان نوندہ رام - سنگی سنالال - گھاسی رام - اٹربت رام - بخشی سری نارائن
سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابھائی - گیان چند - دیورام داروغہ
منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی و راج جیپور
کا اہتمام سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کرتے تھے اور اوس زمانہ مین چند ماہ تک
جےپور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے
جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے پیشتر رانی راٹھورجی
राठोड़न
پٹرانی تہین مگر جب بھٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے توحسب رواج
पटरानी
ملک وے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض
ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کو کہ ناتہاوت کوٹہری کا
دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پٹیل یعنی موروثی
पटेल
مشیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور
دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے مصاحب
مقرر کیا برائے نام وزیر اعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچہہ نہ تہا اور اپنے
عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی رضاجوئی
کرتا تہا اخیر سنہ ١٨٢٠ء مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا
فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شورش
وابتری ہوگئی -

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہرچند ہمکو خواہش مداخلت معاملات
راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن و عافیت رکہنے اور خطرہ عظیم کا انسداد
کرنے اور مہاراجہ صاحب و رعایا کی بہبودی محفوظ رکہنے اور حالات واقعی
کی خبرگیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جےپور مین متعین کیا جاوے
چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے گو
جےپور کے کل نزاع و فساد کی مفصل کیفیت لکہنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص
کے پر مضرت اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخرکار ریاست
کو تباہ کر دیا اوسکا بہی کچہہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص منگین جہد تہارام تہا کہ
گوبند نامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ
آدمی تہا اور سابقاً فوجی رام متوفی کا نایب تہا اوسکے اور گناہون مین سے
ایک یہہ بہی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا ماجی صاحبہ
بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور اون پر
کمال مہربانی تہی جہوتہارام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بےحیائی
سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور
کمینگی مین پس و پیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے
روپا بدھاارن خصوصاً نہایت شریر تہے —

प्रावहारन

کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ ماجی صاحبہ اونکی تقرر سے ازحد ناخوش
ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہی شہر مین صاحب کے دروازہ
پر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

اون کی تدبیرون مین سدّ راہ ہوئی اون کے اور راجی صاحبہ کے درمیان جہوتہارام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تھی تحقیق نہ تہا کہ ایک کا صحیح منشا دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم نہ تہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اور کوئی راجی بہٹیانی جی صاحبہ کو سب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام کا حصر جہوتہارام پر رکہا تہا راول کو جو برائے نام مصاحب راج تہا بدنظمی کی شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی دونون فریق یکسان بددیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر اور کوئی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جب الور و ٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور موہن ناظر کے سخت انتظام مین چونتیس ۳۴ لاکہہ روپیہ پیٹہے تہے مگر راول کے انتظام مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زبردست اہلکارون کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیدیئے اور دیگر پرگنات کے پٹون مین بلا وجہہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کردی کہ کسی بندوبست کے استقلال پر اعتبار نہ رہا۔

بدنصیبی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ پرچہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین صاحب ایجنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ سہ سالہ

بند و بست کرین اور شرائط مندرجہ پٹہ جات کی سرکار انگریزی سے کفالت
ہوجاوے گی۔ گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جے پور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست
اسکے فایدہ کے بدلے ہے پس اگر اسوجہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے
کہ ہمیں مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بھی قابلیت نہین رکھتا اور حسب
شرایط مندرجہ عہدنامہ ہم مفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار
ہوسکتے ہین کہ اس مدت سے جو فوائد اونکو حاصل ہون اونکا اچھی طرح
استعمال کیا جاوے۔

یہی مراسلہ اسمی اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۳- جون ۱۸۲۱ء مین بعد اظہار
مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکھا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات
فیمابین سرکار انگریزی و راج جے پور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر بتواتر
بہت توجہ سے غور کرکے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ کے اور کپتان سٹورٹ
صاحب کے مراسلون مین بہت لیاقت سے شرح لکھا ہے انتظام ریاست
مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان
مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے۔

اس خیر طلب مگر رنج آور مداخلت کے پر ضرر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم
نہوئے مگر اب بخوبی ظاہر ہوگئے ہین اوسوقت دوہرہ حکومت کا تجربہ بہت
کم ہوا تھا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تھی یہہ
خیال کرتے تھے کہ اول سال مین چالیس لاکھ دوم مین پچاس لاکھ اور سوم

مین ساٹھہ لاکھہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تھے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکھہ سے زیادہ ہونا محال تہا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکھہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبھی نہین ہوئی تھی —
کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تہا کہ جب تک جے پور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور ماجی صاحبہ محافظ
ومنتظم راج کے حسد و رشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تا وقتیکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت و احکام صاحب پولیٹیکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیار
کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے ماجی
صاحبہ سے درخواست کی کہ نظم ونسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کارو
بار مین اصلاح کرین ماجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتھہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جہوتہارام کے درمیان صلح وصفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ء کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی ولیاقت و دیانتداری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کرے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب وکتاب وکاروبار
پیشگاہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دیئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

ہرچند جہوتہارام اورراوسکے نائب امرچندنے کہ سررشتہ مال کا افسر تہا اسمین بہت اعتراض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی۔

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہوتہارام راول کا ماتحت ہوگیا مگر ماجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پرجہوتہارام حاوی تہا اب بہی شک رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر ماجی صاحبہ مخالفان تدبیرات سرکار انگریزی کے کہنے پر عمل کرین توجسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی ماجی کو کیا تہا اوسیطرح ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے مگر راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور ہوجاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف ماجی صاحبہ کے بدصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی ہوگا۔

ہمدران حال صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جوراول کے اختیارات کی کفالت دی تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲- ستمبر ۱۸۲۱ء پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ہوگیا اونہون نے راول کی معرفت راج کے کل صیغہ جات مال وعدالت وغیرہ مین بمقتضاء فوائد راج ضروری اصلاح دی اس بندوبست سے ماجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور راول کے ساتہہ جہوتہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ ماجی صاحبہ کے معتمد مشیرون یعنی جہوتہارام وہردو کنیزکان اور راونکے گردسرجی جی مہنت اور چند دیگر

मीजी महंत

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور جہو تہارام کے
ساتہہ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۲۳ء مین جب صاحب رزیڈنٹ جے پور
کا دورہ کرکے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کر دیا اور میگہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ سینہ زور اور
مفسد آدمی تہا اصلاح کار و نمین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت و بکفالت
صاحب پولیٹکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
تہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جہو تہارام اور میگہہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا مگر صاحب نے جہو تہارام سے
بلا اجازت اونکی استعفا لیا اور میگہہ سنگہ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا
وہان سے بہی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسے پہر ایجنسی مین
نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بیری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجہکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرلیتے ہین اونکو ہم دشمن سمجہین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دب کر جہو تہارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمد رفت تہی صلاح
کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح و مشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ
کے فروغ کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہو جاوے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اکٹرلونی صاحب کی خدمت مین ٹہاکر میگہہ سنگہ کے قلعہ

लांबा

وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی ۔
لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات خالصہ کہ اونہون نے مرہٹون کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لئے تہے مسترد کئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تہی اگرچہ دیہات مذکورہ کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت میگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت نہوئی تہی مگر اب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ میگہہ سنگہ باجی صاحبہ کے مزاج پر بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے باجی کے فریق کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی اس سختی وتشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام تعجب نہین ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیرآباد سے انگریزی فوج کا برگڈ حملہ آور ہوا قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت آدمی مقتول ومجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا ۔

रूगिड

ہمدران حال باجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جسکو باجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی وہی وہان جمع ہوتا گیا باجی صاحبہ نے چند ٹہاکرون کے دستخط سے راول کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے باجی صاحبہ کے فریق کی نسبت وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۰ - مارچ ۱۸۲۳ء سے صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹیکل ایجنٹ منتشر ہوگئے ۔

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلامداخلت
ماجی صاحبہ اور صرف بہ تحت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیرسن مہاراجہ
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور ماجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم و نسق راج کا
مختار مطلق اور جہو تہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے ماجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
بردار ہون اور صرف مہاراجہ صاحب کے ذاتی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین۔
مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجہکر ماجی
صاحبہ کو براے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
سیکہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہو تہارام جاترا کو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہو گئے ماجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہو کر راول کو
بعطاے خلعت ممتاز کیا۔
۲۳- اپریل ۱۸۳۶ء کو کپتان سٹوورٹ صاحب جےپور سے گئے اور میجر ریتیر
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ماجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۳۶ء
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جےپور مین جمع کیا اور ٹہاکران شیخاواٹی کو بہی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال ٹہاکر ساموداور

रेपर

ٹہاکر کشن سنگہ چوہون والہ سرگروہ نا تہا و تان ہین طلب کیا اور سری جی ہنت
کو بہی بلا کر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجین مع چوبیس توپون کے سانگانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ریپر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا برگڈیر صاحب نصیر آباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب ماجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہہ التفات نکیا تب خود
شہر سے علیحدہ ہو گئے شہر کی دوکانین بند ہو گیین اور تجارت موقوف ہو گئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آ گیا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹہاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا۔
یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ آکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر مین مقیم
ہوئے اونہون نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تہے
کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے ماجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ ماجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی
بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہو کر ذلت
اوٹہاوے اب ماجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا اوسمین بالکل

چہوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے میگہ سنگہ ڈگی والہ سرپنچ ہوا حکم چند برادر چہوتہارام اوسکا نائب ہوا اور رام چند کو اہتمام سررشتہ مال سپرد ہوا لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سوا کسیطرح فائدہ کی صورت نہین ہے۔

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور نہ اپنی راے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے بعد ملاحظہ کیفیت حال جیپور بذریعہ مراسلہ ۱۰- اپریل ۱۸۴۲ء حکم دیا کہ راول کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی پہر ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور چہوتہارام کی نسبت ماجی صاحب کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین جلا وطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہو سکتا۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول سوخ صاحب رزیڈنٹ و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادہ مستحکم امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے عوام الناس نے یہہ نہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جے پور سے خوف کہا کر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
و بدبر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہو گیا۔
ماجی صاحبہ منتظم راج نے بالکل بے خوف و خطر ہوکر اپنے حریص اور بیدشر
خواہشون کو جولانی دی اور اونکی باندی روپا کو راج بڈارن کا خطاب
اور خلعت ملا کہ گویا وہی نظم ونسق امور ملکی کی مختار مطلق ہوئی اپنی حکومت
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو عبرت ہو محل کا کچھہ ادب ولحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجراء کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نلی کہ آٹھہ لاکھہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد ادا ے مصارف اوس نے
لاکھہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
وغل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل مین توپین لگادین
ماجی صاحبہ کو جہوتہا رام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب
کرلیا تہا اسپر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی راے مین
لکھا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہا رام
کے نہ آنے کی قید برخاست ہوجاوے تو مناسب ہے کیونکہ راج کا کام

تو اب بہی اوسی کی صلاح سے ہوتا ہے اگر وہ یہان ہو گا تو کسیقدر رجوابدہ تو سمجہا جائیگا۔

کپتان لو صاحب نے جواب بجاے لفٹنٹ کرنل رینپر صاحب بتاریخ ۱۲ - نومبر ۱۸۲۵ء پولٹیکل ایجنٹ ہوئے اول یہہ تقاضا کیا کہ مہاراجہ صاحب محل سے باہر آوین کرنل لو صاحب اور لفٹنٹ کرنل رینپر صاحب دونون کو یہی غلط گمان رہا کہ مہاراجہ صاحب پنج سالہ کے محل سے باہر آتے ہی بندوبست راج ماجی صاحبہ کے ہاتہہ سے نکلکر ٹہاکرون کے اختیار مین آجاویگا کپتان لو صاحب کو امید تہی کہ مہاراجہ صاحب کے باہر نہ لانے مین ماجی صاحبہ مع اپنے متوسلون کے جہد کامل کرینگی اسواسطے اونہون نے اسمین بہت کوشش کی ٹہاکر لوگ علی الخصوص راول کے ذیل دار بدل چاہتے تہے کہ خواہ کچھہ ہو جاوے ماجی صاحبہ کو بے اختیار کرنا چاہیئے اسواسطے اونہون نے لو صاحب کو صلاح دی کہ کل سرداران راج کو جمع کرکے اون سے درخواست کرانی چاہیئے کہ اسپر ماجی صاحبہ بجز بجا آوری اور کچھہ نکر سکین گی مہاراجہ پرتاب سنگہ کی ماجی صاحبہ کو بیدخل کرنے کیواسطے اور انہین ماجی صاحبہ کے حمل کی تصدیق کیواسطے جو دو دفعہ اجتماع ٹہاکران ہوا تہا اوس سے اب بہی یقین ہوا کہ یہہ اجتماع ہر طرح کی تدبیر ریاست مین خواہش عوام الناس کثرت راے ظاہر کرینگے واسطے عمدہ و مستمرہ طریقہ ہے اور اسی خیال سے لفٹنٹ کرنل رینپر صاحب اور کرنل لو صاحب گمراہ ہوئے ہر دو نظایر مندرجہ صدر مین کل فریقون کی راے بالاتفاق تہی اور سرداروں نے صرف عوام الناس

کے منشا رکا اظہار کر دیا تہا وہ عمل مستثنیٰ تہا اور جو کامیابی ہوئی واجبی تہی مگر
اس نزاع مین وہ صورت نہ تہی اکثر زبردست سردار خصوص شیخاواٹی کے ماجی
صاحبہ کیطرف تہے اور باوصف فضول خرچی وابتری کار وعدم ادا ے خراج
سرکار انگریزی ماجیصاحبہ کو براہ واجب مختار راج جائز سمجھتے تہے کپتان لوصاحب
نے اسوجہہ سے کہ کل صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نہ فقط اوسکے زبردست اور
سرگروہ فریق اعظم ہونے سے بلکہ اوسکی ذاتی لیاقت اور خوش چلنی سے قدر
کرتے تہے ماول کی صلاح پر عمل کیا ماجی صاحبہ کسی نہ کسی حیلہ سے سردارون
کے اجتماع اور مہاراجہ صاحب کے باہر نکلنے مین التوا کرتی تہین حسب تحریر
سرچارلس مٹکاف صاحب کہ اکٹرلونی صاحب کے بعد رزیڈنٹ ہوئے تہے ۔
سرداران راج دو فریق اندرونی اور بیرونی مین منقسم ہو رہے تہے بیرونی
سردار کوٹہی ایجنسی پر مقیم تہے اور اندرونی یعنی ماجی صاحبہ کے طرفدار شہر
مین رہتے تہے جے پور مین بہر صاحب ایجنٹ کی بہت ہنسی ہوئی اگرچہ بہت
تجربہ کار افسر تہے مگر مخالفان حکام جائز کے شامل ہونے سے مایل بجانب داری
سمجھے جاتے تہے کیونکہ سردارون کو انتظام راج کرنیکا استحقاق کبہی حسب قاعدہ
حاصل نہوا تہا ۔
۱۲-۱۳- اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ ع کو ہر دو فریق کوٹہی ایجنسی مین متفق ہوئے بلکہ اول تیغ
تو فساد کی نوبت پہونچ گئی تہی یہہ تماشا واقع مین قابل دید تہا کہ طرفین کی پانچ
چہہ ہزار آدمی فراہم ہو گئے تہے اول تو یہہ بحث ہوئی کہ سردارون کو جمع
ہوکر کاروبار راج کی نسبت صلاح کرنیکا منصب ہے یا نہین کپتان لوصاحب کو

جلد ثابت ہوا کہ راجپوت سردارون مین بوجہ باہمی حسد و تعصب و طمع فواید
خاص دیانت و خیر خواہی وطن نہین ہے اور اس سبب سے اونمین باہم اتفاق
ہونا غیر ممکن ہے بلکہ اپنے صحیح منشا کو ظاہر کرنے کی بہی ہمت اور خود اختیاری
نہین رکہتے ہین خود غرضی اور آرام طلبی کے سبب سے سرداران راجپوتانہ
تا وقتیکہ اونکی معاش و جایداد مین خلل واقع نہو اپنے آقا سے ہر طرح کی
ذلت اوٹہانے کیواسطے موجود ہین اور معاش مین خلل آنیکا چندان خوف نتہا
کیونکہ راج کو اوسکی طمع نتہی ماجی صاحبہ کے انتظام مین رعایا پر کسی طرح کا
جبر نہوا اور بمقابلہ سرداران جودہپور جیپور کے سردارونکو دیکہنے سے اون پر
کچہہ تشدد یا زیادہ ستانی ہونا پایا نہین جاتا ہے پس سردارون کو ماجی صاحبہ
سے ناراض ہونے اور اونکی بے اختیاری چاہنے کی کوئی وجہہ نتہی علاوہ
اسکے بجاے اپنے ہم قوم خصوص ناتہاوت کے جو دیگر راجپوتون سے لئیق و
وہوشیار تر ہونیکے سبب سے ہمیشہ مطمع حسد و تعصب رہے ہین متصدی
اہل قلم کے منتظم کاروبار راج ہونے کو بہتر سمجہتے ہین ـ

اس جلسہ مین تین سوال پیش ہوئے اول مہاراجہ صاحب کا باہر آنا دوم ماجی
صاحبہ کا استحقاق بابت اختیار نظم و نسق امور راج سوم تقرر مختار منتظم کاربار
مگر ستر سردارون مین سے جو اوسوقت جمع تہے کسی نے کچہہ جواب ندیا آخر کار
کپتان لوصاحب ہر ایک کو علیحدہ کمرہ مین لے گئے اور ہر ایک کا علیحدہ جواب
لکہا اونمین سے زیادہ تر تعداد مین ماجی صاحبہ کے مخالف معلوم ہوئے مگر
یہہ سب کم درجہ تہے اعلے درجہ کے سردارون کے رسوخ و اقتدار پر لحاظ

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور خصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریزی کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا۔
سرچارلس مٹکاف صاحب کو جو اسوقت جے پور مین آئے تھے یقین ہوا کہ ٹہاکران
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو بے اختیار کرنیکیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج موید نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ حد
اعتبار کرکے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کی اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے ہی
غلط ہوگیا ہے مٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور اپنی دست
اندازی کا گمان رفع کرنیکیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کرکے راے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹہائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلاف راے دی تہی اونکو تکلیف و
نقصان نہ پہونچنے کی سرکار انگریزی سے کفالت دیجاوے اس کفالت سے
دربار جے پور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشدد سے
بچانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑدی
اور نا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتدا سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

सवान

کی لوان مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے
اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے اگرچہ وہ آپلہ سے بہرا تہا
سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلار کے
ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹا ... حکمران سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی
زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب
سکے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف
ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی
کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتہارام صادر ہونے اور کپتان لو صاحب کے
داخل جے پور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتہارام جے پور مین آگیا مگر اوس نے
اوسیوقت راج کے کام مین مداخلت نکی تہوڑے دنون بعد جب کام
کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتہہ لگا ہوا تہا اوسمین ہی دیر
نہ لگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگا دین
جہوتہارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی
پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی
اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب
کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے
سر جارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔

सरजार्ज क

कोलब्रुक

ईविलियम म न्टिंक्स

جھوتہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا
اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر دراج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی
کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہارام کو مقرر
کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۳۵ء مین کولبروک صاحب
کو لکھا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان راجی صاحبہ کو خارج کرکے راجا ہی
ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی دقت
ہوتی ہے جہوتہارام کے لئیق ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے
کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا
ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہارام راجی صاحبہ کے مزاج
پر بہت متسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد
کے اور کسی طرح مستعمل نہین کرسکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچھہ
کم اختیار نہین ہے مگر اوس عہدہ کے ساتھہ جو عزت اور ذمہ وری ہوتی
ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بینٹنکس صاحب کے عہدۂ گورنری پر کلکتہ مین
پہونچنے پر یہہ انقلاب ظہور مین آیا تہا اگرچہ فی الجملہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ
تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین
بلالحاظ حالات موقع وہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت
عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا۔
گورنران سابق سے جو دربار جے پور پر جہوتہارام اور اوسکے متوسلان
کے باب مین تاکید وتنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہوگئی اور مخالفت تدبیرات

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال نظام راج
مین فرق ظاہر ہوکر تبدیلی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹھاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکھا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بد اخلاقی سمجھکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے بہ تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالباً راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک تو صحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچھہ خلل واقع تھا جو تہارام رضاجوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چوموں کا متبنیٰ ہوا پگڑی بہیجی گئی جہوتہارام نے سرکار انگریزی
کا خراج ادا کرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
ادا کردیا اور خراج آیندہ ادا کرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ ادا کردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد و زیادہ دستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخرج سردار اپنے رشتہ داران سکنا جی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

لگے اوسی زمانہ مین دہونکل سنگہ نامی دعویدار مسند مارواڑنے جے پور و
شیخاواٹی سے فوج کثیر بہرتی کی دربار جے پورنے اوسکے انسداد کی کچہہ تدبیر
نکی بلکہ برعکس اسکے اونکو علانیہ مدد دی اسپر سرکار انگریزی سے جے پور
کو بہت تاکید ہوئی اور صاف لکہا گیا کہ جسقدر دہونکل سنگہ مارواڑ مین
نقصان کریگا اوسکا عوض جے پور سے دلوایا جاویگا —

بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۲۹ء کپتان لو صاحب نے بہر کلارک صاحب سے لیکر ایجنسی
کا کام شروع کیا مگر اونہین ایام مین رزیڈنٹ گوالیار ہوکر چلے گئے اور ایجنسی
لکوویںڈش
جے پور کا کام اونرایبل کونڈش صاحب سپرنٹینڈنٹ اجمیر کو سپرد ہوا چند
लोकट
مہینے کے بعد یہہ خدمت کرنل لوکٹ صاحب کو ملی اور ۱۸۳۲ء مین جب لارڈ
ولیم ہنٹنکس صاحب اجمیر مین تہے لاکٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مقرر ہوئے مسٹر کونڈش صاحب کی روانگی کے وقت سے ستمبر ۱۸۳۹ء
تک بباعث جلد جلد بدلنے حکام کے دفتر ایجنسی مین تحریرین بہت کم ہین —

بظہور بدنظمی و فساد کے شیخاواٹی مین نصیر آباد سے انگریزی فوج متعین
ہوئی تہی اوس نے سرکوبی مفسدان کرکے ملک مین امن کردیا جب رسالہ جات
ोसटर
میجر فوسٹر صاحب کی شکل بندہ گئی فوج انگریزی جو اوس ملک مین اور
تورواٹی مین کہ وہ ہی قزاق اور رہزنون کا مسکن ہے بہیل رہے تہے
بتدریج برخاست کی گئی فوج انگریزی کا خرچ بکثرت ہوا تہا اور انتظام
ملک کی جوابدہی جے پور کی تہی اسواسطے جن ریاستون کی بدنظمی کے سبب
فوج کی تعیناتی لازم آئی تہی اونہین کے ذمہ فوج خرچ لگایا گیا زر دنگی

سے پورچودہ لاکہہ روپیہ ہوا اوراوسکے وصول ہونے کی صورت اطمینان نہین
تہی اسواسطے مناسب متصور ہوا۔
کہ سرکار انگریزی کچہہ کفالت مادی اپنے اختیار مین لے چنانچہ نصف تالاب
سانبہر مملوکہ جے پور بپرٹا وقت ایصال زر فوج خرچ قبضہ کیاگیا اس سے جیپور
مین اور بہی زیر باری ہوئی اور ایصال فوج خرچ زیادہ تر شتبہ ہوا تالاب
سانبہر کے حصہ جے پور کی آمدنی بعد اداے مصارف قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ
سالانہ کے تہی مارواڑ کا حصۂ تالاب مذکور بہی اوسی ضرورت سے قرق ہوکر
کپتان مارلیسن صاحب کل کے منتظم مقرر ہوئے۔ मारिसन
ستمبر ۱۸۳۱ء مین خراج سرکار انگریزی بارہ لاکہہ چڑہ گیا اور ملک مین بدنظمی و
خرابی ہوگئی اور اکثر لوگون کو یقین ہوا کہ سواے بربادی ملک کے اور کچہہ انجام
نہوگا بعض لوگون نے بانی فساد یعنی جہوتہا رام کو قتل کرنیکی تجویز کی چنانچہ
ایک سازش بہ تحت بجے سنگہ بہاہٹی و وکیل کہیتڑی و چہہ کس دیگر ثابت ہوکر اونکو विजयसिंह भाई
سزا ہوئی مہاراجہ صاحب جواب جوان ہوگئے تہے اور اکثر باہر آیا
کرتے تہے ذیشعور و خوش مزاج تہے اونکی شادی بہی ہوگئی تہی کہ رانی
چندراوت جی صاحبہ سے مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب فرمان رواے चंद्रावत
حال اگست یا ستمبر ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوئے اور اونہین ایام مین ماجی بہٹیانی
جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔
مہاراجہ صاحب کی بہبودی آیندہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی وہی بدمعاش
جہوتہا رام جس نے راج پر انواع مصیبتین نازل کین اس مرادسے

کہ راج مین پہہہی صغیر سن رئیس ہوا ور میری حکومت بدستور جاری رہے اپنی جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہوکر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز وتکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جہوتہارام آج تک ملزم سمجہا جاتا ہی
شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرتے ہین
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا۔

ऎलविस

بفور استماع اس خبر کے کرنل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
شیخاواٹی مین تہے جے پور کو آئے اور فی الفور اوس ملعون کو جسکے واسطے
واپسی جے پور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی۔
جہوتہارام۔ ہر دو کنیز کین۔ دیوان امر چند۔ بخشی مناّلال۔ سری جی مہنت
میگہہ سنگہ ڈگی والہ۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بہائی کو مارا تہا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہر پور
اور جیت سنگہ ٹہاکر ساٹیوا اڑ رفقاء جہوتہارام جو اشخاص سابق مین بااختیار

सायवाड

تہے وہی اس زمانہ مین تہے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ ماجی مختار راج ہوئین اور جسقدر بہٹیانی جی تہین اوسیقدر راول
کے مخالف اور اس بدمعاش گروہ کی خیر خواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جہوتہارام کو موقوف کرکے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور روپا بڈارن

اور اوسکے متوسلون کو خارج کیا اور راول کو مختار مطلق کیا ملک کے انتظام آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین۔

سرکار انگریزی کے متزلزل اور متحمل تدبیر کے نتایج بابجسقدر پہلے مخالفون کی سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرات کے ساتہہ بشکل ہلاکت مسٹر بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور مجروحی خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جیپور مین ہر انقلاب سے پیشتر فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق زنانہ ڈیوڑہی نے براہ حماقت وشرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقاً بعہد اکٹرلونی صاحب ہوا تہا راول کی موقوفی پر ماجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ راول بیریسال کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت تہی اور انگریز بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق ماجی صاحبہ نے سوچا کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہوگا کہ عوام الناس اوسکو اچہا نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی اوسی کے ذمہ ہوگی اور یہہ بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر نہین کرتی تہی اور سب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

غرض راول کو لصراحت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پہ عمل کیا گیا علی العموم ہندوستان مین مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے مگر سطح فساد ظاہر نہین ہوا تہا ورنہ حکام انگریزی خبر پاکر انتظام کرتے عوام کا دل فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیہ اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک نتایج کے ساتہہ برپا ہوا۔

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی مبانی جہوتہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امر چند بدمعاش لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پہ حملہ کر کے آغاز فساد کرے جب شہر مین شورش ہوجاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر سایواڑ کہ راو منوہرپور کا رشتہ دار ہے رائو ندکور کی حویلی واقع جے پور سے مسلح جمعیت لیکر سیدہا محل مین آجاوے اور صبح کیوقت ماجی صاحبہ فریق کے اور لوگ راول کو مار ڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیو سنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کیواسطے بتاریخ ۴ جون ۱۸۳۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر صاحبون کے محل مین آئے جبوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پہ حربہ کیا اور تین ضرب مارکر مجروح شدید کردیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کرلیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ کر چار پائی پہ ڈالکر سیلخانہ کو بہیجدیا۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو سواری پالکی اجمیر کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گھوڑون
پر سوار ہوکر شہر سے نکل گئے تھے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتھی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پھیل گیا ماجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان دروازہ
پر جمع ہوکر فساد معلومہ کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتھہ مین لئے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچھہ
کسی کے ہاتھہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتھی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواصی
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہوے ہاتھی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جا کر کواڑ بند کر لئے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچھہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوارون پر ہوکر مندر مین جا کر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہڑی بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تھے اونہون نے دروازے بند کئے منوہرپور
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچھی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ فساد کی تجویز جہوتہارام اور راوسکے بہائی امرچند اور ہدایت اللہ خان اور
چند متوسلان خاص کے سواے اور کسی کو ظاہر نہوئی تہی۔
اسوقت راول سنے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کو جہان بلیک صاحب
کی نعش پہونچ گئی تہی اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی
ہورہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول سنے پہرہ والہ مینہ ہای
اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اور کل شرکاے
مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی۔
سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اور مجرمون کی سزادہی کیواسطے
کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جہوتہارام اور حکم چند اوسکے بہائی
سنے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ
اور فتح لال خلف جہوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جہوتہارام وحکم چند
کہ قلعہ دیوسہ مین قید تہے جے پور مین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان
کرنا ثابت ہوا دیوان امرچند اور راوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز
فساد کا بندوبست کرنا ثابت ہوا اور بخشی منالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے
ماجی صاحب کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا۔
कमिशन ने मिश्रान्

کمیشن سنے عرصہ تک تحقیقات کی اور جہوتہارام۔ حکم چند جو قبل صدور حکم
مرگیا۔ امرچند۔ ہدایت اللہ۔ ساہ شیولال۔ مانک چند بہوسہ کیواسطے
سزا پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قید مین تجویز
کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچند اور ہدایت اللہ کو پہانسی

चनार

ہوئی اور جو تہا الزام و حکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر مجرمون کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین -

سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بپاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ مین بلا اشتعال اور کسی وجہہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا ناجی صاحبہ و راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس لاکہہ روپیہ بقایا خراج یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس قصہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ کاغذات موجودہ ایجنسی کچہہ ثابت ہے -

چہبیس لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اور بس زمانہ ہوں تب پورے

बागड

سالہ ہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ بیگم شیخاوت کا خارج لیاجاتا تہا اور جو تہا الزام کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست بیمار ہوگئی تہی ایسکی درستی مشکل نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے جے پور مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا اگرچہ نکہ سابقاً ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع وقت وخرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ انتظام ریاست خود صاحب پولٹیکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے رنجہ

مراسلہ ۱۷ فروری ۱۸۳۲ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایکا ثلث
آمدنی راج سے بہی زیادہ ہے تو حسب منشاء حکم اونرایبل کورٹ آف ڈائرکٹرس
جب بلا تکلیف ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف
کر دیا جاوے۔

مگر ریاست کی آمدنی حال وقابلیت اضافہ ومصارف ضروری کے دریافت
کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو میجر الویس صاحب
کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی وخرچ کی تحقیقات کیواسطے
ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ
۱۶ اکتوبر ۱۸۳۵ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی
دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج مین دست اندازی کرنے
سے کہ سابقًا بالکل بے فائدہ بلکہ پُر ضرر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے
کہ آپکا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب العوام ہوگا بتاریخ
۲۹ ستمبر ۱۸۳۵ء میجر روس صاحب جے پور مین داخل ہوئے اور دیکہا
کہ راج جے پور جسطرح سابق مین کئی فریقون مین منقسم ہو رہا تہا اوسی
طرح اب بہی منقسم ہے ماجی صاحبہ تو راول کے باختیار ہونے سے ازحد ناراض
تہین اور راوسکو بیدخل کرنے مین وہی تدبیرات کر رہی تہین جو اوسکے
باپ کی بیدخلی مین کارگر ہوئین اون تدبیرون کے شروع مین ہمیشہ فوج
کی بغاوت ہوئی تہی چنانچہ اب بہی وہی ہوا اگلدہ مین دو پلٹنون نے فساد
کیا اور وہان بہی دو ہزار ناگے اون کے شامل ہو گئے اور اطاعت

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیر آباد کی فوج نے جاکر دبایا تب اونہون نے
اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور
دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ
سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر
بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری
ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا۔
درباب خراج وپیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب
نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین
لاکہہ روپیہ سال آئندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے پس راج کی آمدنی سے
صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا
قرضہ ساڑہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ
سالانہ بتیس لاکہہ سالگذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی
اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ کی کمی
ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی
ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جاہداد
ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیرباری سے بچانے کیواسطے صرف
یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے
مگر یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کسی بغیر نہو سکے گا۔
اب سرکار انگریزی کو معاملات جے پور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

ہوا اور بجاے جزوی اور ہتامل نگرانی کے جو ابتک ہوئی تھی قوی تر مداخلت
کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ء گورنمنٹ نے لکھا کہ مستورات خواستگار استحقاق مداخلت کاروبار
راج جے پور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہو چکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم و نسق راج مین چند سال تک
زمانہ اختیار کا مستقل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جے پور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جے پور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد و اعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچھہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہو جاوے جب مثل سابق ابتری و خرابی انتہائی درجہ
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے ازسرنو آنیکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بھی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
یا جسطرح ریاست کچھہ مین بہ نگہبانی کرنل پوٹنجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین مجھکو
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند ہے راول نے بھی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ راجی صاحبہ کو بھی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تھا آگاہ کیا جاوے بلا موجودگی

लेफ्टिनेंट कर्नल सदरलैन्ड

नागपुर

कच्छ पोटिंजर

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی ماجی صاحبہ نے جو سابق مین موجودگی راول مخاطب نہوئین تہین بذات خاص پردہ مین آکر کرنل سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ اوسکے یہہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین مداخلت کرنیکا اختیار نرہیگا اسپر وہی از حد ناراض ہوئین اور جیسا کہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتہہ ختم ہوئی۔
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ اور ٹہاکر جہلار کہ بروے وراثت حقدار مسند ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلےٰ درجہ کے سردار تھے تجویز کیئے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری طرف ہو جاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ وری اور جوابدہی صرف ایک صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے سرپر ہوگی لازم ہے کہ شرکاء کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشاء ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت مجوزین قانون کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض سے با اختیار مطلق ہونا چاہیئے ایسی تجویز کارآمد نہین ہے۔
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ بہ اختیار خود کام کرین مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہو گئے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی

نگرانی نہونے سے خود مختار ہوجاوینگے اونکی صلاح واجازت کے بغیر کام کرینگے
اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ
تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرو اور تدبیرات
مفید ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجھو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی
انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد
اجراے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی ۔
یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ ماجیصاحبہ جو بوجہہ والدہ فرمان رواے آیندہ
ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد وجہد کئے بغیر چہوڑ دینگی اونہون نے
پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم
تعمیل پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنے کیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگیوالہ
سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بحیلہ لانے خریطہ اسمی میجر
روس صاحب کے جے پور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف ماجیصاحبہ کی حمایت سے
تہی کہ وے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق
با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین ۔
زبردست فوج مثل برگیڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنچ سرداران رکہنا ضرور
ہوا تہا کر لچہمن سنگہ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈوڈو
کو چلا گیا وہان برگیڈ شیخاواٹی نے برابر سے آکر اوس مجمع کو منتشر کردیا میجر
روس صاحب کو بوجہہ بیماری جے پور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب
نے مقرر ہوکر ۱۴۔ اگست ۱۸۳۹ع کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

डूडू
ठोसबी

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھہ رہے تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس سے اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کار و بار نظم و نسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجہہ سے وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہر طرح لایق تھے۔

میجر تھورسبی صاحب نے اول ہی کل سررشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراے کار ممکن ہو مصارف کم کرین نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گئین اور ہر ایک پلٹن مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۱۹۵ سلح پوش تنخواہ دار دو لاکھہ کما بیش سالانہ کی بھی تخفیف ہوئی سواران و پلٹن تلنگان و افواج متعینہ قلعات جنکی معاش مین زمین تھی سب ملاکر مین کمی ہوئی مگر علاوہ برگڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ کم ہوا دار الریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام و بہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر بہت فایدہ پہونچاتے ہین محاصل سایر کی ترمیم ہوئی اور کوٹھیار کا خرچ جو راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیا گیا اول سال مین میجر تھورسبی صاحب کو دستور ٹھیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنے کی فرصت نہوئی اوس عرصہ مین جو ستمبر ۱۸۴۰ء مین ختم ہوا ملک کی آمدنی

بقدر عہ لکھہ [illegible] ہوئی اور مصارف عہ لکھہ [illegible] ہوئے سال
آیندہ کے برآورد مین آمدنی بقدر عہ لکھہ [illegible] اور خرچ بقدر عہ لکھہ
[illegible] درج ہوا اسمین سے سانبھر کے نمک کی آمدنی منہا ہوئی اور مصارف
برگڈ شیخاواٹی خرچ مین کم ہوا ۳۰ - اپریل سنہ ۱۸۴۲ء تک بقایاے خراج بقدر
[illegible] لکھہ [illegible] تہا میجر تہورسبی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ
مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹہائیس لاکھہ روپیہ سالانہ ہوگی
اور چوبیس لاکھہ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورت مین خراج سالانہ بقدر
آٹھہ لاکھہ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تہے بہت گران مقرر ہوا ہی حالانکہ
تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دو لاکھہ چالیس ہزار روپیہ لیتے
تہے اور وہ بہی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تہا اسواسطے اونہون نے
درخواست کی کہ یکم مئی سنہ ۱۸۴۲ء سے کل اونتالیس لاکھہ روپیہ معاف ہوکر
خراج آیندہ بہ تخفیف چار لاکھہ صرف چار لاکھہ مقرر کیا جاوے اور برگڈ
شیخاواٹی کا خرچ بقدر چار لاکھہ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے
ریاست کو سبکدوشی ہوگی -

فروری سنہ ۱۸۴۲ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جے پور کا دورہ کیا تو دیکہا
کہ ہر فرقہ رعایا اور منتظمان راج کے فریقون مین بہت تبدل پیدا ہوگیا ہے
سب لوگ خوش ہین راستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتایج سے ہر ایک
کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تہا کہ خرچ اب بہی آمدنی
سے کم نہین کیا گیا ہو مگر پنچ سردارون کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پاکر

بہت خوش ہوئے —

خراج کی نسبت بذریعہ مراسلہ یکم فروری ۱۸۴۳ء کرنل سدرلینڈ صاحب نے
لکہا کہ جے پور کی زیر باری صرف اسی وجہ سے ہوئی ہے کہ ایفا تعہد مین کوشش
کی تہی ہر ایک مصاحب سرکار انگریزی کی عنایت حاصل کرنے اور عتاب
سے بچنے کیواسطے خراج بر وقت ادا کرنے مین کوشش کرتا رہا اس سبب سے
قرضہ کثیر ہو گیا مرہٹون کا خراج اصل مین جسقدر اب ثابت ہوا ہے اوسیقدر
تہا مگر اہتمام تقرر خراج ایک شخص کے ہاتہ سے دوسرے کے ہاتہ مین آیا
اس سے آٹہ لاکہہ ہو گیا جب ٹہاکر راول بیری سال دہلی مین سر چارلس مٹکاف
صاحب سے عہد نامہ کرتا تہا صرف چار لاکہہ روپیہ مطالبہ واجب ذمگی جیپور
سمجہا گیا تہا مگر دیگر اشخاص نے اجمیر مین سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب سے بیان
کیا کہ آمدنی ریاست ساٹہہ ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہے تو اسکی خبر دہلی مین
پہونچنے پر آٹہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج اور بصورت اضافہ جمع چالیس لاکہہ
سے اضافہ خراج بقدر متناسبہ مقرر ہوا راول بیری سال نے بمراد معاودت
جے پور کہ بنظر حفظ منصب و عہدہ اوسکو وہان جانے کی بہت ضرورت تہی
اس سنگین مطالبہ کو بلا عذر قبول کر لیا دوسرے مراسلہ ۲ - فروری ۱۸۴۱ء
مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ امر دریافت کرنا تو عبث ہے
کہ جے پور نے ایک کرور چونسٹھ لاکہہ روپیہ کہان سے ادا کیا ہے اور راج
کا خزانہ خالی ہوا ہے یا نہین مگر یہہ بات میری یاد سے ہرگز نجا دیگی کہ جب
مین بہت نیچا پیسر داران مقرر کرنے کیواسطے گیا تہا ماجی صاحب نے کہا کہ اگر زمانہ

نا بالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتہہ مین رہے تو کل بقایا خراج
یکمشت ادا کرونگی اور آئیدہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ مع تین
لاکہہ روپیہ مصارف برگنڈ شیخاواٹی اور ترقی پیداوار سانبہر تیرہ ۱۳ لاکہہ روپیہ
سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد ونرمی
نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و
زیر باری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تہوربی صاحب
اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ
نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - مارچ سنہ ۱۸۴۱ع ضرور سمجہا تہا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے
نقصان اوٹہانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکہی جاوے اور یہہ بہی
حکم دیا کہ پس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ
مصارف ترقی پر بہی جو عموماً و ظاہراً لابدی سمجہے جاوین لحاظ رکہنا چاہیے
اور ہمکو یہہ بہی منظور ہے کہ بندوبست جدید مین برگنڈ شیخاواٹی کے برقرار
رکہنے کی جو تجویز کیجاونے گی اوسے بہی ہم خوشی سے منظور کرینگے —

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہی جمع خرچ جے پور کی نسبت وہی فراخ دلی مدنظر
ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا خراج ذمگی ریاست
معاف کیا جاوے —

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۹ - جولائی
سنہ ۱۸۴۲ع معافی بقایا خراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تہوربی صاحب
کی درخواست مین جائے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر سنہ ۱۸۳۰ع سے خراج سالانہ

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ران حال سانبہر راج کو سپرد کر دیا اور برگیڈ شیخاواٹی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ شیخاواٹی بہی کہ ازبس ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہوگیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور رکہکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ یکم نومبر سنہ ۱۸۴۳ع یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مضارت سے بچانے کے واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الادا ساہوکاران یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سواے سود کے اور کچہہ نقصان نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جےپور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکرگذار ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیرخواہی ریاست کا یقین کامل ہوگیا بقایا خراج جو بغور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریادلی سے معاف کیا گیا بہ تعداد [illegible] لکھہ [illegible] تہا اسپر بہی ماجی صاحبہ اور میگہہ سنگہ راول کی پیچ کنی اور اپنے بااختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے مجرمون کی ترغیب سے ہنڈون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے واسطے فی الفور جےپور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی ہنالال راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدئے اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگہہ سنگہ

कालक

قلعہ کالک پرکہ جےپور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس نواح کا ملک اور سانبہر کا جھیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کرلیا وہان کا قلعہ دار ناتہاوت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگار و نون کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کردیا جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام لشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جےپور کے کہنگار و نون سے قریب رشتہ داری تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جےپور مین کہنگار و ت جمع ہوتے تو فوراً معلوم ہوجاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے لوگ فراہم ہوئے ۱۵ - نومبر ۱۸۳۴ء کو قلعہ پر یکایک قبضہ کرلیا اور جمعیت قلعہ کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ اور کالک کے درمیان جمع ہوا -

میجر تہورسبی صاحب نے بفوراستماع خبر مع کل فوج جےپور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اس قلعہ کا موقع ازبس مہیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم نہوا میجر فوسٹر صاحب کا بر گیڈ جہونجہنون سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا توڑنا غیر ممکن تہا اسواسطے حملہ کرکے لینا چاہا مگر بمضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے پسپا ہوا خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیرہ

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جے پور کی فوج بہی ملازمان برگیڈ سے بازی بدکر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آورونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کا ایک جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیر آباد سے قلعہ شکن توپین منگائی جاوین اور راون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہی اونپر قابض رہین مگر نصیر آباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ نے بلا شرط قلعہ خالی کر دیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور راون کے متوسل جو در پردہ مرتکب شور و فساد ہوتے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے مایوس ہو کر آیندہ کو کچھہ نکرینگے مگر ایسا نہوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر نہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اور برپا ہوا اور ہر ایک کا مقصد راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۶۳ء مین بحالت عدم موجودگی میجر تہوربی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پردیسی افغانون نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کر کے بلا امتیاز کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کر کے حکومت مین انقلاب پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچھمن سنگ جی العزر موقع پر پہونچا اور مفسدون پر حملہ کر کے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کر لیا دو سرغنون کو توپ سے اوڑا دیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جس نے انکو نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلاوطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی بدتدبیری کی ایک نظیر ہے ۔

سنہ ۱۲۹۱ع مین میجر تہورسبی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست ومعتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کی قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جسمین دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وہ جنمین صرف ایک فصل ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات شرطیہ ہوئے۔

کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی پرگنون مین ٹھیکہ داران نے چند سال کا ٹھیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر تہورسبی صاحب نے اس شرط سے ٹھیکہ جات مقرر کئے کہ پیداوار کم ہو تو ٹھیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ ٹھیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آیندہ کی آمدنی کا تخمینہ علاوہ آمدنی نمک سانبھر کے کہ پچاس ہزار تھی اس تفصیل سے ہوا۔

اول [illegible] لکھہ [illegible]

دوم [illegible] لکھہ [illegible]

سوم [illegible] لکھہ [illegible]

مگر انقضاء مدت پر معلوم ہوا کہ واقعی آمدنی اس تخمینہ سے کم ہوئی۔

بوجہہ بیماری کرنل سدرلینڈ صاحب کو کیپ آف گوڈ ہوپ کو جانا پڑا میجر تہورسبی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے اور میجر لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ جےپور کو تبدیل ہوکر ۲۴- جنوری ۱۸۴۳ء سے کام کرنے لگے۔

केपआफगुड

लडलो

میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی ایسی رسمیات وطریقے جو اگرچہ انگریزون کی نظر مین ازبس بیرحم وناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین داخل ہوگئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہہ نااتفاقی باہمی اون کو ترک نہین کرسکتے تھے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی وبردہ فروشی اور بہاٹ چارنون کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زرکثیر دینا جس سے دخترکشی نے رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنج سرداران جودہپور سے ستی کے باب مین راے لی راجاوت بہوپت سنگہ ٹہاکر جہلاوہ نے کہ مسند راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا اور چند دیگر ٹہاکرون کی بہی یہی راے تہی میجر تہورسبی صاحب نے سوچا تہا کہ سرکار انگریزی کا کل نخیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدناموجات کے خلاف عمل کرکے مرافعہ کی گنجایش پیدا نکیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون مین بوجہہ معقول کرنے اونکی خوداختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج پرخطر ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہتے ہین اونہین

त्याग

اضافہ ہوگا مگر اگست ۱۸۴۶ء مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزاے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہہ امر احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر نسلونمین بیاہی جاوینگی ستی نہون گی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجراء اس حکم سے مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچہ کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کی تائید کی کل متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکناء علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی ـ

بردہ فروشی وتجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ ۱۸۳۹ء سے موقوف ہوچکے تہے البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی سے کرتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان کے ہین بردہ فروشی اور انسان کو مثل حیوانات خرید وفروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند ہاے اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور ملک

مین نام کو بھی غلام نرہے ہند۔ وریاستون مین سب سے پہلے جے پورنے رسم ستی کو موقوف کیا ہے اور ٹھاکر بھوپت سنگہ والی جھلار جس نے کل راجپوتون سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم وتکریم کے لایق ہے دیگر رئیس وامیرون نے بھی طوعًا وکرہًا طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ وچارون کو تیاگ دینے کی ممانعت مین منتظمان راج زیادہ متفق الرا سے ہوئے جودہ پور کے ایک رئیس نے بیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تھا مگر جے پور کی پنچایت نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلاکر تصدیق پہونچائی کہ رئیس جودہ پورنے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشار پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے ۔

مہاراجہ صاحب نے تریپٹہ کہھوایہ کی شاخون اور کل امرا و وکلا ریاست غیر اور پنڈتون کو جمع کرکے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلا ریاست غیر کو بھی ہدایت کی کہ اپنے اپنے آقا کو لکھکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کراوین اور حکم دیا کہ اگر کوئی کہھوایہ محتاج ہو اور دائجہ یعنی جہیز اور تیاگ ندے سکے تو اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور بہاٹ وچارن تیاگ کا مطالبہ نکرسکے گی اور چارنون کو بھی حکم ہوا کہ شہر مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا ۔

दायजा

جے پور مین ابتک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی
بھاٹ یا چارن کچھہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگھ کے عمدہ قواعد
جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ
کر کے فسخ کر دئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب
نے ان قواعد کو از سر نو سرسبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل لکھا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے
مگر بہرحال بطور کارروائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی
منظور کیا بھاٹ و چارنون کی آمدرفت ٹھاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود
رہی پہر ۱۸۴۱ء مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر
کے آٹھوین حصہ سے زیادہ بھاٹ و چارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے
واجب التعمیل ہونے کیواسطے جو امر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت
ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹھوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین
مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی
سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری
مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے
ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین
پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین
سے ایک مرگیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ
نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف
کردیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچہہ پیش نجاتی تہی
دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے
اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیپ سے
واپس آگئے تہے جے پور کو اس حالت مین دیکہکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ
خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہوگیا ہے اب دونون مین
سے کسی کو علیحدہ نہین کرسکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو
اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال وخزانہ نے شکایت کی
کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین
کرنل صاحب موصوف کی راے مین پنچایت کا ازسرنو مقرر کرنا ضرور ہوا
اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجاے
اوسکے اور ٹہاکر چچیور کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر کئے میجر لڈلو صاحب نے
شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراے کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک
متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت
بہائیون کے غبن وتغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین
دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی
تحقیقات ہوئی [illegible] روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین [illegible] کے
جمعی دیہات ناواجب دئے ہوئے ثابت ہوئے اور ... لاکہہ [illegible] کا تغلب

ہوں کہ اونہوں نے انتظام جیپور کا اسطرح لیا اور [illegible] کی قبول کیا کہ اصل میں
اختیار کلی ہند و ستان کی مصالحت یعنی زوال کو حاصل تھی اور مجھکو اوسیسے [illegible] کی
کہ [illegible] اختیار [illegible] تھی لیکن اون کی تھی اقبال سے اونکی بہی تحفہ و نسبی تھی
نا [illegible] تہی جیسے وہ [illegible] اونہوں کی نا [illegible] کیا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اونسی منفق ہوی اور اوسکی [illegible] کی تجاویت لیتی ہیں وفضول او
نا [illegible] منظور ہوی [illegible] ریاست [illegible] صاحبان لوگ گفتگو بحث
کی لیاقت دیانت تندہی سے سمجھی گئی [illegible] کی تھی اسی سے [illegible]
تھی [illegible] لوگ کل [illegible] اون سے صلاح [illegible] لیتی تھی [illegible] سے
زیادہ تر تحمل اہتمام کا کام کہ آتی تھی اور جہانی منشور سکی اونکو کامل [illegible] تھی
تھی کہ وہی [illegible] کی لائق تھی اوس زمانہ میں شرک [illegible] کی نسبت سے
شہر میں [illegible] حال [illegible] پیش [illegible] انتظام کی
صلاح کی کیواسطے سو سکتی تھی اور واسطے اجرا کا تحمل کی [illegible]
[illegible] کام ہوتا ہو سکتی تھی اس صورت میں کل کام [illegible] مشترک
[illegible] صاحب ایجنٹ ہو سکتا تھا کہ اور کسطرح کا روزمرہ کی [illegible]
سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کی پاس ایک نایب [illegible] مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنیکی فرصت ملتی [illegible] حالات
حال [illegible] اون کی بحث خاص میں پیش کرتی [illegible] ہوتا
اور اصل میں منتظم [illegible] ہو جاتی
اگرچہ حسب تجویز مذکورہ کام ہو سکتا مگر [illegible] کی نسبت جو لکہا تھی اوس میں

سے بھی مبالغہ معلوم ہوتا ہے جسکی نسبت یہ خیال کرتے ہیں جیسے کہ حالات بدنظمی کے
بھی جو ہندوستان میں ہیں غور کیا جانا چاہئے خالف فریقوں کی نزاع اور راجہ صاحب کی
دراندازیاں کی نقص اور انکے بد دستی فریق کی موجودگی ہے سب امور خیال کے لائق
ہیں صرف شہ فرض کی باعث ریذیڈنٹ کے عمل اختیارات انتظام کی ابتدائی کی خوبیاں
زیادہ تر کار آمد ثابت ہوسکتی تھی کیونکہ ان اصلاح کی درستی کی تجویز ہونی
ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال میں آئی تہی بلکہ اعزاز یہ سرکار کے کل سردار کو مستقل
تو کسر خلاف نہیں صاحبان ریذیڈنٹ کی طرف ہوگئی ۔

یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ اتنی مفسد و عمدہ تدبیرات جو ہوئی تھی مدت میں ٹیپو
جتنیوں میں تدارک سرکار سردار ان عمل میں آئیں ہندوستان کی اور کسی ریاست
میں دیکھنے میں نہیں آئیں اور صاحب کلکٹر کے متفق ریذیڈنٹ با اتفاق ایک ہندوستانی
مصاحب کے کام کرنے کو کبھی ظہور میں نہ آئیں اگر سرکار سے صرف ایک انسداد
ہستی کمانے والوں کا جاری ہوا ہوتا تو وہ بھی انکی استطاعت کی عمدہ کار گزاری کی
دلیل ہوتا انسداد ہستی کی بابت مشمول چند در بار لائق لوگ اور دیگر درباروں
کی کوشش [illegible] میں [illegible] لگی تھی [illegible] بلکہ جناب نواب
کی خصوصیت کے باعث [illegible] وارثوں کی اول انکی نسل کی شوخیاں
تو منسوب کیا زیادہ [illegible] مستحق ہیں [illegible] صاحب بھی جنہوں کی ان بدلے
میں انکی تنخواہ کی تہی اپنی انعام سے محروم رہے ہیں کل اخراجات کی جو اس
سرکار انگریزی میں یہ [illegible] کہ صوبہ میں متعلق یہ قوم [illegible] اور انکا
انعام کم ملتا ہے جیسے حالات میں اکثر لوگوں کی [illegible] اعمال [illegible] ہونے

برآمد ہوا کہ اوسمیں سے ایک لاکھ روپیہ بابت ... واپس کر دیا گیا مگر تعداد زر طلب
مشتبہ و جمع دیہات مشتبہ خارج معلوم ہوتی ہیں

بہ حد ایک جلیبہ کی ملک کے آمدنی تک پانی پہنچی اخیر سنہ ۱۸۶۰ء میں دریاے راوی
اس غرض سے کہ نہر سوہاج حاصل کرے ہوشیار ہم کا راجہ اوسوا ز مانت حد لگتان
متعلق زمانہ دلہ دہی کی پاس ہتاطانہ کیا نہ یہ خزانہ زمین واصل کیا گیا اور
سا ہو تھا اون کی وجہ سے ہو گیا اس سے قرضہ بہ اعداد لوائے لکھے ہزار تھا
ریے لکھہ صاحب بلکہ اس خزانہ کی پانی سے بہ نسبت پیشتر سکندو سے اون کو اسطے سرکار ان
انتخابات کی امتی تنخواہ قدر سے ستہ ہزار روپیہ سالانہ کم کر دی تھی اور راجہ صاحب کی
تنبیس ہزار روپیہ سالانہ جمع کی دیہات اور وکلا اینوں کی زمین سے وہ جنید جمع کی
وسطی قبول کی تھی مگر جب خزانہ ملایا تو اون سے مزاحمت کی گئی اور سے سال قبل
ناتیس ہی کم ہوئی اور زمینداروں کی زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے اور قرضہ
ادا نہ ہو سکا

میجر لد صاحب کے زمانہ تعمیرات مفید عام بہت جاری رہیں شہر کی قریب بیار
کی درمیان راستہ تھی جب گھاٹ کتنی ہیں سڑک بنائی گئی اور طرفین تو باغ لگائی
گئی شہر میں شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر میں صاف پانی
پہونچانی کو واسطی تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ برگہ شہر سے ڈیڑھ میل کی فاصلہ پر
مغرب میں تھی بند باندہ کر بذریعہ نہر کی پانی پہونچایا جاوی اسکی تعمیل ہو آتی
لیکن موردن صاحب انجنیر لد صاحب کی پاس مشغول ہوئی تھی مگر قبل تیار
ہونے کی شکستہ اوسمیں پہلی گئی نالہ کی مغرب میں راستہ اچھا نہ رہیں ہو اتیا

اوسط فی نسبت سے بیچ کی اسور متعلق دسمبر ۱۸۶۴ء میں ورود دستند تک
باقی ہوجاتا او سیوقت بندوبست کیا اور جنت و زر سالانہ کیا زیادہ تر قسطوں
کی بابت یہ تھی کہ وصلی نقصہ میں پایا سی طور محصول روپیہ وصول کرتی جایا کرتا
اور سند سے میں اونہوں نے صاحبان انگلیشہ کا اعتبار جاتا رہا۔

منجملہ لوگوں ان سے رپورٹ میں ہمارے صاحب رشم اور فراخ حوصلگی کی بہت
تعریف لکھی کیا شوق یہ میں تک جو فنون سیکہی او نکی خدمت کی جگہ نہ بینہ
لکھوی ۱۸۶۸ء میں بندوبست شہزوں طالب علم آگرہ کالج ہمیدہ ان تھی پر فرقہ علوا
انکے قوبی دہیر ستی نی بلکہ سبب ترقی کے جب سی حاجی صاحب کی تابت سے کیا
کہ صاحبان علم لو واسطہ رنج کی سوائی اور کچھ فرض نہ تھا اونہوں کی کاروبار
میں بالکل وست اندازی کی او نکو بہا رجہ صاحب شادی کا بہت فکر تھا
اور دیوان کی ریاست میں سرانجام ہی ملتوی تھا۔

کرنل سید لیند صاحب نے بغرل ولنصب کیا اسیر کی بنجانب کے کام اٹھا لیا تھا کر
علیحدہ مسئلہ کی یہ جلسہ کے لیے اول انتہا کہد کو صلاح کیا اور وہاں یہ میں وہ ان پر اجتماع کا
کیا اندر و حسنہ بیمار رہا صاحب رام بتو یا تنا کام کہتا تھا مگر بہت کم مسئلہ شہرت کی
کی جتی کو بنجابت میں مقرر کیا تھا اوس سی کچھ فائدہ ہوا لکہو پیدا ہمان نہیں بات کے
سب صاف موجود تھی اخیر میں ثابت ہوا کہ اونہی دو سلہ مسئلہ چرف دو لک سے مشتبہ
ہمارا نکلہ کی سمر ایلو بلو بناہ دی اسی عرصہ میں علاوہ صنعتی ہمارا حصہ جانکہ کی بنجابت
سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۶۴ء میں منجملہ لو صاحب حضور میں گئی بلکہ اسی سکتا تھی
بلستے وہاں سب لوگ او نکو احسان مند تھا جسے یاد کرتی میں اور نکی کہانیہ کیتانی

اکارڈین صاحب مقرر ہوئی اور اوسی زمانہ بجائی کرنل سدرلینڈ صاحب کرنل
لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئی تو کرنل ایجنٹ جدید کی تقرر پر اول جیپور
میں ورود آیا اور ریاست میں داخل ہوا کرنل لو صاحب کی ابتدا اگرچہ سابق میں نابینا
وقون کی غلبہ سی بہتر الی ہوئی تھی مگر اب اونکی ہونی سی سبب اجرای کار
وزرہ میں زیادہ ابتری ہوئی اور واقع میں یہ حال تھا کہ ریاست کی کار
کی خود مختارہ صاحب بھی شاکی تھی اور یہ شخص کو شکایت تھی او سرداران
ریاست سے تب کام کی انصرام آپ دانستہ تھی نہ ہوتی تھی اور جب تک سرداروں کی
سازش میں تھی کوئی کچھ بندوبست واقعی نہیں ہو جاتا کہ کسی کام کو جاری کرتے
اس سبب اور شورش نانی کو رفع کرنی کیواسطے و نیز سرداروں کی نسبت اول
کو زیادہ اختیار دی گئی اور وہ صاحب کونسل ایجنٹ کے جو ایک منصوبہ ہوا اس
سنبل کا یہ نتیجہ ہوا کہ نیز سرداروں کی کام بند کر چھوڑ دیا اور اول نا خوش ہو کر
کام کرلی لیکن کام بہت بگڑا اور اسانی سی نہ ہو سکا اور ہوا مرحومہ کی ابتدا ہوئی واسطے
سرداروں کار کی کو بلا و ساطت کلتی حافظہ لغہ جاری ہوا ملکہ بجائی صاحب کونسل اور
وضع سرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف دراول رہی

اس زمانہ میں ملک سے آمدنی ابتدا میں لاکہ کی تخمیس ... ہوتی اور خرچ تخمیس
لاکہ ... میں ... کو صاحب نے رپورٹ کی تھی کہ خرچ زیادہ ہوتا ہے بلکہ
... جب خاص کا خرچ ... سالانہ میں لاکہ اور ... تعمیرات مفید
عام یاد ... کہ صرف ... کی تخمینہ ... کی خرچ میں ... لاکہ ... وغیرہ

خرچ ہو لیا تھا

دوسرے سال میں بھی زیادہ تر شدت اخراجات کی سبب سے یہ نتیجہ اخراجات میں گرانی

شدید تھا اثنا اس میں جہ کہ ... کی کمی و رفع ہوئی اور سوونک قرضہ بھی ...

بند ہی تھا سود دیا جاتا تھا اسی قدر سال وار لوروبیہ قرضہ تھا مقررہ

ہو التمرات کا خرچ بند کیا گیا البعض بیالیس قدر ہوئیں اور خرچ

کی تخفیف کی گئی۔

۱۸۹۵ء میں ... کی آمد کی ہوئی اور ...

سے خرچ ہوا اور رفع کی لو واسطے ادا کے ... قرض بنایا گیا جدید نوٹ

میں ... تنخواہ ... صاحب کی ... کیا گیا تھا

... سال کی تھی اور انتظام ... لائق نہ تھی ... صاحب اور

... صاحب کے ... رائے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست اور ... میں

... تھی کہ قرضہ سب ... ہو ... کا ... اور ... ہوئیں

... کوئی معلوم نہ تھا ... میں ... ہو ... کے ... کی

... لیا ... بعنی خرچ بھی ... ہوا ہے

... صاحب کے ... کہ مہاراجہ صاحب کے حصول اختیارات میں

... ریاست کی ... کو ...

صاحب ... شبینہ ہوا ... سبب ...

... قرضہ کی ... لاکھ ... میں ...

صاحب ... مال میں ... سے ... لاکھ ... روبیہ

بقایا درج بابت تعمیر محالات تقاوی زمینداران وصول کیا گیا تھی تحریر
صرف [illegible] کر [illegible] لکھا [illegible] سے لکھے [illegible] ساتھ
تھا اور انکو ادا کیا گیا اور وہاں کی لاگت [illegible] میں اندراج ہوا کیونکہ جون تک کی تنخواہ کل
ملازمان اور فوج کی ادا کی گئی یہ کل حسابات سنہ [illegible] صاحب لوکل [illegible] اور [illegible]
امتحان ہی نہیں کر سکتے تھے واقع میں [illegible] وقت میں لاگت [illegible] تھا حصہ تھا اور [illegible]
[illegible] مصروف رقم سال میں [illegible] جمع میں زیادہ ہو گیا ہو [illegible] حصہ کا
ہونا زیادہ قرین قیاس تھی ۔
ادا ہوا کہ [illegible] صاحب نے ریاست کی طرف سے گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ [illegible]
[illegible] مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہونے [illegible] اور انکا [illegible]
[illegible] ہوا اور خلعت بہ مواجہ [illegible] گورنمنٹ سے منظور ہو گیا تھا
اور انکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کی ضرورت تھی کہ نجابت [illegible] ان کا حال [illegible]
نسبت مختلف [illegible] بیان کر دیا جاتا تھا
سنہ [illegible] میں [illegible] صاحب نے [illegible] ہو سکی وجہ یہ تھی [illegible] کی ضرورت کی
گئی تھی [illegible] نزدیک مناسب تھا کہ مہاراجہ صاحب کی طرف سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہندوستانی [illegible] سے کام کریں [illegible] نجابت [illegible]
[illegible] کارگزاری [illegible] عام لازم [illegible] کہ [illegible] نجابت
[illegible] سلف میں [illegible] کی
علاوہ صرف صلح و جنگ کے معاملات میں [illegible] کی نسبت
[illegible] فی الجملہ [illegible] حکومت کے لائق نہیں [illegible] اور [illegible]

اور کام کرنیکی عادی ہیں تہاکر ان جیپور بخصوصیت کاروبار ملکی کی احکام ونیز کی لائق
نہیں ہیں اخود وسہ ہیں اور اپنی ہمسروں کی رائے کو نہیں مانتے ہیں بخلاف اسکے
کرنل صدر لینڈ صاحب نے لکہا کہ ابتدا میں یہہ ارادہ تہا کہ سرفرلق کو نیابت میں داخل
کیا جاوے اور امید تہی کہ اونکی درجہ کی لوگ سے کام سکہہ جاوینگی بہرحال یہہ مجمع
مجوزہ [illegible] ہو نہ سکی یہ جماعت کی منظور ہوا [illegible] کا جلسہ میں نہی ہو سکے
تعداد مستند لینے [illegible] تہا اور سکو علیحدہ کیا جاتا تہا [illegible] لوگوں اختیار تکمیل کو بہطے
نیابت [illegible] کی نہی تاہم اون میں سی دو شخص جنکو [illegible] حد دونوں کی
مسندت سے [illegible] رنگدارون نے تا رس ہوگئی کہی اپنی وقت تنفر نیابت
بیہ [illegible] ہوتی اور نظم ونسق ان جیپور میں ابہتک جاری رہی سرداران کی
نیابت خواہ اعانت کا [illegible] ہونا ہو رہنہ تا [illegible] مجمع قانون سمجہا جاتا ہی
سرداران نیابت کے لنسبت کیا وہ کہ کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا کہ سرداران
راجپوتانہ لیاقت انتظام کی لیکر [illegible] ہیں ملک کی انتظام میں کہنچا لیند کا انتظام
بہتر ہوتا ہی اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا سی خوشتر اور فارغ البال
ہوتی ہی اور اسوجہ سی کہ اونکی [illegible] ہر [illegible] سی
رسائی ہی اور وہی رعایا کی نقصان و فائدہ کو اپنا نقصان و فائدہ سمجہتی ہیں
رعایا بہ زیادہ توجہ والتفات کرتی ہیں [illegible] صحیح ہی کہ سرداران
کو اونکی مالک کے حقوق کا موقع یہ ملتفت کرنا مشکل ہی کیونکہ وہی بدرجہ
نہایت [illegible] اور خود سر ہیں اور مدت دراز کی بدنظمی کی باہم حسد و نفرت
کرتی ہیں باہم مخالفت سے پایا گیا کہ باوصف تا نیابت باوقتی [illegible] تجدید کا

لگا ہے یہی اسوجہہ سے حکام انگلشیہ نے ضرورت صلاح و مشورہ نہ اٹھایا کارکن
اونکو اپنی شامل کیکے فایدہ حاصل کرنا چاہتی ہین گورنمنٹ ہندوستان کی بہی
رای کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ نجابت مین بعض سردار
شامل وہ کارکن تو ہی چند دن رہے اور صاحب اجنٹ کو انکی شرکت جلسہ کا
ایک شخص کو انکی جلسہ خلوت کا اختیار دینی سی کہتہ ہی مینہ لکو صاحب ایجنٹ
کی درمیان جو بسفدر اتفاق رہی ہی اوسکا ذکر پیشتر ہو چکا ہی کہ اکثر وقتون سے
جو ذرخ اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتی تہی او انکا دل جہوڑ مین کچہلی مشتبہ تہی
کہ جسطرح جو وہ کہ سے کہ تہو نکلو کیا لاتا ہمو سی کہ تہا وہ لوگون کو لگا لو لگا او
بیل کہ ات بین سی بات نہ ہو و لگا ایک کا تہا وقت کو رسد لطیف اتھالا کر
دوسرا بہی اپنی جاگیر مین تہا تا خوش ہو گیا اور نجابت مین خالی چہوڑ کر
بہر اونکی مخالفون کو مقرر کیا او مین چند ایسی شخص تہی کہ جنکی سبب سے نجابت
مین نا اتفاقی ہو گئی اور کچہہ عرصہ بعد اونہون کی زمانہ مین نجابت بہر اپنی نام
رکہی

کیپتان رچرد ویس صاحب کہ جو ایس ذکی و متین تہی حسب الارشاد ہدیل کو صدر
نجابت کی گستنت ریذیدنٹ کی کہی اوس سی طریقہ کار روائی صاف عیان
ہوتا ہی اور نا کامیابی نجابت کی سبب صرح ظاہر ہین حسب ارشاد الہی
شیخ سرداران رنج اور صاحب کو کرنل اتجیسن کمشنر ایجنٹ تمام لکہکی جبار
صاحب سے ریاست اور رعایا ملک کو جو نقصان یا فائدے ہوتی ہین اونکی
کیفیت مین اپنی رای و استصواب کرتا ہون کہ واقع مین بیخبر ہوا او صاحب

پولیٹکل ایجنٹ کسی طرح باہم صلاح و مشورت کی جلسہ میں ہوتی ہیں اصل میں کرنل سدرلینڈ
صاحب کی یہ تجویز تھی کہ جب یہ صاحب ایک مقام پر جمع ہوں تو معاملات ریاست کی نسبت
صلاح کیا کریں یہاں تک شروع میں بھی تجویز و تفصیل میں اختلاف واقع ہوا چنانچہ پولیٹکل
ایجنٹ [illegible] روبرو [illegible] میں [illegible] جا سکتی تھی اور نہ ہاتھوں سے [illegible] الحبشی میں
آدمی اس لئے اپنی عہدہ [illegible] کو جو بیٹھتی تھی اگر ایک دو دفعہ صاحب ایجنٹ
گئی تو ان کی موجودگی سے سب ناخوش ہوتی یا یہ صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور
صاف گوئی اور [illegible] کی حالی اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] فرق تھا اور
عداوت تھی کہ [illegible] کی اتفاق سے تمام [illegible] اور [illegible] طریقہ اقدام کا
سے محض ناواقف تھی صاحب اپنی رای [illegible] ظاہر کرتی تھی [illegible]
اگر کوئی امداد کی [illegible] نہ دیتا تو کسی رای پر قائم نہیں ہو سکتے تھے اور
قائم ہو کر تو [illegible] اظہار نہیں لیں [illegible] کی [illegible] رکھتے تھے اور [illegible]
[illegible] اختلاف میں بیان [illegible] صحیح نہیں اور [illegible] رضامندی [illegible]
یہ جلسہ [illegible] تو [illegible] صاحب پولیٹکل ایجنٹ [illegible] مطلق ہو گئی [illegible] دیتی تھی
اور [illegible] صلاح [illegible] ہوتی تھی صرف [illegible] تجویز [illegible] ثانی [illegible] منظور
یا نامنظور کر دیتی تھی لیکن جس مقصد کو [illegible] منظور کیا [illegible]
ہو گیا اور جس کو نامنظور کیا وہ منسوخ ہو گیا

قیاس [illegible] میں [illegible] کی رای میں [illegible] کا [illegible] نظر آیا
[illegible] صاحب پولیٹکل ایجنٹ [illegible] صاحب کی ساتھ [illegible] جلسہ

سے اعلیٰ تر عہدہ ریاست پر ہوتا تھا لیکن عجب نہیں کہ عوام الناس خصوصاً نشاوت
تمالہ جو اوسکو بزدلی سمجھتی تھی اور جسکو ودیشی ادنیٰ لکشمی و موروثی عہدہ سے بیدخل
کیا تھا اوسکی مخالف ہوگئی اوسکی دشمن اوسپر اتہام لگاتی تھی کہ وہ طامع اور لینہ ور تھی
اور ستی تھی کہ اوسنے کل عہدوں پر اپنی دوست و رشتہ داروں کو مقرر کر دیا
تھا حالانکہ سرکاری میں کسی اوسنے رشتہ کو اپنی تحویل میں عمل میں نہ لی دیتا تھا اور مخالفونکو
خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش رکھتا تھا اسمیں شاید کسیقدر صحیح ہو لیکن پندت
شیو دین کیطرف سے خیالی نہ تھا مگر یہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے
اور جسقدر صحیح تھی محتاج ثبوت نہیں ہے —
اسمیں شک نہیں کہ اوسکو ہر فریق کی رضامندی کرنیکی قابلیت حاصل تھی اور بخیال
سرداروں میں بعد گر اتفاق کرانیمیں ساعی رہتا تھا مہاراجہ رام سنگھ بہی دل و جان سے
اوسکے شکر گذار تھے ریاست میں جو ترقی ہوئی ہے اوسکی بابت سے ہی ہے —

شیو دین کی انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ ہوا خصوص اسوجہ سے کہ کل
راج میں ایسا لائق اور معتبر شخص کوئی نہیں نظر آتا تھا جو مصاحبت کی عظیم الشان
عہدہ پر مقرر ہونیکی لائق سمجھا جاوے ابتدا میں مہاراجہ صاحب کی جانب تھا کہ بنظر
قدامت و حسن خدمت پندت شیو دین کی خلف لچہمن کو جائی اوسکی مقرر کریں
مگر بسبب خورد سالی طفل کو ایسا مستقل و دقیق کام سپرد کرنا مناسب نظر نہ آیا
اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزرا مقرر کرکے کل انتظام کو دو حصوں میں

منقسم کیا اور مصاحبت حسین بخشی و فیض علیخان سپہ سالار اور شدت تشہیر دین
مختلف مشہور تھی وہ بیم و دیوانی یعنی انتظام مال میں منشی لچھمن سروپ اور پیر دیت
سر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ کی ایام معینہ پر کام
کرنے لگے انمیں سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان ہوشیار ہی دلیاقت
و مستعدی سے بطرح اس کام کے لائق تھا اور ہر ایک کار مفوضہ کو بخوبی تمام
و نیک انجام دیا لیکن لچھمن سروپ ایسا کام کر سکے اور مہاراجہ صاحب کو اونکا
کچھ اعتبار نہ رہا بہ دیانت رام پرشاد شخص ناخواندہ تھے یہ وہ سمجھا سکتی نہ کر سکتا ملکہ
دیانت دار اور راج کا دلی خیرخواہ تھا اس جلسہ کو بجز حقیقت مقدمات کی
کچھ اختیار نہ تھا معاملہ میں مہاراجہ صاحب سے عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تھی
اور جو مقدمات انکی حضور سے فیصل ہوتی تھی وہ بھی حسب مرضی مہاراجہ صاحب
بدل جاتی تھی کہ اس طرح اجرائی کار نہ ہو سکا تو سمبت ۱۹۲۶ میں مہاراجہ صاحب نے اوسی
جلسہ میں چار سررشتہ اور مقرر کر کے اوسکا نام دربار کونسل رکھا اور تبدیل انتظام
کو عظمت دینی کیواسطے رسم گیجی کو تنظیمات انگلش سے جاری کیا ممبران کونسل
سے بہ دیانت و عدالت کام کرنی کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل
کی پریذیڈنٹ ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ
سندر محل میں تھا سی سے ہوئی قدیم اہلکاران ریاست و عموماً رعایا کو لفظ کونسل ناپسند ہوا
سستی سے اونکو خلاف دستور مروجہ قدیم اور نا بالا رطاس اسی اصلاح کی بابت
کچھ اچھی نگاہ ملاحظہ حضور سے اہلکاران و امور ملکی سرداران کو

حق میں بالکل مفید ہوتی ہیں بڑی بحث و گفتگو ہوئی تھی جس امر کی کہ
رسم انعقاد کونسل و بیع زمین سے رفع کرلی تھیں سب سے شفقت کی اور جیکو لطف
بعد اول پسند حاکم کی ریاست میں اثنت باد کرلی ہیں وہ ۱۲ اخبار فریدونی
انگلستان میں پیدا تھی —

پنجاب سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف ابتداء دستی کا تھی قانون
جاری نہیں کیا تھی بلکہ دختر کشی و بردہ فروشی و مطالبہ شدید بیاہ و تجاروں
کی امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی میں قانون جاری کئے گئے ہیں ۔
مہاراجہ صاحب کو انتظام ریاست سپرد ہونے کی بعد نہیں راول عہدہ وزارت پر رکھے
آئیا چونکہ وہ وزارت خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تھا آمدنی ریاست
خود اوسی کی غیر ضروری مصارف میں ضائع ہوتی تھی خود راول کی مصاحب
کی نام پر قناعت کرلی تھی محنت و ذمہ وری اوسکی متوسلوں میں سے جس
کی جاتی کی افواج و سررشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑھ گئی اور خرچ زیادہ ہوتا
گیا اراضیات جو لیتیاں رکھا وہ سے صاحب نے ضبط کی تھیں واگذاشت ہو گئیں
علاوہ اسکے ملک میں قحط ہو گیا کہ جس سے بہی آمدنی میں کمی ہوئی اور ساہوکاروں
کو جو بدگمانات بالعوض قرضہ دی تھی علیحدہ ہو جانی سے راج کا اعتبار جاتا رہا
۱۸۷۳ میں مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونی سے تین سال بعد ستر لاکہ روپیہ کا
قرض ہو گیا —

مہاراجہ صاحب کے ہنوز ایسے عمر نہ تھی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتی نرم مزاج
گوشہ گزین ہونی سے دنیا اختیار راول کی مغلوب ہو گئی تھی اس حالت میں

اونہوں نے کرنل سمتھ کو لالس صاحب سے جو جاتی کو صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مقرر ہوئے تھے صلاح لی اونہوں نے بدستور سفارش اور صفائی میں صلاح دی
مہاراجہ صاحب نے اونسے بلا فرد گذاشت عمل کیا راول مہدہ سے موقوف ہوئے
اوسکا بہائی تہا لچھمن سنگہ زیادہ لائق اور خبردار تہا بجائے اوسکی مقرر ہوئے
اور اوسکے مقابلہ میں بہت سے ہوئے کہ اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوئے
اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل میں آیا لیفٹنٹ لالس
صاحب کے حضور کی راج میں سب کے واسطے گنجائش نہیں اس بندوبست سے
لچھمن سنگہ کی لیاقت و مستعدی سے بہتر انتظام راج میں مشغول رہی اور
ناتہاد لوگوں کا اختیار کم ہوکر ریاست اوسکی فساد و بادسی نکل گئی —
جب مہاراجہ صاحب بلوغ پر ہوئے اونہوں نے اپنی راج کی بہبودی میں ایسی
توجہ کی کہ جو انسداد اونسے ازالہ میں تہی اوس سے زیادہ خوبیاں ظہور
پذیر ہوئیں ۱۸۵۷ء میں غدر ہوا تب اونہوں نے شہر کی حفاظت
کے واسطے صرف سات سو سپاہی اور اشارہ ہوا کہ لشکر جنہ سات سو سپاہ
صاحب کو کپتان نکلسن کی ساتھ بھیجے کہ [illegible] ہوکر بلول داخل
ہوئی [illegible] تمام انگریز صاحبان آگرہ کو کہ غدر کی آفتوں سے متفرق ہوتے
ہو رہے تھے حفاظت تمام آگرہ کی قلعہ میں پہونچایا اور مہوا کی عمارتوں کی صد
دیہات کو سزا دی آخر کار فوج میں ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور
زمانہ کو دیکھکر سپاہ ہوکی دل برگشتہ ہونے لگے اہداف فوج نے حضور کو واپس
جانا مناسب سمجہا چنانچہ [illegible] صاحب نے کہ [illegible] صاحب ۱۸۵۷ء میں مقرر ہوئے

سہن افسر دہلی رائی کو منظور کیا اور جنبور کو واپس آئی جنبور کی فوج
میں افسام کی کوگ ہیں اور تلو دیکھتی ہیں ہوئی اور سلی باجی ہونی سی اہل زبان
کی کمال لیاقت و خیر اندیشی ثابت ہے بسمیں سبب سہن کہ یہ افسام تھی ہیں
جنبی کوگ انگریزی فوج میں ہیں اور موجبات لیاقت جو وہاں تھی یہاں بھی
موجود نہی احتمال ہوئی تہا کہ فساد ہو جاوی علم مبارز جنگ صاحب کی حسن نیت
و متوانہ خصہ گیری اور منتظمان ریخ خصوص نیت سنیو من کی خوبی سے یہ
سبب سے ہر طرح خیر نیت رہی کسی طرح کا فساد نہوئی پایا مبارزالدولہ صاحب
کو سکل رخصت کی فضائل کو اپنی محل میں بیاہ دیئی اور باوجود یکہ فوج تانچی
ہر جا کی لصد آباد و سنیج کی کمال انتاحی سی اور کی شبر وکی کی در خواست
کی ملک مبارزالدولہ صاحب کے اور سنیہ مطلق التفات تنہا اور اسی مہاون
سماقت میں کسی طرح خلل واقع نہونی دیا بالطور ان خدمات سکی کو نواب
واپس آئی دلو رنہ جنرل صاحب نی مبارزالدولہ صاحب کی بڑی تعریف و توصیف کی اور
بدلنہ کو ث جاسمی کہ شاہ محمد دہلی سی سفط ہو انہیں مبارزالدولہ صاحب کو حکم لکہا
ضروری سنہ ۱۸۶۱ع میں مبارزالدولہ صاحب خود دو کو انکی لئی کو دوشادمان
لیکن مارچ سنہ مذکور میں کرنل ہر دو ث صاحب کو کسل اجنٹ جنرل ریزیڈنٹ
ولایت کو گئی اور فیجرس صاحب کام ۱۔ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کو حاجی اودہی
کا مجاز ہی سترور جنگ کیا مبارزالدولہ صاحب خود دہ کو بسی واپس آئی بہت
روز کو نہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ فرمانروائی انگلستان سی خطاب
ستارہ ہند درجہ اول حاصل ہوا۔

اس زمانہ میں انتظام ریاست برائے نام ٹھاکر لچھمن سنگھ نا تہاوت جموں والہ
کو سپرد تہا مگر اصل میں کل کام نسبت ششیو دین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و مشیر
کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہ شخص علاوہ انگریزی کا رشتی والہ بہمن تہا اوس
کی گورنمنٹ سکول آگرہ میں تربیت پا کر اعلی ترین درجہ کی علمیت حاصل کی
تہی سنہ [illegible] میں صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد
مقرر کیا تہا

ششیو دین کی خوش اخلاق و دیانت و محنت و لیاقت و نیز فریب و چالاکی سے اوسی
تہا کہ دیگر کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے سنہ ۱۸۶۲ء میں ٹھاکر لچھمن سنگھ
کی انتقال پر راج کا اعلی ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہو کار گزاری
نسبت ششیو دین کی زمانہ میں کار ریاست دانشوری و خوش تدبیری سے ہوتا تہا
اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اوسوقت میں جو ہند سیران
اصلاح و ترقی انتظام و اجرای کار عدالت طور میں آئی اوسمیں اوسکی کارگزاری
نہایت تحسین و آفرین کی لائق تہی سررشتہ مال کو اوسکی زمانہ میں ایسی ترقی ہوئی کہ تین لاکہ
روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے ششیو دین کو اختیار مطلق ہوا آمدنی
میں اور بہی اضافہ ہوا کہ آخر میں بتیس لاکہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگئی

میجر بین صاحب کے جانے سے پہلی پیر نسبت ششیو دین سخت بیمار تہا اگرچہ
بیماری کی مہلک ہونی معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہو گیا تہا کہ جانبر ہونا اوسکا
جون کو اوسکا انتقال ہوا اوسکو کمال غم و افسوس ہوا اسلئے میں اوس کی درجہ

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے
مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لایق ہین۔
سابقاً بحیات پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم متوجہ
تہے مگر شیودین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص
نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چہوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو
کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ
جب کوئی مددگار نہ تہا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا
تہوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی
دقیقہ باقی نہ رہا اور کوئی کام ایسا نہ رہا جو اونکی توجہ و تحقیقات سے بچا ہوا ور
تقرر وائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سر رشتہ جسمین راج
کے سردارون اور ٹہاکرون کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک
کیا جاوے جاری ہوا اور بعد ازان حال مثل پنڈت شیودین کسی ایک شخص کو
اختیار مطلق نہو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری
نہین رکہتا وہ اختیار دینا صریح پُر ضرر تہا۔
چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگر چاہتے تو بہی تن تنہا
اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے
کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات
کی ترتیب و تحقیقات و صفائی ہو کر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین
پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقت آیندہ مین

جب مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیرالوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت ہوتی ہے اور اون عاقلانہ و نیز سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی میں مت کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹھاکران و اہلکاران قدیم کو کہ رواج ستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند نہوا اون سے امید تھی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہو گئی اور اچھی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بھی اوسکی کارروائی کچھ کم نہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہو گئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع جیسا مفید ہونا چاہیئے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر و مین لایق و کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچاوین اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین وے خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی محکمہ و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خوداختیاری سے نہین ہوتی مقدم سبب اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپس مین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین ہے ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بھی کامل استعمال نہین

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑی معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تاوقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو ابتدا مین تجویز ہوئے تھے نہدئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کونسل سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۸۹۰ء مین مقدمات سنگین مین کونسل بے اختیار تھی اول ایسے مقدمات مصاحب کے ملاخطہ کیواسطے رکھے جاتے تھے وہ یا تو خود طے کرتا تھا یا مہاراجہ صاحب کے لاحظہ کیواسطے رکھدیتا تھا اور جب اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تھے ۔

مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتوے سے ہندوستانی ریاستون مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار۔ انگریزی مین جاری ہین وہی ریاستون مین بہی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جوابدیا کہ یہہ سب صحیح ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجہتے ہین کہ کوئی خلل انداز نہو سکے ۔

مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم ولیئق و وفادار

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے متواتر رپورٹون مین جو لکھا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے ۶۷-۱۸۶۶ء مہاراجہ صاحب آٹھہ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت معتمد ولایق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے —

۶۸-۱۸۶۹ء نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل کیے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلےٰ درجہ کا ہونا چاہیے اور مین بہت خوشی سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور پُرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فایدہ پہونچا ہے اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجرا و بجاآوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال لکھا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نفیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیرخواہ و لایق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے —

۶۹-۱۸۷۰ء ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو تمغا و خطاب ستارہ ہند درجہ سوم عطا ہوا ہے اونکی نسبت سالگذشتہ مین جو کچھہ میجر بینن صاحب نے لکھا ہے اوسپر

जर फोर्ड

میری یعنی میجر بریڈ فورڈ صاحب کی راے سے متفق ہے —

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لیٔق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فائدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیر خواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطا تمغا کہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند ہونے کی وجہہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امرا ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر ہوتی ہوئی

कमांडर

سنہ ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ء وزیر اعظم راج جےپور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لیٔق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقا خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور ہمدران حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا ممد و معاون و خیر خواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے —

باوصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیرین کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بھی اصلاح و آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھ ابتک ہوا ہے انقضاء مدت اور مہاراجہ صاحب کی قربت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم و رواج اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہ چاہیئے وہ ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخدلی سے ہے اور اوس کی دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوشحال ہے اور ہندوستانی ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجھا جاتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح لیتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود کچھہ نہ سمجھتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو بمقابلہ تجویز مشیران راج بلکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف و سنگین معاملہ مین راے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی راے مین مناسب ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔

طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و صفائی سے سمجھتے ہین اپنے ملک کے بدل خیر خواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

اوسمین ترقی واصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانتدار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کر دیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک آفسر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تہے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تہے اب صاحب ایجنٹ کی
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقاً کہانا ختم ہو جانے کے بعد ملتے تہے
اب وقت تناول طعام ہی مہمانون کی پاس موجود رہتے ہین۔
سنہ ۱۸۹۹ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بشنوی
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی راے اس سے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیرودن کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

वैश्नवी

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کیے جا ئینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہر طرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چندرمان کے مندر کا مہنت [illegible] تمان کو لیکر سرباز
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھ ہزارون آدمی شور وغل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے [illegible] ہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوا ہے چند
دیگر مہنت جے پور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے بہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چھپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متھرا کے پنڈتون نے بھی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھ بہت سختی و تشدد سے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دو دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو ٹونہ لوگ کے گئے تھے مگر اونہون نے مندرون

गोकुलचंद्र प्रतिमा

वैष्णव

वैष्ण

अरंाग

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھہ تشدد و مواخذہ نہین ہے ۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الور نے اختیار ریاست حاصل کیا اوسوقت سے ٹھاکر لکھدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراو راجہ صاحب کے سخت عداوت سے ناراض ہوکر جے پور مین سکونت گزین ہو گیا تہا حکام انگریزی نے اونکو باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سود مند نہوئی عند الفہمایش حکام کے مہاراو راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراو راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملہ آوری لکھدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکھدہیر سنگہ کا پرستش گاہ واقع شیخاواٹی کو جاتا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکھدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جے پور سے لکھدہیر سنگہ کو حملہ آوری کیواسطے زر نقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر ٹھاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکھدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے بعد قصبہ ناراین پور کو تاخت و تاراج کیا بانڈرول کے گہاٹہ اور چند دیگر

लालपुरा

नारायनपुर
बांदरोल

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام اس کی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو امتناع
شراکت لکھدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی قصور
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکھدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبطہ
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہونی اور تنخواہ
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد بارو ٹہیہ بغرض غارتگری وطمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکھدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراو راجہ صاحب اور
لکھدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکھدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور وجیپور
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
جنرل نے تحقیقات کی اور سے ۔ لکھہ ۲۰۰ کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکہہ ۔ کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے توہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادت
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپسمین رنج و نزاع

बारोठया

रोबर्ट

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بندہ گئی تہی زیادہ
ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہو سکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور
ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الورکا
تصفیہ ہوکر کچہہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ
مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیہ پا محضہ سے محفوظ رہنے کے اپنے
دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہہ سے و نیز
دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکہہ ہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے
دربار الور کو معاوضہ ملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۹ء منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی —
تازہ نزاع و فساد جنکا مذکور ہوا ہے خفیف تہی اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع
مین آئی اسواسطے محکمہ پنچ وکلاء راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوئے
اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح
کا نزاع و تکرار پیدا نہونے دین اور رابطۂ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور
یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا —

قحط ۶۸ و ۱۸۶۹ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی
زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ بہت ہوتی

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستو نمین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور بارانی زمین پیداوار خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ چارہ کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول بتاریخ ۱۲ - ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کرکے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر روسا کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنیپر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر ونصیر آباد کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جےپور سے ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت از حد مفید پڑی ہے جےپور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ کا آٹھہ سیر سے کم نہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری کین اونکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنیکے لایق نہ تہے اونکیواسطے دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سرداروں اور

شہر کے دولتمندون نے بہی بہت خیرات کی گورمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی
خیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدردانی کرکے اونکی سلامی
سترہ توپ سے باضافہ دو کے اونیس توپون کی کردی اسباب مین میجر بینن
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹- ستمبر ۱۸۶۹ء کرنل کٹینگ صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے ۔
رپورٹ سابقہ مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲- ماہ حال مشعر کشمکش بارش و
پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی
خدمت مین لکہتا ہون ۔
اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی نا امیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب
اور اون کے راج کا اولوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس
آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور
خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی
پر نازان ہونا چاہیئے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حوادث موقع کے ضروریات
کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی
کوشش و جانفشانی کرنیکو ہر دم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی
قدر و نیکنامی ہوئی ہے لحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی
کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت
مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے گذشتہ دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر
رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

سے ممتاز و منور رہا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام وتحسین وآفرین پائے ہین آپ کو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلےٰ کی بجاآوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی یا وصف انقطاع اپنے فوائد کی نظیرین بکثرت موجود ہین۔

مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکھتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل پر فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل راہداری اور رواج کی لاگ آمد رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلاشرط معاف کرکے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جےپور مین ہوکر رسد پہونچنے کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین وآفرین کے لایق ہے اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بہی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ رعایت اور ترک فوایدسے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفائی خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابہی ظہور پذیر ہوئی ہے مدت سے ملحوظ خاطر دربار تہی بمرور زاید از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس باب مین مجہہ سے مشورہ کیا تہا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سرشتہ مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تہی اور مجہکو ہر طرح

یقین ہے کہ یہہ اول قدم بجانب راستی ہے اور آیندہ اونکی اس شاخ انتظام
مین زیادہ وسیع اور شایستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ
صاحب نے مجھسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور باعتبار
میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح
دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح
کی قدردانی کے لایق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث
سمجھکر اون پر عمل کرنیکواسطے خواہشمند و مستعد ہوئے۔
اسباب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا
اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلے کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو
کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکھا ہے اسواسطے
متصدعہ ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو
اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثناخوانی کے ساتھہ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ
صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی
مستحسن مہمات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو۔
قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تہا مگر جےپور اور علی الخصوص شیخاواٹی مین بہت سختی سے
تہا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے
چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیکے خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر
ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندرلال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ
کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالابون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطرخواہ

जेकब

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکریٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۱۲ =
جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سوگلا نکیطرف سے مہاراجہ صاحب اور گیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا
۱۲۱۲۵۴ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے
اونکو زادراہ دیا گیا اور ۲۲ - مارچ کو کام بالکل ختم ہو گیا قحط زدون مین سب سے
زیادہ مارواڑی تہے -

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر بہا گئی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی - مادہوپور
ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نہ رہا اور
چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہر دو فصلون
کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیرون و
ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق -
لال سوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ وخاص جے پور مین پیداوار چہارم سے
بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ
بافراط ہوا توراواٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایا
جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کر دیا اور اسیقدر نذرانہ مسند نشینی
موقوف رکہا تعمیرات مفصل ذیل پرورش غرباکیواسطے جاری ہوئین -

फागी
मालपुरा
चाटसू
सवाई माधो
मलारना

गंगापुर
टोडाभीम
हिन्डोन

लालसोट
बसवा
बैराठ
दौसा

तोरावाटी

रणथम्भोर	مرمت قلعہ رنتہنبور [illegible]	महवा مرمت قلعہ مہوہ [illegible]	वावडी مرمت قلعہ باوڑی [illegible]	माधोराजपुरा مرمت قلعہ مادہوراجپورہ [illegible]
नसीरदा	مرمت قلعہ نصیرودہ [illegible]	مرمت قلعات شاہ گڈہ وسودرشن گڈہ وانباگڈہ وگنیشر گڈہ शाहगढ [illegible]		

و قلعہ و محل آمیر

فہرست مفروری رعایا بوجہ قحط

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	
مادہوپورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپورہ	۱۰۰	۴۰	۶۰	माधोपुरा वजीरपुरा
بہگونت گڑہ	۲۸۰۰	۲۰	۲۶۰	مال پورہ	۳۵۰۰	۶۵۰	۲۹۵۰	भगवंतगढ़ मालपुरा
کہنڈار	۷۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائسنگ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰	खंडार टोडारायसिंह
ملارنہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मलारनाडूंगर जम्वा
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ پینوہ	۳۵۰	۰	۳۵۰	वोली पनवा
ملارنہ چہاآر	۱۰۰	۰	۱۰۰	پہوگی	۲۵۰۰	۷۲۵	۱۷۷۵	मलारन चुआर फोगी
منڈاوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ موضع آباد	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰	मंडावरी मौजेश्राबाद
تعلقہ کہرنی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نراینہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۷۵	खिरनी नरायना
ضلع گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	गंगापुर चाटसू
تعلقہ باندولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ نوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	भांदोली निवाई
ضلع ہنڈون	۱۶۰۰	۴۰۰	۱۲۰۰	مادہوراج پورہ	۶۲۵	۲۵۰	۳۷۵	हिंडौन माधोराजपुरा

مارچ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المخقر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعد ازان رپورٹ ایجنسی مین لکھی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے —

सोशियल कांग्रेस सोसैटी

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دار الریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علو حوصلگی وخواہش ترقی وبہبودی رعایا ملک کی قوی دلیل ہے —

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی ودستگیر ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بھی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سلسلہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تھا وسمین مہاراجہ صاحب مع امراء وسرداران واہلکاران راج وکرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ومیجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ واکثر صاحبان انگریز ومعزز باشندگان شہر جمع ہوئے —

मेडिकलहॉ

ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جنکے مشورہ وتجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ مجلس بھی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائیس پریزیڈنٹ ہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کھڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے —

डाक्टर वैलं
वैस प्रेज़िड

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپ نے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکرگذار

ہین بااوصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خدا وند کریم اس
ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپ کو نہایت عدیم الفرصتی ہے
آپ نے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری
کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کارروائی صرف اوسی
تجویز پر مبنی ہوگی جو آپ نے ملاحظ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور
زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو اُمور آیندہ کو اوسکی کارروائی
سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے
وقتاً فوقتاً بر روے کار آتے رہینگے۔

کونگریس اگرچہ اول جےپور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلقہ
ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہہ ہے مگر راج سے کچھہ تعلق نہین رکھتی ہے اور
مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ
کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے
اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے بغیر متعلق رکھا ہے اور
اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے
ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عندالفرصت
ملیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے
یہہ تجویز کی تھی قریب بیس برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع
مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات مفید
خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

یا سٹرک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہرایک کام مین رعایا راجہ سے
امیدوار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمہ لے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروائے ریاست امداد واعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چھہ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس نسخ
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔

ہرایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد و دستگیری اور
خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیرخواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔

فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکسیب فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک ہین کوشش و پیروی کرنا۔

مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔

تا وقت تیاری مکان جدید میدیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔

लेकचर

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور اون کے تجربہ سے بذریعہ پورے
کے فایدہ حاصل کرکے اپنے راجپوتانہ کی کاربروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔
اجرا ایسے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم وفنون ویسا
مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وایس پیٹرن پریزیڈنٹ دو وایس
پریزیڈنٹ دو سیکرٹری اور اونریری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔
ہر ایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین
مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور
ممبر رہیگا۔

पेटरन
वैसपेटरन
प्रेज़िडंट
वाइसप्रेज़िडंट
आनरेरी
मम्बर

کرنل کلتینک صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر وبلیٹین صاحب اور کل حاضرین
جلسہ کا مربی وسرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیلی اس
مجلس سے جو فواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا
مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہر طرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق
کی تعلیم وتربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب و دیگر ابتدائی
علوم سکہانا کچھہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز رازو حقایق اور اونکے
کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز وطریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے
اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہر ایک شخص پر جو کچھہ لیاقت
رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہر طرح اعانت کرین
یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجھہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو
مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جےپور کو کہ اگرچہ اب بہی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی —

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنے کی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت و علو حوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی ذیشعوری و خیر سگالی و حسن نیتی لایق تحسین ہے

رامی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجا آوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح و آراستگی کے متوقع ہوسکتے ہین —

گو ابتک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فوایدسے محروم رہ کر سرداران و ٹھاکران نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے —

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدر دانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے —

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور ہین مترصد ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکہی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجہی جاوے تاکہ اوسکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجہین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کئے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلٹیئرز
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیئے یہہ شخص نہ صرف بوجہہ ان بیشبہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجراء و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے ۔
تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جے پور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائیٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سردارون کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیپور
مین آنیکی ترغیب دین ۔
اور یہہ بہی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اُردو انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دئے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے تر تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

بیجاوے جن طالب علموں کا امتحان اچھا ہو اونکو تنخواہ و انعام ملا کرین طالبعلمون
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و
اکھاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوقات
مناسب مقرر کرین تاکہ طالبعلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اعلے رتبہ کی
لایق ہون۔

اکتوبر ۱۸۸۸ء مین اثناء ساختہ اجمیر لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسرائے وگورنر
جنرل ہندوستان جےپور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کے چند موقون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہرطرح اپنی خیرخواہی ونیکوسگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانروائے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بھی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے از بس شادان ہوئی اکثر لوگون کو اب تک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجھتے تھے اونکا اشتباہ وغلط فہمی رفع ہوگئی تخیناً دائی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچھہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسرائے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا۔

الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہوکر

گذرنے سب نے مبارکبادی دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین خوش چلنی ظاہر کی اور اس موقع کو پر حشمت و تجمل کرنے کیواسطے ہر ایک تدبیر کی اس سے اونکی خیرخواہی اور حسن نیتی عیان تہی مہاراجہ صاحب اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر کو ہر طرح کی حسن و لطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی محنت و تندہی تحسین و آفرین کے لایق ہے۔

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت خوشی سے دیکہا اور ہر ایک کی ترقی و رونق کی خواہش ظاہر کی اس سے مہاراجہ صاحب کو مہمات خیر پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام و فائدہ ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر سلطنت کے حاکم کا مثل معمار و ن کے کرنی ہتہوڑہ ہاتہہ مین لیکر اسپتال کی بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتہہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقعہ تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا۔

करनी हथोड़ा

दूसरे साल لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈیمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتہہ سے قتل ہوئے میجر بیلی صاحب کو نہایت غم و الم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب موصوف بضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہونچ گئی تہی مگر جسوقت دونون اہالی

अंडेमन

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکھون سے قطرات
اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یاری نہ دیتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کاروبار ریاست کل بند رہا لیڈی میو صاحبہ
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک مہینے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرنے کی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپ
یعنی پارچہ سیاہ کہ علامت ماتمی ہے لگایا۔
مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت و تحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسرائے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میو صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم و الم ہوا بلکہ روسا شہر بہی وقوع
حادثہ جانکاہ و فعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میو صاحب
نے راج کی ترقی و بہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت و عنایت کی یادگاری
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی مورت جدید باغ مین تیار کرانی
تجویز کی اور لیڈی میو صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔
اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہو گئی کہ اوس سے
کاروبار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور اون کے ملازمین اور کل فرقہ

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہوگیا تہا چشم راست مین جالہ کامل ہوگیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس تکلیف سے براہ واجب خایف ہوکر اور عمل جراحی نہ کرانے کے ارادہ سے اطبار ہومیوپیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطر خواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین کوہ شملہ کو گئے وہان ضعف ونقاہت بالکل رفع ہوگیا مگر بصارت کی نسبت ثابت ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین ہونا چاہیے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود و باش سے بہت فائدہ ہوا تہا برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج وچہرہ مین سستی آگئی تہی بلکہ کل سررشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جے پور مین اس حد کو پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما ۱۸۷۱ء مین مہاراجہ صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج وتکلیف رہا تہا شفاء کلی حاصل ہوئی اون کے صحت پانے سے کل ملازمین و رعایاء ریاست بلکہ ہر ایک شخص

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکھتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہ سے کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام نہاد کمیٹی مقرر کئے اونکی کارروائی اگر بہ دیانت و ہوشیاری کیجاوے تو نہایت مفید ہوگی ایک کمیٹی مجوزین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتایج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔

دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد و ہدایت کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود و مشرح جسکے بغیر اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرکوزہ مین بہت خلل پڑا تہا جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگئین ان عدالتون مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلا تامل بے سررشتگی ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بے خطر تہے نقشہ جات آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سنہ ۱۹۲۶ مین ایک لاکہہ سے زیادہ تہی

سمت ۱۹۲۶ مین تیئیس ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تھی یکایک اسقدر کمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تھا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بھی ایسا ہی سفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲- مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی و مصارف ماضی و حال و استقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی و بیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ و پرتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو امرات ذیل پر نظر رکھنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلا منظوری و منظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو ہوشیاری و استقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن قبیح کا اظہار کرنا

چہارم ملک کی آمدنی وخرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت وبحث کیا کرے ممبران
کمیٹی ۔ پنڈت روپ نراین ۔ منشی دہنالال ۔ سیٹہ نتہمل ۔ لالہ چہترمل
سیٹہ راؤ تیج مل ۔ نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح ومعتبر نقشجات
کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہاہے بوجہہ غیر مکمل و
ناکارآمد ہونے نقشجات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ وپڑتال
مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا
غیر ممکن رہاہے اور اس شعبہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روزبروز
زیادہ ہواہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتہہ آیاہے کمیٹی
اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور واسیمین اس کام کے لایق
اشخاص تجویز کیے گئے ہین اور اگرچہ اونہون نے معلومات جیسی چاہئے جمع نہین
کئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے
ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ
ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین ۔

نومبر ۱۸۸۲ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی نے بحصول رخصت
مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۸۳ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون
بعد ایسی نوکری کو جسپر بیس برس سے نہایت خیرخواہی اور وفاداری سے
کام دیا تہا استعفاء دیا اونکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے
لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اونکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا اور

باستصواب مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۷۲ء سے اوس عہدہ کا کام شروع کیا۔

نواب فیض علیخان کے مستعفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اوس پر ٹہاکر فتح سنگہ مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی اور انتظام راج کی عمدگی و شایستگی قایم رکہنے مین کوشش کامل کی مگر باوجود یکہ کونسل راج مین آٹہہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔ کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معروض اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی بلکہ کل انتظام ریاست کے سررشتہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بہ سہولیت ہونے کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین اور اونمین سب دفتر و کچہریان رہتی ہین۔

मकुमार

راوت رام کنارسا کن جو ہون کہ ابتدا مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی کرنل بروک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان بریڈ فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت مدد دی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

خوش ہوکر شکر ادا کیا۔ ۱۸۷۴ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دہنالال کہ وہ
بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس
آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

प्रिंसआफ़वे

مہاراجہ صاحب بہادر جے پور ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان
کی کونسل مجوزین قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر
ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ و شملہ انصرام کار کرتے رہے ہین ۱۸۷۵ء
مین جب ملہار راؤ گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہرخورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا
اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان و صاحبان انگریز
مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تہے اور بڑودہ جاکر
تحقیقات و تجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

मल्हारराव गायकवाड बड़ौदा

دسمبر ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری
۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جے پور ہوئے دونون
مرتبہ مہمانداری و تواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی
کو ہر طرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت و خرچ سے کسیطرح کوتاہی نکی
اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے رفیع الشان
مہمانون کی تشریف آوری کی شادی و مبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان
مبارک تقریبون کے دوامی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست و آراستگی
اخلاق و عادات حدود تون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور ۱۸۷۵ء مین

नोर्थब्रुक

لارڈ میئو صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے فواید کہ کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کامل ہین ـــ

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہمدران حال رئیسون اور سردارون کے دلون پر اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت و طریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تہے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سوائے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط و تعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتین تک بطور واقعہ عظمت و بختیاری جےپور کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے ـ

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بہی امید تہی کہ یہہ اولو العزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان روائے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہرطرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیر خواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجہ غایت ثابت کریگا ـــ

اس اعزاز و امتیاز بخشنے کی یادگار مین اونہون نے اپنی دارالحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

वर्ट हाल

ہے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتائج و برکات کا جو سلطنت کے وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتھر قایم کیا۔

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹھری ہاے علاقہ ہاڑوتی کا خراج بقدر للعہ سالیانہ جمع ہوتا ہے ان سرداروں کے عدم اداے خراج کی راج جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۰ع مین ستر ہزار روپیہ چڑہ گیا اور اس باب مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بھی جلد وصول کرنے کی تجویز عمل مین آئی۔

سررشتہ مال

جے پور مین یہہ سررشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا اہتمام پنڈت شیودین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکاروں کی اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیودین نے کام کیا بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیودین کے اول مہاراجہ صاحب نے

سررشتہ مال پر توجہہ کی کہ اول سال مین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بندوبست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ
اجارہ کے خالصہ کا بندوبست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ
یکمشت اور جلد وصول ہوجاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین
یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے
افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب
نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون
کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار
و متوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے
مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی
ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ
۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی
ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج
زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرایط خراج سے یہہ شرط ضمناً
رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تاوقتیکہ دفعہ
مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو ـــ
۱۸۶۹ع وا ۱۸۷۰ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک
ہی حالت مین ٹہیکہ دار و ضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

جمع کامل حسب قرارداد اداکرنیکا ذمہ ور ہوتا تہا اور اوس پر فرض تہا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹہیکہ جات
علی العموم سیٹہون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تہے اور وے ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچہہ تعلق نہ رکہتے تہے اور اس سے
انواع خرابی وابتری پیدا ہوتی تہین۔

اب یہہ سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تہے
موقوف ہوکر ہوشیار ولئیق آدمی مقرر ہوتے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹہیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۶۹ و ۱۲۶۸ھ سے
ایسے تباہ و برباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹہیکہ کیواسطے تشخیص
جمع غیر ممکن تہی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹہیکہ جات دئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ
تہی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا۔

پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
غیر اطمینانی کی حالت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین سے صرف

بھی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لایق نہین ہے اور
اسی سررشتہ کے ظلم وتعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب
سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح ودرستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل
یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو
مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین -

ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک
کے پیمایش سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء تک ہوچکی تھی اوسوقت بند وبست سہ سالہ کرنے کے
ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقًا علاقہ
انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تھا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر
کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار وتجربہ کار نوکر
رکھے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات منگاکر اون سے
کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا
سنہ ۱۸۶۸ء مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے
غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم ونظر ثانی کیواسطے علیحدہ
عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہیئے تا تکمیل پیمایش وبند وبست
حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت سمجھا گیا اگرچہ حسب راے کرنل ہینن صاحب
اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ
صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بند وبست
مالگذاری کہ بلحاظ رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہونچ

टोपोग्राफी

جاوے ۔

جب سے علاقہ جے پور ہو کر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ واجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف ہو گیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام وآسایش رعایا ر واضافہ تجارت و پیداوار ملک ہو کر اسکا بدل کافی ہو جاویگا چنانچہ ۷۹-۱۸۷۸ع کے حساب سے بھی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے ۔

حال مین شرح محاصل ومقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہو کر رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان جاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جا بجا وصول ہونے سے راج کے محصول مین غبن وتغلب ہوتا تہا وہ موقوف ہو گیا اور تاجران کو یہہ فائدہ ہوا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل ایمن ہو جاتے ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہہ سے کہ علاقہ ٹونک کے گرد ہر طرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

जे पुर कहते हैं कि हमको ...

جے پور کہتے ہین کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و
تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہین کرسکتے۔

راج جے پور مین ایک مد آمدنی دار الضرب کی ہی ہے اس دار الضرب سے بجز
خفیف بٹہ کے سرکار انگریزی کا کچھہ نقصان نہین ہے دس برس کے عرصہ
مین کرنل بینن صاحب کے پاس کوئی شکایت نہین آئی صرف پوسٹماسٹر نے
ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ مین جے پور کا پیسہ آتا ہے اور
تبادلہ مین سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ مین سرکار براہ انصاف
کچھہ مداخلت نہین کرسکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ
مین جاری کرنے کا اختیار ہے۔

मद्दा
पोस्टमास्टर

تجارت جیپور

سنہ ۶۹و۱۸۷۰ء مین جے پور مین بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا رکے آیا
جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی وجواہرات جاتا ہے مگر دو برس
گذشتہ مین اسکی بہت کمی ہو گئی ہے جے پور مین ساہوکاری کوٹہیان
بہت ہین ظاہرا اسقدر تجارت نہین معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈویون
کی خرید و فروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹہیون مین
ڈہائی تین کرور روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چہہ کرور کا سرمایہ
ہے اور لاکہہ سے کم سرمایہ کے سیٹہہ بہت ہین اون کی کل تجارت ایک
کرور کے قریب ہے سنہ ۱۸۶۵ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکہہ روپیہ کا سونا
آتا تہا اکثر ساہوکارون نے دفن کردیا تہا اوسکے بعد دو سال تین چیسر

لاکھ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہہ سے اکثر نے دفینہ نکالا دفن کرنے
اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی۔

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر
تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور
فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہردو اجناس ابتدائی حالت مین یہان
آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگئین اور زیادہ تر دولتمند
مارواڑی سکنار علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس پہنچ گئین۔

دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی۔

تیسرے ممکن ہو کہ درآمد مال کا حساب صحیح وتفصیل وار لکہا گیا ہو اور جواہرات وغیرہ
بیش قیمتی اجناس الغراع طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہو اور انکا حساب نہ لکہا گیا ہو۔

چوتہے ساہوکاران جے پور کی کوٹہیان بمبئی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین
ہین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات معرفت کوٹہیات مذکورہ
دیجاتی ہین خرید اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب
کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین۔

[illegible] ۱ء مین درآمد مال [illegible] لکہہ [illegible] ہزار روپیہ اور برآمد صرف [illegible] لکہہ
[illegible] ہزار کی ہوئین کہ سالگذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی
ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے
سے غلہ کم آتا ہے۔

موجبات خارج تجارت یہہ ہین۔

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ
کہ ہم معنی رشوت ہے دئے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جےپور ایسا نہین کرتے
ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتایج مین ویسی ہی قدر
پر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربون کو بلا لحاظ
لیاقت ذمہ واری و معتمدی کے عہدون پر مقرر کر دیتے ہین جہان مثل
دارالضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے
کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان
ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو۔

اگرچہ جےپور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جےپور کے کل روپیہ
کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے
اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگذار آدمی کی
نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین
جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ
دارالضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے
دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین
کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے چھوٹے چھوٹے
ٹھاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال
کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے۔

भोमया

دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتایج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار و قدیمی
حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس
تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر انقضاء مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ وہ بہ
عملدرآمد ہو جاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوس کے بغیر
تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آیندہ سے
بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے
ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی مکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے۔

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	•
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	•
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پنڈت شیو دین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام عمارت پر بہی بہت توجہہ کی تہی جو لوگ مفت خور و سفارشاً نوکر ہوگئے تہے موقوف ہوئے ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجاے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایت ہوئی قرضہ سابق و نیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نوّے لاکہ روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پینتیس ۳۵ لاکہ روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات مین خرچ کیا اور اوسکے سواے پچیس ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان واقع اکوڑ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

देवजी

جمع وخرچ راج جیپور بابت سنوات گذشتہ

سنہ	جمع	خرچ
۴۹ و ۱۸۵۰	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۰ و ۱۸۵۱	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۱ و ۱۸۵۲	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۲ و ۱۸۵۳	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۳ و ۱۸۵۴	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۴ و ۱۸۵۵	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۵ و ۱۸۵۶	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۶ و ۱۸۵۷	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۷ و ۱۸۵۸	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۵۸ و ۱۸۵۹	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

سنہ	جمع	خرچ
١٨٦٠و٥٩	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٦١و٦٠	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٦٨و٦٧	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٦٩و٦٨	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٧٠و٦٩	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٧٢و٧١	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٧٣و٧٢	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٧٤و٧٣	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٧٥و٧٤	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
١٨٧٦و٧٥	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

تفصیل آمدنی چھ سال

مد آمدنی	سنہ ۵۵و۱۸۵۶ء	سنہ ۵۶و۱۸۵۷ء	سنہ ۵۷و۱۸۵۸ء	سنہ ۵۸و۱۸۵۹ء	سنہ ۵۹و۱۸۶۰ء	سنہ ۶۰و۱۸۶۱ء
مالگذاری نمک و سائر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سایر و راہداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دار الضرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رسوم عدالت دیوانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محکمہ جات مختلفہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نذرانہ سند نشینی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل مصارف چھہ سال

مد خرچ	سنہ ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء	سنہ ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ء	سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ء	سنہ ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ء	سنہ ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء
پُن ارتھہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف نوبت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج سرکار انگریزی	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ	للعہ لکھہ
کوٹھیار خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعلیم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ادائے امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مد خرچ	سنہ ١٨٥٥ و ١٨٥٦ع	سنہ ١٨٥٦ و ١٨٥٧ع	سنہ ١٨٥٧ و ١٨٥٨ع	سنہ ١٨٥٨ و ١٨٥٩ع	سنہ ١٨٥٩ و ١٨٦٠ع	سنہ ١٨٦٠ و ١٨٦١ع
عہدہ داران گورنمنٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف فوجداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطۂ عدالت فوجداری و دیوانی کہ ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے
مطابق ہے رعایا کی عادت و خواہش کے موافق ہے اور بیہ بلارعایت
انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ و شایستہ ہے
اور جو کچھہ نقص ہے تو نرمی و رحم کی وجہہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب
اور فی الجملہ رئیس اور منتظمان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزاء
خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزاء خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر
ہوتے ہین ۔

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی و رہزنی دستی و سماده وغیره کی واردا تین
بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرایم کے جرم بہگالیجانے لڑکیونکا بغرض حرامکاری
کرانے کے اگرچہ اب بہی علاقہ جے پور مین کسی قدر جاری ہے متواتر کم ہوتا
جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے یہہ تو تحقیق
نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے
صاف و صحیح جواب ملنے کی امید بھی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ
صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل و جان سے ساعی ہین
کہ اوسکا انسداد کلی ہوجاوے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور
یقین ہے کہ بتدریج بالکل بند ہوجاویگا ۔

اگرچہ جرم دخترکشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

شادیان کا نیتجہ ہے علاقہ جے پور مین مدت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجبی قواعد جاری کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید ہے مگر تاوقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات نکیجاوین عملدرامد اونکا اس راج مین بہی خاطر خواہ نہو سکیگا —

سنہ ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ء مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتون کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ صاحب بہی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے مشکلات پر قادر ہون گے اور راجپوت بہی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف ورزی نکرینگے —

वावड़ी खेड़ा

شروع فروری سنہ ۱۸۸۳ء مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے —

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچھا ہے مدت سے کوئی

واردات غارتگری ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجراء آمدرفت ریل سے اگرہ واجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلاذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطرخواہ حفاظت ہوتی ہے۔

استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ ایجنسی استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہوکر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ وسترہ افسران ماتحت مع جمعیت سواران وپیادگان گشت وگرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکھین اور وقوع واردات پر فوراً پہونچکر تعاقب وگرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاواٹی مین جہان کی شکایت زیادہ تہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور اہالیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہوکر جاری کئے۔

بنظر انسداد واردات مینہ لوگون کے کہ پیشہ ور سارق وغارتگر ہین وہی تدبیرات جو ہاڑوتی مین کیگئی تہین یہان بہی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ وری سے کل مینون کی خانہ شماری ومردم شماری لکہی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن وفعل ضامن اونکی حاضری ونیک چلنی کا ذمہ و ار

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری گانوسے غیر حاضر نہونے پائے اور چیر (सार्टीफिकट)
زمانہ مین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جس مینے
لے قواعد سے انحراف کیا یا اور کسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہوکر بعد تحققات
ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام مین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جو لوگ واسطے تعمیل
احکام کے متعین ہین بجاے تاکید وتنبیہہ مینہا سے وانسداد واردات کے اون
کے شریک ومعاون ہوکر مال مسروقہ ومغروقہ مین حصہ لیتے ہین چنانچہ فروری
سنہ ۱۸۶۶ع مین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہوا کہ اوسکی سارق وغارتگرون
سے سازش تہی اور اوس نے اونکو مدد وپناہ دیکر وارداتین کرائین اور
اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور اوسکی سزایابی سے اورونکو
بہی عبرت ہوئی بعد ازان اس سرشتہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی چہاونی (पोलट)
شجان گڈہ مین متعین ہونے سے ہوا اور اونکو راج سے بہت مدد ملی کہ (सुजानगढ़)
اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان مین لکہا جاویگا۔

جیلخانہ

جے پور مین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع ومضبوط بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۶۶ع مین ڈاکٹر
ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور
معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ع
مسٹر ولیمس صاحب کہ سابق مین محبس آگرہ مین اورسیر تہے اس جیلخانہ مین (विलयम्स / ओवर सियर)
کارخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اور تہوڑے قیدیون سے

کئی پیشون کے کام لینے شروع کئے اور تہوڑے عرصہ مین قالین و پارچہ
بافی و آہنگری و نجاری و سبوچہ سازی و کفش دوزی و دوخت پارچہ
و ساخت ظروف برنجی مین قیدیون کو مشق ہو گئی کہ اچہی چیزین تیار ہونے
لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکہنا پرہنا بہی سکہایا ڈاکٹر ویلینٹین
صاحب نے مثل انگریزی محبسون کے قواعد بود و باش و حفظان صحت
بہی جاری کئے اور خورش و پوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تہی زیادہ
کی گئی بعض قیدیون کو افیون کہانے کی ایسی عادت تہی کہ اپنی خوراک کا
آٹا فروخت کرکے افیون خریدتے تہے ان لوگون کی افیون چہوڑانیمین
ضرر جسمانی کا خطرہ تہا مگر کچہہ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجۂ غایت عادی
تہے وہ بہی اس بد عادت سے چہوٹ گئے اور عقل و حواس درست ہوکر صالح
ہو گئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے
آئے تہے اس جیلخانہ کو دیکہکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچہی ہے
اور انتظام و قواعد بود و باش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے
ایسے جلیل القدر مستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون
کی نیکنامی کی باعث ہے ۔

۱۸۷۰ء و ۱۸۶۹ء مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بہی ڈاکٹر ویلینٹین
صاحب کو مفوض ہو گیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام مفروری کیا تہا
کہ فوراً گرفتار ہو گئے ڈاکٹر ویلینٹین صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹی
کا کام بہی اسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہو گیا اور ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خورد و نوش و اجرائے
کارخانہ مشقت، اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
ٹہیکہ اس جیلخانہ مین قیدیون کو خوراک و پوشاک زیادہ از حد واجب ملتی ہے کہ اکثر اونمین
سے اپنے گہر کی نسبت بہی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجہتے ہین۔ دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سواے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اونمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہو جاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بہیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین۔

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع راج مشقت اندرونی سے
۱۸۶۶و۶۷	۷۶۷	۰	۰	۰
۱۸۶۷و۶۸	۴۵۰	۰	۰	۰
۱۸۶۸و۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۸۶۹و۷۰	۱۱۵۳	۰	۰	۰
۱۸۷۰و۷۱	۱۰۰۳	۰	۰	۰
۱۸۷۱و۷۲	۹۱۶	۴۳	۵۱	۰
۱۸۷۲و۷۳	۹۵۳	۵۰	۶۷	۰
۱۸۷۳و۷۴	۱۱۱۱	۵۶	۳۷	اللالعہ
۱۸۷۴و۷۵	۱۰۶۰	۴۸	۶۴	الماعہ

فوج

جے پور کے راج مین فوج حسب تفصیل ذیل ہے۔

گولہ انداز	سواران لازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
۳۰۰	۱۲۰۰	۳۲۰۰	۳۰۰۰	۶۰۰۰	۱۵۰۰	۱۵۲۰۰

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی کے ہے اور تلوار باندہتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر اونمین سے صرف چوبیس کارآمد ہین پٹہان جنکو بیل کہینچتے ہین بہت مرمت طلب ہین۔

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوارونکا اور پانچ رسالہ جات دیگر تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گہوڑے ہین اور تلوار ڈہال وبندوق باندہتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی وہتہیار ویسے ہی ہین مگر گہوڑے سوارون کے ہین۔

جاگیردارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ پانچہزار شمار کئے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت ڈاک وانتظام سرحدات وموقع فساد ووقوع واردات پر اونکی تعیناتی ہوا کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ وبے تربیت دہقان وخودسر ہین۔

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹنین ہین ہر ایک مین پانچ سو کس سپاہی ہین اور دو پلٹنین نجیبون کی ہین کہ ہر ایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات کی وردی ہے اور پتہری دار بندوق رکہتے ہین اکثر زیادہ تر پورب یعنی علاقہ اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایائے ریاست مین سے ہین سیاہ انگرکھے پہنتے ہین اور توڑہ دار بندوق اور تلوار ڈہال باندہتے ہین ہر ایک پلٹن مین توپخانہ کے علاوہ پانچ پانچ شتری توپین ہین۔

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو مورتون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ لوگ ایسے بہادر سمجھے جاتے ہین کہ جاہے جیسا پرخطر کام ہو اوسکو انجام دیتے ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد اوسکے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور خرید یا ہتنی لیکر چیلہ کرتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون سب کے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ و تجارت وغیرہ سے بہت روپیہ پیدا کرتے ہین کہ اکثر اونمین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی اور ہتہیارون کی یکسانیت کی کچہہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے غیر معین ہے اور اسیطرح ہتہیار بہی تلوار بندوق بہالہ سیف کٹار وغیرہ جو جسکے دلمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتہہ چند زنبورک ہوتے ہین ۔

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب و غیر مرتب ہے قاعدہ و ضابطہ کی کچہہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کہیل کے ہے راج کی وسعت اور ملحاق حدود کو دیکہتے ہوئے یہہ فوج کچہہ زیادہ نہین ہے کل توپین میدانی اور قلعہ کی ۲۴۰ ہین اس فوج پر راج کا قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سپاہی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے ۔

سررشتہ تعلیم جیپور کالج

اگرچہ یہہ کالج سنہ ١٨٤٥ع سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام اگرہ کالج کے
بہت مستعد ولئیق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت بنسی دہر
کرتے تہے سنہ ١٨٦٧و٦٦ع تک اوسمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے
تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ
طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت وخوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج نے
بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طالبعلم
ہرسال تیار ہوکر کلکتہ یونی ورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے
لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سرویئنگ یعنی پیمایش اور لیولنگ یعنی
دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعہ سے راج
مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلاضرورت طلبی پردیسیون کے میسر آنے
لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہین
کل عملہ کا خرچ سنہ ١٨٦٩ع مین [illegible] تہا اور فی طالبعلم خرچ کا پڑتہ سنہ ١٨٧٤ع
مین [illegible] کے خرچ سے [illegible] دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چندر
مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے دو
طالبعلم کہیتڑی و سیکر کے سردارون کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدارس
مفصلات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

मास्टर
जोगनी
नोरमल स्कूल
बेथून

यूनिवरसिटी
इन्ट्रैन्स
फर्स्ट आर्टस
इञ्जिनयरी
सरवेइंग
लेवेलिंग

कान्ती चंद्र मुख

نقشہ جیپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلباء عربی فارسی و اردو	سنسکرت ہندی	میزان	تعداد طلباء مستفید انٹرنس	تعداد طلباء مستفید سند فرسٹ آرٹس
۱۸۶۶و۶۶	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۶۷و۶۶	۱۸۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۱۸۶۸و۶۷	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۱	۰
۱۸۶۹و۶۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۳۰۱	۴	۰
۱۸۷۱و۷۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۱۸۷۳و۷۲	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۱۸۷۴و۷۳	۰	۰	۰	۸۰۴	۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۱۸۷۶و۷۵	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

سنہ ۱۸۵۷ء مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر پانزدہ روز جمع ہوکر مضامین علمی پر بحث وگفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث سے یہہ بڑا فایدہ ہوگا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتا ہے وہ درست ہوجاوے گا۔

سینسکرت کالج وچاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے سینسکرت کالج سنہ ۱۸۴۵ء سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہوکر نکلتے ہین اور چاندپول سکول جے پور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم فارسی وہندی پڑہتے ہین۔

سنہ ۱۸۵۵ء/۵۶ء مین سینسکرت کالج مین ۲۰۸- اور چاندپول سکول مین ۷۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر مثل کالج کے اوسمین بہی خاطر خواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسے کے تقرر سے غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جو راج کے سردار وجاگیردار ہین تحصیل علوم کرکے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کرکے راج کی عمدہ خدمتون کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق نہین ہے بلکہ وے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسرِ شان وہتک عزت سمجہتے ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم وہنر کے شغل سے ضد وتعصب رکہتے

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو
امیر ہین اور اپنا پڑہنے لکہنے کا کام اورون سے کراسکتے ہین اون کو نوشتخواند
مین محنت کرنا لاحاصل ہے چنانچہ انہین موجبات سے اس مدرسہ کو کچہہ
رونق نہوئی ۔

سنہ ۶۶و۱۸۶۷ع مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا
صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج و دیگر اقوام
کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب
نے بظہور اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصب
سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست
جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور
بابو سنسار چندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر
کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی
ترقی ہوئی ۔

تعلیم سرداران سے متعلق یہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتون کا
غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت
علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف متبنی ٹہاکر لکہمن سنگہ مرحوم چومون والہ
نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد
پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی
طرح ٹہاکر سمرتہہ سنگہ بگروواله بہت محنت سے پڑہتا ہے ۔

चंद्रसेन
मास्टर

रथ सिंह
गरू

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء
۱۳	۳۴	۵۰ (بہاگلہ ۲۸ دیگر اقوام ۲۲)	۵۶

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بہی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچہا نہ تہا سنہ ۱۸۶۶ء تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین مئی سنہ ۱۸۶۷ء مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آوکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کرکے ہیڈ مسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون کو جغرافیہ اور سوزنی کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس اوکلٹن صاحبہ کی محنت و کوشش سے اکثر لڑکیون نے نوشت و خواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء مین ان مین سے ایک جیلخانہ جے پور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے کیواسطے جانے لگی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہوگئین سات مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

मिसट्रेस
ओकलटन
हेडमिसट्रेस

پڑہانے کے کام پر مقرر ہوئین اور زردوزی و سوزنی کام کی آمدنی جب
ہوئی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی سنه ۱۸۷۲و۷۳ع مین اگرچہ تعداد
طلبار زیادہ ہوئی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۸۲ لڑکیو کے ۸۰ لڑکیان افضل
اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکرون کی اس تعلیم کیطرف توجہ
نہ پائی گئی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہ اور دستگیری
سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگون کو اوس سے تعصب اور مخالفت
ہے جولائی سنه ۱۸۷۳ع سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس جوایسی صاحبہ
ہین اون کے اہتمام سے بہی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور
اونکی ہمشیرہ بہی مدرسہ مین پڑہاتی ہین سنه ۱۸۷۴و۷۵ع مین اس مدرسہ کی
چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹریننگ سکول اس غرض سے کہ اوس
مین لڑکیان علم حاصل کرکے معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول کہ اوس
مین دولتمندون کی لڑکیان پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر
ہوکر تعداد طلبار کہ سالگذشتہ مین صرف ۱۶۷ تہی یکبارگی ۵۶۴ ہوگئی اور سالانہ
مین مبلغ [illegible] کہ فی طالبعلم [illegible] ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبار مدرسہ
سنوات گذشتہ مین —

سنه ۱۸۶۶و۶۷ع	سنه ۱۸۶۷و۶۸ع	سنه ۱۸۶۸و۶۹ع	سنه ۱۸۶۹و۷۰ع	سنه ۱۸۷۰و۷۱ع
۲۵	۳۵	۱۶۰	۱۵۵	۱۲۵

سنه ۱۸۷۱و۷۲ع	سنه ۱۸۷۲و۷۳ع	سنه ۱۸۷۳و۷۴ع	سنه ۱۸۷۴و۷۵ع
۱۴۰	۱۲۸	۱۶۷	۵۶۴

مدرسہ فنون

سنہ ۱۸۶۴ء مین بمقام کلکتہ سرچارلس ٹریولین صاحب نے مہاراجہ صاحب کو مدرسہ فنون مقرر کرنے کی صلاح دی تہی اور پہر ڈاکٹر ہنٹر صاحب متعلق مدرسہ فنون مدراس نے کہ لارڈ نیپیر صاحب کے ساتہہ ہندوستان کے ممالک مختلفہ کے فنون و کارخانہ جات کے حالات دریافت کرنے کے واسطے آئے تہے حسب خواہش ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جے پور مین آکر بعد معاینہ پیدا وار اجناس صنعت پذیر قدرتی ملک و شہر و ہنروری باشندگان کی بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کو ترقی فنون خصوص استعمال پیداوار معدنی پر جسکی بذریعہ فنون بہت ترقی ہوسکتی ہے متوجہہ کیا کہ مہاراجہ صاحب نے اونکی تحریک پر بدل توجہہ کی اور جون سنہ ۱۸۶۷ء مین مدرسہ فنون مقرر کیا ابتدا مین یہہ کام بادل محل مین ہوتا رہا کچہہ عرصہ بعد وسیع و عالیشان مکان مین کہ پنڈت شیودین کیواسطے تیار ہوا تہا منتقل ہوا اونہین ایام مین ڈاکٹر ڈ فیبک صاحب نے کہ ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق دیولی کی چہاونی مین تہے اتفاقاً جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب سے اس کارخانہ کے اہتمام کی درخواست کی کہ منظور ہوکر صاحب موصوف سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اوسی اثنا مین بدر پیشی ضرورت چہہ مہینے کی رخصت لیکر گئے اور پہر اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین واپس آکر کام شروع کیا اسوقت تک کارخانہ مین کوئی اچہا اوستاد نہ تہا اور نقشہ کہینچنے کا بالکل رواج نہ تہا اسواسطے اونہون نے اول نقشہ کہینچنے کی جماعت مقرر کی کہ وہ سب

सरचार्लस ट्रिविलयन
हन्टर
नेपयर
डिफेबिक
देवली

پیشون مین کار آمد ہے اس جماعت مین تیرہ چودہ برس کے لڑکے بڑے دایرہ اور عمدہ قوسین کہینچنا بہت جلد سیکھ گئے۔

مدراس سے دو اوستاد ایک آہنگری کا اور دوسرا ظروف گلی بنانے کا بلائے گئے اور نجاری وچوب تراشی کے دو اوستاد سہارنپور سے طلب کئے گئے سنگ تراشی کا کام جےپور مین نہایت عمدہ ہوتا ہے اسواسطے اس کام کے اوستاد شہر مین سے نوکر رکہے گئے ان سب کامون کی تعلیم اور علاوہ اون کے تصویر کشی عکس وقلمی وتیاری ظروف برنجی ورویین وطمع برقی وسادہ کاری وکندہ وغیرہ فنون کی تعلیم شروع ہوئی اور لوگون کے دلون مین شوق تکسیب فنون پیدا ہونے کے وقت تک شاگردون کو بحسب حیثیت کار اجرت دینی تجویز ہوئی ہر ایک شاگرد اول دو مہینے تک امتحاناً داخل رہتا تہا کچھہ تنخواہ نہین ملتی تہی بعدازان اول درجہ مین مقرر ہوکر ایک روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوم وسوم وچہارم درجون مین ترقی کرنے پر ایک ایک روپیہ اضافہ تنخواہ ہوتا جاتا تہا مگر اس تجویز پر صرف اوسی وقت تک عمل رہا جب تک لوگ فنون کی قدر کرکے لڑکون کو سیکہنے کیواسطے داخل کرانے لگے۔

اسی مدرسہ کے ایک مکان مین کتب خانہ تہا کہ اوس مین علاوہ سینسکرت کتابون کے جو پیشتر سے تہین مہاراجہ صاحب نے مختلف علوم وفنون وزبانون کی چھہ ہزار جلدین انگلستان سے منگاکر شایقین کے مطالعہ و فایدہ کے واسطے رکہوائی تہین اور ہفتہ مین دو مرتبہ ڈاکٹر ویلینٹین صاحب

جیکب علوم طبی وطبعی پر اور کپتان جیکب صاحب جر ثقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے
تہے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالبعلم اور خود مہاراجہ
صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تہے۔

۶۸ و ۱۸۶۹ء مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی
زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجہنے مین بڑی دقت
ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی و لکہنؤ و کانپور کے طلب ہوکر مقرر کیئے گئے
۷۰ و ۱۸۷۱ء مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ
لکہی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجراء کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر
اونہون نے اپنی کوشش و پیروی سے کارخانہ کو جاری رکہکر قلیل عرصہ
مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام نہ تہا
بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز و نقشہ جات
مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار و صنعت نما شہر مین اس لیاقت
و صنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تہا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ
سلف کی آرایش و صنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری باوصف اس
ترقی علوم و فنون کے بہت بدنما معلوم ہوتی۔

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم
ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلبا مین سے اکثر مہاراجہ

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش و نقاشی مین مصروف رہتے ہین
اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کار آمد ہوا ہے اور اون کے ہاتھہ مین ایسی
صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکھا ہے مداح
ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ
تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض
نقاش ایسی عمدگی سے بجالاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہو سکے۔
عمارتی و علمی نقاشی مین بھی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے
فوائد ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے
شہر کے معمار و نجار بھی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون
لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تھے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی
صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ
جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین۔
آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے عملہ زیادہ ہوگیا ہے کام بہت
عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین
آتا ہے۔
نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین نجار دس آدمیون
کے بائیس ہوگئے ہین اور اس سے بھی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے
جنہون نے مدرسہ مین آکر آلات کو ہاتھہ لگایا ہے اچھے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین
چوب کنی کے کام مین بوجہ فزونی کام نجاری و درودگری کے کمی ہوئی۔

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تہا اوس
سے زیادہ آیا اسواسطے بتعین ٹہیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور
کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسواسطے بجاے اوسکی ترقی
کے نقاشی علمی کہ تجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکہائی گئی ہے۔
خیرادی اوستادنے انگریزی خیراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے
اور آہنی و برنجی و مسی و چوبین و دندان فیل کی اشیا پر کام ہوتا ہے۔
جواہر خراشی کا اوستاد نہایت لئیق آدمی ہے چستی دست وصفائی کار مین
وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی
تیزی سے اوسنے اکثر ایسے عمل سیکھے ہین کہ اس کام سے متعلق نہین ہین اوس سے
صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال مین جلا دینے کے کام پر بہت توجہ کی ہے۔
ساخت ظروف گلی مین بہٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار
ہوجاوے گی یقین ہے کہ جےپور مین ایسے سنگین و چینی ظروف تیار ہونگے
جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہوسکتے ہین اسی سے متعلق
گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام
کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونمین سے ایک کو
اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہوگی۔

جلدسازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے۔
کیمسٹری یعنی ترکیبات عملی و امتحانی کی جماعت شکست ہوگئی ہے مگر علم
ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق

केमिसटरी

ہے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ او سپر لیکچر دیا کرین۔
مطبع سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکھہ لئے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی
جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرلے تب تک سادہ کام ہوتا ہے۔
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور رہنر مند پرنٹر نوکر رکھا
گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے۔
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو
بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سیکھتے
ہین اون مین وزیر راج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون
نے صرف ابتدائی کام سیکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات
علمی کی خواہش پیدا ہو اوسمین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے۔
زردوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی
اور ایک شخص بڑا اشتاق و تیز فن بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے
شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے۔
الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاست مین مدرسہ
فنون کے اجراء مین واقع ہین دولتمندونکا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب
فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے عجیب و غریب سامان
اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائین گین۔
صاحب پرنسپل نے مدعاء مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مدنظر رکھا ہے
کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شائستگی ہو شوق

محنت پیدا ہو اور علم کا اضافہ ہو اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکھتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہوگا مگر بلحاظ محنت پسندی و آسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہوگا صاحب پرنسپل نے لکھا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہوجاوے تو نہایت رنج و افسوس ہوگا اور مین اپنی
تعریف نہین لکھتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل ابتر بلکہ شکست ہوجاویگا اوسکی بہبودی و ترقی کا جسقدر مجھکو دل سے
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکھتا ہی ہرگز
نہوگا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہوجاوے اور
کچھہ نتیجہ حاصل نہوگا ۔
اپنی علیحدگی کے نتایج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچھہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کامون مین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم و اخلاق ہے خبرگیری
کامل سے محفوظ رکھینگے ۔۔

فهرست اوستادان وشاگردان مدرسه فنون

نمبر	نام پیشه	سنهٔ ۱۸۷۰ع		سنهٔ ۱۸۷۱ع	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱	آهنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجار و درودگر	۲	۸	۹	۱۳
۳	چوب کن	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خیرادی	۱	۳	۱	۵
۶	جواهر خراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلد ساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات علمی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۲
۱۱	مطبع حروف شیشه	۰	۰	۱	۴

نمبر	نام پیشہ	سنہ ۱۸۷۰ء		سنہ ۱۸۷۱ء	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱۲	ملمع ساز	۰	۰	۲	۱
۱۳	چوب تراش	۰	۰	۰	۲
۱۴	مصوری عکس	۰	۰	۰	غیر معین
۱۵	زردوزی	۰	۰	۲	۴

سنہ [illegible]ء کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے لکہا کہ سب سے زیادہ
ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا مین اوس مین صرف چند معمار ونجارون
کے لڑکے تہے اب ۲۱ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور اون کے سواے
غیر لوگ کام سیکہنے کیواسطے آتے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات
سنو جنرل ہوسپٹل باغ سرکاری تالا بہاے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات
محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی
ہے ابتدا مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ
ہوتی تہی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ مقرر ہوگئی ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربار نے
مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ آکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے
کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کرکے
کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اور ان دونون صاحبون
کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے۔

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۹۱۰۴ مورخہ ۱۶- نومبر سنہ [illegible]ء
ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر سنہ [illegible]ء علیحدہ
ہونا ضرور متصور ہوکر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر
سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول آکولہ کو طلب کیا تہا ۳- اکتوبر سنہ [illegible]ء
کو مسٹر سکورجی صاحب نے جے پور پہونچکر ۳۰- ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک
صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسہ کا خرچ بہت ہوتا تہا اور را

ोजनरल
ास्पिटल

स्कोरजी
मकोला

شکایت تہی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین
واسطے انتظام آیندہ کے دربار نے صاف ہدایت کردی ہے کہ مصارف
حد منظوری کے اندر رہاکرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ
نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکورجی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات
مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی ۔
انتظام مدرسہ مین مقدم تبدل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکورجی صاحب
کے نزدیک میعاد تعلیم طلبا، دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ
کردی ہے دوم طلبار کو کسیقدر پڑہنا لکہنا اور حساب بہی سکہایا جاوے
مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسپل صاحب نے
اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے ابتک طلبار مدرسہ
ہندی اُردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت
ہرج ہے ۔
مسٹر سکورجی صاحب لکہتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ
دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کیے
ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلبار کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع
واقسام کی نئی چیزین دیکہنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین [illegible] روپیہ
خرچ ہوا کہ فی طالبعلم ۱۱ روپے ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے
بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسہ
وفنون وترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کردینگے ۔

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد
مین کمی واقع ہوگی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد
مین کچہہ کمی عاید نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبا رمین اضافہ ہوا یعنے
سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ع مین کاریگر و شاگرد ۱۰۴ ہوگئے پرنسپل صاحب نے لکہا کہ باوصف
قلت سامان نوشتخواند وحساب مین بہی کہ اونکی بہت ضرورت تہی ترقی
ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعے سے
اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی حد کو موقوف کرینگے۔
مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کمیٹی مقرر ہوئی
تہی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکہتے تہے بہ تدریج ادا ہوتا
جاتا ہے۔

प्रोफेसरी

दسمبر سنہ ۱۸۶۴ع مین مسٹر سکورجی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری

वेल इन्जिनयरिंग कालिज पूना

سول انجینرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان
راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہو کر اوس کی خبرگیری
خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔
سنہ ۱۸۶۵ع مین مسٹر سکورجی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر
ہوا اگرچہ اوسکی ابتری وخرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تا وقتیکہ تجربہ کار
کامل وہوشیار آدمی اس کام پر مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا
وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

मेडिकल स्कूल

سنہ ۱۸۶۱ء مین جے پور مین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی مقرر
ہوا تہا کہ اوسوقت سے باہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۹ء سے بحث ہورہی تہی ڈاکٹر بر صاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان سے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہوکر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالبعلم پانچ سو روپیہ لکہا تہا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ جسقدر
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے منئی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر الورٹے
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی و شمالی کو لکہا گیا اور
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ و سامان
سکول کو بڑہا کر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالبعلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے یہی منظور تہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۲
اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط منشار سابق

مستقل ہوگیا تہا بلکہ تدبیرات مرکوزہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تہا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ سنہ ۱۸۶۹ع سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب و ہوائے وطرز و اطوار خلایق بالکل مختلف تین برس تک پڑہنے مین بڑی مشکل تہی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پلیفر صاحب پرنسل کے پاس طلبار مدرسہ سابق جے پور بہیجے گئے۔

लेकेर

مدارس مفصلات

پیشتر بہی لکہا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جے پور مین تعلیم و تربیت خلایق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ و یکسان سررشتہ نہین ہے سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات و دیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اون مین ۴۰۲۲ طالبعلم پڑہتے ہین اور سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ چوموں والہ نے کہ خود بہی نہایت مستعد و لئیق ہے چومون مین مدرسہ مقرر کیا ہے اوسمین ۶۵ طالبعلم پڑہتے ہین اور بسا اُو مین ایک ساہوکار نے انگریزی و ہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے آئندہ راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع مین مفصلات مین مدرسیات مقامات مندرجہ ذیل پر تہے۔

نام مقام	مدرسہ فارسی	مدرسہ ہندی	میزان	تعداد طلباء
ہنڈون	یک	یک	دو	۸۲
سوائی مادھوپور	یک	یک	دو	۴۰
چاٹسو	یک	یک	دو	۴۹
نوائی	یک	۰	یک	۴۷
ملارنہ	۰	یک	یک	۳۳
دوسہ	یک	۰	یک	۱۴
بسوہ	یک	۰	یک	۲۵
بیراٹھ	یک	۰	یک	۲۲
پراگپورہ	یک	۰	یک	۱۲
رامگڈہ	یک	یک	دو	۱۸
سانبہر	یک	۰	یک	۱۵
سری مادہوپور	۰	یک	یک	۱۴
کوٹ بنادڑ	یک	۰	یک	۱۵
ٹوڈہ رائسنگہ	۰	یک	یک	۱۵
سانگانیر	یک	یک	دو	۵۷

बैराठ

प्रागपुरा

بعد ازان چند قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً معلوم ہوا مگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس وطلباء و حال انتظام نوشتخواند وطرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سرشتہ تعمیرات

سڑکین راج جے پور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سرشتہ تعمیرات مین مقدم کام آگرہ واجمیر کی سڑک ہے کہ جے پور سے مشرق مین سرحد بھرت پور ۸۰ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈہ تک ۵۴ میل کل ۱۳۴ میل کے طول مین واقع ہے۔

۱۸۶۷ و ۶۶ع مین یہہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایک میل ملحق السوانہ راج بھرتپور کے کل تیار ہوگئی تہی اور مغرب کیطرف ۴۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل تک پختہ گول تیار ہوگیا تہا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے مگر گولہ کا عرض مشرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۱۴ میل بگرو تک ۱۴ فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈہ تک ۱۲ فیٹ ہے پشتہ کی بلندی سطح زمین سے ڈہائی فیٹ ہے اور چار چار انچ کی دو تہ مین کل آٹھہ انچ کنکر ڈالا گیا ہے مشرقی حصہ مین ۹۵ پل اور موریان تجویز ہوئی تہین اور کل سڑک کی تیاری مین اوسوقت تک پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوا تہا۔

۱۸۶۸ و ۶۷ع مین سرحد بھرت پور تک بالکل اور مغرب کیطرف دُودُو تک تیار ہوکر آگرہ سے اجمیر کو ۱۹۵ میل اس تفصیل سے علاقہ انگریزی و راج بھرتپور

۷۰ میل راج جےپور ۱۲۵ میل جاری ہوگئی آگرہ وجےپور کے درمیان سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور بیل واونٹون کی شکرام بہی چلنے لگین اور خام پشتہ سرحد کشنگڈہ تک تیار ہوگیا۔
سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ع مین کل سڑک پختہ وخام تیار ہوگئی صرف پل وموریان تیار ہوتی رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتہر لگائے گئے اور آٹہہ منزل مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے۔
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین سڑک بہمہ جہت تمام وکمال تیار ہوگئی اوسکے ذریعہ سے ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی وشمالی سے اجمیر ومارواڑ ومغربی راجپوتانہ کیواسطے بہرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت آمدرفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہوگئی کہ اوسکو درست کیا گیا اور بعدازان ہرسال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہوکر ہرطرح سے آراستہ وتیار رکہی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین ۲۳ میل پر از سرنو کنکر کٹہ مین مبلغ [illegible] خرچ ہوا اور اسیطرح ہرسال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک کی وقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تہی اور یہہ بہی معلوم تہا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمدرفت بہت کم رہیگی اسواسطے علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندہنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے صرف دو ندیان ایک ڈہونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری بانڈی بمقام ناسرودہ جب جاری ہوتے ہین آمدرفت بند ہوجاتی ہے اسواسطے اونکا سنگین پٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہاکہ

ढूंढ
कोनोता
वांडी
नासरोदा

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سراے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرا دین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بہی التوا مین رہی۔

دوسری سڑک جے پور سے ۲۳ میل مغرب مین موضع ٹہوتا پول سے کہ نگر پڑی ۵ میل مغرب مین ہے سانبہر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا تہا بہت آسان ہوگئی تہی ۱۸۶۸ء مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً باسٹھہ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر ۱۸۷۰ء سے اسوجہہ سے کہ سانبہر کا سر سرکار انگریزی نے لے لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبہر کو ریل کی سڑک جاری ہوگئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی۔

تیسری سڑک جیپور و ٹونک

جے پور و ٹونک کے درمیان آمد رفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تہی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض پر دیگر موجبات مخصوص الموقع سے گاڑیون کی آمد رفت مین بہت تکلیف ہوتی تھی اسواسطے ۲۴ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گولہ کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہوجاوے پشتہ خام ۱۸۷۰ء مین قبل برسات تیار کروایا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بہی قرار پایا کہ اس سڑک پر ندیون

سکے پل نہ بنائے جاوین صرف فرش اوتار دئے جاوین سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع مین
کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ
صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب
کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک
کا کوٹہ وندی تک تیار ہونا مناسب سمجہتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی یہی
رائے ہے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا
گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ع مین ۲۴ میل سڑک واقع
علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے
سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پاگیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ
ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرادی ہے اور
ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہوا سمین جو روپیہ لگا ہے برباد
ہوجاوے گا سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۴۷
میل ہے فی میل [illegible] کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ
کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور سڑک علاقہ جے پور کے ساتہہ شروع
ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے
رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا
اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی۔

چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب نے

देवानी

اوسکے سٹیشنون سے شہرون و قصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا
مد نظر ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن منڈاور سے بہوہ و ہنڈون ہوکر
قرولی کو تجویز ہوئی علاقہ جے پور مین یہہ سڑک ۹۴ میل ہے تاجرون و
مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اور اس ملک کی کل آمدرفت بجاے
علاقہ بہرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر
دو لاکہہ معہ سایہ منظور ہوا ہے ۱۸۷۵-۷۶ء مین گیارہ میل پر پشتہ خام
اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریونکا
مصالحہ فراہم کیا گیا ۱۸۷۶-۷۷ء مین چودہ میل پہ کنکر کٹکر بہہ جہت تیار ہوگئی
اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین ۔

پانچوین ۱۸۷۶-۷۷ء مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۳۰ میل سڑک پختہ
تیار ہوگئی باوصف انواع مشکلات کے علاقہ جے پور مین تیاری سڑک کا کام
بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین مقدم مشکلات مندرجہ ذیل تہین البتہ انقضاے
مدت اور ربط و ضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سررشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین
جس کام مین زمین دینی ہوتی ہے اوسپر ہندوستانی ریاستونمین اول سے ہی
پس و پیش ہوتا ہے ۔

تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجہتے ہین اور اوسمین خلل اندازی
کی غرض سے بہم سازی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و
بے اصل نالشات کرتے تہے ۔

ٹہاکر لوگ کہتے تہے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچھہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے ان امور کا کچھہ تعلق تہا اکثر خود غرض لوگ حارج ہوتے تہے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی تہی اوسکا فوراً انسداد کیا جاتا تہا۔

مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ ۱۸۹۵ء سے ہوئی ہے شہر سے پانچ میل شمال مین موضع آکہیڑہ ہے وہان کے بند معروف بہ آنوساگر سے نہرون کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچا گیا اور اوس بند مین ہرماڑہ کے نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہرماڑہ کا گہاٹہ کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب کے عہد مین بعرصہ ڈیڑہ سال تیار ہوا تہا ۱۵۰۰ فیٹ طول مین اور ۳۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بہی پختہ و خام پشتہ

طول ۳۰۰ فیٹ - عرض ۲۰ فیٹ - ارتفاع ۵ فیٹ -

باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے چہہ مہینے تک قحط زدون کی بخوبی پرورش ہوئی -

شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بہی آبپاشی کیواسطے

आखेड़ा
आनसागर
हरमाड़ा
मानसागर

नाहरगढ़
तालकटोरा

مستعمل کیا گیا اور ناہرگڈہ کے پہاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر
مین پہونچایا گیا۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین جےپور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۰ میل جہان بان گنگا
ندی مین کل ۲۰۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض نالہ
مین ہوکر ۱۵۰ فیٹ کی بلندی پر ۵۰۰ فیٹ عریض ہوگیا ہے بند باندہنے
کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہ سے اس مقام پر بند تعمیر
کرنے مین سہولیت کارارزانی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد
قدرتی سمجھے گئے تھے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ وتخمینہ مرتب کیا اور

रेंडल
[illegible] इंजिनियर

کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورنمنٹ نے کل تجویز وتخمینہ ونقشہ
مذکور کو دیکھکر اوسکی نسبت گورنمنٹ مین بہت اچھی راے لکھی راجپوتانہ
کے کل بندات سے یہہ بند بڑا القصور ہوا تھا اور یہہ سمجھا گیا تھا کہ بیس مربع
میل زمین واقع جےپور مین .... ۲۲ فیٹ تک سر پانی بہریگا
اور چوبیس ہزار ایکر کی آبپاشی ہوگی اور منہائی خرچ عملہ ولاگت کے بعد
ساڑہے بارہ لاکہہ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراجہ
صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے

[illegible] कम्पनी

مسرش گلور کمپنی کو ٹہیکہ دیدیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج
بہرتپور کے چہہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بہرتپور خاص مین
کہ سرزمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے
شیرین پانی ملتاہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بہرتپور کم

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بہرت پور نے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے رامگڈہ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۷۳و۱۸۷۲ع مین تفیس مخفی و ناکارآمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

سنہ ۷۵و۱۸۷۴ع مین بناس ندی کی نہر اور رائیسر اور نور ساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائیسر و نور ساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۵۴۷۱ میل مربع زمین کی بہ تعداد ساڑہے چار لاکہہ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجینیری کے موقوف رہی۔

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع نہونے پر صاحب انجینیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح لاگپانی کا فیصلہ نہوا اگرچہ جہان لاگپانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہہ ہے مگر اہالیان سررشتہ مال بالکل متوجہہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے تاوقتیکہ لاگپانی بشرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہو جاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ ہوگا اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شہر مین شیرین و صاف پینے کا پانی امانی شاہ کے نلہ سے بہم پہونچانے کی تجویز پر کہ سابق مین بہی بمرور مدت دراز ہوئی تہی سنہ ۶۶ء سے سنہ ۶۹ء

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر بہی ناکارگر ہوئی آخرکار ۱۲۹۸ف و ۱۸۸۹ء
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پہ پہر بند باندہا جاوے اور کل دخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہرکر پختہ نل سے کہ بند کے ساتھ تیار ہوا تہا اوس
کسیقدر مرتفع مقام پر جو اول شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکھ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روزہ تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافہ قوت اور کل لگا کر
کے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاوے گا ۱۳۰۳ف و ۱۸۹۴ء مین یہہ کارخانہ جاری ہوگیا
مگر پہلا نل تپلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے موٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعہ سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ اُسکے موجب ۱۳۰۵ف و ۱۸۹۶ء
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگائے گئے ۲۸ - دسمبر ۱۸۹۵ء
کو یہہ کام بہمہ جہت تیار ہوگیا اور کل شہر اوسکے فواید سے متمتع ہوا سابق مین
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہوجانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہوجاتا تہا
اب ہر ایک گلی و کوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی مل
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنائے گئے ہین اور

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوڑون مین اور بنائے جاوین ۔

مکانات وباغ

سنہ ۱۸۶۷و۶۶ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا مکان تیار ہوا اسمین چھہ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہر ایک بارک مین سو آدمیون کی گنجایش ہے اور ہر ایک آدمی کو ۵۰۰ فیٹ مکسر ہوا ملتی ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی وہواداری اور اخراج پانیکی تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر ہی کارخانجات مشقت اندرونی کے مکانات ہین ۔

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف [illegible] تیار ہوا تار برقی جو جےپور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ڈیسہ وکراچی کو ہی اور سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوہ وجےپور وڈوڈو واقع سرحد کشنگڈہ پر لگایا گیا ہے سوسو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھہ نصب ہوکر تار لگایا گیا ہے اپریل سنہ ۱۸۶۴ء مین دفتر تار برقی کھولا تھا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۶ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]

سیٹھ مانک چند کے باغ مین شہرت دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تھا مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے انہین ستھونون پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگایا گیا ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جے پور و شیخاوتی تعمیر کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافرین نئے پور کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جے پور تنبو یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان اور مشق گاہ بارک سپاہیان سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین۔ پاخانہ جات بازار جدید واقع باغ راجی کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر مین فرش بندی و سڑک و نالہ ہاے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری ہوئین اور کیروسن تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر لگائی گئین۔

[illegible]

केरोसन

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین میو جنرل ہوسپیٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو صاحب نے اپنے ہاتھ سے جاری کی تھی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ بتعداد [illegible] روپیہ ہوا تھا اوس مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پایداری و حسن تعمیر کسی قدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل مسترد ہوکر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بتعداد یک لکھ [illegible] روپیہ منظور ہوا اور یہہ بھی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گھر

टौन हाल
اور ٹون ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کیواسطے
دوسرا مکان تجویز ہوا آخر کار بیس فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع و خوبصورت
و عالیشان مکان بصرف ایک لاکہہ روپے کے تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۸۰ع مین
لارڈ نو تہہ برورک صاحب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب نے بنیاد رکھی کیا سبب
آہنی چارپائیان اور دیگہ ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا اور اندرونی
ڈبے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر
شل جے پور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدۂ عظیم پہونچے گا۔

मेयो साहेब का बुत
میوسیچوٹ یعنی بُت ہمشکل لارڈ میو صاحب مرحوم بہی تیار ہو گیا اور راجرائے
اسپتال کے ساتہہ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بہی ادا کی یہہ
بُت کہ برنجی ساخت کا نو فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ فیٹ
بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق و نامور دوست
کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال کے قریب رکہوایا ہے۔
باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۲۰۰ فیٹ
اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۷۵ ایکر ہے اور موقع خود مہاراجہ
صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے بہ آسانی
پہونچ سکین یہہ باغ مناظرہ علم نباتاتی و مناظرہ حیوانی مین منقسم ہے
اور اوسمین سیرگاہ و مقام باجہ نوازی و محل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے
ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہہ سے نلکے کا پانی پہونچانا تجویز ہوا
ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

کرکٹ

درجہ کا ہو اسواسطے اسّی ہزار کا خرچ منظور کیا ۱۸۷۲ء میں پودے درختون سے نکالکر لگائے گئے سڑکین اور روشین تیار ہوئین کرکٹ یعنی گیند کہیلنے کے مقام تیار ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پرندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائے گئے وسط مین بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنے کے تالاب بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیان بکثرت لگائی گئین اور ترکاری کا باغچہ پانچ ایکڑ وسعت کا شامل کیا گیا اور کمیاب درختون کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالید گی درختان اور باغ کی رونق مین مانع ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی مین صرف کثیر ہوتا ہے کہ ۱۸۸۰ء مین منجملہ بالعموم خرچ باغ کے للعموم صرف آبپاشی کا خرچ تہا تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہر روزہ سیر کرنے کیواسطے جاتے ہین —

بن

شہر مین ہیمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ یہ ہے کہ عمارتی لکڑی آگرہ و دہلی سے قریب تر نہین ملتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے ۱۸۶۷ء مین جہان زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختون کا بن لگوایا اور اوسکے واسطے عملہ رکہا ہے ۱۸۷۰ء مین اس کام کا بلا امداد رعایا و ٹہاکران انجام ہونا غیر ممکن متصور ہوکر ٹہاکران وجاگیرداروں کے نام احکام جاری ہوئے کہ امداد کرین ہر گانو مین زمین بشرت ذیل بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

اوراوسکا محصول معاف ہوا دیہہ جمعی ہزار روپیہ دیہہ جمعی دو ہزار روپیہ
عہ عہ

دیہات جمعی زایداز دو ہزار روپیہ اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بہی
زمینداروں کی جایداد متصور ہوئی جہان زمینداروں نے غفلت کی زمین
علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور
کپتان جیکب صاحب کو اس شتہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جے پور مین
قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین اگ ہنگوٹہ کیکر ارنڈ و
بڑ پیپل و جامن و کہیری کہیجڑہ و گولر و کیکر وغیرہ کے درخت تہالونون
مین لگاکر آبپاشی کی گئی۔

سنہ ۱۸۶۷ء سے کہ جب یہہ شتہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹-۶۸ء تک اہتمام شتہ
تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک اگرہ و اجمیر کی
زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹنٹ جیکب
صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ
اونہون نے صاحب کے جیپور مین رہنے کی درخواست کی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
انجنیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے ابتک اس دقیق
کام کا کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب
کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و پایان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب و اہالیان
راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی ماموری کو اپنی خوش نصیبی کا
باعث سمجہتے ہین اور سر کاسانگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانتداری سے

کہ ایسے لوگ صاحبان انگریز کی عزت و نیکنامی کے باعث ہوتے ہین بہت خوش
ہے اپریل ۱۸۷۳ء مین کپتان جیکب صاحب ڈیڑہ برس کی رخصت لیکر ولایت کو
گئے تہے اونکی غیر حاضری مین مسٹر ل صاحب نے بہی بہت عمدگی سے کام کیا
اکتوبر ۱۸۷۴ء مین کپتان جیکب صاحب واپس آکر اپنا کام کرنے لگے ۔

نقشہ تعمیرات مین حسب تفصیل خرچ ہوا ہے

نام سنہ	تعمیرات جدید	مرمت	آبپاشی	متفرقات	عمل	میزان
سنہ ۶۸ و ۶۹ ۱۸ء	۰	۰	۰	۰	۰	[illegible]
سنہ ۷۱ و ۷۲ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۳ و ۷۴ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۴ و ۷۵ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۵ و ۷۶ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ کل روپیہ صاحبان انجنیر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سوا سے تعمیرات
آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوتے ہین اور انمین سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع
مین ایک لکھہ ... روپیہ سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین ... خرچ ہوا۔

عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے بموجب چالیس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی
آمدنی ہونے پر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف
کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و
ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ
اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخ دلی سے ایفا کیا جب سے
نئے عہدنامہ مین شرائط ریل تیار ہونے کی تجدید ہوئی مہاراجہ صاحب نے بہمہ جہت
وہ عہدنامہ منظور کیا اور بخشش خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جائداد موجودہ زمین
انکو مفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچھہ شرطین
اندازہ کی تہین لیکن مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور کل وہ پینچ ٹہیکہ داران
تیاری سڑک گورنمنٹ کی کل شرائط کو منظور کرلیا اور دیگر معاملات مین جو آئندہ
پیدا ہون بمقتضاء مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے
گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ ہوگا
چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا
کہ جس ملک مین صاحب انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے نہایت
کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا مطابق اوسکے
ہین نہ آیا استقلال طبیعت و رضاجوئی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا ہونا بلکہ اسکے

फ़नवैल

سواے مسٹر فرانزل صاحب اور اون کے ماتحت اہلکارون نے ریاست و
رعایاے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست
بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے
ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی
کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جاکہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب

स्क्वेयर

سرویر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین
ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہہ موقع ہمراہی
صاحب انگریز کے اونکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے از بس شرو
فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہو کر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرنول
صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کرا کر کل صاحبون کے انتظام ضروریات
کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ وار بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا
کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبون
کے لشکرون کو رسد ملی اور زمینداروںکو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو
تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اول ہی راج مین جاکر جیسا پیشتر
کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا
باعث ہو نہ کیا کرین اس تجویز سے بہت فایدہ ہوا جو شکایتین سابقاً بکثرت
آتی تہین بالکل موقوف ہو گئین اور رسد جو سابقاً جبراً بہ ہزار خرابی ملتی
تہی بہ رضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمینداروں کو یقین پیدا ہو گیا کہ
ہر ایک چیز کی قیمت واجب ملے گی سابق مین وکلاء راج کل سامان مفت لیتے تہے

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تہے علاوہ اسکے مہاراجہ صاحب کو یہہ بہی خیال تہا کہ سٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع ہنگامہ ہاکریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایک میل اسٹیشن تجویز ہوا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمد و رفت جاری ہوگئی ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس و اہلکاران راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔

ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے ارادہ سے سڑک پر پتہر رکہدئے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات کرکے انسداد آیندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان دیہات کا کچھہ قصور نہ تہا مزدور لوگ پتہر لائن پر چہوڑ گئے تہے جنوری مین جے پور اور سانبہر کے درمیان بہرتی مصالحہ کے ریل او ڈہیل گاڑی کے ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیوہر مارے گئے اور چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیوہر کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات ہوئی تہی عدالت سٹیشن سے اوسکو چھہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت ہائی کورٹ سے تین مہینے معاف ہوئے بعد ازان چند وارداتین مویشیون کے کٹجانے کی وقوع مین آئین ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے طرفین کو باڑ نہ لگائی جاوے غیر ممکن تہا اسواسطے مئی سنہ ۱۸۷۵ء مین چیف انجنیر صاحب کو لکھا گیا اور بذریعہ مراسلہ ۲۵- جون سنہ مذکور اوسکا بندوبست ہوگیا۔

ठेला
गाड़ी
ड्रैवर
सेशन
हाईके

یکم جون ۱۸۷۴ء تاریخ اجراے ریل علاقہ جے پور سے ۳۱- دسمبر ۱۸۷۴ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری چوری - بھگا لیجانے عورت کا - رشوت ستانی
تغافل نوکری - دایر ہوئے اون کے چھہ ملزمون مین سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۵ء مین ۳۳ مقدمات فوجداری کے
۴۶ ملزمون مین سے ۴۲ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
راج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل مین کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین آمدرفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہو گئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق و احدیت
رہی -

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر مین ایک
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخین اور شفاخانہ متعلق بہ جیلخانہ اور ۸
مفصلات مین بمقامات جھونجھنون - سانبھر - اجرول - ڈوڈو - دوسہ
مہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادھوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہین
اور دیگر پرگنات مین ستائیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ کے معالجہ کرتے تھے انکے سواے چومون
کے ٹھاکر نے اپنی دارالریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور شیخاواٹی
کے اکثر قصبون مین دارالشفا ہین دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبون مین
باقاعدہ شفاخانہ جات مقرر کرین مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہوکر

बर
सांभर
अचरोल
दूदू
दौसा
महवा
चाटसू
हिंडोन
माधोपुर

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کر کے بہیجے جاتے ہین سابق مین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس مین ڈاکٹر بر صاحب دائیون کا فن سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا مگر ۱۸۶۹ء مین اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور موقوف کر دیا۔

سنہ ۱۸۷۳ء سے اہتمام اس سررشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور دو مفصلات مین مقرر کئے اور چہہ نئے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میوہوسپٹل کو جاری کیا مہاراجہ صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا اور دیگر شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم خاص سے متعلق رہا۔

حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی و اخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب مشیر انجینیر ہین کمیٹی ایام معینہ پر اجلاس کر کے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسروسن کی روشنی ہوتی تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

वैक्सिनेटर
सब असिस्टंट सरजन
हिंडली
हसबैंड
म्यूनिसिपल कु
गेस

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگایا گیا ہے شہر مین خوشگوار وصاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے ہی السداد و دفعیہ امراض کا بہت بند وبست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ تدبیرات عمل مین آتی ہین مفصلات کی کچھہ خبر گیری نہین ہے اس سے بہت افسوس وتعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کیثر اور توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے —

ڈاکٹر صاحب ہسبینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال مین آنکھون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت تہی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دواخانہ مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران واطبا متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان وسیع ملک کیواسطے غیر مکتفی سمجھکر ڈاکٹر ہسبینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لئے ہوئے سالتمام مین دورہ کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے پہرین —

گورنمنٹ ہندوستانی نے بنظر رفاہ خلایق مہاراجہ صاحب سے واسطے امداد ہلاکت وقطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون کے درخواست کی تہی اس پر اونہون نے حکام اضلاع کے نام احکام جاری کئے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین ہی وہی تدبیر در پیش ہے —

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۸-۶۹ع مین ڈاکخانہ جات کی قسمت جےپور مین ڈاکخانہ جات مفصل ذیل تھے۔

جےپور ۔ اجمیر ۔ سیکر ۔ نول گڈہ ۔ جھونجھنون ۔ سورجگڈہ لوہارو ۔ سنگہانہ ۔ کوٹ پوتلی ۔ کہیتڑی ۔ منڈاوہ ۔ بساؤ رتن گڈہ چوترو ۔ رام گڈہ ۔ فتح پور ۔ لچھمن گڈہ ۔ رانولی ۔ کچاون ۔ ڈیڈوانہ ۔ شجان گڈہ ۔ ٹونک ۔ ہنڈون ۔ قرولی ۔ مہوہ ۔ راجگڈہ ۔ الور ۔ تجارہ ۔ بیسلواس ۔ مادہوپور ۔ روپ نگر ۔ پشکر ۔ پیسانگن ۔ سانبہر ۔ چڑاوہ ۔

سنگہانہ مین سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جےپور مین چار دیگر مقرر کرنیکی تجویز تھی مگر دربارنے عذر کیا کہ علاقہ راج مین ڈاکخانجات انگریزی مقرر نہ کیے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے قواعد اونمین بہی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ واجب ناگوار ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہوکر اونکی حفاظت کیواسطے راج کی بصرف کثیر جمعیت تعینات کرائی جاوے تو حرج سخت ہے چنانچہ ایسا ہی عذر تقرر ڈاکخانہ اونیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ

बीसलवास

पिसांगन

उनयारा

سے عذرات راج واجب متصور ہوکر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی
آمدنی سنہ ۱۸۶۶ع مین بتعداد [illegible] اور سنہ ۱۸۶۷ع مین [illegible] ہوئی ہے -
راج کے علاقہ مین ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج متعین
رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستین جنکی
علاقہ مین ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ وار حفاظت ہین اور غارت ہونے پر
بمقدار قیمت کامل مال مغروقہ کا تاوان دیتی ہین لازم ہے کہ پارسل بھیجنے
والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ
محصول دیگر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کردیا کرین تاکہ راج سے اوسی
کے موافق حفاظت کا بہی زیادہ بندوبست ہوجایا کرے اگر یہہ سررشتہ براہ
واجب جاری ہوسکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے
فریسندگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک مین بھیجنے سے باز رہین کہ یہاں مختلف الحکومت
علاقہ مثل راجپوتانہ مین از بس پرخطر ہے سنہ ۱۸۷۱ع مین جے پور و اجمیر کے درمیان
سرحد کشنگڑہ پر لائن آمدرفت ڈاک بدلنے سے روپ نگر و ماد ہو پور کے
ڈاکخانجات غیر ضروری متصور ہوکر برخاست ہوئے اور ناوہ مین جدید ڈاکخانہ
مقرر ہوا -

नावा

جے پور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہوگئی تہی مگر روپیہ
نہونے سے تعمیر ملتوی رہی سنہ ۱۸۷۲ع مین تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان
جیکب صاحب نے بتعداد [illegible] تیار کیا مہاراجہ صاحب نے روپیہ
دینا منظور کرلیا مکان جب تک کہ گورنمنٹ ضرور سمجھے سررشتہ ڈاکخانہ کی ملکیت

رہیگا اور تا وقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر اسقدر تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سوائے کوئی اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہوسکے مگر یہہ حکام سررشتہ ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے بموجب تیار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۶ء ۷۷ء مین ڈاکخانہ جے پور کے تحت مین ۳۸ ڈاکخانجات تہے اور ۷۰۰ میل سڑک پر ڈاک چلتی تہی -

سانبھر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ء کو بموجب عہدنامہ ۷ - اگست سنہ ۱۸۶۹ء کے سرکار انگریزی حصہ جے پور و جودہ پور جہیل سانبھر پر قابض ہوئی پانی خشک نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ جے پور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لیئے جاتے تہے اب سب موقوف ہوگئے سنہ ۱۸۷۱ء ۷۲ء مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکرون نے اپنے علاقہ جات مین نمک کی بہرتی پرنا جایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور تجدد بندوبست پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا لحاظ کیا جاوے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات متعلق

ٹھیکہ مین جنکی نسبت وقت تقرر شرایط مین فروگذاشت ہوگئے تہے مہاراجہ
صاحب حتی الامکان استرضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعینہ سانبھر تحمل وخوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین۔

आदम

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

टोपोग्राफ़िकल

سنہ ۱۸۶۵ء کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا دو
سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
نے رنتھمبور اور کہنڈار کے قلعات کی پیمایش کیواسطے لکھا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہین
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ وملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کئے تو انہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہردو
قلعات کی پیمایش بہ آسانی تمام ہوگئی شہر جے پور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹنٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چھوٹے ٹھاکرون کے
علاقہ مین کہین کچھہ تکرار ہوئی تو راج سے انکو سزا ہوئی۔

मेलविल

रणथम्बोर
खंडार

معاملات علاقہ غیر

اگست سنہ ۱۸۶۵ء مین تنازعہ موضع بباٸی فیمابین جے پور واندرگڈہ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر فیصل ہوا راج جے پور نے بباٸی کے قلعہ کا

बबाई
इंदरगढ़

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
ببالی پر سنہ ۱۸۰۰ء تک اقرباے خاندان جےپورکا قبضہ رہا ہے اگرچہ چندروز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ
उनयारा
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہوگیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے ببالی کا خراج بجاے اندرگڈہ
جےپور مین داخل ہوتا رہا ہے ببالی والہ ہولی دسہرہ پر نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبون کی شادیون مین نیوتہ دیا ہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیا تہا مگر شنکر سنگہ جےپور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسر اوقات کیواسطے ببالی کی آمدنی
بتلادی تہی قبضہ بدستور رکہا اور اداے خراج کا بندوبست کیا سابقاً ببالی
پر محکم سنگوت یکجدی اندرگڈہ اور باڈون کا جنہین اندرگڈہ والہ نے خارج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ ماتحت جےپور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور سلطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جےپور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جےپور کو اور ببالی کا یونٹی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون سندونکا
بدستور وہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور مرہٹون کے

فسادسے اخیر صدی تک برابر اندرگڈھ کا قبضہ رہاہے اور اندرگڈھ نے
اوسکی حفاظت مین زرکثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا
فیصلہ اندرگڈھ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبھی نہوا [illegible] مین اندرگڈھ
کی فوج رہی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبھی نہ رہنے دیتا روبیداد سے ثابت ہوا
کہ اگرچہ سلطانوت جے پور کے کچہری مین مگر ببائی اونکو مصیبت کے وقت
مین اندرگڈھ سے ملا تہا اور شنکر سنگہ کا اپنی برادری سے مفرور ہوکر
اندرگڈھ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند
عطاے ببائی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی
تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندرگڈھ کا قبضہ ببائی مین رہنا اور
اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون
سے تعہد ہوا اوسوقت سے اندرگڈھ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔

اسواسطے موضع ببائی جے پور سے اندرگڈھ کو دلوایا گیا بعدازان اندرگڈھ
نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام قرقی بہ تعداد قریب نو ہزار روپیہ جے پور پر
دعوی کیا کہ وہ بہی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر
باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ
نقصان واردات ٹہاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تہا صاحبان
انگریز ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی سینتیس مقدمات تعدادی [illegible]
کے اوس کمیٹی نے بعد تحقیقات مدعیان علاقہ مارواڑ کو چہارم یعنی ایک لاکہہ [illegible]

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے تجویز حکام پر منحصر رہا کہ بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جے پور کے ذمہ قرار پایا اور حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش ہو کہ جب تک باغی بدکارون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ ور سمجھے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم اطلاع پابندی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ از سرنو پیش نہین ہوسکتا تب اونہون نے واجب فیصلہ پر اقرار کرکے درخواست کی کہ اگر راج جودہ پور کو روپیہ دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہوکر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جے پور کی یہہ درخواست منظور ہوکر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸- جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مدعیون کو دینے کے واسطے ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا۔

سنہ ۱۸۷۰ء مین دیہات مشترکہ الور و جے پور کا دیرپا نزاع طے ہوا لفٹنٹ ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات موقع کپتان کیڈل صاحب پولیٹیکل ایجنٹ الور او رمیجر بریڈ فورڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور کی خدمت مین جب وے سرحد پر متفق ہوئے پیش کئے کہ دیگر تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہر دو ریاستون کی

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہو چکی تھی یک لخت انسداد ہو گیا اور فیصلہ بھی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہو گئے۔

पटियाला नाभा जींद

مقدمات و قوعی سرحد راج جےپور و ریاستہاے پٹیالہ و نابھہ و جیند واقع قسمت اینصوب ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تہی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست ہوا اخیر مین یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد ۱۸۶۳ء مین مرتب ہوا تہا اوس پر بدستور عمل ہوتا رہے اور اب کہ قانون جدید دربارہ سراغ براری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنجو کلار کے جاری ہوا ہے عملدرآمد مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جےپور سے برضامندی تصفیہ مقدمات کرنے مین پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جےپور سے منسوب کرتے ہین مگر واقع مین طرفین سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جیپور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ متواتر کوشش کرتے رہے ہین اس مجموعہ پر خاطرخواہ عمل نہین ہوا ہے۔

۱۸۶۸ء مین جےپور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ مینہ ہاے مجرم سکنا دیہات واقع سرحد افسران موجودہ سوقع طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد ہوجایا کرین اس تجویز سے بندوبست اچھا ہو گیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون مین بہی ہوجاوے تو بہتر ہو۔

عدالت سانبھر ۱۸۷۰ء مین مقرر ہوئی اوسوقت سے صرف دو مقدمات مین بحث پیدا ہوئی اور دونون مین گورمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸- مارچ ۱۸۷۱ء مشعر تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجھنے کی تکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جس

حالیمین اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات کی نسبت محدود ہین جو نمک کی تیاری و فروختگی و بہرتی سے متعلق ہون دیگر دفعہ خصوص ۳ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سانبہر کے جرائم محولہ دفعہ ۱۲ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ مشترکہ مین رعایاے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحقیقات وتجویز عطا ہوئے ہین۔

ہردو مقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف قانون علاقہ مشترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبطہ دفعہ ۳ و ۶ عہدنامہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات وتجویز کا اختیار راج کو ہے چنانچہ اسپر عملدرآمد ہے۔

شیخاواٹی

جس زمانہ مین جے پور مین ماجی بہٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال وغیرہ ٹہاکرانکے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نا اتفاقی تہی شیخاواٹی مین چند زبردست سردار تہے لچھمن سنگہ راؤ راجہ سیکر اہی سنگہ اور بعد ازان بختاور سنگہ راجہ کہیتڑی شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ سرداران سیکر و بساؤ راج جے پور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تہے اور اکثر اوقات شامل دیگر شیخاوتون کے ماجی صاحبہ کیطرف رہتے تہے شیخاوتون کے موافق ہونے کا یہہ سبب تہا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچہہ نقصان نہین ہوسکتا تہا اور وزیر کے ظالم و بے ایمان ہونے مین اون کا فایدہ تہا کیونکہ جسقدر

وہ بے ایمان ہوتا او سیقدر اونکی غارتگری و اخذ مفسدات و غیرہ کی چشم پوشی کرتا تہا۔

دربارِ جے پور ٹہاکران صاحب قلعہ شیخاواٹی سے مالِ مغروقہ مین علانیہ چہارم حصہ لیتا تہا اور بالعوض اوسکے اونکے اعمالِ قبیح کی پردہ پوشی کرتا تہا ان موجبات سے ملک مین روز بروز غدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیرات انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی

लाकट چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۸۲۱ و ۲۲ء مین اونہون نے دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیرآباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ وسواروں کے شیخاواٹی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا باشندگان شیخاواٹی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تہے اور جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چہہ رسالجات تہتر تہتر سوارون کے مشہور ڈاکوا اور رہزنون مین سے بہرتی کیئے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج معینہ راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع مین اضافہ کیا یہہ محصول بتعداد ... تہا اسمین سے ... بیکانیر

बीदावत سے وصول ہوتا تہا کہ اوس علاقہ کے بیداوت راجپوت غارتگرون کے بہی دو رسالجات بہرتی ہوئے تہے اور باقیماندہ لہ حصہ شیخاوتون کے ذمہ رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تہا سنہ ۱۸۳۵ء مین فوج انگریزی फासटर

برخاست کی گئی ۱۸۳۵ء و ۱۸۳۶ء مین دو رسالجات اور دو توپین زیادہ کی گئین اور
جےپور کی دو کمزور پلٹنین کہ ہر ایک مین دو دو توپین تہین اور شامل ہوئین
اسطرح یہہ کل فوج جسمین ایک رجمنٹ سواران دو پلٹنین پیادگان اور ایک
توپخانہ اسپی چہہ توپونکا تہا بہ تحت حکومت لفٹنٹ فوسٹر صاحب جنکو راج جیپور
سے لفٹنٹ میجر کا لقب ملا تہا راج جےپور کو سپرد ہوئے۔

میجر فوسٹر صاحب کی زبردست حکومت سے فوج بہت آراستہ ہوئی اور اسکے بعد
حاکم اور اوسکے بیٹون کے اہتمام سے اکثر نمایان کامون کا انصرام ہوا کرنل
فوسٹر صاحب کی محنت وجانفشانی سے ملک شیخاواٹی مین غارتگری بالکل موقوف
ہوگئی اور ملک مین رہزنی وڈکیتی کے انسداد سے ایسا امن ہوگیا کہ پیشتر
کبہی نہوا تہا اس فوج کا کل خرچ مع ضروری مصارف کے تین لاکہہ روپیہ
سالانہ کا ہوا کہ بعد منہائی فوج خرچ مذکورہ صدر کے جےپور کے خزانہ سے
دیا جاتا تہا علاوہ افسری فوج کے میجر فوسٹر صاحب کو شیخاواٹی مین میجسٹریٹی کے
اختیارات بہی حاصل تہے اس سبب سے میجر صاحب اور منتظمان راج اور
ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان جو پہلے سے ہی بوجہہ اداے فوج خرچ تنگ
تہے نااتفاقی پیدا ہوئی آخرکار جب نااتفاقی زیادہ ہوئی اور ملک شیخاواٹی
مین امن ہوجانے سے اسقدر فوج کا رہنا غیرضروری ہوگیا اور زیادتی
خرچ سے راج جےپور مین زیرباری ہوئی تب گڈہ مین تخفیف ہوئی دونون
پلٹنین ملاکر ایک کردی گئین کہ اب ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مشہور
ہے اور اوسکا خرچ سرکار انگریزی کے ذمہ ہوکر فوج خرچ معاف کیا گیا

मेजिस्ट्रेटी

ब्रिगेड

اور رجمنٹ سواران اور توپخانہ موقوف ہوئے۔
یہہ تجویز سنہ ۱۸۴۳ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد ملک شیخاواٹی کا انتظام راج جیپور
کے اہتمام سے رہا ٹہاکرون نے رفتہ رفتہ اپنا قدیم پیشہ غارتگری و رہزنی
کا اختیار کیا اور متواتر وارداتین کرنے لگے ملک کی بدانتظامی کی شہرت ہوئی
اور مشہور تہا کہ جو سابقًا بارو تہیہ ہوئے تہے اور اب اپنے گہرون مین آباد
ہوگئے تہے شریک واردات اور مجرمان بدپیشہ کی پناہ دہی کے مرتکب ہوئے
آخرکار موسم سرما سنہ ۱۸۶۱ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ
کیا جہونجہنون مین کل ٹہاکرون کو جمع کیا اور اونکو ملک کے لوگون کی بداعمالی
سے آگاہ کرکے انسداد جرایم کے واسطے ہدایت کی اور یہہ بہی کہ اون کی رعایا
مین سے جو کوئی غارتگری وغیرہ جرایم کا مرتکب ہوگا اوسکے اعمال کی بابت
ٹہاکر لوگ ذمہ ور سمجہے جاوینگے اور حسب خواہش صاحب موصوف مہاراجہ
صاحب نے حکم بنام ناظم جاری کرکے اقرارنامجات ذمہ وری نیک چلنی
رعایا لکہوائی مگر ایسی عارضی و نرم تدبیرون سے شیخاواٹی و مارواڑ وبیکانیر
کی ابتری وخرابی کا انتظام مشکل تہا اس ملک کے باشندے قدیم سے
غارتگری و بدترین جرایم کے مشاق ہین دور دور تک وارداتین کرتے
ہین اور حصہ مال مسروقہ دیگر سردارون کے پاس پناہ پذیر رہتے ہین
علاوہ اسکے مجرمون کو قرب وجوار کی ریاستون مین پناہ ملنے سے راج کی
تدبیرات انتظام پیش نہین جاتی ہین اس پناہ دہی و عدم استعانت باہمی
ریاستہائے و عدم سپردگی مجرمان سے بڑی مشکل ہوتی ہے انتظام شیخاواٹی

बागड़या

مین دربار جے پور سے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل
نہوا اور اسی اثنا مین یہہ بہی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹہگی و
انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی وغارتگری مین
بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ سجان گڈہ مین
کہ سرحدہ مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز
بالاستقلال متعین کیئے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوئے
اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی والنسداد ڈکیتی انتظام ملک و انسداد جرایم غارتگری وغیرہ
کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین
متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف
و باضابطہ و پسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد و اعانت کپتان پولٹ صاحب
راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا۔

بدنظمی شیخاواٹی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹہاکر و
سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت و لاپرواہی کرتے ہین بعض اون
مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر و فساد
ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ ور حفظ امن و حفاظت
رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزا دہی ٹہاکران
چوکڑی و ملسیسر و نول گڈہ کہ وہ تو بہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت
ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوکر

सुजानगढ़

पोलट

चोकड़ी
मलसीसर
नवलगढ़

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہوگیا مقدمات ڈکیتی جنمین ملسیسر چوکڑی اور نولگڈہ
کے ٹہاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر تہے اونکی تحقیقات محکمہ پنچوکلا،
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت جوا ونکو اہالیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوتی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کامل سے ثابت ہوا کہ وے ارتکاب جرایم مین فقط رازدار نہتہی
بلکہ شریک و مرتکب ہوئے تہے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنے کا اختیار تہا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب بپاداش
جرم بطور رائے لکہکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچہہ ٹہاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تہی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ہونے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہوا و راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہوا سمین کچہہ نقصان نہوا راج نے بہی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تہا مگر ٹہاکران شیخاواٹی مین راج کے حکم سے
عبرت ہوگئی ٹہاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو زیر حوالات
رکہکر مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا متوقع کیا یہہ شرط معافی بہی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزادہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹہاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہوکر بغاوت اختیار
کرین اور بار رد ٹہیہ ہوجاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزادہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین ۔

۱۸۶۹ء میں سرکار انگریزی کی مداخلت ملک شیخاواٹی کی نسبت ایک اور مشکل پیدا ہوئی مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین سرکار کی طرف سے خصوص تاوقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم و نسق کا نتیجہ حاصل نہوا ور انقضاء مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی کی طرف سے دست اندازی نہ کیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج کی نظر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چھوٹے چھوٹے ٹھاکرون کو جو دربار کی حکومت کو اب بھی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی و عدم تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم بدانتظامی آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب اور درست تسلیم کر کے معاملات شیخاواٹی مین دست اندازی کرنا چھوڑ دیا۔

سیکر و بساؤ کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت حاصل کی اوس وقت سے سب چھوٹے سردارون نے اون کے طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹھاکرون نے جے پور مین آکر بہ اداے نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی ۱۸۷۰ء-۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاواٹی کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ و سرکش سمجھے جاتے ہین ایک رجمنٹ سوارون کی اور ایک پیادون کی بھرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکھا گیا کچھ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

بہ تحت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام شیخاواٹی کی
ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت وحلم واجتناب تدبیرات
سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ
جاہے جیسا قصور کرین سزا نہوگی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی
کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا بسبب
اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت و تندہی و خوش تدبیری
تہی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت و تدبیرون کا نتیجہ
حاصل ہونے لگا تہا اور واقفیت عادات خلایق ومقامات سے اون کی
زیادہ ضرورت ہوئی تہی وے اس ملک سے علیحدہ ہوئے۔
انتظام شیخاواٹی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تہی مقدم
یہہ تہی کہ ناظم شیخاواٹی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹہگی وڈکیتی کے
درمیان نااتفاقی ہوگئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی
تہی یا اون کی خدمات واختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال
جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مدنظر تہی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ
اسی طرح اہالیان سررشتہ استیصال ٹہگی وڈکیتی وحکام دیگر اضلاع کے
درمیان بہی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سررشتہ مذکور کے نفاق تہا
مگر شیخاواٹی مین یہہ خصوصیت تہی کہ جو شخص افسر سررشتہ انسداد ٹہگی وڈکیتی
ہوا وہ سابق مین شیخاواٹی کا ناظم تہا اور ۱۸۶۳ع مین اوس عہدہ
برخاست ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع د

اونہون نے بندوبست مناسب کیا - توراواٹی وشیخاواٹی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کمی نہوئی مگر جو کچھ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ تر آمد و شد و تاکید سے ہوئی نہ کہ ٹہاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اکثر ٹہاکرون سے جب وے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میو صاحب بہادر جے پور مین آئے تھے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیر بار تھین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تہین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ وخوش تہی کسی طرح کے ظلم وتعدی کی شکایت نہین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش وخیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
وعافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب وٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان
جو نا اتفاقی وحسد مدت سے چلا آتا تہا وہ بہی رفع ہوگیا اور ٹہاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی وخوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہیئے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور مستمرہ
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بہی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور یہان
انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی پیر غیبی یا ناواقف اہلکا
چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا -

علاوه فایده کارروائی روزمره کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہی
اور اوسمین سب طرف سے امداد ہونیکی از حد ضرورت ہے مہاراجہ صاحب
اور راون کے خراج گذارون کے درمیان اختلاط محبت ہونے سے انواع
نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات مسند نشینی کے طے ہونے مین دربار
کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران مسند نشینی مدت
تک بحالت غیر معینہ جے پور مین رہ کر زیر بار ہوا کرتے تھے اب اون کی منظوری
و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف سنہ ۱۸۷۰و۱۸۷۱ع مین بارہ ٹھاکران کی مسند نشینی
منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بہ آسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے
ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچھ گنجایش نہین رہی -
سنہ ۱۸۷۵و۱۸۷۶ع مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب
کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوئے اور
اونہون نے صاحبان معزی الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے -
سنہ ۱۸۰۳ع مین راجہ ابھی سنگھ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل
ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ
اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نااتفاقی رہی تو کہیتڑی
سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بہائی کو مع راجپوت سوارون کے جنرل
مونسن صاحب کے ساتہہ مہم گجرات پر بہیجا عندالضرورت صاحب ممدوح راجپوتان
کہیتڑی لب دریاے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت
جلدوے مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کہیتڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہ ہزار
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے اسناد و مراسلات راجگان کہیتڑی
بنظر صراحت مطلب نقل کیے جاتے ہین ۔

مونسن — मोनसेन
کوٹ پوتلی — कोटपूतली

نمبر ۱ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام
راجہ ابہی سنگہ بہادر والی کہیتڑی ۔

گرارڈ لیک — गिराडलेक

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر و کپتان لوکین صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایۂ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب و شہود این مدارج مثمر حسنات و باعث مزید انبساط خاطر خود
است باید کہ ہمبرین نمط آیندہ ہم در بجا آوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود و آنکہ احوال رفتن مرزا امیر بیگ قلعدار
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ و نیز در باب رخصت ٹہاکر باگہہ سنگہ نزد خود
حاضر ماندن ہردی رام ساہ در عرضی مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڈہی کوٹ پوتلی چٹہی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ بود

जार्जबाल
कीनलोकीन

یقین است کہ بہادر ممدوح عمل و دخل آن مہربان بہ گڈہی مسطور دہانیدہ
باشند و ٹھاکر مسطور را خلعت تفضلات دادہ رخصت نمودیم و بمقدمہ خلعت
آن مہربان چکتی بہ بہادر موصوف بر ڈاک خواہد رفت انسب کہ مدام بہ ترسیل
مراسلات خیریت و رویداد آن ضلع سرور افزا باشند زیادہ چہ نگارش رود

نمبر ۲ خط مشیر الدولہ اعظم الملک کرنل جان گرارڈ لیک صاحب بہادر فیروز جنگ
بنام راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی ۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت کہ خلاصۂ مطالبہاست از حد زیادہ ازان درگذشتہ قلم محبت
رقم را بمدعا می آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبہ مسرت افزا وصول مہربانی آوردہ
کوایف مرقومہ موضح و متشرح گردید آنکہ در مقدمہ کوٹ پوتلی کہ مفوض بہ آن مہربان است
و درحال قلعدار کرنل جارج بال صاحب بہادر در گڈہی آنجا رفتہ نگاشتہ
بودند مہربانا سابق ازین در مقدمہ برخاستہ طلبیدن قلعدار مسطور و عمل و دخل
گرانده دادن مردمان آن صاحب در گڈہی مسطور ازانجا بنام کرنل صاحب
مسطور نوشتہ رفتہ است و الحال نیز چکتی جنرل صاحب بہادر بنام کرنل صاحب موصوف
ہمدرین باب نوشتہ رفتہ است خاطر جمع دارند بلاشبہہ عمل و دخل مردمان آن
مہربان در گڈہی مسطور خواہد شد و از کاردانی و خیراندیشی و دلدہی آن مہربان
کہ منقوش خاطر جنرل صاحب بہادر ہست بسیار محظوظ و راضی ہستند بہر عنوان
خاطر جمع باید داشت زیادہ چہ نگاشتہ آید ۔

نمبر ۳ خط کپتان برنارڈ صاحب بہادر کمینڈنگ مادہوگڈہ بموجب حکم میجر ٹرن بل صاحب

راجہ صاحب شفیق قدردان کرمفرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالی

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ خلاصہ مطالبہاست مشہود ضمیر تو دو تحمیز گردانیدہ می آید

دیروز خطے در باب فرستادن ٹہاکر کشن سنگہ مع جمعیت و توپہائے بہ نارنول و نشانیدن | नारनेाल

تہانہ در شہر فرستادہ شد بمطالعہ ساطعہ درآمدہ باشد الحال انیست کہ تہانہ سرکار حضرت

صاحبان انگریز بہادر در نارنول قایم است و مردمان علی غول وغیرہ دیگر تعینات

شدہ اند لہذا متصدعہ خدمت میشود کہ بہ ٹہاکر کشن سنگہ مرقوم فرمایند کہ مع جمعیت و توپہای

خود را بہ نارنول رسانند و در شہر بند و بست نمایند و حریف اگر بیاید برباد سازند

و تہانہ سرکار را قایم داشتہ مددگاری نمایند و تہانہ خود در نارنول بہ نشانند بعد

رسیدن ٹہاکر کشن سنگہ بہ نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشتہ خود راجریدہ

نزد این مخلص رسانند کہ این مخلص و ٹہاکر کشن سنگہ متفق شدہ بہ کانونڈ بحضور میجر | कानेाड

بڑن بل صاحب رسیدہ صلاح و مصلحت نمودہ بحث و پرہیز گرانده خواہد شد

و مدام از مہربانی نامجات مع کار خدمات مسرور میفرمودہ باشند۔ زیادہ چہ تصدیعہ

و بد تحریر ۳۔ ستمبر ۱۸۰۴ء ترجمہ مضمون ظہری بخط انگریزی بحکم میجر بڑن بل صاحب

کو اسطے روانگی کشن سنگہ بمقابلہ نراین راو دستخط برنارڈ صاحب۔

نمبر ۴ خط میجر بڑن بل صاحب بہادر بنام ٹہاکر کشن سنگہ صاحب ملازم کہیتڑی

ٹہاکر صاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات کہ متجاوز التحریر است مشہود ضمیر تو دو تحمیز

سیگرداند امروز از احوال فتح و نصرت ولاوران بنز و کیش و ہزیمت خوردن مقہوں

کج آہنگ سرور و نشاط عاید حال گردید کہ شرح آن بقالب تحریر و تقریر نمی گنجد و

احوال تہوری و دلاوری آن مہربان بر جمہور انام شایع و آشکار احتیاج تکرار و تذکار نیست و پیش از وقوع این فتح نوید آمیز کسے حروف ظاہرداری آن مہربان ایمائے نکردہ بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تہوری و شجاعت آن مہربان کہ حرف طمع بر بالاے طاق گذاشتہ و خیرخواہی سرکار کمپنی بہادر مقدم دانستہ این فتح عظیم را بظہور آوردند و مقہور را ہزیمت دادند چنانچہ فی الفور این تمامی حالات بحضور جنرل صاحب و کرنل اکٹرلونی صاحب بہادر ظاہر کردہ ام و در ہواے مخالف کہ آن مہربان این طور خیرخواہی سرکار انگریز بہادر بجا آوردہ اند یقین کہ استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مہربان روز بروز ترقی پذیر خواہد شد زیادہ بجز اشتیاق چہ بہ تحریر آید +

بیت

خوش کارنامہ ایست کہ آید بروی کار — این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۸ ستمبر ۱۸۰۴ء

نمبر ۵ خط جنرل گرارڈلیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بسوی راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر والی کہیتڑی -

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

از نوشتہ کرنل داؤ و اکٹرلونی صاحب حالات تردد نمایان و اخراج فیہ ملاعنہ یعنی جسونتیان بدخصال و عمل و دخل نمودن در نارنول دیافت گردید موجب کمال انشراح و ابتہاج گردید چون آن مہربان مع متوسلان و منتسبان از روے صداقت صمیمی و سوخ ارادت نسبت این سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر دوام اقبالہ دارند بر ضمایر قاصی و دانی منقوش و مرتسم است بلکہ ضرب المثل جہانیان انشاء اللہ تعالی بر وقت جلدوی این حسن خدمات باحسن الوجوہ

جلوہ گر خواہد گردید و توقع این فتح نمایان بر آن مہربان و بر جمیع دولتخواہان و ترقی
سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی
در سکندرہ سہ کروہی اکبرآباد مقیم و مخالف بانکبت قریب محاذی رخت ادبار
دار د انشاءاللہ تعالے عنقریب سزاے اعمال آن کوتہ اندیش درکنارش نہادہ
میشود خاطر بہمہ وجوہ مطمئن دارند زیادہ چہ نگاشتہ آید پنجم ماہ سپتمبر ۱۸۰۳ع

نمبر ۶ ترجمہ انتخاب چٹھی لفٹنٹ کرنل ایچ - ایل گارڈنر صاحب موسومہ لارڈ
لیک بہادر سپہ سالار -

اکتوبر ۱۸۰۳ع مین بظہور طریقہ مخالفت راج جے پور کے روسا قرب وجوار
اپنے کل افعال علانیہ سے ہمارے خلاف تہے ہرچند باطن مین مرہٹون کے ظلم و
تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکہتے تہے جس زمانہ مین مرہٹون کے کیمپ
میدان جنگ مین آمادہ کارزار تہے روساء مذکور انجام لڑائی کے منتظر و نگران
تہے اوس حالت مین مجہکو مناسب و مستحسن معلوم ہوا کہ کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب
دیجاوے کہ وہ برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاہر اور نمایان
کرے اور یہہ یقین تہا کہ اوسکے رویہ کو دیکہکر اور بہی ویسا ہی طریقہ اختیار
کرین گے میرے اور راجہ ابھی سنگہ والی کہیتڑی کے درمیان کہ راجہ موصوف
ملک شیخاوائی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس ہے محبت تہی اور
یہہ دوستی میدان کارزار مین ساتہہ رہنے سے پیدا ہوکر بہ تبادلہ دستار
مستحکم ہوئی تہی حسب درخواست میرے اور صرف بہ اعتبار فہمایش میرے
اکتوبر ۱۸۰۳ع مین علم انگریزی فصیل کہیتڑی اور راجہ موصوف کے دیگر

قلعات پر نصب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر مین بھیجا اس اولین ثبوت متابعت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور روسا قرب وجوار پر اثر پیدا
ہوا اونکی خوبی تشخیص کرنے مین ادراک نہین کرسکتا کہ سرکار نے بجلدو سے
خیر خواہی راجہ ابہی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دوبالا یہہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے۔

نمبر ۷ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابہی سنگہ صاحب والی کہیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

دریفولا بدریافت آمدہ کہ نراین راؤ از شورہ بختی خود در ضلع کانونڈ و نارنول بخرج
گروہ ثقاوت پژوہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست و بسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اہالی سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگ
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصور دران ضلع متعذر انشاأللہ تعالےٰ زود
از تنبیہہ وگوشمال آن نافرجام ہمیکہ فراغت دست مید ہد پلاٹن ہاے جرار و
کرار بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد و یکجہتی و یکتادلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح بر ضمایر اہالی سرکار صاحبان عالیشان
منقش و مرتسم است و یقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہذا القلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق وصلاح مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ

بهادر جمعیت خود را فراهم ساخته بتنبیه وگوشمال بلکه استیصال آن بدخصال
قسمے که خواهد شد سعی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بدفرجام
خالی و مصفا سازند که موجب خوشنودی اینجانب واسترضاے ضمایر اہالی
سرکار معظم الیه خواهد بود و رسد رسانی از هر جنس ضروری که جهت تلعگیان کالونڈ
ضرور است ذمۀ خود شناخته توقف و اهمال را جایز ندارند که جواب باصواب
این سعی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواہان خیریت تصور نموده
از مژدۀ خیریات مسرور الوقت میساخته باشند زیاده چه نگارش رود تاریخ
۲۳- مئی ۱۸۰۵ء -

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

راجه صاحب بسیار مهربان سلمه

خط بهجت نمط وصول مسابهجت نموده بر مندرجه آگهی ساخت انچه مرقوم نموده
که جمعیت دو صد سوار و همین قدر پیاده جهت اخراج نراین رائو مامور نموده
شامل فوج فیروزی که بسرکردگی میجر بڑن بل صاحب بهادر در ضلع کالونڈ
مامور باخراج مقهور مذکور است کرده شد که اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت
دیگر فرستاده شود وصول مسابهجت شمول نمود بر مندرجه آگهی دست داد
لهذا بقلم اتحاد می آید که چون زیاده جمعیت ضرور نیست همین قدر جمعیت
که رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بر اجازت اینجانب باید داشت
زیاده چه نگارش رود -

نمبر ۹ سند عطاے پرگنه کوٹ پوتلی موسومه راجه ابهی سنگه صاحب بهادر

دستخطی و مهری صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈلیک صاحب بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہی و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی خاص شاہ عالم بادشاہ غازی۔

متصدیان مہمات حال و استقبال وچودھریان و قانونگویان و زمینداران و رعایائے سکنہ پرگنہ کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد بدانند چون سابق ازین پرگنہ مذکور در تعہد استمراری بنام راجہ ابہی سنگہ از سرکار مقرر بود ولغایت آخر سنہ ۱۲۱۳ فصلی وجہ مقرری از راجہ موصوف داخل خزانہ سرکار دولتمدار گردید و آیندہ را از ابتدا سنہ ۱۲۱۴ فصلی پرگنہ مذکور در وبست مع مال و سایر بجمیع وجوہ براجہ مذکور بسبیل دوام نسلاً بعد نسلاً از حضور معاف و مفوض گردید بوجہی من الوجوہ اہالی سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذہ نیست و نماندہ و حاصلات آنرا راجہ بدستور خود متصرف باشد فاما مشروط برایں معنی کہ کمک از سرکار گاہے طلب نسازد خود با جمعیت خود بندوبست مکان نماید و نیز در دولتخواہی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقبالہ مصروف باشد می باید کہ آنحضرت راجہ موحی الیہ را معافی دار مستقل دانستہ نوعے من النوع در تابعداری و اطاعت و ادائے بالمواجب پیش موحی الیہ حاضر بودہ دقیقہ از دقایق خیرخواہی مہمل و معطل نگذارند و سبیل موحی الیہ آنکہ رعایائے سکنا انجا را از حسن سلوک خود راضی و آباد سازد و از ظلم و تعدی و بدعت ہائے تازہ کہ موجب ویرانی و بربادی رعایا است اجتناب ورزد و چنان

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او به حضور نه آید و در امنیت
طرق و شوارع و محافظت مسافرین و مترددین سعی موفوره بکار برد که بخوبی
و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا وقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب
تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۰۶ء مطابق شانزدهم
محرم سنه ۱۲۲۱ هجری ۔

نمبر ۱۰ خط اے سیٹن صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی موسومه راجه ابهی سنگه
صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر
جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امرای عالیشان و سردار عالی
اقتدار سمو المکان ولایت انگلستان اند دریولا از حضور پر نور بادشاه
جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز
بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند
چون سر جارج هلرو بارلو صاحب بهادر بیرونٹ کارهای ممالک محروسه سرکار
دولتمدار بخوبی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و
مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغای امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه
مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله
اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار
فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات
مبذول داشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال
آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع باد زیاده چه

सीटन

मिंटो

सरजार्ज हैलू
वैरोनट

۱۲- اگست ۱۸۰۸ء -

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان بنام راجہ بھی سنگھ صاحب بہادر -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت افزا متضمن بسرور و انبساط خاطر آن مہربان از دریافت خیر ورود اینجانب در دار الامارت کلکتہ بعہدہ ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند و اظہار مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی ایشان نسبت بہ سرکار موصوف و اینکہ ہرگاہ در مقدمات صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بہادر فتح جنگ سپہسالار بہ ایشان ایما میکردند بوجہ احسن بہ سرانجام آن می پرداختند بحال هم انچہ از حضور اینجانب ایما صادر خواہد شد بتقدیم آن خواہند پرداخت موصول مطالعہ گردید مسرور و مطلع ساخت از آنجا کہ آن مہربان خیر خواہ بلا اشتباہ این سرکار اند درین صورت یقین است کہ از دریافت خبر مزبور زیادہ از دیگران خورسند و شادمان شدہ باشند و مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی آن مہربان نسبت بہ سرکار موصوف زیادہ از آنکہ نوشتہ اند منقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم و دولتخواہی در امور این سرکار بر حسب ایما صاحب عالیجاہ موصوف از طرف آن مہربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شدہ و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مہربان یقین قوی است کہ آیندہ ہم در ہر گاہ در ہر امریکہ ازین طرف ایما خواہد شد

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایسته اخلاصمندی آنست که اینجانب
را پیوسته خواهان خیریت ها دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و
شاد کام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۲۱ - ماه نومبر ۱۸۰۳ء -

نمبر ۱۲ خط اونرایبل هلروبارلو صاحب بهادر ریزیڈنٹ بنام راجه اهی سنگه صاحب بهادر -

ऑनरेबिल हेलरो बारलो रेज़ीडेंट

راجه صاحب لبسیار مهربان دوستان سلامت

مکاتبه بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیر اندیشی و دولتخواهی بالنسبت به سرکار انگریز بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به آن مهربان ایما رسید ایشان باحسن الوجوه بسرانجام آن میپرداختند دالحال هم هرچه از حضور ایما خواهد شد بتقدیم آن خواهد پرداخت وصول نموده مسرور موفور و بمندرجه مطلع ساخت مراتب خیر اندیشی و دولتخواهی آن مهربان لنسبت بسرکار موصوف بخوبی منطبع و منقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در امور این سرکار برحسب ایماء صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان برکمال مصروفیت خاطر ایشان درباب استرضاء و خوشنودی اهالی این سرکار متصور شده و نظر برحسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده هم در هر امرے که از ینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید شایان خلوص مودت و وثوق آن ست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها دانسته مدام به ارقام مکاتبات بهجت آیات مسرور و شادکام میساخته باشند

زیاده چه بر طراز د مرقوم ۲۱- نومبر سنه ۱۸۱۰ء مطابق ۲۰- رمضان سنه ۱۲۲۵ هجری

نمبر ۱۳ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی مرقومه ۱۰- مئی سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲۷- ربیع الثانی سنه ۱۲۲۶ هجری –

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر معاودت سمو الخیر اینجانب بدار الامارة کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتمدار با دیگر مراتب دولتخواهی و خیر اندیشیها موصول گشته مسرور و مشغوف ساخت از آنجا که آن مهربان از دولتخواهان و فاکیش سرکار موصوف اند درینصورت یقین است که از ادراک خبر مزبور و نوید فتح جزیره وسیعه فرانسیس موسوم به جاوا مع جزایر متعدد تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیاے دولت ابدمدت این سرکار شده خبر اند و از فراوان مسرت و انبساط شده باشند و ارقام تهنیت از دلائل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی هاے آن مهربان از تحریر شهامت و عوالی مرتبت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خورسندیها گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهاے خود انگاشته بارقام آن مسرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه بر طراز د –

نمبر ۱۴ خط مسٹر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی

जावा

मटकाफ

चार्ल्स थ्योफलस मटकाफ

۱۷- جولائی ۱۸۱۲ء بنام راجہ اہی سنگہ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ متجاوز الحصر و بیان است مشہود خاطر
تودد ذخایر گردانیده می آید مکاتبہ مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل
صاحب والا مناقب کرنل پرول صاحب بہادر و مستعد شدن خود در باب | परोल
سرانجام رسد وغیره اسباب بروفق ایماء صاحب و لحوق تفکرات باستماع
حکم موقوفی کوچ فوج و قضایا ٹہاکر شیام سنگہ از مخالفت برادران خود
کہ سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چہاونی
بہاڑاواس و شامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹہاکر مذکور زیاده تر | भाडावास
ملہر بوده باغوای مخالفان اراده خلش خواہند ساخت و اظہار مراتب
ودولتخواہی و خیر سگالیہای نسبت بہ این سرکار وصول بہجت شمول نموده
انشراح و انبساط از حد گزرانیده و بر مضامین تودد تضمین آن شروحاً
اطلاع دست داد آن مشفق کہ حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی
گردیده بہ تقدیم مراتب خیرخواہی ما پرداختند حسن ارادت و عقیدت آن
اخلاص نشان نسبت بہ این سرکار جلوه استحسان پذیرفت و صداقت واتحاد
آن مہربان زیاده از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاہر اولیای سرکار مرتسم و منقش
گشت دوستدار را اینقدر معلوم نبود کہ آن مشفق بہ این زودی تا بمقام
چہاونی رسیده شامل افواج خواہند شد از راه خیرخواہیہا کہ بہ تعجیل عجیل
پرداختند موجب و فور خورسندیہا گردید مخالفت برادران آن مشفق و کشیدگی

خاطر مہاراجہ جے پور کہ از پیشتر نسبت بہ آن مہربان متحقق است امر ناجایست
واگر الحال بسبب شمول افواج بہ تجدید منافقت و معاضمت در پیش آمد اولاً
درین امر کہ محض بنابر تدارک فتنہ و فساد بودہ ترف کشیدگی مہاراجہ صاحب
از ان مہربان بمقیاس قیاس نمی گنجد و برتقدیر ظہور آن درین باب بمبالغہ
تمام ارقام خواہد یافت بیقین کہ مہاراجہ صاحب موصوف را نظر باخلاص فیمابین
سرکارین کہ بوجہ اتم منوط و مربوط است پاس نوشتہ این مخلص خواہد شد
وکشیدگی سابق وحال رفع میتواند شد باقی خیریتہاست و از نویدات عافیت
مزاج تودد و امتزاج مسرور و منشرح می نمودہ باشند زیادہ سرت باد۔

نمبر ۱۵ اقرارنامہ راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ بہ سرکار
دولتمدار کمپنی انگریز بہادر آنکہ بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار
دولتمدار اختیار نمودہ اقراری نمایم کہ بطوریکہ اطاعت مہاراجہ جے پور خواہ
بمعاملہ گذاری و یا از جمعیت موجودہ خودمی پرداختم از صفائی خاطر و صداقت
قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بہادر حاضر خواہم ماند و تبقدیم اوامر
سرکار دقیقہ از دقایق اتباع فروگذاشت نخواہم نمود بنابرآن این چند
کلمہ بطریق اقرارنامہ نوشتہ دادہ شد کہ حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ
۲۱-جنوری ۱۸۱۸ء۔

نمبر ۱۶ تسلی نامہ سرکار کمپنی بہادر بنام راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ
بمہر و دستخط چارلس تھیا فلس مٹکاف صاحب بہادر مرقوم ۲۱-جنوری
۱۸۱۸ء چون راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ باظہار توسل

سرکار اقرار می نماید که برحسب اطاعت خود پیش مہاراجہ جے پور دزمتابعت
سرکار کمپنی انگریز بہادر خواہم پرداخت بنا بر آن نظر بر رسوخ ارادت
راجہ موصوف و کنور موی الیہ ارقام می رود کہ اگر بحسب اتفاق مہاراجہ
جے پور را با سرکار انگریزی میانی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجہ موصوف
و کنور معزز الیہ و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواہند
بود و بموجب اقرار شان بعمل خواہد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجہتی
فیما بین سرکار انگریزی و مہاراجہ جے پور راجہ موصوف و کنور معزز الیہ
برحسب اجازت بدستور در تابعداری راج جے پور خواہند ماند درینصورت
ہم سرکار حامی و حافظ معزز الیہما خواہد بود و راجہ موصوف و کنور موی الیہ
و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواہد ماند۔

نمبر ۷ اخط سر چارلس تھیا فلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی بنام
راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالےٰ

بعد اشتیاق مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز الحصر والبیان است مشہود
خاطر تودد ذخایر گردانیدہ می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت بہ سرکار
فیض آثار کہ از قدیم متحقق و ثابت است اظہر و در ینولا از آمدن کنور صاحب
مہربان بکنور بختاور سنگہ صاحب بہادر کہ بلقاے فرحت انتمای خود مسرور
داشتہ بتقدیم لوازم دولتخواہی پرداختند زیادہ تر از سابق منقوش و
مرتسم خاطر صفا مظاہر گردید از آنجا کہ فیما بین سرکار دولتمدار و مہاراجہ

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگه بهادر روابط یگانگت و یکجهتی انضباط واثق گرفته آن مشفق هم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر را قرین بهجت دارند که بهمه جهت مشمول عواطف خواهند ماند و سرکار را و رام راجب حفظ و حمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواهد بود باقی مراتب از اظهار کنور صاحب واضح خاطر تودد مظاهر خواهد گشت و آینده دوستدار را همواره مصروف دوستیها انگاشته بر ترقیم رقایم خلت شمایم مسرور و منبسط می نموده باشند زیاده بهجت با بروفق مرام باد۔

نمبر ۱۸ پروانه دستخطی جنرل داو داکٹر لونی صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی چودهریان و قانون گویان پرگنه کوٹ پوتلی بدانند در ینولا، باظهار وکیل راجه صاحب مشفق راجه ابهی سنگه بهادر دریافت شد که ایشان رعایاے پرگنه مذکور را بر وقت طلب نشان از معامله ورغلانیده سرکش می نمایند و زر معامله قرار واقعی از نزد زمینداران پرگنه مسطور گرفتن نمی دهند لهذا نوشته میرود که نشان زر معامله از دیهات بفور طلب بموجب سررشته تشخیص مکانات عملداری راو راجه بنی سنگه بهادر الور واله و نواب فیض محمد خان بهادر که قرب و جوار ایشان است میکنانیده باشند و در خیراهی و حسن خدمتی سرکار راجه صاحب موصوف مصروف و حاضر می بوده اشند در صورت بدخواهی و انحراف در حق ایشان خو ... سد لازم که درین باب تاکید اکید تصور رسیده حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ چهاردهم ماه جون ۱۸۱۹ء۔

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤد اکٹرلونی صاحب بہادر۔

زمینداران موضع داتنل۔ کھرب۔ نارہڑہ۔ پرسوتم پورہ۔ بنیٹی۔ گولنہیڑہ وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند در ینولا باظہار وکیل راجہ صاحب مشفق راجہ ابہی سنگہ بہادر دریافت شد کہ ایشان در اداے زر معاملہ واجبی تکرار و حجت بیجا پیش گرفتہ بجاے نصفی حصہ چہارم داد نی اقبال مینمایند و مال را بطور خود دست بر داشتہ مید ہند و ہنگام طلب زر معاملہ و تقاضا کہ اوشان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دار الخلافت شاہجہان آباد بجہت نالش در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان سر بشورش نہ بر داشتہ نشان زر معاملہ قرار واقعی بموجب سر رشتہ تشخیص و دستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر و عملداری راؤ راجہ بنی سنگہ بہادر الور والہ کہ قرب وجوار شماست در سرکار راجہ صاحب موصوف سیداده باشند در صورت شرارت و فتنہ پردازی و انکار اداے زر معاملہ بسزاے خود ہا خواہند رسید و ارادہ نوعدیگر در حق ایشان بہتر نخواہد شد و بہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً مسموع و منظور نخواہد شد لازم کہ درین باب تاکید مزید انگاشتہ حسب الحکم راجہ صاحب موصوف در اداے زر معاملہ حاضر و رجوع باشند

۱۴۔ جون س

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی۔ کچہری ظل حمایت انگریزی میں رہی مگر ۱۸۰۳ء کا عہدنامہ منضبط ہونے پر سر چارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

दान्तल
खडब
नारहेडा
परसोतमपुर
बनेटी
गोलनहेडा

हाकिंस

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹- جنوری ۱۸۳۱ء تجویز کیا کہ باستثنائے پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیر دار ہے کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجہا جاوے ایک دفعہ جب بدریافت شرکت کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج مین راج جے پور نے اوسکو توپ سے اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر ۱۸۳۶ء اسمی مسٹر ہاکنس صاحب نے ارشاد کیا کہ سرچارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے کہ رئیس کہیتڑی راج جے پور کا ماتحت و محکوم ہے اور صاحب موصوف کے مراسلہ مورخہ ۲۹- جنوری ۱۸۳۱ء سے اوس تجویز کا منشا مشرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جے پور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی مین رہتا مگر جے پور سے عہدنامہ ہوجانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جے پور غیر مبدل رہی ۔

۱۸۱۸ء مین جب جے پور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی مین راجہ بختاور سنگہ تہا اسوجہہ سے کہ راول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا ۱۸۳۰ء مین راجہ بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیونا تہہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ مسند نشین ہوا اسکی نابالغی مین اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار انگریزی کیطرف سے راج جے پور کے انتظام مین محدود دست اندازی

کی گئی تھی اوسیطرح راج جے پورنے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی
نتائج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بلحاظ
اس امرکے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ
لگائی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روز بروز قرضہ سے زیر بار ہوتی گئی اور
خراج واجب الادا سے جے پور باقی رہ کر جے پور کو اوس مداخلت کا موقع
ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جے پور ہمیشہ خواہشمند ہے اس
نزاع وتکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کوٹ پوتلی مین
جے پور کی مداخلت ہونے دی اُس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل
مین نقل کئے جاتے ہین -

نمبر ۲ خط زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ
کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر
گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بنام راجہ
شیو ناتہہ سنگہ صاحب بہادر روالی کہیتڑی مورخہ ۱۶ - اپریل ۱۸۳۰ء مطابق
۲۱ - شوال ۱۲۴۵ ہجری -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت
مکاتبہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا اعنی درگذشتن والد
بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی ویکم ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء واظہار احوال
غم وپریشانی خود وانیکہ آن متوفی درہمہ حال بذیل عنایت ودرطریقہ تابعداری
واطاعت این سرکار دولت مدار متمسک ومستقیم بودہ براے تقدیم وبجا آوری

هرگونه ایماء و احکام اهالی نامدار این شوکت جاوید بنیاد بآن مهربان میگفتند
درین صورت و هم بلا نظر بهبود خود ایشان سالک سلک قدیم به تبعیت و
فرمان پذیری اولیاے این دولت دوران عذب بوده امید از عنایات
بے غایات حضور اغدا زند که این جانب توجهات مربیانه نسبت بایشان عرّ
مبذول دارد با دیگر کوائف ارادت و اختصاص موصول گردیده بمند رجه‌اش
مطلع ساخت مهربانا بدریافت سانحه ملالت انتماے انتقال والد ماجد ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی سیما بحالات و فاشعاری و خیر سگالیهاے
آن رهسپر عالم بقا کمال تاسف و تالم از طرف اینجانب رو داد و از انجا که
حدوث این حادثه ناگزیر محض از مشیت ایزدی است وجز طریقه مصابرت
چاره کار نا پائدار درین صورت انسب که آن مهربان هم راضی برضاے
الهی و سالک مسالک صبر و شکیبائی بوده به تسلی و تشفی دیگر غمزدگان این
حادثه بپردازند و انچه از حالات خیر اندیشی متوفی مزبور و ثبات و قیام
خود بر نهج مستقیم اطاعت و تابعداری این سرکار عظمت ویار بپایه اظهار
در آورده بودند همانا از آثار رسوخ ارادت و وثوق عقیدت ایشان متصور
گشت یقین خاطر دارند که آن همه حسن خدمات پارینه بخوبی منقوش و مرتسم خاطر
اینجانب است چنانچه ایشان هم بذریعه عمل آوری بحُو رویه مرضیه و نظر
بر خیر خواهیهاے دیرینه همپایه پدر بزرگوار خویش هرام مستحق ابذال هرگونه تفضل
و عنایات اولیاے این دولت بلند صولت متصور خواهند بود رجا که اینجانب را
خواهان خیریت و خوبیهاے خود انگاشته همواره بعرض و گذارش حالات

تحریر نامہ جات خود وا پرداختہ باشند زیادہ چہ بطراز د —

نمبر ۲۴۳ خط زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان
بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونت بنٹنگ صاحب بہادر متعلقہ
کشور ہند گورنر جنرل ناظم انتظام ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر بنام راجہ شیو ناتھ
سنگھ صاحب بہادر مورخہ دوم جنوری ۱۸۳۳ء مقام اپراگپور علاقہ راج جیپور
قریب کوٹ پوتلی —

मानपुर

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت طراز متضمن اظہار مدارج خورسندی و ابتہاج بدریافت ورود
زائرہ دولت اینجانب در کوٹ پوتلی و گذارش حالات خیر سگالیہاے بزرگان
نسبت رایت دولت بلند نہضت درینکہ آن مہربان بسبب صغارت از احضار حضور
معذور ماندند و بابھائی کھیمی رام کامدار خود را برای انصرام مایحتاج لشکر فیروزی
اثر تعین ساختہ اند با دیگر مراتب مسوخ خلوص موصول شدہ بمندرجہ با اطلاع
آگین وا شنید ہمہ عرض وگذارش کہ لطیف ارادت و اخلاص و مدارج مسرت از ورود اینجانب
در کوٹ پوتلی از آثار وثوق عقیدت و صدق محبت ایشان مشعور بندہ ذریعہ
خورسندی گردید و حقیقت صغارت ایشان مسموع و پذیرا گشت و بابھائی مذکور
حاضر بودہ در تقدیم وبجا آوردن احکامات بخوبی پرداخت و حالات خیر اندیشی
بزرگان ایشان بخوبی منقوش خاطر است انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ گردیدہ باکہ اینجانب را
خواہان خیر و خوبیہاے خود مہی انگاشتہ باشند زیادہ چہ بطراز د —

نمبر ۲۴۴ روبکاری حضور [illegible] ملک صاحب بہادر مورخہ [illegible] ماہ اپریل ۱۸۳۳ء

मरलीके

امر ... زمینداران ... تعلقه ... حق ... خود ... اند

علاقه کوت ... وکیلان طرفین ... تجویز آن ... حقوق

گذاشته ... تعلقات ایشان ... موازنه

وکیلان ... در ... واضح ... کرده ...

کلان بهادر ... آباد ... حصول ...

زمینداران ... پوتهیری ... تعلقه ...

زمینداری ... دیهات علاقه کهیری ...

ناانصافی دادن حق شان ... ساخته ... بهادر ...

کوت جواب آن در خط ... سمبر ... زمینداران ...

پوتهیری حق زمینداری که بیان می کنند ... حق می خواهند حالا ...

نواب سیر خان نیست که کسی زبردستی نماید ... اسباب ...

هستند ... علاقه ... دیگر ... پرگنه ... در

تصرف نواب فیض محمد خان بهادر مقرر است زمینداران پرگنه بتیسی علاقه ...

هم همین طور اند دیهات پرگنه ... می خواستند حق زمینداری بیان

میکردند ... موقوف نموده یک حبه نمی دهند ... نواب نجابت علیخان و احمد بخش

خان مرحوم ... بابت ... پرگنه ... تکرار

میداشتند آن هم ... صاحب کلان ... صاحب بهادر موقوف

شده و چند پرگنات عنایات سرکار بهر سرداران مقرر اند که با هم رسم

نیست چون باوجود تاکیدات متواتر مدعیان حاضر نه آمدند و از اظهار زبانی

साखी

وکیل الور بدریافت آمد کہ حق زمینداری مذکور از قبل الکہی است از آنجا کہ لہہ
وراکہی وغیرہ ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند و از ہنگام عملداری سرکار
انگریزی آن خدمت کہ عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند
باقی نماند یعنی ہمہ ہا در ظل حفاظت سرکار انگریزی درآمدند و درین باب
یکے محتاج دیگرے نماند پس درحالیکہ آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا
ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ بر زمینداران
دیہات علاقہ کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شدہ۔

لہذا حکم شد کہ

زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ الور از دعوی خود ہا دست بردار
شوند و این فیصلہ را بہرصورت مستحکم دانستہ زنہار از زمینداران دیہات
کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار ہذا برائے اطلاع بوکیل
طرفین دادہ شد۔

{ دستخط مارٹین بلیک صاحب اسسٹنٹ ریزیڈنٹ

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتھ بیروہت متعین ہوا تہا اوسی
زمانہ مین برگڈ شیخاواٹی مین کمی ہوئی میجر تہارسبی صاحب کی راے مین
دو رسالہ سواران و دو اسپی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر
توپین انتظام شیخاواٹی کیواسطے کافی متصور ہوکر باقی فوج کی تخفیف ہوئی
اس سے ناپسندیدہ فوج خرچ بہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا۔

نمبر ۲۳ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جےپور اجلاسی میجر تہارسبی صاحب

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵- اگست ۱۸۴۳ع بخط ہندی
سنہ ۱۸۳۵ع مین کرنل الویس صاحب بہادر کے روبرو شیخاواٹی کے بندوبست
کیواسطے جہونجہنون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاواٹی
کے سردارون سے مقرر ہوا تہا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ
امید رہی کہ کچہہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہوجاویگا اور دہاڑے
وغیرہ فساد ویسے بندوبستی جو شیخاواٹی مین پیشتر تہی ویسی نہ رہی اور شیخاواٹی
کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اُدر وقت کے فوج
خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان
سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹہہ صاحب بہادر کی خدمت مین معروض
کرایا گیا اور لاٹہہ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاواٹی کا
منظور فرمایا سو اب سمت ۱۹ کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے
کہ جہونجہنون واٹی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست
پہری وہاڑہ و کہوجون کا اچہی طرح ہوجاوے اور جہان شراکت کے مکان
لایق تہانہ کے ہین وہان تہانجات مقرر ہوجاوین اور وہان کا خرچ مشترک
آمدنی سے دیدیا جاوے -

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک پرت شیخاواٹی کے سب سردارون کے پاس
واسطے اطلاع کے بہیجی جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر و کہیتڑی و
جہونجہنون واٹی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

لیتے تھے سو زیادہ لینا موقوف کرنے [illegible] بابت کرین کہ کچھ دوڑ دہوپ
و دنگہ و فساد و ابتری نہونے پاوے [illegible] رہے تاکہ یہہ شخص
بحال رہی اتہی بہادون بدی ۸ سمت ۱۹
رام ناتھ پر وہت کی کھیڑی کے [illegible] ہوگئی اوسکے
جو تدبیرین میجر تہورسبی صاحب نے کین [illegible] مطلق عمل نہ کیا
رام ناتھ سے کھیڑی کے لوگ ناخوش تھے اوسکو وہان بہ زبردستی رکہا اور
اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً اوسکی مدد کیواسطے برگیڈ سنجاوالی
کے بھیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ جنوری ۱۸۴۲ع کو راجہ شیو ناتھ سنگہ کا
بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور
ماجی کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیو ناتھ سنگہ کی رانی کو ایام حمل
پورے ہوگئے تھے چونکہ بصورت نہونے مذکر وارث کے کوٹ پوتلی کی جاگیر
[illegible] ضبط ہوتی میجر تہورسبی صاحب [illegible] آیا [illegible] موقع پہونچکر
حقیقت [illegible] سے بخوبی آگہی حاصل کرین انسداد فریب کیواسطے کامل تدبیرین
عمل مین آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئی راشیان رام ناتھ پروہت اور ججے پور
کے اختیار کو خارج کرنے کیواسطے آمادہ ہوئین کھیڑی کے پہاڑون مین جیپور
کی فوج سے کچھہ [illegible] تب منظور ان کی کمک و حمایت کیواسطے برگیڈ سنجاوالی کی
فوج کو بلایا گیا کہ میجر فوسٹر صاحب کو تہ دہ کے گھاٹہ مین بہت جوانمردی سے
لڑکر کھیڑی مین داخل ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑتی تو اوسکے پاس مقابلہ کا کچھہ
سامان نہ تہا مگر اونہون نے قلعہ خالی کر دیا اور رانی بہٹیانی جی کو کہ بانی فساد تھی

...جے پور کو بہیجا گیا وہان وہ مرگئی مگر کچھ عرصہ بعد رام ناتہہ پروہت کے راناوت جی
...وال... راجہ فتح سنگہ سے بہی نااتفاقی ہوگئی رام ناتہہ کی مدد کیواسطے چار شخصون
...پنچایت مقرر کی گئی راناوت جی نے جہان قابو پہونچا ریاست کی آمدنی لی لی
اور ...قیدمین رام ناتہہ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت
کہیتڑی کی کارروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کرکے
صرف رام ناتہہ کو مختار رکہا۔

سنہ ۱۸۵۴ ؁ء مین رام ناتہہ پروہت کا انتقال ہوا اوس وقت سے کہیتڑی کے کام
مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگا رام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا سا حوصلہ
نہ تہا راناوت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگکر جیپور
آگیا کہیتڑی مین جہوجہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر راناوت جی کے سبب سے وہ بہی واپس
آیا راناوت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جے پور مین داخل کرکے اوسکو برخاست
کرایا اور خود مختار ریاست رہی راج جے پور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف
کے تعہد کا ایفا نکیا گنگا رام کو پہر بہیجا چاہا سر ہنری لارنس صاحب نے ریاست
کو زیرباری سے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جے پور کو رحم پر آمادہ کیا
اور دفعیہ مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے
کہیتڑی کیواسطے مستقل منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا۔

۲۴ نقل روبکار انگریجنسی دارالخیر اجمیر باجلاس کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ لورنجنرل راجستان واقعہ ۲۴ اگست سنہ ۱۸۵۵ ؁ء ...
...دونو کا منقضی ہوا کہ اتفاق جانے ہمارے کا مقام لونیہ ٹی مین ہوا اور ...ہماری

हेनरी
लारेंस

हेनरी
लारेंस

नामसहितसर्ले

تھی کہ جیسا ہم نے دربار جےپور مین بھی طامس ہدرلی صاحب کیواسطے جسکو راناوت
جی والدہ رئیس کھیتڑی نے اپنے ہان رکھنا کہا تھا خاطرداری ہوا اور بدستور بجالائے
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچھہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے مومی الیہ کو بیدخل مطلق کردیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ بحجاب پردہ موجود تھی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور انتظام
پر یعنی بعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمنے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیوبخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹھیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا جو کہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری راے
واحد سے بلا مداخلت راے و تجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تھی بلکہ راے راناوت جی کے مطابق راے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تھی اور دربار جےپور نے بندوبست
ریاست کھیتڑی کی تجویز پنچایت ہوتی تھی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تھا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد و زیادہ غبن ہونے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تھا مقرر ہونا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے۔

حکم ہوا کہ

مرسل ہو کر صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکار بہادر با۔ جے پور مین زاویز اور یہہ بہی ہدایت کرین کہ اب راج جے پور بمقصات ڈنگی ریاست کہیتڑی دخل نکرین بلکہ درصورت ضرورت مدد وامانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کیونکہ واسطے کہ اب راناوت جی انتظام کے امر مین بید خل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا اور جاید بہی ہر امر کی بذمہ مختار رہیگی۔

مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر ۱۸۶۵ء کے آخر تک کچھ عملدرآمد نہوا اس زمانہ مین راناوت جی نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات اون کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کر لیے خراج جے پور کا بہت چڑھ گیا ساہوکارون کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین بڑی بدنظمی ہوئی اوسوقت جے پور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت نکر کے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا۔

نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جے پور بنام راج موصوف الرقوم ۱۰۔ ستمبر ۱۸۵۹ء خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان دربابِ واگذاشت پرگنہ کوٹ پوتلی نامی مہاراجہ صاحب بہادر راج جے پور بحوالہ حکم نیٹس تسیم حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج تہ

श्याम फ़ौईक
उन साहब

بہیجا گیا اب گنگا دہر پروہت کو راجہ فتح سنگہ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی مقرر کرکے یہان بہیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان راج جےپور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجیے اور کاغذ راج سے درین باب نام اون کے جاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست کرین اور کام وہان کا سپرد گنگا دہر مذکور کے کردین اگر کچہہ عذر جمعبندی وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہوجاویگا اسمین تامل نہوے جواب جلد آوے۔

نمبر ۲۶ ترجمہ چٹہی میجر جان سی بروک صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ جیپور بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء - آپکا روبکار رقمزدہ ۱۷ - ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ راناوت جیصاحب کہیتڑی کہ اونہون نے آپ کے نام بہیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت بردباری کی ہے۔

जानसीबुरुक

موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جیصاحب نے قریب آٹہہ سو مسلح آدمی قلعہ پپرونہ مین برا دار ...کاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگہ کی کہ اوس سے سخت عداوت رکہتے ہین بدنامی ہو جمع کر رکہے تہے اور رانی نے پیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ واقع قلعہ کو بہی کہیتڑی کو اپنے قبضہ مین لانیکا تہیہ کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو اس ارادہ سے باز رکہنے مین کوشش کی۔

पपरूना

رانا وت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتھہ لیجاوین قلعہ سے باہر جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور راون کے مسلح آدمی پہیرونہ مین منتظر حکم تھے۔

بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کہتری کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ رانا وت جی صاحبہ شہر جےپور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری کے بجز زیور رمرد انہ قلعہ مین سے جو شے اون کے دلمین آوے لیجاوین مگر کسی حالت مین پہیرونہ نجانے پاوین اور بلا منظوری راجہ صاحب جےپور سے کہین نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد اگست ۱۸۶۸ء باقیات جایداد جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہوتا ہے راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جب تک رانا وتجی صاحبہ جےپور مین جاگزین ہوجاوین اس معاملہ سے درگزر کرین۔

افسوس ہے کہ رانا وت جی صاحبہ نے ایفاء اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفائے اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر مین جو کہ مہیجر تہوربی صاحب نے ایک پہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تہا اور راونکے واسطے بھی موجود ہے اوتہون نے اپنی سواری شہر سے تہوڑی دور ٹہیرائی اور ایک ساہوکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ مہاراجہ صاحب اور راون کے اہل دربار ایسی معزز رانی کی بود و باش کیواسطے نازیبا سمجھتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب اپنی جایداد کا ادا کیا ہے اور نہ مہاراجہ صاحب کی تاکیدات پر کچھہ خیال کیا کہ اسطرح

شرط مقبول سنہ ۱۸۶۰ء اب باطل و کالعدم متصور ہے۔

سوائے اسکے راناوت جی صاحب نے اب بھی مجمع کثیر ملازمان پیردنہ مین رکھ چھوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنے کی تدبیرین کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ راناوت جی صاحب جیپور سے چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب سے اقرار کرلیا ہے بلکہ اونکی رائے ہین یہ مطابقت رائے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو یقین ہے کہ کھیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہورہا ہے فتنہ و فساد برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو تبلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور اور تند مزاج عورت سی جیسی راناوت جی صاحب بلاشبہ ہین یہ امید نہین ہے

نمبر ۲۷ ترجمہ چٹھی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بنام لفٹنٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ جیپور مورخہ مقام آبو ۱۴ اگست سنہ ۱۸۶۲ء۔

जीसमपीलारं

رپورٹ نمبری ۹۵ مورخہ ۲۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے برطبق وصول خریطہ راناوت جی صاحب کھیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی۔

اس رپورٹ مین جو کچھہ آپ کو مدنظر ہے میرا بھی عین منشا رہی ہے اور اسبات مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجھکو منظور رہین۔

اپنے مراسلہ اور میرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحب پر ظاہر کردین۔

نمبر ۲۸ خط کرنل الیٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۶ دسمبر

इलयट

سنہ ۱۸۶۴ء مقام اجمیر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ جنا بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق یہ آنکہ آپکا خط رقمزدہ ۲۶۔ اکتوبر بوسیلہ کپتان تہیلس صاحب

پولیٹکل ہوا ۔ سمرور و مبتہج کیا با ستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی تدبیر

ہیں بتقرر مدارس و تیاری سڑک آمدرفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہیں

از بس بہجت و شادمانی حاصل ہوئی ان تدبیرات کا یہی حصول ہے کہ آپکی

رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کریں کہ آپکے اس

طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرما وینگے۔

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ مورخہ ۲۱۔ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مقام اجمیر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ جنا بہادر راجہ کہیتڑی

بعد سلام و شوق بوصول نامہ مودت شمامہ رقمزدہ تاریخ ۵۔ ماہ حال کہ معرفت

کپتان بینین صاحب کے وصول ہوا اور بہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا

کی بہبودی میں بہت کوشش و پیروی فرماتے ہیں کمال خوشنودی حاصل

ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ

اسیطرح بالاستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی

ملاقات سے مسرت حاصل نکرسکوں مگر سرما آیندہ میں شاید اتفاق ملاقات

ہوجاوے امید کہ مخلص کو ہواخواہ صادق تصور فرماتے رہیں۔

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ مورخہ ۱۱- جون سنہ ۱۸۶۶ع مقام آبو -

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر والی کھیتڑی کو

بعد مراسم اشتیاق و سلام کپتان بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور رپورٹ

مشعر حالات انتظام ریاست کھیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ

سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف و ممنون ہوا ہے بدریافت

اس بات کے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سررشتہ جدید کہ سررشتہ سابق

سے بہت بہتر و برتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی -

واقعی رعایاے زراعت پیشہ کی اور اسی جہت سے کل مجمع عوام الناس

کی بہبودی و ترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹھیکہ دینے سے زیادہ کوئی

امر مخلل انداز و مضر نہین ہے اسواسطے اجراے سررشتہ بندوبست پختہ بہت

عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے

بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بھی کہ قرضہ زدگی

ریاست مین بہت کمی ہو گئی اور قرض خواہان ریاست سے کمال وفاداری

عمل مین آئی دوستدار از بس مسرور ہوا اگر وقت آیندہ مین بحسب اتفاق

قرض لینے کی ضرورت درپیش ہوگی تب آپ کی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا

اور انکشاف اس امر کا بھی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و

دیوانی کی شایستہ کچہریان و نیز شفاخانہ و مدرسہ جات مقرر ہوئے ہین

اور تعمیر سڑک مین بھی تغافل نہین ہے بلکہ مجھکو امید ہے کہ قرضہ ریاست

ادا ہو جانے پر آپ ترقی آمدرفت اشناسے ریاست مین زیادہ روپیہ

صرف کرینگے امید کہ مخلص کو دوست تر خیخواہ اپنا تصور فرماتے رہین ۔

यमहोवल
वेनन

۱۳۲ نقل رپورٹ کپتان ولیم ہوول بینٹ صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ جیپور
بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
محررخہ ۱۴ - مئی سنہ ۱۸۶۶ ع ۴۶/۴۲ بذریعہ چٹھی نمبری ۵۴۹۹ مورخہ ۹ - نومبر سنہ ۱۸۶۴ ع
مین نے آپ کو راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع
دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی مین بہت کوشش کرتے ہین اور اونکا
یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سررشتہ قوانین وضوابط
باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کرین اور باہم قوانین
مذکور اور عادات رعایاے ریاست کی موافقت پیدا کرین ۔
حال مین مین نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکہنے کا اتفاق ہوا
راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوئے اور کوٹ ہوکر
اپنی دارالریاست تک ساتہہ رہے اسطرح مجہکو اون تہذیب واصلاحون
کا جو میرے دورہ سالگذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہین بچشم خود معاینہ
کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سررشتہ تحصیل مالگذاری ہی ہے سابق
مین قطعات ملک ٹہیکہ دارون کو کہ زیادہ تر ساہوکار اور مالدار ہوتی تہی
اجارہ دینے کا دستور تہا مگر اب جسطرح میعاد ٹہیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ
طریقہ بہی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجاے اوسکے زمیندارون کو ذمہ ور
ایصال جمع اور اسطرح تشدد وزیادہ ستانی ٹہیکہ داران سے مامون
کرکے بندوبست سالانہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زرلگان اراضی بہت واجب

نظر آ یا سکتا سے علاقہ بھی علی العموم اس انتظام سے شادان معلوم ہوئے راجہ صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز امتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر اسکا حصول اچھا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کردیجاویگی۔

ریاست کہیتڑی کی جمع تشخیصہ و نیز مصارف سال حال فرد معطوفہ مین درج ہیں اور اس سے عیان ہے کہ للعہ سمات ۸ جمع حال اور اوس سال کی جمع سے جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بہ اختیار خود لیا اور ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہین ھے زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیار رئیس ہیں انتظام ہنا رکہے ہین اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ تشخیص سے لکہہ عہ سالانہ کا ہے اور ھے روپیہ اون وہہات کے کہ قرضہ فرنگی ریاست کے تنخواہین لگائے گئے ہین اسمین شامل ہوکر کل خرچ سے لکہہ ھے ہوتا ہے کہ آمدنی سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہوجاویگی مثلاً مصارف مودی خانہ تعدادی ھے سے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلا فروگذاشت سے صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہوسکتی ہے حساب مصارف ریاست کہیتڑی مین بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آنا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہای واقعہ اس ملک سے کوئی رئیس بھی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف ایسے صیغہ جات مفید خلایق کے کم سے کم اسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو۔

جسوقت قریب اختتام ۱۸۶۱ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی
حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھہ روپیہ کے قرضہ سے زیر بار تھی اور
قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ مین کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ
راناوت جی صاحبہ جنکی بد انتظامی کی اطلاع بارہا بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ مین
ہوتی رہی ہے انصرام حکمرانی کرتی تھین لیا گیا تھا راجہ صاحب نے بفور حصول
اختیار ممالک دفعتاً ادائے قرضہ ذگی ریاست کی تدبیر کی اور اس مراد سے
زر مطلوبہ قرض لینے کیواسطے معتبر ساہوکارون سے دادستد کرکے دیہات جمعی
[illegible] روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھہ روپیہ قرضہ
مین سے [illegible] روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا
جاوے گا۔
بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی راناوت جی صاحبہ کے جیپور جانے
سے پیشتر درپیش تھین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان زر کثیر رہتی تھین اور کاروبار
ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تھین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ
فتح سنگہ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی
کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی
دیہات تن ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجائے عمل معمولی روسا و راجپوتانہ
کے کہ عند الضرورت خرچ ساہوکارون سے بدعہد ہوجاتے ہین اون لوگون
کو کل جمع مشخصہ سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا
ہے اور کسیوقت مین بدر پیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

معاینہ اس حال سے بہی مجہکو بہت خوشی ہوئی کہ کہیتڑی مین واسطے تحقیقات مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی کے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین دایر ہوں ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکو نمین سے کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجہے جاتے ہین مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجہکو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر کر رکہے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ علم انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابونکا کہ تحصیل علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ قطعی اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے ۔

اونہون نے شہر کہیتڑی خاص مین دوا خانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے کہ مین نے بہمراہی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چہہ مریض اندرونی موجود تہے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تہا اور مجہکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بہی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد کرتے تہے اور دوا خانہ مین بہی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان دیہات گرد نواح و سکنا شہر کہیتڑی بامید حصول شفا ربجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان مقامات کو مقرر ہوئے برس روز سے کچہہ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صاحب نے رپورٹ ششماہی اول مراسلہ سب اسسٹنٹ سرجن مجہکو دکہلائی تہی اور اب

براہ مہربانی میرے پاس بھیجی کہ رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات معطوفہ نقشہ
ہذا ارسال کرتا ہون اور مجھکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت اس
امر کے کہ رئیس مثل راجہ صاحب کہیتڑی کے انصرام ایسے امور پسندیدہ مین
توجہ کرنے سے رفاہ خلایق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہون گے شفاخانہ و
دواخانہ کی فوایدرسانی کاحال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ
شماری حال ڈہائی ہزار باشندون سے زیادہ نہین ہے خود نقشہ جات سے معلوم ہوجائیگا
علاوہ صیغہ جات بالا کے راجہ صاحب نے تعلیم خلایق مین تغافل نہین کیا ہے اور
کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہر روزہ
آنے والے نوّہ طالبعلم ہین اور سنسکرت و ہندی و اُردو اور بعض بعض انگریزی
پڑہتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اُردو کی جماعتین ہین اور
قریب اسّی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالبعلمون کا
امتحان لیا اور اس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑہتے ہین البتہ بہت ترقی
کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلا فروگذاشت جاتے ہین اور
اور طلبا اکا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ
مدرسہ جاری رہے گا اور ترقی پاوے گا اور راجہ صاحب نے مجھہ سے ایسا
بہی کہا کہ عندالحصول موقع و ذریعہ چند دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات
مقرر کرینگے۔

بمُرور دو سال قرب وجوار کہیتڑی مین گاڑیون کا عنقریب بالکل گذر نہتہا
صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جاسکتی تہی

مغربی و جنوبی سمتین بالکل بند تہین قریب پندرہ میل تک راستہ پہاڑ ونیز
ایسا دشوار گذار تہا کہ مسافر پیادہ اور بیل گاوان پر بار مشکل اور دقت سے
گذر سکتے تہے اب وہان بہت اچہی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بلادقت
چلی جاوے تیار ہوگئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہوگئی
بندوبست پولیس بہی قابل اطمینان ہے البتہ راجہ صاحب کے انتظام مین
یہہ امر سد راہ ہے کہ اون کے ملک کے حصہ عظیم مین مفسد و سرکش مینہ اور
راجپوت کہ کل کم وبیش عادی غارتگری ہین آباد ہین مگر راجہ صاحب مابین
حدود اپنے علاقہ کے امن و عافیت رکہتے ہین و باستقلال تمام جد وجہد کرتے
ہین اگر گرد نواح کے راجپوت رئیس علاقہ شیخاواٹی کی بہی اسیطرح کوشش
کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ ڈکیتی و دیگر جرایم اس ملک کا جلد انسداد
ہوجاوے۔

الغرض راجہ فتح سنگہ صاحب ذاتی ذہین و ہوشیار ہین اور اپنی ترقی کا اور اپنے
ملک پر عادلانہ حکومت کرنے کا فکر رکہتے ہین اونکو اول سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد ہین کہ اونکی عافیت اور اونکی
ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد وپناہ پر کہ اوقات مختلفہ پر اونکو ملتی رہی
ہے منحصر ہے امید کہ چند اصلاحین جو اونہون نے کی ہین انکا ثمرہ بروقت حاصل
ہوگا اگرچہ ریاست کی قدیم اہلکارون کو تبدیلی اور نو طرز یان بمقتضا خاصہ طبعی پسند
نہین ہین اور اونکی یہہ خواہش ہے کہ کاروبار ریاست جسطرح پشتہا پشت گذشتہ
سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجہ صاحب کو بہت استقلال ہے اور

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور عمل مین لاوین اور جو کچھہ اونہون نے کر لیا ہے اوسکے دیکہنے سے امید ہو سکتی ہے کہ اسیطرح سب کچھہ کرینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کہیتڑی کی یہہ مختصر کیفیت آپ کو پسند ہو گی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی طبع راجہ صاحب کو لکہینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہو گی امید ہے کہ آپکی راے مین بہی باتفاق راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت و جرأت دہی ہین۔

نمبر ۳۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب آونرابل ولیم میور صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۱۵۹ مورخہ مقام شملہ ۳۱۔ جولائی ۱۸۶۲ع۔

آپکی چٹھی نمبری ۴۵۷ مورخہ ۱۱۔جون مع رپورٹ کپتان بینن صاحب متضمن بیان اینکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر و اہالیان کونسل کے اجلاس مین پیش کی۔

جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بینن صاحب سے کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی تمناے دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے۔

علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

میعاد بندوبست مین دس برس دیگر زیادہ کئے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
بہت خوش ہین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ مد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغہ جات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے۔
جناب ممدوح والمناقب واصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاخطہ سے نہین گذری ہے۔
اسواسطے جناب محتشم الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکہنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہیئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جےپور کے پاس بہیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر واصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بہی چند کلمات مفید بمطلب تحریر
فرمائے ہین۔
آپ کو چاہیئے کہ صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بہی کوتاہی نکرین کہ روساء و امراء راجپوتانہ سے طریقہ مستحسن
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین۔

نمبر ۳۳ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالےٰ

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر ممالک ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از صاحب ایجنٹ خود متعینہ راجپوتانہ تحریری مشتمل بر کوائف انتظام مشفق در ریاست خویش یافتہ بملاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بدوستی پرست ارشاد شد کہ آن مہربان را بیاگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وحقہ در امور مالی وبذور جہد وکوشش در اینکہ قرضہ ریاست زود مودی گردد موجب تحسین وعزت آن مہربان است وبخصوص وشوارع وشفاخانہا کہ تنہا آن مہربان زر کثیر داد بل ذات خود در ترقی گرفتن وسود مند بودن آنہا توجہہ وہمت بلیغ برگماشتہ اند ہرآئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل تحسین است وبندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل را الیقین کامل است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایائے خود باتوجہہ تام وانجاح مرام مصروف خواہند بود ونیز جناب ممدوح را امید است کہ بہ تبعیت حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از روسائے راجپوتانہ پیرو باشند وخاص خواہش سرکار با وقار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ برطراز د۔

نمبر ۳۴ تقریر جناب نواب معلی القاب سرجان لارنس صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند بہ دربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۱۱۔ نومبر ۱۸۶۶ء۔

اے مہاراجگان وراجگان وسرداران ۔ آپ سب صاحبان کو آج اپنے روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہون اور اس معروف شہر مین کہ

عالیشان عمارت تاج گنج ہے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبرآباد نام پایا ہے پایہ تخت تھا
نامور ہے آپ کے آنے پر مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچھا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ مقدسہ نام آور
آفاق فرمان رواے انگلستان و ہندوستان کا ویسراے ہوکر مجھکو چاہئے
کہ اتنے روسا اہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپکو اسواسطے مناسب ہے کہ مجھسے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچھ میرے مدنظر و خواہشین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور اسلوبی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکر و خیال و محنت کامل ہوسکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جو ضروری اوصاف سے بہی موصوف ہون کیونکہ اونہون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکھنے اور پڑہنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونہون نے اپنے اخلاف کو کہ اونکے بعد مسندنشین ہونے والے تہے
اچھی طرح پڑہایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذرجانے پر اوسکو بطور نیک و عقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جب تک زندہ رہتے ہین اون کے خیرخواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکہتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہو اصلی حال کہا جاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

ونیز سخاوت کے حاصل ہو قابل تعریف ہو سکتے ہین نصرت مند اور بہادرون
کا نام فراموش ہوجاتا ہے مگر دانشمند اور نیک رئیس ہمیشہ زندہ رہتے ہین ایام
جنگ وغدر ہندوستان سے گذر گئے اور امید ہے کہ پھر کبھی نہ آوین گے مگر
شاید روسا حاضرین مین سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
بہتون نے اوسوقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتھہ
سے حاکمون کے محل اور زمیندارون کے جھونپڑے بلکہ ہندو مسلمانون کی
پرستش گاہین مامون نہ تھین اوس زمانہ مین کل ممالک مورد تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تھی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانوین بمشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تھی مگر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کردیا ہے اب ملک ویران وبیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پہ دیہات آبادان اور
زراعت مالا مال پھیلی ہوئی ہین کل باشندگان باامن وعافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین —

مگر با وصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلاشبہہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بغور وتامل تحقیق کرتے ہین تو بجز اسکے کہ اب بھی ظلم وتشدد بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرایم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچھہ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکھتی ہے اوسیطرح تم بھی رعایا کو رکھو اور یہہ امر بجز حکام مالک
ملک دوسرے سے انصرام نہین پاسکتا ہے اور اون سے بھی صرف اوسی حالت مین

کہ اگر ہمیشہ خبرگیری و نگرانی کرتے رہین عیش و عشرت کے واسطے اونکو بہت فرصت
ہے بلکہ بعض کو اوس سے بہی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہ ہونے کسی صورت
دلچسپی کے درماندہ و حیران ہوجاتے ہین ہمدران حال بعض کی یہہ شکل ہے
کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع و تکرار اور
اوس سے زیادہ بیوجہہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضیع اوقات کرتے ہین
اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبرگیری ریاست مین غافل رہے تو اوسکو
یہہ توقع کسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجاے اوسکے اجراے مناسب کام
انجام دیگا حسن انتظامی کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر
نگرانی متواتر نہایت ضروری ہین اور اسیطرح عملہ پولیس مستعد و کارگذار
اور سررشتہ واجب الیصال مالگذاری بہی ضرور ہے تاکہ رعایا امن و عافیت
سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہوسکین واسطے تربیت لوگون
کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بہی مقرر کیے جاوین
شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلایا ہے بموجب اوسکے عمل
کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا
ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپسمین بلاشئی
کیواسطے بحث و تکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ و درجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن
اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت افضل
و عاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپسمین اونکو مقابلہ کی
بہت گنجایش ہوتی —

भोपाल

जावरा

सीलमौ

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرایم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بہی ہین جنہون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور مین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ اور بیگم صاحبہ بہوپال کا نام لیتا ہون نواب غوث محمد
خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجہکو ازبس رنج وقلق ہوا ہے
کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند وسخی حاکم تہا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ جسکی عمر نوے برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچہا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کہیتڑی علاقہ جے پور کا بلحاظ حسن انتظامی ریاست
بمراد آگہی خاص وعام بابت تحریرات باضابطہ اعزاز واکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن ولیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرکے کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بہی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرأت وترغیب
دیجاوے زمانہ سابق کے شاہان ورؤسا کو اپنے ملک مین راستہ
جاری کرنے کا کچہہ خیال نہ تہا وے اکثر مقامات دشوار گذار اور تقریب
ناقابل رسائی پر رہتے تہے اور اونکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتی تہی کہ اون مین سے باہر
نکلنے کو بہت بہت کم ہوتی تہی اور اگر کہین جاتے تہے تو سپاہی ودیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتہہ ہوتا تہا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا اونکی
خاطر پر گمان بہی نہین ہوا تہا اور اگر کبہی ہوتا تو محض غیر ممکن متصور ہوکر

موقوف رہتا اب روساے ہندوستان اپنے ممالک سے فاصلہ دور دراز
پر جاتے ہیں جس مقام پر جاتے ہین کچھہ تامل نہین کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہو گئے ہین کہ اپنے ملک کے طول وعرض وطول مین سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہین اور بعض نے ایسے کام مین سال بسال زر کثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بہی اون کے نمونہ کے بموجب
کاربند رہین —

سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء کی رپورٹ مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون رپورٹ
۱۴- مئی سنہ ۶۶ء کے لکہا ہے کہ باوصف بدنظمی وابتری حالات شیخاواٹی
کے کہیتڑی کے علاقہ مین بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاواٹی کی
دیگر ریاستون سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کہ نو طرزی کے مخالف ہین تحسین و آفرین کے لایق ہے صاحب سکرٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جے پور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگہانہ مین بہی مدرسہ جاری کیا ہے
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اوس
نے علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹہاکرون کو جنہون نے شورش کر رکہی تہی ضامن
کر لیا ہے اور وارداتون کا انتظام کر دیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بدانتظامی راناوت جی صاحب کا بخوبی عوض ہو جاییگا
گا —

سنہ ۱۸۶۷-۶۸ء مین کہیتڑی کی آمدنی سے لکہہ ... کی ہوئی یہہ کسی قدر

سال گذشتہ کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہیں ہوئی ایصال مالگذاری کہتہ بھی کی برابر اور کسی جگہہ
غیر تحقیق وہ مشکل نہیں ہے سرزمین رگ۔ سنانی و قدرتی خواص مخصوص
نشیب و اطی سے آبپاشی عقتہ مرا نیہ غیر ممکن ہے اس سبب سے پیدا وار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی و بیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمینداروں کے حق
مین بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے کہ عین ضرورت کے وقت مین
بارش کی قلت رہی عین فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتون سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ شاید
ہر ایک رئیس ایسا نکر سکے جمعبندی مین دس فیصدی کی بلکہ بعض جا پر
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکارون کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے مین کوشش کی گئی اسطرح سمجھا
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو ے لکھہ ... جمع ہوجاتی - یہہ مصیبت
کم نہوئی تھی اور ایسے وقت مین حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے کمال دانشوری و فیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لایق تحسین و آفرین ہین اور یہہ اون تدبیرون
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور جو اونکی ریاست اور رعایا کے حق مین بہت مفید ہوئی ہے سرپلٹلکا

ریاست ہٰذا۔ خرچ سے لکہہ ہزار ہوا ہے سال گذشتہ مین لکہہ ہزار تہا
اسمین اکثر محکمہ جات کی تخفیف بہت ہوئی ہے۔

اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل سررشتہ تعلیم و حفظان صحت
و تعمیرات مفید عام کی بقدر ہزار مین سال گذشتہ مین ایک ہزار خرچ ہوئے
ہین باوصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کا بدون کہ جہان براہ واجب
ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کو تہیا رہین خوش انتظامی سے
ایک لاکہ کی کمی ہوئی اور کل سررشتہ جات ریاست مین بہت کفایت اور
دور اندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل
جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ اسوار ۱۹۳ پیادہ میزان
۲۹۹ کس ہین۔

صدر کہیتڑی مین ہی اوسکی جمعیتین جابجا بحسب ضرورت موقع تقسیم ہوئی ہی
ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کہیتڑی و کوٹ پوتلی کے
میون مین ارتکاب جرایم کے جو سابقاً بکثرت ہوتا تہا کمی ہوئی ہے ڈکیتی
وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر شیخاواٹی کے دیگر رئیس
بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل واردا تین
بند ہوجاوین۔

اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین
اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین
اون مین ۲۳۰ طالب علم ہین وے انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت

चिड़ावा

پڑھتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑہائی جاتی ہین
ان ممالک مین اجرائے تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی
ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلبار و انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی
مین دئے جاتے ہین اور ریاست کے عہدون پر نوکر کئے جاتے ہین چنانچہ
پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوئے ہین تعلیم نسوان بہی جاری ہے
راجہ ہمہ تن کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین
ہے رفع ہو کہیتڑی کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ
آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے ہیضہ مین تقسیم ادویات و معالجہ
مریضان مین اون سے بہت فایدہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور
تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض
نہ مرے۔

عدالتین بہی مقرر ہین اور بہت فائدہ پہونچاتے ہین اونکی کارروائی انگریزی
عدالتون کے ضوابط پر ہے مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات
رعایا کے ہدایت نامہ سمجھا جاتا ہے۔

دیوانی کی کارروائی مین ممالک بے آئین کے قواعد پر بوجہہ سادگی و موافقت
کے عمل ہوتا ہے اور قانون حد سماعت بہی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات
فوجداری ۶۱۳ فیصل ہوئے ہین اونمین سے ۶۸ کا اپیل ہوا ۱۷۲ مجرمون کو سزائے قید
ہوئی اور ملاسے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۲۷۸ مقدمات فیصل ہوئے
اونمین ۵۸ کا اپیل ہوا ۳۴ اجراے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسایش پچاس قیدیون کے

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۲۶ قیدی رہے صفائی وخبرگیری خورونوش اچھی رہتی ہے
اور سڑکون کی تعمیر ودرست کی مشقت لیجاتی ہے۔
سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر
تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے
فی الحال وہ تبدیل آب وہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا کوہ منصوری پر گیا
ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری
وظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر شتۂ انتظام مین سستی ہے ان سب
مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بفور حصول
صحت واپس آوے گا ہمدران حال اوس نے انتظام ریاست کا بندوبست
کردیا ہے بہ نسبت دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف
ہوئی ہے نقص زمین وذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور
دو سال گذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔
بندوبست سالہ کے انقضا سے پر جسکی میعاد ستمبر گذشتہ مین منقضی ہوگئی
بندوبست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے
لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات ملک کیا جاویگا۔
جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور
ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی
تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین
اون مین ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

کی گئی ہیں۔ دوسرے اصولوں کی واسطے یہ ضروری سمجھی گئی ہیں بہت سے لوگوں کی [illegible]
معاملات تیار کی گئی ہیں بعد ازیں تعلیم و طبی [illegible] معاملات میں بھی [illegible]
کام جاری تھا ہی۔

خلاصہ رپورٹ [illegible] یہ ہے کہ افسوس ہے کہ [illegible] سے [illegible]
سے [illegible] اور [illegible] تجارتی و [illegible] ہوتی [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible]
اس حالت میں ریاست کا [illegible] [illegible] کو [illegible] سے [illegible]
سال میں [illegible] آمدنی نہیں زیادہ خرچ ہوا [illegible] سبب [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible] کی مصارف میں [illegible] حساب
ریاست [illegible] ضروریات کی [illegible] میں زیادہ [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مختار [illegible] [illegible] و [illegible] صاحب [illegible] روپیہ
لوگ اچھا سمجھتے تھے ولیکن یہی [illegible] کی مصارف خواہ مخواہ
زیادہ ہوتی تھی جس سے ریاست کو بھی بہت نقصان ہی [illegible]
[illegible] ہو گیا ہے اور [illegible] میں [illegible] [illegible] نام [illegible]
موجود [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible]
صاحب کی [illegible] تو [illegible] بہت افسوس میں [illegible] کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی درمیان نااتفاقی ہی [illegible] [illegible] کہ [illegible]
[illegible] ہیں کرتا ہی اور [illegible] [illegible] ہی کہ [illegible] [illegible]
[illegible] ہی اور [illegible] [illegible] [illegible]

صدر مدرسہ بطور خانگی و باضابطہ سرکار کا ... نگرانی میں تعلیم ہوتی تھی اس سے تخت
کو علم و ہنرمندی کا شوق ہوا ہی اور آج تک صدر مدرسہ ابتک ہی —
[illegible] میں راجہ فتح سنگھ کا انتقال ہوا اور جای اوسکی سرت سنگھ
خلف [illegible] جسکو راجہ فتح سنگھ نے قبل انتقال منتخب کیا تھا مسند نشین ہوا
راجہ سنگھ کی مسند نشینی سے ست [illegible] میں مہاراجہ صاحب نے اوسکو
[illegible] منظور کیا و [illegible] مسند نشینی پر [illegible] لیا و تا بالغی
[illegible] کی ریاست میں انتظام بکارندگان [illegible] کو مفوض کیا —
[illegible] میں [illegible] نصب [illegible] ایسی ہی [illegible] سنگھ
[illegible] ریاست مالامال ہوگا [illegible] مرحوم کی انتقال [illegible]
[illegible] بفضل اللہ [illegible] کا قرض [illegible] تو قصبہ [illegible]
[illegible] خال کے مصارف [illegible] ہی [illegible] جلد
[illegible] ہوگا [illegible] مسند نشینی [illegible]
[illegible] طاہر اللہ [illegible]
[illegible] ہوشیار و خوش وضع [illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] دربار کی [illegible] ہوشیار و خوش [illegible]
[illegible] تا بالغی [illegible] مقرر کیا ہی مگر [illegible] تا بالغی کا کام
[illegible] مستقل ہی کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] حرف [illegible] خاص ہی [illegible]
[illegible] تعلیم کا [illegible] اور [illegible]

صدمے سے تک جیسور میں انگلند بیرٹھا تا جا بیٹھی ہے تاکہ وہ آئندہ اپنا کام کرنے
کے لائق ہو

عدم بندوبست کے سبب میں نہ صرف شفاخانہ کو شہر کی بیرونی سطح پر ہو ڈاکٹر نوازش علی
اور انتظام میں خوبی بنسبت سابق کے رضا صاحب ڈپٹی کی وار کو صدر ہوتی
اور شفاخانہ کا خاص علاقہ تھا مگر اب نئی شفاخانہ جات علاقہ جیسور ڈاکٹر صاحب
انجمن سے متعلق رہیں اور ڈاکٹر صاحب موصوف کام کی نگرانی کا بھی
روپیہ سالانہ ملتا رہا

لنڈن میں جہاں مسٹی بینٹ میں ... انتظام سے کام اور کھیتوں کی خرابی بھی
ہیں سالہا میں ... ان کی ... اور دونوں باہم نزاع
ہوا اور اس کی بعدم موجودگی میں ضلع کی آمدنی نہیں اور کھاتوں میں محنت
زائد سے بچنے کی جانب مسٹر جیسور تک گئی تھی نیز کھاتوں کی اجرا میں سب سے
زیادہ بالی خارج کرنے کی مشکل ہی زوال ہونے کی صفائی کی سطح پیمانہ سے نکلنے کی
تھی اور گزرانی سے وہ سرکار وسیلے علاقے کی دیگر مشکلات میں
محض انتظامی اور صوبے بندی سے یہ مشکلات رفع ہو کر کھاتوں سے
آمدنی ریاست میں اضافہ ہو سکتا ہے لگان کی ضرب ... دینی سے اور
بندوبست انتظام کی بابت خالات باطل تھی اور ملکی بھی نہیں تھی کی آمدنی
وخرچ کا صحیح حال دریافت ہو یا صورت مستقل رہا کہ صفات سے دریافت ہو
... سے ماہ میں تمامی اپنے لالہ ... جمال الدین صاحب کی جو راجہ کے ملکی بھی
مساری جا رہا ہے کی آمدنی ہونے تک انتظام خرچ کا حال بھی تحقیق ہو

قریب تین لاکھ روپیہ کی بہادر ور دشتہ الوس خرچ لالہ صاحب
ازیں لالہ اجیت لال صاحب [illegible] ادائی قرضہ کیواسطی علحدہ کئی گئی صاحب اجنٹ سکھ
و دانی بیسمہ حاکم تھی کیواسطی جیسلمیر میں آیا اہلکاران مفصلہ ذیل انتظام ریاست
کیواسطی مقرر ہوئی بماہ ستمبر منتظم و مختار ریاست منشی بدھ بخش محصل
لالہ [illegible] منتظم عدالت [illegible] رفیق فوج و تعلقات [illegible]
منتظم کارخانجات ان اہلکاروں کی انتظام سی کام اچھا ہوا اور حسب
گنجایش ریاست قرضہ ادا ہونی لگا

تحت نشینی مہاراول جیسلمیر و اس ریاست کی مدت سے خصوص راجہ
فتح سنگہ مرحوم کی زمانہ میں رنجش تا این حال کی وقت تک بالکل موقوف
ہوئی اور روابط مابین راج جیسلمیر اور اس ریاست کی حد بندی اور اتفاق
و موافقت راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار جیسلمیر کی سختی سی ظہور میں
نہ آئی تھی قائم ہوگئی [illegible] باہم اعتبار ہوگیا ہی اور حکومت کی اختیارات
و طرز حفاظت [illegible] عظمہ سرکار انگریزی کی نسبت جو [illegible]
رہا تھا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی کی ایسی سرکشی کی بابت [illegible] مسند نشینی
معاف کر دیا ریاست کی حق میں نہایت اچھا ہوا اور [illegible]
متعلقین ریاست نہایت [illegible] گذر [illegible] جیسلمیر میں
رہا کرتی [illegible] ریاست میں اچھی لیاقت حاصل کی

[illegible]

سنہ ۴۲ء میں سنگرور میں سب سرخط فساد و ہر بیاسو دیش رتن سنگھ کی والدہ راو
راجہ لچھمن سنگھ کی قتل و وفات اپنی آنکھوں سے دیکھ کر رونے لگی اور اپنی جاگیر میں
لے گئی۔ دیگرون اور ملک کی مالک رام سنگھ کو دی تھیں خود وہ بیرون
وہی جاگیر میں رہی سنہ ۴۳ء میں سرکار کی رو سے ملک کا انتظام کیا
سب بھی کسی نے اختیار نہیں کیا وزارت ... تک رہا
سنگرور میں جس زمانہ تک کہ لم ہولی کی نزول مسند ... صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ
کی جگہ ... صاحب موصوف نے ... کی اور اون کو تبدیل کرنے کا حکم
دیا جیسور کی فوج صاحب کو ... کی سنانہ سنگرور کی حملہ میں
فوج سنگرور کی مدد کو بھیجی گئی ... تک سنگرور کا ... آخر
فتح ہوا اور راجہ کی بانو ... مسلمان دو ہلکہ سنگھ و جوالہ سنگھ
بھوپال سنگھ میں فوج کشتہ سے ... مذکور راجہ کی سپاہی میں
شکر رہتے ہون کی لشکر سے سپاہیوں کی مدد کی نہیں دو ہلکہ سنگھ
جو فوج سکھا ... میں رسالدار رہتا تھا ہو کا ... کی
لڑکی کو لیجانے کی غرض سے اوس کے گھر پر حملہ کرنے
کی جرم میں اول محبس گردہ میں قید ہوا تھا
جوالہ سنگھ و بھوپال سنگھ کو بلتو ... کی جگہ
... بار ... ہو گئی تھی محبس گردہ پر ... تک
حملہ کر کے دو ہلکہ سنگھ کو نکال لے گئے ... کو لوٹ لیے
ملک کو ... اور ... سنہ ۱۸۵۶ء تک ...

جب ... روپیہ کہ پہلے روز تقسیم خواہ کے واسطے اپنا لوٹ لے گئی انعام
کار و ... سنگہ علاقہ جودہ ... گرفتار ہو کر ... کی مہاراجہ صاحب کی ...
ہوا جوار سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہ ہونے کی وجہ سے رہائی
پائی علاقہ ... میں ... نہ ہوا اور سنہ ۱۸۴۶ میں ... نہال سنگہ اور ...
بیاہ ہونے کی ... میں ... سنہ ۱۸۵۰ میں راجہ ... سنگہ
... والا ... ہمیر ... سنگہ ... سال ... [illegible]
راجہ ... سنگہ کی انتقال ہوا ... رانی ... حاملہ تھی اوسکی
... میں ... رانی ... سنگہ ... حاصل کی نسبت
... سنگہ کی ... ہمیر ... سنگہ
کو کبھی ... قبول ... سبب ... کی ... [illegible]
... سنگہ قبول کر لیا ... حسب رواج ... سنگہ کا آنہ
... سردار ... سنگہ ... اور ...
... سنگہ ... لڑکا ... نہ ہو ... اوسکی اصلیت میں
... رہی

۱۱ مارچ سنہ ۱۸۷۰ کو ... میں راجہ ... سنگہ کا انتقال ہوا ...
... سنگہ ... [illegible]
... سنگہ ... [illegible]
... لوگ ... رضامند ... سرداران ...
... کی موجودگی ... مسند نشینی کی وقت اوسکی عمر پانچ

سال کی بھی تھا کہ شیام سنگھ نے جو کہ خاندان سے کسی کا دعوی مسند نشینی کا کیا تھا
مگر بعض لوگوں مہاراجہ صاحب کا رئیس ریاست ہونا بعد چند مدت قرار دیا اور راجہ
سے رئیس کی مسند نشینی منظور نہیں ہوئی کیونکہ یہ کہ اگرچہ باوصف عدم ثبوت
و اشتباہ ایک عرض مسند اور دعویدار لوگوں کی مہاراجہ صاحب نے مادھو سنگھ کی
بیٹے ہونے پر کچھ اعتراض نہیں کیا تھا مگر چونکہ سرشت ہونے کی نذرانہ مسند
نشینی لینا جائز نہیں سمجھتے والوں کی اول بجوانہ دستور قدیم اپنی ریاست
اور رواج خلاف کی اوسکی ادا کرنی میں عذر کیا تھا مگر آخر کار جب مہاراجہ صاحب
کی باجرای اشتہار عام اپنی عمل کو بعین رئیس و جاگیرداروں سے نذرانہ
مسند نشینی لینے کا عام قاعدہ جاری کر دیا ملند سنگھ منتظم سرکاری نے بھی منظور کیا
اور لوگی دو لاکھ روپیہ زر نذرانہ بغیر منظوری میں ادا نہ ہوتا پائے گا
بعد رئیس کی مسند نشینی منظور ہوئی راو راجہ مادھو سنگھ کی نابالغی کی سبب
سے انتظام ریاست ٹھاکر ملند سنگھ کے ہاتھ میں ہے یہ شخص بہت ذی لیاقت
و لائق بھی کام بہت اچھی طرح کرتا ہے رعایا بھی خوش و آسودہ حال ہے ریاست
کی جمع خرچ کا حال خاطر خواہ درست ہے اور ابتری و بدنظمی کہ ملک
میں تھا ولی کے حسن انتظام میں سنبھل گئی مطلع ہونے سے اہالیان ریاست کی نیک
نیکنامی ہے ملند سنگھ کی کپتان کولٹ صاحب سے انسداد وارداتوں ڈکیتی
و غارتگری کا قرار کیا تھا ادنی سے زیادہ انتظام کیا ہے بہت کار
گزاری تحسین و آفرین کے لائق ہے ۔
رئیس مطلب کا ذہین اور اوس کی معلوم ہوتا ہے اوسکی تعلیم ہوا سے

بنارس سے طلب ہو کر استاد مقرر کیا گیا اور ہوسٹل کا ناظم بھی کیا لیکن
جنوری سے رخصت ہو گئے مہاراجہ صاحب نے اسکول کے کاموں سے
زیادہ تعلیم کی تاکید کی تھی ۔

سنہ ۱۸۶۴ء میں حضور کی اپنی علاقہ میں غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول معاف
کر دیا اور جمع تصدیقات قحط سنہ ۱۸۶۶ء میں بہت مدد کی ۔

سنہ ۱۸۶۷ء میں سرکار رنجیت سنگھ کی انتقال سے گروہ انتظام ریاست میں ملکہ
کا شریک تھا سنگھ کا بہت نقصان ہوا اور مہاراجہ کی راستبازی کی علاوہ
تعلیم و تربیت اپنی شاگردوں کی ریاست میں خدمات مقرر کیں
اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ء میں نواب لبرائی صاحب بہادر میں لفٹنٹ گورنری ہوتی
تب مہاراجہ صاحب پٹیالہ و نگر سردار شنجاوالی راجہ صاحب سنگھ نتیش
مستعد بھی ہوا تھا اور بیڈ صاحب کو لیشن الجنٹ کی تاریخ میں سنگھ کا دورہ
کیا وہ لوگ ترقی کی امتحان میں معلوم ہوا کہ راز رحم ہوشیار وہیں بھی شاگرد انگلستان
دیوبند رام وحشت سنگھ نے اقدام کار ریاست کی میں بہت تجربہ کا سر مخفی
کار گذری میں زمانہ قحط میں رعایا کی پرورش و خبرگیری اچھی ہوئی رعایا کو خوش
و عاری اقبال اور لکھنؤ کی مصیبت زدہ رعایا سے بہت بھتہ تھے البتہ سنگھ کو
دربار لفٹر مدرسہ عادات و شفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی
کھینچی کا سا دعوی نہیں تھی مگر مدد و لست تعلیم و معالجہ حسب طاقت و طبیعت
باشندگان چھکی فائدہ کثیر رسانی ہوتا ہی اچھا مگر سبب نہیں اور جب خیال کیا
جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بندوبست کی بابت کم تجربہ اور سختی

نہین ہے اور روپے اوسکو جسقدر ہے اوس سے زیادہ کرکے دکھایا
نہین چاہتے ہین تو زیادہ تر تعریف کے لایق ہے پرگنات کے مدرسون
مین کہ بکثرت ہین صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا اوستاد ۱۴۲ لڑکون
کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اُردو کا بہی شہر مین ہے راجہ کی
تعلیم اچھی نہین ہے اوسکا اوستاد بنارس کالج کا طالب علم اور ظاہرا
خوش رویہ اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچھی طرح نہین پڑہا سکا ہے وہ
شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہین پڑہتا ہے اور واقع مین اوسکی
ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کمتر ہے
اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پر تربیت پانا بہت مشکل ہے اور تدبیر
اوسکی بجز تعلیم میو کالج اجمیر کے اور کچھہ نہین ہے ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۱ء کے جمع وخرچ
مین ریاست کی آمدنی بقدر دو لکھہ ۔۔۔ ہزار اور خرچ دو لکھہ ۔۔۔
درج ہوا مگر سیکر کی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکہہ متصور ہوئی ہے اور اس
خوش انتظامی کے زمانہ مین یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی ۔

بساؤ

۲۸ - ستمبر ۱۸۶۵ء کو ایجنسی جے پور مین ہمیر سنگہ ٹہاکر بساؤ کے انتقال اور
چندر سنگہ خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سور جگڈہ والہ کی مسند نشینی کی خبر
پہونچی راج جے پور نے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سور جگڈہ کی جاگیر
قرق ہوکر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

ڈونڈلود وچند دیگر اشخاص دعویدار ہوئے جے سنگہ کہتا تہا کہ ٹہاکر متوفی نے پیشتر مجہکو متبنی لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی شہادت اوسکے حق مین بوجہہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی - راج جیپور کو چندر سنگہ کے متبنی و مسند نشینی ہونے پر کچہہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتہہ لیا اوسکا نذرانہ بہی بقدر چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہو گیا ۱۸۶۹ء مین چندر سنگہ سردار ہوا اوسکی عمر بائیس سال تہا -

پاٹن تورا واٹی

پاٹن مین بہت ابتری و بدنظمی رہتی ہے راؤ کے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین بسبب قلت معاش و محتاجگی کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطر خواہ انتظام نہین کرسکتا ہے خود راؤ بہی مجرمون کی پناہ دہی اور اعانت کرتا ہے اور مال مسروقہ و مغروقہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راؤ پاٹن نے جمیعت سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے تعاقب و گرفتاری مجرمان مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے اوسپر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا -

اونیارہ

اونیاره کی ریاست راج جیپور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہان کی
سرزمین پیداوار وسیرابی مین راج کے عمده ترین حصص مین سے ہے مگر ریاست
بے انتظامی وابتری سے نہایت زیر بار ومقروض ہے ایک دفعه ساہوکاران
قرضخواه ریاست کو بالعوض قرضه دیہات کے جمع مقرر کردی تہی مگر راؤ راجه
سابق نے ابتدا سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضه کرلیا تاہم ریاست
کی آمدنی مین کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نه رہا ساہوکارون نے
جے پور مین نالش کی مگر راج بہی حیرت مین تہا که کیا کرے اور حسب عادت جبتک
اور تدبیرون سے کاربراری ہوسکے سختی نہین کیا چاہتا تہا راؤ راجه فتح سنگه
رئیس سابق محض ناخوانده تہا اوسکو کام کرنے کی نه لیاقت تہی اور نه خواہش
فضول خرچ وبدرویه اور شراب وغیره نشون کا ایسا عادی تہا که اوسکے
قوائے دماغی ضعیف ہوگئے تہے انجام کار ۱۸۶۹ء مین اوسکا انتقال ہوا اور
بجائے اوسکے سنگرام سنگه که بعمر نوسال تہا مسند نشین ہوا دربار جے پور نے
دولاکہه روپیه نذرانه لیکر اوسکی مسندنشینی منظور کی رئیس کی نابالغی مین انتظام
ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل۔
ٹہاکر لچہمن سنگه دوبله کا - چنی لال - ٹہاکر باگہه سنگه بلاس پور - ٹہاکر گلاب سنگه پلوده
بالابخش چودہری - مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل پیش نظر
آئی که ریاست کے ذمه پانچ لاکہه روپیه کا قرضه تہا اور اوسکے اداکرنے کیواسطے
صرف ڈیڑه لاکہه روپیه کی آمدنی تہی اور ریاست کے مصارف کثیر مزید بران
شرکا کمیٹی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے چنی لال

दोवला
बिलास पुर
पलोदा

جو کل پنچون مین سب سے زیادہ لیٔق اور کارکن تہا مر گیا اور پہر وہی ابتری و خرابی پہیل گیٔ مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائی نہوتی اس ریاست مین بہی لیٔق و دیانت دار آدمی کا ملنا تو دشوار تہا مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اوسکے مخالف و سدراہ ہوجاوین ـ

رئیس کی تعلیم و تربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جےپور کالج جس نے کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا مصاحب و استاد مقرر ہوا اور ۱۸۸۲ء مین اوسکی کلچی پور ماتحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ آمدنی ہوجاوے ـ

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکہمی چند راد ہاکشن متہرا والہ کی بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہے کہ ۱۸۶۸ء مین بدرستی ضروریات قحط لیا تہا اسی اوسمین سے بہت تہوڑا ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چندسال کے واسطے بالکل ملازمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین سفوض کردئے جاوین کہ اونکی آمدنی اصل و سود کے تمام و کمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

यूनिवरसिटी
इन्ट्रेंस
किलचीपुर

بالعوض پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جےپور کے کہ بکثرت باقی ہے رئیس دیہات علاقہ کو ملازمان سیٹھہ صاحب کے سپرد کیا چاہتا ہے کہ وسے ہی انتظام کرین اور وسے ہی راج کا خراج داخل کیا کرین اور بطور کفالت اپنے عہد کے تمسک بہ اقرار اس امر کے کہ تا وقت ادائے تمام و کمال قرضہ اوس پہ عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے۔

مہاراجہ صاحب نے معزز اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کرکے اون سے اسلوبی انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو طلب کرکے مدرسہ ٹہاکران واقع جےپور مین داخل کیا اور اہلکاران ادنیاء مین سے کوئی کام کے لایق نکلا تب مجبور راج سے لیئق و ہوشیار شخص کو انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا۔

دوسری فصل

کشنگڈہ

کشنگڈہ کے شمال مغرب اور شمال مین جودہ پور کا ملک اور مشرق مین جیپور کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب مین بہی ضلع اجمیر واقع ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکہہ آدمیونکی اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکہہ پچیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قلیل

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط مین جنوب سے شمال مغرب کیطرف
پہاڑ پہیلا ہوا ہے البتہ ملک کے پست حصص کی زمین مزروعہ ہو سکتی ہے
کہ اونمین پانی سطح زمین سے قریب ہے صحرائی پیداوار کہ زیادہ تر تہور ہے
بدنما و بیفائدہ ہے اس ریاست مین قصبات مفصلہ ذیل ہین۔

کشنگڈہ لب سڑک آگرہ و اجمیر واقع ہے وہان راجپوتانہ کی سرکا ری
ریل کا سٹیشن ہے شہر کے اندر مہاراجہ صاحب کا محل بہت مضبوط اور
عالیشان عمارت ہے اوسکے گرد عریض آثار کی بلند فصیل ہے محل سے ملحق
وسیع تالاب ہے اوسمین باغ ہے شہر بہت بڑا ہے اور عمارتین پختہ اور
بلند مگر اکثر شکستہ ہین قریب آٹھ ہزار باشندون کی آبادی ہے عرض
بلد شمالی ۲۶-۳۳ طول بلد مشرقی ۷۵-۴۹-

روپ نگر اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین اور رجے پور سے
۶۱ میل جنوب مغرب عرض بلد شمالی ۲۶-۷ طول بلد مشرقی ۵۵-۷۴

سروار نصیر آباد سے ۲۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی
۲۶-۵ طول بلد مشرقی ۷۵-۸-

فتح گڈہ اجمیر سے ۳۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی ۲۶-۱ طول
بلد مشرقی ۷۵-۱۰-

تاریخ

کشن سنگہ نے کہ راجہ اودے سنگہ والی جودہ پور کا نوان بیٹا تہا بعوض
ارتکاب قتل بادشاہی سے خود اختیار رئیس ہونے کی اجازت حاصل کرکے

चोर
रूपनगर
सरवार
फतहगढ़

سنہ ۱۶۱۲ع مین کشنگڈہ کی ریاست بنائی تہی جب راجہ گج سنگہ والی جودہ پور نے شہزادہ خورم عرف شاہجہان کی حریص تدبیرون مین جو اوس نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہین شریک ہونے سے انکار کیا تب خورم نے اوسکے معتمد مشیر گوبند داس بہاٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبند داس نے بہی بجز راجہ گج سنگہ اور بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجہکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس وفاداری کی علت مین خورم نے راجہ گج سنگہ کے چچا کشن سنگہ کے ہاتہہ سے گوبند داس کو قتل کرایا اور کشن سنگہ کو علیحدہ ریاست قایم کرنے کی اجازت دی کشن سنگہ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی یادگاری بخشی کشن سنگہ کے تین خلف شیش مل - جگمل - بہارمل ہوئے اونکے بعد ہری سنگہ اور اوسکا بیٹا روپ سنگہ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اونکے زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہین اٹہارہوین صدی کے اخیر مین جو افراط و تفریط ہوئی اوسمین شریک ہونے کیواسطے یہہ ریاست بہت چہوٹی تہی بلکہ قلت ملک و نقص زمین ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئین کیونکہ اسمین شک نہین کہ اس ریاست سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون نے جو مدت تک خراج نہین لیا اوسکا سبب صرف قلت ریاست تہی مگر سنہ ۱۷۹۰ع کے واقعات نے راجہ کشنگڈہ کو اعمال خلاف خیرخواہی وطن سے مشہور کردیا سنہ ۱۷۸۶ع مین جودہ پور کے راٹہوڑ اور جے پور کے کچہواہون نے مرہٹون کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

शेषमल
जगमल
भारमल

تونگا
پاٹن
میڑتہ

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض ۱۷۹۰ و ۱۷۹۱ء مین پاٹن
اور میڑتہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڑھ کا رئیس
بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچہ
اپنی بہبودی و بہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہپور سے
انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائی کے حقوق واجب
غصب کرنے سے باز رکہا تہا میڑتہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر
تسلط کر دیا اور صرف کشنگڈہ کا دغاباز رئیس اس عام مظلومی سے محفوظ رہا۔
بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۸ء کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس
عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہکر
مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس و ریاست سے عہد و پیمان
نکرے اور کسی سے نزاع و تکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے
اور عند الطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی
طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک متصور ہونے کی
کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ
کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہوگیا کہ گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن
مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا
چاہتی ہے اور اس خیال سے سنہ ۱۸۲۵ء مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ
کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہوسکتا

تب رضامند ہوکر واپس آیا پہر اوس نے سمجہا کر سرداران ریاست کی نوکری برا
واجب نقد مطالبہ سے مبدل ہو سکتی ہی مگر کوئی کفالت نہ تہی کہ زر نقد ادا کرنے پر بہی
وے نوکری کرنے سے معذور رہینگے اسواسطے اونہون نے براہ اقطاعات انکار
کیا بلکہ ٹہاکر فتح گڑہ نے بالکل خود سری و اختیار کی کہ سرکار انگریزی سے جاگیردار
ریاست قرار دیا جاوے اطاعت حکم مہاراجہ کی بہ ہدایت کی مہاراجہ نے اونکی سزا دہی
کے ارادہ سے فوج تعینات کی مگر جو نہ دیوانگی مین ایک خانہ ان تہو
کے لقبی بادشاہ کے دربار و استغاثہ کرنیکے واسطے پہر دہلی کو بہاگ گیا اور
وہان خیال منصب مثل دربار شاہی مین موزہ پہن کر جانیکا قیمتًا حاصل کرنے
مین مصروف ہوا ادہر ان حال کشنگڑہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بہرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بہی مدد لی ٹہاکرون نے بہی
کوٹہ سے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اس سبب
سے قرب و جوار کے علاقہ انگریزی مین بہی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ جو اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹہاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکرے گا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہوکر ٹہاکرون سے عہد و پیمان
کیا جاوے گا اس ہدایت نے اوسکو ششدر کر دیا اور وہ یکایک دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مفسدون پر
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے رویہ سے ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہمقوم باغیون پر
حملہ کرنا منظور نہ تہا ایک ایک کرکے سب علیحدہ ہوگئے اور پہر سب نے متفق ہوکر

دارالحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیرسن لڑکے
کو مسند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بہاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست
اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹہیکہ دینا چاہا مفسدہ ٹہاکرون نے بہی سرکار مین
استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر
وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک بہ اہتمام پنچایت
ہوتا رہے تو کچہہ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سردارون کے درمیان
عہد و پیمان ہوا مگر شرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ
دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بہیجا بدرجہ
لاچاری سردارون نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بہی منظور کیا کہ مہاراجہ
صاحب جودہپور فیصلہ کردین مگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ
امر سرکار نے منظور نہ کیا سردارون نے ولیعہد کو مسند نشین کردیا اور
کشنگڈہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب
نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرطین
قرار پاگیئن اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ
کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان صلح و
اتفاق رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم
نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ۱۸۳۲ء مین اپنے
خلف مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین
چلے گئے اور تاحیات خود ے ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ۱۸۳۹ء میں

اونکا انتقال ہوگیا اور مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب مسند نشین ہوکر راج
کرنے لگے مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب نہایت خوش اخلاق و نیک سیرت و ضابطہ
منتظم ہین ریاست کا کام خود کرتے ہین اور کل متوسلین و رعایا ریاست
اون سے بہت خوش ہین اور ایسے لئیق و سخی و دردمند حاکم کے تحت حکومت
مین رہنے کے نازان ہین مہاراجہ صاحب ریاست کا کام کرنے سے نہ کبہی
خود سیر ہوتے ہین اور نہ دوسرے شخص کو انصرام کار مین غافل ہونے دیتے
ہین اونکی تدبیر مین بڑا وصف یہہ ہے کہ بہ پابندی دستور قدیم پردیسی
اہلکار کو نوکر نہین رکہتے اس راج مین کوئی شخص علاقہ غیر کا رہنے والا نوکر
نہین ہے دوسرے قدیم رسم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت ملازم کی اولاد کو
وقت تولد سے معاش ملتی ہے —

डिकसन

کرنل ڈکسن صاحب نے ضلع اجمیر مین آبپاشی کیواسطے تالاب بنوائے
اون کے ذریعہ سے پیداوار ملک مین اضافہ ہوکر سرکار اور رعایا دونون
کا فائدہ ہوا ہے اس سے مہاراجہ صاحب نے آگاہ ہوکر اپنے علاقہ مین بہی
تالاب تعمیر کرائے سنہ ۱۸۶۰ء لغایت سنہ ۱۸۷۰ء تک ۲۳ تالابون کی تیاری مین ۸ لاکہہ روپیہ
خرچ ہوا اور اونسے لاکہ بیگہہ اراضی کہ بغیر اون کے غیر مزروعہ رہتی سیراب
اور مزروعہ ہوگئی مہاراجہ صاحب اپنی اس تدبیر کے جس سے ریاست و رعایا
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے بہت نازان ہین اور واقعی نازان ہونیکا موقع
ہے کیونکہ بغیر اضافہ آمدنی اور کفایت خرچ کے ممکن نہ تہا کہ کشنگڈہ کی ریاست
اوس زیرباری کی جو تالاب سانبہر کے بقبضہ سرکار انگریزی آنے سے ہوئی تہی

متحمل ہوسکتی سانبہر کی نمک بمقدار کثیر کشنگڈہ کے علاقہ مین ہوکر باڑوتی کو جاتا تہا
اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تہا جب سے سانبہر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بہرتی موقوف ہوگئی اور اوس کے
محصول کے بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڈہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ اسکے نووہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڈہ مین ہوکر جاتا تہا مگر اس ستیا
کا موقع دیکہنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تہوڑا سا پہیر کہانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بہی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا نووہ کا نمک یہان
ہوکر گذرتا ہے اور اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے -

नोवह

آمدنی وخرچ ریاست

سنہ	آمدنی	خرچ
سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ع	دو لکھہ [illegible]	
سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ع	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible] ۱۰ ر ۳ پائی
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ع	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ع	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ع	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ع	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ع	دو لکھہ [illegible] ۶ ر ۴ پائی	دو لکھہ [illegible] ۷ ر ۶ پائی

معمولی	ہرجہ ریل
دو لکھہ [illegible] ا ر	[illegible] ۵ ر ۴ پائی

جمع وخرچ سنہ ۱۸۶۹ء — یک لکھہ [illegible]

مالگذاری	سایر	مالگذاری دیہات جاگیر زنانہ وموضع سہاوپور جیب خاص सेहाबपुर
[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ

لکھہ [illegible] ۳ پائی

مصارف خاص مہاراجہ صاحب	مصارف فوج وملازمان	خیرات
[illegible] ۱۵ پائی	[illegible] ۶ پائی	[illegible]

عمارت وکارخانہ	بخشش وانعام	مصارف متفرقات
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۲

جاگیرات زنانہ ڈیوڑہی

[illegible]

سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین [illegible] سرکار انگریزی سے بابت اوس معاوضہ نقصان کے ملا ہے جو سرکار نے بالعوض اراضی درآمدہ سڑک ریل ومحصول راہداری اموال تجارت تاریخ اجراے سڑک ریل سے بحساب بیس ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور فرمایا ہے ریاست مین ایک دار الضرب ہے اوسمین اشرفیان اور

روپیہ تیار ہوتا ہے اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے ۔

اس ریاست مین بڑا معاملہ مہاراجہ صاحب اور ٹھاکر فتح گڈہ کی نزاع
ونااتفاقی کا تہا کہ سنہ ۶۲ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع
کا آغاز سنہ ۴۸ء سے ہوا تہا اور موجبات یہہ تہی طرز حقیت جایداد و
فتح گڈہ روابط ومدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹہاکر فتح گڈہ مہاراجہ
صاحب کہتے تہے کہ فتح گڈہ بہی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے وہان کے
ٹہاکر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے
وہ ہرطرح سے دربار کا ماتحت و محکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے
کہ ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے ۔

اور ٹہاکر کہتا تہا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ وخودمختار
ہون میری جایداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو بطور
حصہ راج کے ملی تہی کہ اسوجہہ سے مجہکو مہاراجہ صاحب سے ہمسری اور
دربار مین گدی پر برابر بیٹہنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے مخالف
وپیچدار دلائل وتنقیحیں ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد
ملی تہی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور عند الطلب
جواب دیا کہ گم ہوگئی ہے اصل یا نقل کچہہ بہی نہ مل سکی اور اوسکے نہ ملنے کے
متناصین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کرسکا اگرچہ ٹہاکر کی
خود اختیاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض پوچ تہین مگر
اسمین شک نہین کہ جب سے یہہ ٹہکرات کشنگڈہ سے علیحدہ ہوئی ہے اونکو

حقوق و عزت اعلےٰ درجہ کی ماتحتی کے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے بہر نوع فائق
ہین رہتے ہین کل حالات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹھاکر کیساتھہ
بہت بردباری و احتمال سے پیش آئے ہین اور انھون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے کہا
کہ ٹھاکر کی بدچلنی و گستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہرطرح سے
اپنے خاندان کا چھوٹا بہائی سمجھتے ہین اور جیسے اس قسم کے لوگون کی عزت و توقیر
ہوتی ہے ویسی ہی کرتے ہین اور راستنا ٹھاکر کے اس دعوی سے کہ ہماری برابر گدی
پر بیٹھیں اوسکے حقوق و عزت کو بلا پر سردار اعظم ریاست ملحوظ رکھتے ہین۔
مگر چونکہ ٹھاکر نے بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹھنے کے
کسی امر کو منظور نہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دی کہ تمہارا دعوے
محض لغو ہے تمپر فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام و خواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے
دربار کے خیرخواہ و وفادار ماتحت ہو کر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو
اختیار ہے کہ بزبردستی وسرکو بی اطاعت کرا وین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی
مہاراجہ صاحب بہ آسانی کر سکتے ہین۔
اگر بلحاظ کمسن ہونے ٹھاکر حال کے و نیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تہوار
وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب
کو سمجھا دیا کہ خاص اس ٹھاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری
رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دے کر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا
انتظار کیا جولائی ۱۸۷۳ء مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر
ہوا کہ ٹھاکر فتح گڈہ چھہ مہینے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمتمین

حاضر ہوکر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹہاکر سے جو اوسوقت تک مطلق خود اختیاری کا دعوی کرتا تہا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کی بہ آسانی تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید مجبور مہاراجہ صاحب اوسکو سزا دیکر اطاعت کرا دین اور اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی طلب کرنے کی ضرورت ہوئی ۔

مہاراجہ صاحب نے ٹہاکر کے ادائے فرائض کیواسطے تاریخ یکم فروری مقرر کی مگر اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہہ تہا کہ کسی قدر فوج انگریزی بیشتر سے مستعد و تیار رکہنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بہت پیش و پس سے آخرکار ٹہاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے واسطے پیشتر سے تجویز ہوا تہا اوس پر آکر بیٹھ گیا جون ۱۸۷۰ء مین اس ٹہاکر کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا بعمر ۱۲ سال جانشین ہوا ۔

ریاست کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچہا ہے چوری و غارتگری وغیرہ کی واردا تین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ و قاعدہ کی پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہہ و کوشش کام کرتے ہین اس سے حقرسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی جان ومال کی خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے ۔

مہاراجہ صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر سولہ سال اور دوسرے بعمر بیس سال ہین تعلیم و تربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اور فارسی کے اونکو انگریزی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

عادتین اونکو گمراہ نکردین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار ولئیق ہونگے اس راج مین ۷۳-۱۸۷۲ء مین پچیس مدارس صرف دیسی زبان کے تھے ۷۵-۱۸۷۴ء مین تین جدید مقرر ہوکر کل اٹھائیس ہوگئے اون مین پڑھائی بہت اچہی ہوتی ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنیکا مدت دراز سے اقرار کرتے ہین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ صاحب روپیہ کی قلت کا عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ ابتک انگریزی پڑہنے سے تعصب رکہتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعایا کے خلاف مرضی ہو نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب موقع و وقت عمل کرنے کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہیے یقین ہے کہ وے ضرور بندوبست کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف کارخیر مین بڑی فیاضی اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونہون نے قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین زرکثیر دیا ہے۔

تیسری فصل

LAWA لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تہا اوس واردات کی وجہہ سے جسکی پاداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک سے علیحدہ ہوکر ایجنسی جے پور سے متعلق ہوگیا سنوات گذشتہ مین آمدنی وخرچ علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین۔

سنہ	آمدنی	خرچ	باقی	فاضل
سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع	سمہ عسہ	لعہ سالہ للعہ	.	سمہ سالہ للعہ
سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع	سمہ مالہ للعہ	سمہ مالہ للعہ	.	للعہ ۱۲ر
سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع	صمہ مالہ عسہ ۵ر۶ پائی ۲	الہ مالہ عسہ	سمہ لمالہ سہ ۵ر۶ پائی ۲	.
سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع	للعہ لامعہ لعہ	الہ مالہ سہ	سمہ سالہ عسہ	.

جمع و خرچ سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ع

مالہ للعہ سہ

مالگذاری	بوم و محصول	جرمانہ	متفرقات	قرضہ
الہ لمالہ عسہ لار	صمہ مالہ عسہ ۱۲ر	سہ ۸ر	مالہ معہ ۲ر	سمالہ

خرچ

سمہ مالہ للعہ

پائیگاہ یعنی طویلہ خرچ	مصارف ریاست	تنخواہ سپاہ	رسوڑہ
مالہ سہ	صمہ مالہ عسہ ۱۲ر	سالہ للعہ عسہ	لمالہ عہ ۱۰ر

سایر خرچ	خیرات	تعمیر منارہ ہای سرحدی	تنخواہ وغیرہ وکالت ایجنسی جیپور
عسہ	للعہ معہ ۴ر	سمہ مالہ عسہ	سالہ عسہ

متفرقات

مالہ للعہ سہ ۴ر

قلت آمدنی اور کثرت خرچ کی ۱۸۶۹ء مین ایسی تھی کہ باوصف عدم ادائے
بقایاے کثیر خراج کے سالانہ صرف مصارف روزمرہ کیواسطے قرض لیا گیا اور
بقایاے خراج لغایت ۱۸۶۸ء بدین تفصیل تھا۔

واجب الطلب سرکار انگریزی بعد علیحدگی ٹونک سے	واجب الطلب ٹونک
[illegible]	[illegible]

مراسلہ ۷۔ اگست ۱۸۶۹ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پولیٹکل ایجنٹ صاحب
ہاڑوتی کو لکھا تھا کہ اگست ۱۸۶۸ء کے مقتولون کی پنشن خراج لاوہ واجب الطلب ٹونک
مین سے وصول کیجاوے مگر لاوہ کی زیر باری سے اس حکم کی تعمیل غیر ممکن تھی اسواسطے
بسبب عدم وصول اوسکے مبلغ [illegible] دو قسطون مین خزانہ ایجنسی سے دیا گیا
جیسا لاوہ والے ٹھاکر کا حال خراب ہوا ہے راجپوتانہ مین چھوٹے سے چھوٹے کسی ٹھاکر
کا بھی نہوا ہے اگر اوسکا سرکار انگریزی سے تعلق نہوا ہوتا اور واقعات باعث
تعلق رحم و افسوس کے لایق نہوتے تو اوسپر سرکار کی توجہ کیونکر ہوتی اب اسوجہ
سے تحقیق ہوا کہ قتل اور قحط سے اوسکا کسقدر نقصان ہوا ہے کہ گھورسے تعداد
سابقہ سے بقدر چہارم رہگئے اور ہل اور مویشی دسوین حصہ سے بھی کم رہگئے سیاست
قرضہ سے ازبس زیر بار تھی خرچ آمدنی سے زیادہ تھا اور قرضہ بلکہ اوس کے
سود کے ادا ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔
رفع زیر باری کیواسطے روپیہ کی مدد دیگئی اور برادران ٹھاکر سے جنہون نے
مقابلہ آرائی ٹونک کے خرچ مین شریک ہونیکا اقرار کیا تھا ایفاے اقرار کرانا
تجویز ہوا۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین سمہ ۵ ۲ پائی ۲۱۲۴ روپیہ جمع خرچ ریاست سے پس انداز ہوا اور مالیت ۱۴ آنہ ۹ پائی
حسب نوشت اقرارنامہ برادران بوجہہ مصارف مقابلہ آرائی ٹونک وصول کیا گیا
اوراوسکے سوا ساڑہے تین سو من غلہ پیداوار خریف کا فروخت کرکے زرقیمت
قرضہ مین ادا کیا گیا منجملہ دو تالابون کے جو تجویز ہوئی تہی ایک تیار ہوگیا اور اوسکے
ذریعہ سے بنجر اراضی مزروعہ ہوگئی صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ جےپور و ہاڑوتی نے
مراتب مفصلہ ذیل کی تحقیقات کی۔
اوّل - دعوی ریاست ٹونک بابت نذرانہ تعدادی چار ہزار روپیہ جسکا تصفیہ نہین ہوا تہا
دوم - تعداد و واجبیت قرضہ برادران ذگی ٹہاکر۔
سوم - ذمہ وری برادران ٹہاکر بموجب نوشت معاہدہ مذکور۔
چہارم - ترمیم پنشن وارثان مقتول ہنگامۂ ٹونک کہ اسباب مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی نے ریاست ٹونک کو بہی لکہا۔
سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین سمہ ۲۱۲۴ روپیہ خرچ سے پس انداز ہوا اگر بند شکست نہوجاتا تو اس سے
بہی زیادہ پس انداز ہوتا ٹہاکر کا بہائیون پر مصارف مقابلہ ٹونک کا دعوی تہا
وہ بہ تعداد سمہ روپیہ قرار پاگیا اسمین سے سمہ وصول ہوگیا خزانہ
ایجنسی مین سمہ ٹہاکر لاوہ کا امانتاً جمع ہوکر بندوبست ادائے قرضہ کیا گیا کاغذات
تحقیقات قرضہ ذگی لاوہ جو باسند غائب صدور حکم مناسب پیشگاہ گورنمنٹ مین
بہیجے گئے تہے اون پر بعد منہائی رقومات غیر مشتبہ کی منظوری ادائے سمہ زرقرضہ
کے بذریعہ حکم یکم اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ء صادر ہوئی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے رفع زیرباری
اور ادائے قرضہ سے سبکدوش دیکہکر افزونی پیداوار مد ڈیڑہ ہزار روپیہ ایک بند

کی تعمیر کے واسطے منظور کیا۔

۱۸۷۵ء میں قرضہ کا صرف نوسو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام وکمال ادا ہوکر ریاست ٹونک سے خراج کی بابت فارغخطی لیگئی تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی۔

ٹونک سے علیحدہ ہونیکے بعد ۱۸۶۹ء مین ٹہاکر اوہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا تھا مگر بلحاظ زیر باری ریاست ملتوی کیا گیا تھا ابالیصال اوسکا ازسر نو شروع کیا جاوے۔

ٹہاکر کے مصارف خاص کیواسطے بوجہہ تنگدستی روپیہ بہ تعداد قلیل مقرر کیا گیا اوسمین اضافہ کیا جاوے۔

بنظر ترقی پیداوار تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے مگر قلت آمدنی سے التوا مین تہین توجہہ کامل کیجاوے۔

ہمدران حال کپتان جیکب صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور شروع کرنے کیواسطے اجازت دی۔

ٹہاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہے وہ اونکی عافیت وبہبودی مین بہت کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کار ریاست مین بہت مدد دیتا ہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور اسلوبی امور ریاست مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکر گذار ہے فقط

تمت

بقلم ہیچمدان فرذرہ بیمقدار کمترین محمد علی منصرم مطبع مفید عام آگرہ

تقریظ کتاب وقایع راجپوتانہ از طرف مطبع مفید عام آگرہ

جو شخص دنیا مین آکر پچھلے واقعات اور زمانہ گذشتہ کے حالات سے واقفیت حاصل
نکرے اور اس نمایش گاہ عالم کو چشم عبرت بین سے نہ دیکھے وہ مثل اوس نابینا کے ہے
جو بزم چراغان مین جاے اور اوسیطرح بلا معائنہ کیفیات واپس آئے علم تاریخ
محک تجربہ ہے اور افزونی عقل کا ذریعہ علم تاریخ وہ علم ہے جس سے ہر شخص کا دل
صورت جام جم اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے یہی علم ہے جو ہزارون برس کے
پچھلے واقعات آنکھون کے سامنے لاکر دکھا دیتا ہے اگر شعرا و مورخ گذشتہ حالات
کو قید تحریر مین نہ لاتے تو بہت سے آدمی دنیا کے حالات سے بیعلم رہجاتے ربع مسکون
مین وہ کون سی ولایت یا جزیرہ ہے جسکی کتب تاریخ کا عالم مین ذخیرہ نہین
کشور ہندوستان کے ہر ایک شہر کی ایسی مفصل تاریخ جس سے ہر جزو کل کی
ماہیت معلوم ہوجاے مختصر یا مطول نظر نہین آتی علی الخصوص تاریخ راجستان
جو کشور ہندوستان کا ایک بہت بڑا زرخیز حصہ ہے اوسکی کوئی تاریخ اردو
زبان مین ایسی ماقل و دل جسمین ہر ایک ریاست کے اگلے پچھلے مفصل حالات
شرح و بسط کے ساتھہ مندرج ہون آج تک تصنیف نہین ہوئی تھی الحمد للہ کہ
اندنون اوسی جامعیت کے ساتھہ یہہ کتاب نایاب مسمی **وقایع راجپوتانہ**
جو تین حصون مین منقسم ہے جناب عالی مناصب والا مناقب گوہر درج بلاغت
اختر برج فصاحت گل سرسبد شیرین زبانی بلبل گلزار شیوا بیانی باوضع و
باوقار مشہور نزدیک و دور جناب بابو **جوالا سہای** صاحب عدالتی راج

بهرت پورنے اس حسن ترتیب کے ساتھہ تصنیف اور تالیف فرمائی ہے کہ تمام راجستان کیواسطے گویا ایک آئینہ سکندری ہے جو تمام حشو و زوائد سے بری ہے جس ریاست کا حال لکھا ہے اوسمین کسی قسم کا رطب و یابس بیان باقی نہین رکھا ہے مثلاً تعداد جاہاے پختہ و اقسام زمین وکیفیت اجناس پیداوار وحال اقوام مختلف وآمدنی وخرچ ریاست وعہود و مواثیق باسلاطین سلف و باسرکار انگریزی وتعداد اخلاف راجگان وطرز حکومت وحالات جنگ وجدال وتعمیرات مفید عام وخاص محلات وغیرہ جسکی ترتیب اور خوبی بیان اور حسن تقسیم مضامین معائنہ کتاب سے معلوم ہوسکتی ہے غرض کہ سمندر کو کوزہ کے اندر بہر دیا ہے اور بحر ذخار کو ایک قطرہ کے اندر کردیا ہے —

آن را کہ سرے بہ نکتہ دانی است　　　داند کہ چہ ریزش معانی است

مختصر یہہ کہ یہہ کتاب راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کے لیے ایک آئینہ حقیقت نما ہے اور تحقیق مین سراسر معتبر وصحت انتما جو بیان ہے مدلل اور جو حال ہے مفصل کہین انگریزی رپورٹون کا ترجمہ ہے اور کہین خاص تحقیقات کا تکملہ احکم الحاکمین اس جنس گران مایہ کو مقبول طبائع خاص وعام کرے اور مصنف کا دامن آرزو گوہر مراد سے بہرے این دعا از من و از جملہ خلائق آمین فقط

بعونہ تعالے کتاب وقایع راجپوتانہ در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی بماہ جمادی الثانی ۱۲۹۵ہجری مطابق ماہ جون ۱۸۷۸ء بپیرایۂ اختتام در رکشید +

غلط نامہ جلد اول [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	چیرتی	[illegible]
۲۰	۱۱	پانی	[illegible]
۲۳	۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۶	۷	خالق ہو	[illegible]
۱۷	۱۷	یورو پاشر کو	[illegible]
۳۱	۶	[illegible]	[illegible]
"	۱۳	ہندوستان فتح	ہندوستان کی فتح
۱۲۷	۶	[illegible]	[illegible]
۳۴	۶	مقرر کی تعیین کے موجب	[illegible]
۳۰۵	۸	گہوسانی	[illegible]
۴۴	۷	جنگ اور	[illegible]
"	۱۱	سمجھتا جاتا ہے	[illegible]
۴۹	۱۶	پشتر	پیشتر
۴۹	۱۰	[illegible]	سلوم
۵۶	۱۲	۱۲ ۶۶	
"	۱۵	چوغطہ	چغتائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٨	٩	اربیچہ	اُورچہ
〃	١١	〃	〃
٧٣	١	دوناداہار	درونادہار
٨٥	[illegible] ٢	عہدنامجات	عہدنامہ منجانب
١٠٧	١٩	بموجب وراثت	بموجب تبنیت کہ جو اصل ذریعہ ترکہ حسب قاعدہ شریعت وراثت
١١٢	٢	ملحق الریاستون	ملحق السرحد ریاستون
١٣١	١٩	نمبر	نمبری
١٣٥	١٥	سنہ ١٨٧٥ء ہیجر	سنہ ١٨٧٥ء مین ہیجر
١٥١	١٧- بیشی	٢	٣
١٥٢	١٧- میزان	١٠٣٨٢-٣-٣٦	١-٣٩ ٧٣-٣٥
١٦٩	٥	مکانت	مکانات
١٧٠	١٠	نا ندی	ناندسی
١٩٠	٢	اوتی سے	اوسے
١٩٣	١	عہدہ	عمدہ
١٩٥	١٥	اجمیر مین تاراج	اجمیر کو تاراج کیا
٢٠٠	١١	ٹیکاف	مٹکاف
٢٠١	٩	دہلی سے مغرب	دہلی سے جنوب مغرب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۵	۱۲	اور بڑے ہیں مثل شیراز کے انگوروں کے خوش ذائقہ....	اور مثل شیراز کے انگوروں کے بڑے اور خوش ذائقہ......
۲۰۸	۱۵	اولاد میں ہیں اور سجادہ نشین ہیں	اولاد میں اور سجادہ نشینوں میں
۲۲۵	۱۷	پروہتوں کی و بہاٹوں کی..	پروہتوں و بہاٹوں کے....
۲۶۸	۶	والی میواڑ...........	والی مارواڑ..........
//	۸	اسی خاندان........	اس خاندان........
۲۶۹	۵	اوسی نے...........	اوسینے..........
۲۷۵	۹و۱۰	رتن کے گانون........	آہن کے گانون........
۲۷۶	۱۹	شہرونکی.........	شہر کی..........
۲۹۲	۲	جانوہ..........	خانوہ..........
۲۹۹	۶	اوتر آئے.........	اوترا ہے.........
۳۰۱	۴	رانادوم..........	رانا امرا دوم..........
//	۱۲	اتفاق وحدیت.......	اتفاق و احدیت.......
۳۰۵	۱۸	منگولی........	سنگولی........
۳۰۸	۲	سید ہا سادہا......	سید ہا سادہ......
//	۴	آصول.........	حصول..........
۳۱۴	۱۹	مگھیا........	موگھیا........
۳۲۹	۱۰-۱۱	گانو رہنا.......	گانو کا رہنا.......

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱	۱۵	منع کر دیا ہے	منسخ کر دیا
۳۵۲	۱۶	[illegible] ہیں	[illegible] ہیں
۳۶۵	۶	عمل جراحی کا ناکامیاب	[illegible] کامیاب
۳۶۰	۱۴	آزادی	ارادی
۳۷۰	۱۳	ستوقی	سنوفی
۳۷۳	۱۷	چونگل لال	چنگن لال
۳۷۷	۳	شخص انتظام	شخص کو انتظام
۴۰۷	۱۵	پیدا کیجاتی ہے	پیدا کیجاتی
۴۱۳	۱۲	بگھیل	بگھیل
۴۱۴	۱۹	حاشیہ	ذیل
۴۲۱	[illegible]	پرورشش	پرورشں
۴۲۳	۱۹	اوسی سے	اوس سے
۴۲۶	۵	[illegible]	پیدا رسی
۴۴۸	۱۵	[illegible] ہیں	[illegible] تھے
۴۶۹	۱۱	شروع کر دیا	شروع کرایا
[illegible]	۱۳	پیچ [illegible]	پیچ حال
[illegible]	۱۱ و ۱۲	تیس سو چالیس	تین سو چالیس
[illegible]	۱۹	عوض ملا ہے	عوض نہ ملا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱۶	۵	کافی نہو	کافی ہو
۵۲۰	۸	قزاین	قراین
۵۲۳	۳	ریجنٹ صاحب	ایجنٹ صاحب
۵۴۰	۱۰	۳- مارچ سنہ ۱۸۱۶ء ۹ - مئی سنہ مذکور تک	۳- مارچ سنہ ۱۸۱۶ء سے ۹ - مئی سنہ مذکور تک
۵۵۱	۵	ٹیٹ صاحب	ٹیٹ صاحب
۵۵۲	۱۳	سنہ ۱۸۱۶ء کو کوئی	سنہ ۱۸۱۶ء کوئی
۵۵۷	۶	سنہ ۱۸۴۳ء	سنہ ۱۸۲۳ء
۵۶۰	۱۹	تا خشکی	تاکہ خشکی
۵۶۲	۴	پیچیدہ ہین	پیچیدہ ہے
۵۶۲	۱۳	جہیل	جھیل
”	۱۷	دون	دونون
۵۶۴	۲	سبا سے	سبب سے
۵۸۵	۱۴	سوا سے	سوار
۵۹۰	۱ و ۲	سارقان وجرانہ ونذرانہ	سارقان ونذرانہ
”	۱۰ و ۹	دانشمند ہے	دانشمندی
۶۰۶	۶	جہیل کے کنارہ	جھیل کے کنارہ
۶۱۱	۵	دو میل فاصلہ پر	دو میل کے فاصلہ پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱۴	۶	پسر کشن کے	پسر کشن کے ....
۶۱۷	۸	کونتس	کونتس ....
۶۲۵	۵ و ۶	حاصل کیا، ورادنکو منظور رنہوا	حاصل کیا منظور رنہوا ......
۶۲۶	۱۶	دوم بجے سنگہ کی ماں سنے	دوم بجے سنگہ۔ تیجے سنگہ کی ماں نے
۶۳۴	۱۳	چوہون نے ضبط کیا	چوہون ضبط کیا ....
۶۳۷	۵	غلم	علم ....
۶۴۳	۱۰	زمانہ حکومت	بزمانہ حکومت ....
۶۴۳	۱۹	اسیطرح فیروز	اسطرح فیروز ....
۶۴۴	۱۵	تونگڈ	تونگہ ....
۶۴۷	۶	فروخ	فروغ ....
۶۴۸	۲	۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۱ء مین	۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء کو ......
۶۴۹	۵ و ۶	عمداً	عموماً ....
۶۶۰	۵	مقبول العموام	مقبول العوام ....
۶۶۳	۱	بچھڑی	بچھیرے ....
"	۴	شیخ کی	شیخ مجد کی ......
۶۶۴	۹	ٹون کرن	ٹون کرن ....
"	۱۴	قبضہ مین ہے	قبضہ مین تھے ......
۶۶۵	۱	رائمل	رایسل ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶۹	۱۸	فی ہن اور رمال	فی من ایک سیر اور رمال
۶۷۱	۲ و ۳	کہنڈیلہ بابت	کہنڈیلہ کی بابت
۶۷۷	۱۱	پیدار	پیداوار
۶۷۸	۷	مقام مین اونکے	مقام مین اونکو
۶۸۶	۱۹	وہان سے پہونچتے	وہان پہونچتے
۶۸۷	۷	سادہانیون نے	سادہانیون سے
۶۸۷	۱۵	صاحب کوان ریاستون	صاحب کو کہ ان ریاستون
"	۱۸	کہی کا معاوضہ	کمی کا معاوضہ
۶۹۲	۵	دہونکل سنگہ کو ملی	دہونکل سنگہ ملی
۶۹۳	۱۱ و ۱۴	خوشحالی داروغہ	خوشحال داروغہ
۶۹۵	۱۷	محمد شاہ خان پہر قلعہ	محمد شاہ خان پر قلعہ
۶۹۶	۱۹	وطن کو	وطن کو گیا
۶۹۷	۱	تکلیف	تکلف
۶۹۸	۱۰	یا تو پٹہان	پانچ سو پٹہان
۷۰۰	۱۶	بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا	بچکر پچاس سوار بہی لیکر بہاگا
۷۰۱	۱۳	بہاٹیون	بہائیون
"	۱۹	بارگیردار	بارگیر
۷۰۵	۱۳	سانبہر مین ہے	سانبہر پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰۹	۷	متروک	متبرک
۷۱۷	۹	گوبند نامی	گوبد نامی
״	۱۷	ازحد راضی	ازحد ناراض
۷۱۹	۷	مدت	مدد
۷۳۸	۵	مخروجی	مجروحی
۷۴۰	۱۲	دیوارون پہ ہوکر	دیوارون پرسے
۷۴۱	۱۱	مودگی	موجودگی
۷۴۵	۷	زمانہ	زنانہ
۷۵۶	۱۰	رسمیات بطریق	رسمیات وطریق
۷۵۸	۶	بیاگ	تیاگ
۷۶۱	۱	واپس کردیا گیا	واپس کرایا گیا
۷۶۶	۱	اور کام کرنے کی	اور نہ کام کرنے کی
۷۷۴	۱۵	جو آمدنی	ہوا آمدنی
۷۸۱	۱	راے سے متفق	راے سے پورا متفق
۷۹۴	۱۰	مقرر ہوئے	مقرر کیے ہوئے
۸۰۵	۱۶ و ۱۷	کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو	کونسل کی راے مین اگر کمیٹی اس کام کو
۸۰۷	۱۴	پچھمن سنگھ کا وکیل عہد ایجنسی	پچھمن سنگھ کا وکیل تھا عہد ایجنسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱۶	۱۳	دیجاتی ہین	دیجاتی ہے
۸۲۸	۲	گہاٹناگون	گہاٹنا کون
۸۳۰	۵	ٹہنکہ	پہکہ
۸۳۴	۱۴	کوشش کا نتیجہ ہے	کوشش کا ہے
۸۳۶	۵ و ۷	سینسکرت	سنسکرت
۸۴۱	۸	طمعہ برقی	لمعہ برقی
۸۴۳	۹	تجار	نجار
۸۵۳	۴	کلکتہ کی اسقدر	کلکتہ کی کہ اسقدر
״	۵	مختلف تین	مختلف ہین تین
۸۵۶	۱۴	سٹرک کے وقت سے	سٹرک کے شروع کے وقت سے
۸۶۰	۲ و ۳	اطلاع ہوئی تہی	اطلاع ہوتی ہے
״	۱۱	پہونچا گیا	پہونچایا گیا
۸۶۸	۱۴	سپرنٹنڈنٹ	سپرنٹنڈنگ
۸۷۱	۸	انگریزہ کی اوسکی	انگریز کی کہ اوسکی
۸۷۵	۷	ڈاکٹر صاحب ہسینڈ صاحب	ڈاکٹر ہسینڈ صاحب
۸۸۲	۴	پناہ دینے کی	پناہ دینگے
۸۹۴	۳ و ۴	خدمت جلدو	خدمت کے جلدو
۸۹۷	۶	دیافت	دریافت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰۰	۱۳	میجر ٹرن بل صاحب	میجر ٹرن بل صاحب ......
۹۰۳	۶	دار لامارت	دار الامارت ....
۹۰۹	۱۱	نشان از معاملہ	نشان زر معاملہ ......
۹۱۱	۶	صاحب نے ارشاد	صاحب ارشاد ....
۹۱۲	۲	متعین ہوتی ہے	متعین ہوتی تہی ......
"	۱۷	دسمبر سنہ ۱۸۴۹ء	دسمبر سنہ ۱۸۲۹ء ....
۹۱۸	۱۳	رہی تہی بہادون	رہی تہی بہادون ......
۹۲۰	۵	طامس ہدری صاحب ...	طامس ہدرلی صاحب ...
۹۲۰ / ۹۲۱	۱۹ / ۱	حکم ہوا کہ مرسل ہو	حکم ہوا کہ نقل روبکار خدمتمین صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے مرسل ہو...
۹۲۲	۱۸	قلعہ کو بہی کہتیٹری	قلعہ کہتیٹری کو بہی ......
۹۳۰	۱۹	مراسلہ	مرسلہ ....
۹۳۱	۶	زیاہ	زیادہ ....
۹۳۴	۱۷	عمل کرتے ہین	عمل کرتے رہین ......
۹۳۸	۳	متشکل	تشکل ....
۹۴۰	۳	طول وعرض وطول مین ...	طول وعرض مین ......
۹۴۱	۱۹	مفید ہوئی ہے	مفید ہوئی ہین ......
۹۴۳	۶	بات	باب ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٤٣	١٠	فیصدی زیادہ	فیصدی سے زیادہ .....
٩٤٥	٢	جاری رہی	جاری ہے ....
〃	٩	مصارف مین ٹہاکر	مصارف ہین ٹہاکر ......
٩٤٦	١٨	کہ صرف اپنا نام	کہ اپنا نام ....
٩٤٩	١٢	کنیزک بہائیون	کنیزک زاد بہائیون .....
〃	١٩	کیا او نصیر آباد	کیا اور نصیر آباد ....
٩٥٢	١٩	سختی	شیخی ....
٩٦٠	١١	مدد کیا کرین	مدد کیا کرے ....
٩٦٧	٤ و ٥	جایداد وفتح گڈہ روابط	جایداد فتح گڈہ و روابط ....
٩٦٨	٧	بیٹہین	بیٹہے ....
٩٦٩	١	آداب کی	آداب کری ....





Chapter IV.

Page.

Chapter III.

LIST

OF

CONTENTS OF THE FIRST VOL.

Chapter I.

Chapter II.

ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK.

Vol. I.

Vol. II.

Vol. III.

WIQUAYA

RAJPOOTANA,

OR

A History of the Ajmere and Merewara District and the Native States included in the country of Rajpootana, in three Volumes.

VOL. I.

BY

JWALA SAHAIE.

Adawlti and Superintendent, P. W. D.,

BHURTPORE.

PRINTED IN THE MUFID-AUM PRESS,

AGRA,

1878.